

वीर सेवा मन्दिर  
दिल्ली



कम संग्रहा

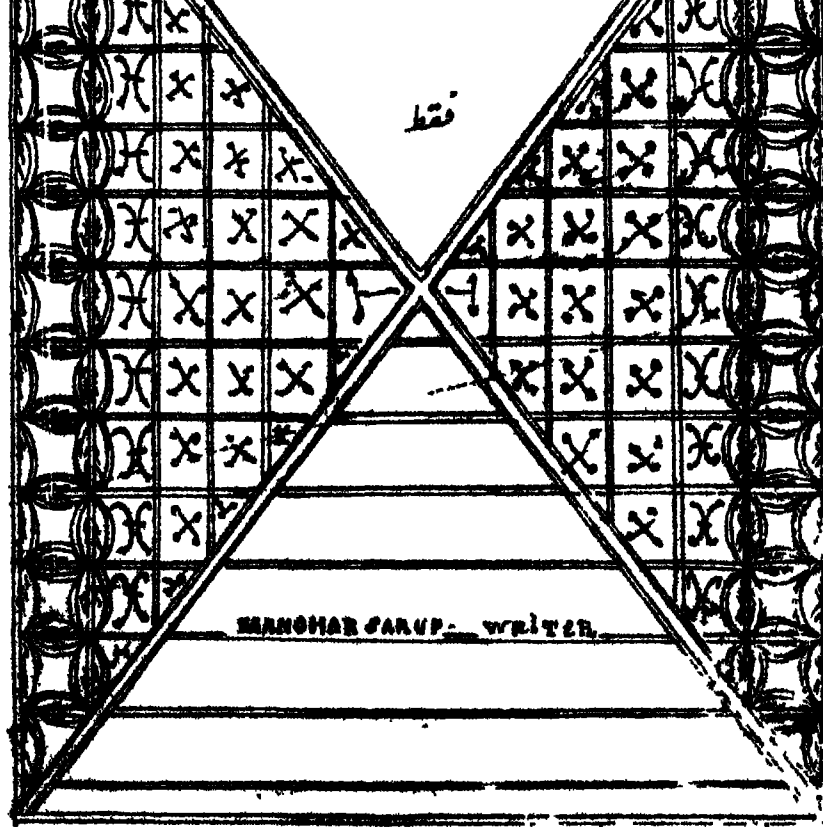
कानन

१७



نہیں کہو نہ دو وزن کا معنون و احد ہے اور بطرف کوئی علمی علمائے جمعیہ عوام پر کہ  
 و دونوں میں سوائے تفاوت عقلی کے کوئی بات نہیں ہے اور قطعاً بڑے تحقیقات  
 نہیں فضل خدا نشا لہاں ہوا جیسا کہ چاہیے یک دہم مختلہ بند کا ابطال ہو اور چند  
 زبان قلم گذارشات رسالت مآب سے حاکی ہے مگر خطاطی بزرگ مزاج اہل ناب  
 سے نشا کی ہے لہذا ہم نے اختصار پسند کیا کہ زہین ہجر زخار بند کیا **س**  
 اند کے از غم دل گفتم و خاموش شدہم کہ دل آزر وہ شوی و نہ سخن بسیار است  
 و شکر خداوند کہ باب اول عوامہ مذکور تمام ہوا اور شراب کا مرانی سے سرشار  
 جام ہوا رہا غمی شکر کہ محکوم ملی دولت بیدار آج بہت عالی  
 ہوئی ہر سر خوش تاج بہ سوخت میرے کلک نے ظلمت ہلام  
 کی بہ دیکھے کیا کرے غلہ آتش مزاج

فقط



دبے اپنے ایذا و قتل و غارت آہنہا کردہ قتل و غارت ہدیہ کے اس قول کا حاصل یہ ہو  
 کہ اپنے فائدہ کے لئے مکر کرنا اور جوٹ بولنا اور اسے اور دوسرے کے نقصان کے  
 لئے بُرا ہے فقط اس سے لازم آتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قتل و غارت نبیؐ  
 وغیرہ کے مکر و فریب کر اپنا اور اہل مکہ و مدینہ کو سرانہ وہ اچھا نہیں کیا اور قول صحابہؓ  
 سچا نہیں مولف ہدیہ نے عجب کلام کیا اپنی پیغمبر کو آپ لازم دیا با یقین ان حضرات  
 نے خادمان کعبہ کی کنکاش برداری کی کہ واسطے استیصال دینہ اسلام کے طہاری  
 کی قول چرن بہرہ اسلام شرف گردید الخ یہاں سے ظاہر ہے کہ کوئی اسلام  
 لانے سے مقبول کہر یا نہیں ہوتا اور سر عیب کی کیا نہیں بلکہ موس و دنیا وہ چند ہوتی ہیں  
 اور راہ رضاد تو کل بہرہ جس مال کے لئے مسلمان مکر و فریب اختیار کرتے ہیں اور اگر دن  
 پیر و براہ پر تلوار دہرتے ہیں اسکا انجام خراب ہے عجا نام عذاب ہے بھانین  
 صاحب ہدیہ نے جو ہر ذکوہ لازم دیا ہے کہ کرشن نے خدع کیا اور اپنی محفوظی کے  
 لئے سرسیر بک قطع کیا وہ غلطی بدیہ الامنام ہے بلکہ شری کرشن پر اتنا نام ہی  
 صاحبہارت میں سیر بک کا نام نہیں ہے اور بہتان کا نیک انجام نہیں مولوی محمد علی  
 نے حکایت حجاج بن خالص کا کچھ پاسخ نہیں دیا اور قطعاً کلام رسخ نہیں کیا  
 یہاں تک فقیر اندرین نے اخقاراً حال محمدیان کیا ایذہ کے لئے زما و عنان  
 کیس کا ارادہ معصوم ہے کبھی تمام جواب سوط الجبار کے حالات انبیاء میں ایک کتاب  
 تصنیف کرونگا اور اس کے حصہ دوم میں اول سے آخر تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف  
 کرونگا و ہجرات محمدی کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ طشت شام و نیجہلت سے  
 اویسکے امتیاز کی کوئی ضرورت نہیں مگر یہ علی محمدیہ کی کتابوں میں ایک معقول و راجح  
 امر ہے اور خرق عادت انبیاء کا نا معلوم محاورہ اور خرق عادت محمدین کا نام مستدرج  
 امر ہے لیکن اس سے (۳۴۲) کنہ نہیں ہوتی اور نظر جواب دہندہ رو بہ روی عیدہ



بات بنائی ہے لاجرم جہنم جہنم سے میری قربانیاں چاہی ہے اور سزا الہیہ  
 عبادت جیل طلب کہیں حجاج نو مسلم از آن حضرت بڑے عین امر ہو کہ سال کثیر  
 و جان و عزت اور دست و پاؤں بجزو ماندہ سالکا و خاکا باز آید و از ظلم و قسٹ  
 سائیدین جانبرئی اور سو نہ بڑے اینکہ با مردمان مکہ جیل و مکیش آمدہ در پئے ایذا  
 و قتل و غارت آہنگار و دو فظا ہرست کہ حجاج انتجارات مال کثیر بہم رسانیدہ بود چون  
 بشرف اسلام شرف گردید این سخی راول او خواست کہ آن اموال کثیرہ کہ بجنّت  
 و شفقت حاصل کردہ بود بہ تصرف معاذان ملک در آید الخ **حوا** حجاج کو  
 اصلاح و جان و مال نہیں تھا اور کوئی اسکی عزت و آبرو کا خزانہ نہیں کیونکہ  
 اس روایت میں خود درج ہے کہ قریش میں سے کوئی شخص اور اسکے اسلام سے  
 خبر و انہیں تھا اور اصلاح در پئے ایذا و از انہیں البتہ اگر حجاج اپنے اسلام سے  
 آگاہی دیتا تو اپنے سر پر تباہی لیتا پس حفظ جان و مال کے لئے تعلیم کر و دروغ  
 مشکوک ہے بلکہ سراسر حبیبہ کی بھول چوک ہے اسل یہ ہے کہ جو کوئی اسلام  
 لاتا ہے وہ ارتکاب کذب و فتنہ سے منزلت و مقام پاتا ہے اس واسطے کہ  
 صاحب نے حجاج نو مسلم کو کذب و دروغ تعلیم کیا اور مسلمانوں میں رتبہ عظیم  
 دیا کیونکہ اس گروہ میں جو کوئی برور سے کار و دروغ نازہ لاتا ہے وہی فروغ  
 زیادہ پاتا ہے اگر فرض کیا جاوے کہ واسطے مخالفت مال و منال کے دروغ  
 و کذب کی ہدایت تھی تو سراسر مخالف آیت تھی کہ معصن قرآن کی مداحین  
 دروغ بات معین ہے اور اسکی شان میں آیت لعنہ اللہ علی الکاذبین ہے شاید  
 کہ مقصود و مراد حضرت یحییٰ ہجو سے کہ گوشت باری و ایم ہے مگر مالہ اسی  
 قایم ہے مائل تقریر یحییٰ ہو کہ محمد حبیب کے ذہن میں مال استعد غریب تھا کہ جبکہ  
 روبرو خوف خدا ناچیز تھا **قولہ** نہ بڑے اینکہ با مردمان مکہ جیل و مکیش آمدہ

جامع ذکر لکرائی مثلاً سولت ہدیہ کی سترہ و ستندہ کتاب بن لکھا ہے کہ جن دنوں محمد  
 خیر پر لڑ رہے تھے حلاج ابن غلام جو کہ باشندگان مکہ ہیں شہر فتح مسلمان ہوا  
 جس وقت محمد خیر فتح خیر سے فراغت حاصل کر کے خہل مدینہ ہوئے حلاج نے  
 ان سے کہا کہ حکم ہوئے تو بطرف مکہ سرعت تمام تیراؤں اور جو کچھ میرا مال  
 وہاں ہے وصول کر لاؤں کہ قریش مہتر میرے اسلام سے خبر دہیں ہین لیکن خیر  
 حید جو بی دور و غلوئی کے اس کام کا سراغ نام نہوار ہے محمد حبیب نے اس کو مایہ  
 دی کہ تیرا دل چاہے سو گھرا اور طرح کر ہو سکے اپنا مال وصول کر لیں حلاج نے  
 کی راہ لی جبکہ قریب مکہ پہنچا دیکھا کہ قریش سر راہ جمع ہین اور مسافروں سے مشیتا  
 کرتے ہین کہ محمد خیر کو گھیا تھا فتح پائی یا نہریت کہاں ہی اس انساہین نظر قریش حلاج پر  
 پڑی تمام اسکے گرد ہوئے اور کہنے لگے کہ محمد سے کیا خبر ہین ہین کہو مکہ دے جانتر  
 تھے کہ حلاج مذہب قدیم پر ہے حلاج نے جواب دیا کہ تمہاری تعداد حاصل ہوئی کہ لشکر  
 محمد پر بلائے شکست نازل ہوئی بھووان خیر نے نام کیا اور مسلمانوں کا کام تمام  
 اکثر محمدی طوئے تیج تیر ہوئے اور سہا میر بنے بھو بھی مارے گئے عیش و عشرت سے  
 بچا ہے گئے محمد بھی اسیر ہوا اور والدہ تقدیر ال خیر کہتے ہین کہ اس کو بطور تحفہ قریش کو  
 پانچ سو روپے تاکہ وہ بھی اپنے مقنولوں کا عوض لیں قریش حلاج کے منہ سے یہ بات  
 سنکر خوش ہوئے اور حلاج کو اکرام و احترام کے ساتھ مکہ میں لیکے بھر حلاج نے  
 کہا کہ اب میری مدد کیجئے اور جس کسی کے پاس میرا مال ہے دلا دیجو کہ ارادہ رکھتا ہوں  
 کہ طلب بجانب خیر جاؤں اور مسلمانوں کا اسباب جو سپاہ خیر نے غارت کیا ہے  
 مناسب خرید لاؤں قریش نے تصدیق حلاج کر کے تین دن کے اندر اس کا سارا  
 مال لوگوں سے وصول کر دیا تب حلاج اپنے گھر گیا حقد کہ وہاں اقتداء ہو بھی  
 جہاد سے حاصل کیا اور جانب مدینہ روانہ ہوا فقط صاحب ہدیہ نے یہاں ہی ایک



کوئی خلق نہیں کہ نہ کہ جطرف کثرت دے ہی اوہ ہر سی اصل مدعا ہے اب چاہیے جاننا  
 کہ مولوی صاحب کا یہ دعویٰ کہ کوئی کوئی محدث نہ جرد تو بیخ ابو بصیر کا قائل ہر سراسر سیر  
 واصل ہوا اگر آپ اپنے دعویٰ میں شیخین تو خدا کو حاضر و ناظر مانتے اور ان احادیث کو  
 داخل کتاب فرماتے ہیں ادا بنی ابکار افکار کے سہرا منظور انتظار شیخ و شباب کہ انہیں اگر  
 خود تھیرا احادیث پر حاضر ہو تو حدیث محدثین میں حاضر ہو کر طلب مداد کر دے وہ غفلت  
 غفلت احادیث یاد کر چوٹی باتیں نہ بناؤ آسان کو تین نہ چلاؤ جھوٹ سے کام نہیں لکھنا  
 چاہے کا دھم دھم نہیں چلتا جھوٹ کو پاداری نہیں ہر اوہ مصاصم جو میں ہو کار برآں لکھی ہے  
 سخن ہر جیتہ اسرا سرد و غ و بھلا جھوٹ کو کب ہی حاصل فرغ و حقیقت یہ کہ  
 احادیث صحیح و غیر صحیح میں مضمون مذکور کہیں نقول نہیں ہر بلکہ کوئی نقول میں ہر قول  
 نہیں چھوڑ دشتان و یحییٰ اور محبت و مساحتہ کا سامان کیجے اب جگہ شصت ہوتا کہ  
 در رنگہ و سلفی خفیہ دوسری پیمانگی محمد مرقوم ہوتی ہوا و شریع اسلام  
 کا مرقوم حسینا ہی میں لکھا ہو کہ ام کلثوم و خرقہ بن ابی حنیفہ سے بہاگ کہ محمد حبیب  
 کے پاس آئی عقب سواو سکے بھائی بھی ابی بن کی طلب میں وارد ہوئے محمد حبیب  
 نے اوکو بھائیوں کو حوالہ فرمایا اور یہ آیت سورہ ممتحنہ کی وارد کی یا ایہا الذین امنوا  
 اذا جاءکم المؤمنات مهاجرات فامتننہن انکم اعلمن بما بینہن فان علمن من مومنات فلا  
 تہرجن الی انکھار منی اسے لوگوں جو ایمان لائے ہر بوقت آدمین تہا رہی یا اس ملانیا  
 ہرجوت کر کے پس آزمائش کر دے انکی اللہ خوب جانتا ہی ایمان و انکی کو پس اگر جانو تم  
 و انکا ایمان و ایمان پس مت پیرو او کو طرف گفتار کی غفلت بیان سے بھی ثابت ہے  
 کہ محمد حبیب اپنے جہد پیغمبر نہیں ہو سکا و نافع رہنا خدا سے کہ نہیں اگر کوئی کہو کہ ظاہر  
 حضرت اطاعت الہی میں مصروف تھی اور ہر ایک بات انکی وحی پر موقوف تھی غفلت کی  
 اسکا نام نہیں ہرگز جاو الزام نہیں تو جواب یہ کہ ہر بوقت عمر نے محمد حبیب کو لٹاڑا

لودھری محمد جیسے خبردار کیا اور فتنہ خستہ پیدا کر کے قلیب لڑیں اپنی مسند پر کتا بن  
 کے مارے پرقاد ہو تا تو کورنگ اور کی زبان ہی کچھ کلام صادر ہوتا اب جو وقت پہنچتا ہے  
 کتب مذکور کی لیاقت حاصل کر لیا آپ اپنی ملاقات باطل کر لیا اور کی مسند پر بیٹھا  
 کی عبارت بلطف مرقوم ہوئی اور عہد شکنی محمد حبیب مغزوم اہل شام مدوم ہوئی کتب ہجرت  
 ملاح البنت گوش کیجو اور ترک خوب خرگوش (دیل اند) ابو بصیر شل جریے کان سر  
 احد یعنی این ابو بصیر افروز زندہ و گرم کنند جنگ ست اگر باشک سیکہ اما دواعا کت  
 مراد و این سخن شعر ست ابو بصیر را بفرار و شہر ست بانکہ جسے از اہل اسلام کہ مدعو ہو  
 و صنیع اندوہ سے لاحق شوند ہمیں گفتہ اند شریع در بیان معنی این عبارت و ہمیں معنی مراد  
 مذمت و نصیرا و نصیت بلکہ مراد عجب ست بانکہ عجب و مراد است اگر کسی نصرت و نصا  
 اوکن کو متوان کہ چنانکہ واقع شد متضمن چ ست اتہی یہاں سے ظاہر کر کے نکالو  
 نے یہی تفسیر کی ہو کہ حدیث مذکور میں حضرت ذوالدستائیر ابو بصیر دی ہو طعن و کت  
 کا مقام نہیں ہو اور موقع سرزنش و طعن نہیں بلکہ یہی ثابت ہو کہ محمد حبیب و محصوران کو  
 اشارہ کیا کہ ابو بصیر سے ساز کرین اور شل و غارت آغا زراہ تجارت مسدود فرما لیکن اور  
 نہاد قریش سے دود و بلائیں پس تاہی مستند و کتاب و ماضی ہوا کہ محمد حبیب و اپنے قول و  
 قرار سے متنبہ ہوڑا اور عہد پیمان کیا ہوا عہد پیمان توڑا یہی فتح الباری میں ہو کہ یہ  
 ہی عہدہ اتقاری ہیں جو کچھ کہ متعلق ہدیہ و عہد شکنی محمد حبیب بن سخن پروردگی کی تھی اور را  
 حیدر کی لی تھی بالکل رد ہوئی اور ماندہ عہد و پیمان محمد ہوئی سو لوی محمد علی و بعد کی ہو  
 کچھ جو آپس میں دیا اور ارادہ بارت رسالت مآب نہیں کیا صرف یہی تھا کہ بعض  
 احادیث سے واضح ہو کہ حضرت ذوالبصیر کو تیغ و زجر فرمایا اور شیخ از صلیع و کفر غلط  
 اس کو نہایت کہ اکثر احادیث ابو بصیر کی سنائیں میں ہیں اور بعض احادیث ماکہ و انہما  
 میں ہیں عہد شکنی محمد کا کوئی مانع نہیں ہو اور باوجود اکثر احادیث کو بعض احادیث پر

ابو بصیر  
 حضرت ابو بصیر

کے اعلیٰ مقام پر پہنچا اور حضرت کو قتل و غارت فرمائیں کا خیال نہ ہوتا تو انہیں بھی ایسی  
 فاش ہوتی کہ کہیں حبیب یہ کاش ہوتی اگر فرض کیا جاوے کہ ابوبصیر نا فہم تھا اور یہ ہم  
 مگر حضرت کی عقل پر کیسے تہرہ پڑے کہ ان کے ذہن میں بھی معنی حدیث نہ گڑے خلاف یہاں  
 حدیث ابو جندل کو پیغام دیا اور اپنے سر پر حبیب یہ کیا الزام لیا بہتین قطب اللہ علیہ السلام  
 سے ملاقات کی کہ انطا طھر پر نظر التفات کی **قولہ** ابوبصیر نے ان کے تامل بکا بر دین اگر ان  
 و قذ ان کسی جنگ میں اٹھو عام کریں اور قتل و تاراج عام تو قتل و غارت کے لئے ذہن  
 ہے اور تحقیق ملتہمین بلکہ خود ہدیۃ الامناس میں مرقوم ہے کہ وہ ظالم و مروجہ ہو اگر سیکھا  
 نام خدا ان وقت میں ہی تو سرگزشت جنگ حدیث و خواری حضرت کی دلیل **قولہ**  
 پس میں معنی نقص عہد از طرف النخ بے شبہہ نقص عہد از جانب سالت تک ہوا و نیز از طرف  
 عمر بن الخطاب کہ محمد حبیب نے ابوبصیر کو دین سے ہٹا دیا اور قتل و غارت کا دیا عمر بن خطاب  
 ابو جندل کو مجھ سے ابوبصیر رواد کیا اور اسے قتل و غارت کا زنا دیا اگر مجھ سے ہٹا  
 محمد بن ظہور کرتی تو ابوبصیر کو جو اڈ فرمائیں بالضرور کرتے **قولہ** در فتح الباری و مرقا و در فتح  
 وغیرہ این معنی ملاحظہ فرمائیے ملاحظہ اگرچہ حبیب یہ نے قطع بیخ اسلام کی اور نذر امناس دی مگر  
 ہنوز کتب ہلائیہ سے کسی کی تکذیب نہیں کی اور مسلمانوں کو ابطل توینج و فاسیہ کی تہ  
 نہیں دی جبکہ کتب محمدیہ کا اعتبار کیا اور دفعۃ العفاد و دفعۃ الاحباب کو الیہ صلاحتہ  
 شمار کیا افسوس جو عقل و فہم میان محمد علی پر کہ باوجودیکہ کوفہ پر یہ کہ لشکر گذار ہو  
 بندہ فرمان بردار مگر اپنی معنی پر مدعی کے لئے اکثر کتب محمدیہ سے کچھ فراموشی اور اس میں  
 خاطر سجدہ و اتنے میں جو کوئی بیجا مسلمان ہو گا ہر وقت کتبہ بیڑ پر قربان ہو گا و اقم ابی  
 و مدارج النبوت و مرقا و ملاحظہ فرمائیے کی ساری تحقیقات غلط و تمام شرم  
 صحیح بخاری میں مرقوم ہے اور در میان ملاحظہ محمد ثنین دو معنی و ہوم کہ خود محمد حبیب  
 نے ابوبصیر کو ایسا فرار و غارت کیا اور مصروف آزار و غارت حضرت عمر نے ابو جندل

شجرہ صحیح ہو کر اگر باشد باو کس فقط حاصل اسکا یہ ہے کہ اگر ابو بصیر کے ہوا کوئی مددگار  
ہو تا قیام کہ اسلامی شراک مرائی سے سرشار ہوتا تھا جس صورت میں کتا ابو بصیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
ساتنے حاضر تھا تو اس کلام کی کیا احتیاج تھی کہ کوئی اس سے کہو کہ ہمدی طرف رجوع  
لکھے بلکہ اگر کسی بات کی ضرورت ہوتی تو خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابو بصیر کو قلمبند کرنے کی ہمدی پر یکہ مفہوم  
حدیث یہی ہے جو کہ ابو بصیر سے کوئی کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب رجوع نہ کئے تو خود مومن  
ہمدی کی زبان ثابت ہو گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا کیا کہ ہمدی پاس و فدا کر اور ترک شہر و  
دیار اگر ہمدی طرف رجوع کر گیا اور سجدہ نبوت میں رکوع تو فوراً حوالہ قریش کیا جا دیا گا اور  
نا یوں از تار ام شیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی کا نام ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پیروی ہمارا الزام ہے غرض کہ ہمدی  
نے مخالفت حدیث میں ارتکا کیا اور منع بیان آتش بد ہمدی پر کیا کیا یہ متعنا حدیث یہی تھا  
کہ ابو بصیر کو گرفتار کرنا تو اور ہمدی خوش و تبار فرما تو چونکہ حضرت زین العابدین کی عہد پر تھے  
کیا بلکہ نقص ہمدی کا اور چنانچہ میں جنہ سے نہ جام از منسوب یہ ان تہم تو باز ساقی  
چنگستی خجیر حار انشب عہد دیرین ساہ **قولہ** رسول برین سنی آنکلا میں حدیث آنحضرت  
الخ کلام ابو بصیر سے یہی پیدا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں کوئی کاروبار میں جو ہر ایک کام کا قائل  
خدا سے روزگار فرین ہو و متوریکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی سے وابستہ ہو و نیگو اور خدایستی میں  
کر بہتہ تو ابو بصیر کی مع کرینگے اور اسکی قدح سے بطرح ڈیزنگو بہر حال گفتگو سے ابو بصیر  
انفس کی انہیں تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ناخوش ہو کر ابو بصیر کو طاعت کر تو اوذریا زہدیت  
**قولہ** پس از حدیث موصوف مع ابو بصیر و انشاع در باب نقص عہد قتل الخ سیاہی قدح  
مقتضی اسی بات کا ہو اور یہی مفہوم صلیح و مرقات کلمہ ہے کہ حدیث موصوفین ابو بصیر  
کی مع ہے اور جرات و شجاعت شریکی شیخ اگر حدیث (ویل آنہ) میں بطرف جنگے  
جدل اشارہ نہ ہوتا اور حضرت کوشل و غارت پیار نہ ہوتا تو کلمات (لو کان سعادہ) ایرا  
نہما و پورہ نہ ہوتا و فساد و کرا **قولہ** ابو بصیر و این سنی فہمہ الخ اگر حدیث میں اس سنی

اسی مقرب بھی کہ شکر اوسیر و عربی **قول** فریقین فصل بعد منوط ابو بصیر فر  
 فریق سے کوئی محد و بیان نہیں کیا تھا کہ سی وقت خدا کو مدعیان نہیں دیا تھا پس وہ  
 وہ کہ نہ لکھ سکے نہ کہ اور طرح مخالفت قول فصل پر کہ بستان کا سہا طو کہ شکستن بعد بستان ہوتا  
 ہے بائی سبائی محدثی محمد حبیب ہے کہ ابو بصیر کو ایسا سے فرار کیا اور ابو جندل ذخیرہ کو اور سکا  
 مددگار **قول** تا آنکہ فی الواقع اذین حدیث مقصود حضرت ہیرل مرید فقط لکلام حدیث  
 (ویل ان) سے مقصود محمد حبیب ہی تھا کہ ابو بصیر اہل کے پاس جو کر عینہ ہو کہ وہ بعد بیان کی  
 کہ عینہ ہو کہ انیس کہ محمد حبیب فریقین سے جو کہ قول و قرار کیا اول باہری بر خلاف ایسی کہ  
 کیا **س** خوش است گلشن صفت و شگوفہ اسید ہ ملے چہ سو کہ زو طاین بہار میریزد  
 اگر حدیث مذکور سے مقصود محمد حبیب نفس ہو وہ خود ماقا و کے سامنے سے ابو بصیر مقصود نہ ہو تا بلکہ  
 آگاہا سکون زانی کر تو اسیر و فریق ثانی **قول** و ملائکہ حدیث موصوف درج ابو بصیر  
 مشہود فقط یہی علامہ تقریر فقیر اندر ہے کہ حدیث مذکور سے مع ابو بصیر سر بن ہر عر خلیفہ بھی تھا  
 تاج ہر ابو بصیر ابو جندل بھی ہی طرف راجع ہوا اگر حدیث مرفوعہ بن ابو بصیر کی مع نہوگی رہے  
 عمر خلیفہ و ابو جندل اصح نہوگی تعریف ابو بصیر سے انکار کا شگفت ہے عر خلیفہ کی عقل پر  
 گرفت ہر شاید کہ باکل خلافت مابکا تصور ہو کہ اور خالی از شعور ہر پرورد ہو کہ **قول** بلکہ  
 در بیان سرزنش ابو جندل مع حدیث (ویل ان) سرزنش ابو بصیر میں نہیں ہر ہرہ از عقل  
 دانش حسب ہدیہ کی حدیث میں یقین حدیث مذکور کی تعریف میں ہو کہ ابو بصیر عجب فرد مذکور  
 جنگہ ہر او بیخوف ازیر و گفتگ آگاسکا کہ نئی مددگار ہو کہ کوششی سلسلانی پار ہو کہ نفس  
 کی گفتگو میں سوا تعریف کے دوسرے اہل نہیں ہو سکتا ابو جندل تو صیغہ کوئی خیال نہیں  
**قول** و باعث غنہ است خطبہ فقہ حرجہ حدیث سے زیادہ ہر او بصیرت ہر کا طبع زاہد  
 تعریف ہر کا نام ہو ہو و پر موت اتمام ہے **قول** لکن بافتد باہ کہے ہو کہ رجع بسو  
 تا آنکہ خطبہ ترجمین اوطاف و تخریط ہے اور زیادتی مرکب لطیف الفاظ (لو کان سلفہ)

ابو بصیر سر بن ہر  
 عر خلیفہ بھی تھا



او کی مدد کے لئے تکلیف دی ہو اگر تم اس کے رفیق ہو گے دیکھا حضرت بن عمرؓ کے اب  
سہم ابی حمیرہ دستہ کتابوں کی اصل عبارت نقل کرتے ہیں اور واضح سا و اہل عدل  
و عقل اہل نقل عبارت روایت انھیں جیسے بالکل آپکا آنگاہی (ویل) اہل عرب کے کان سے  
احمد محال این کلام آنکہ ابو بصیر عجلہ فرزند جنگ مست لگے اور اسرار و مساحت  
نہایت و این سخن شروع ہو بر فراد ابو بصیر و بشرا نکبا یکہ حیوان اہل اسلام کہ در مکہ محمود و محمود  
اند باو لایق شہود چون ابو بصیر باین رضوایا و قوف یافت و توقف روی بگریز آورده  
بان منزل عیسیٰ کہ بکارہ دریالوہ و بیج جانہ ہستاد و عہد طایفہ از ارباب توحید کہ در مکہ  
منع ہونہ پیغام داد کہ حضرت پیغمبر در شان ابو بصیر فرمودہ چون این خبر بگوش ابو جہل  
بسیار ہل بن عمر کوید قرار اختیار کرد و ابو بصیر یوریت و مسلمانان مکہ یگان یگان  
بخدمت لوہ سہادت نمودند تا بہ روایت اہل ہفتاد کس نزاد و حج گشتند و چون آن مشہور  
محرار و ان قریش بود انتہا ز فرصت نموده دست بتاراج و غارت قتل قاطلہا آوردند  
انتہی آہستہ نقل عبارت مدح ہر جو کہ برائت حضرت کی باج ہی چنانچہ گویند کہ امیر المؤمنین  
عمر بنی النعمان عجلہ بوجہل کہ پید ہل بن عمر کہ در حد پیشین آنحضرت مسلمان آمد حضرت او را  
بہ پیشین سپرد پیغام فرستاد و قہقہہ ابو بصیر اعلام کرد ابو جہل نیز از پردہ گرینختہ پیر ابو بصیر آردا  
جستہ کنیز ہم رسید انتہی اگر حضرت عمرؓ نے حدیث مذکور سے مع ابو بصیر نہیں سمجھی تھی تو کیونکہ  
بہ خلاف واقع ابو جہل کو خبر دی تھی پس جو کوئی حدیث (ویل) انہ کو شعر تعریف ابو بصیر  
تجاس بکریکا نقل دہم حضرت عمر کا بھی پاس بکریکا گناہ کہ مولف بہ یہ کی راہین عمر علیؓ ہی  
پندہن بدقت نہیں رہے نیز اور فقید حدیث کی طاقت نہیں ہے لہٰذا حوالہ اسلام دار مذکور علیؓ  
عجلہ ابو بصیر نے کہ کسی کو طالبین کیا اور کسی کو ترکب جنگ خربین بلکہ جو محمد مصباح و لوگوں  
کے بھی مدد پہلہ کوہانہ سے حدیث (ویل) انھیں انھوں کان صراحہ) زیادہ کیا تھا علامہ جوہر صاحب  
کے عربین نے یہ مسلمانانہ کہ ابو بصیر کی طرف سے جمع کیا تھا اور انکو بہ پیغام چنانہ شروع کیا تھا

موصوف در مدح ابو بصیر فرمود بلکہ در بیان سزائش را بود کہ او بحسب فرزند مذکور جنگ بہت  
 فتنہ است اگر باشد باو کہے بگو کہ رجوع بسوسے مانگند و سہیل مبین سنی آنکہ این حدیث  
 آنحضرت باو بصیر رفتے فرمودہ بود نہ کہ او از مشرکان مگر خلاص شدہ بجنوب حضرت شیخ  
 مرض نمود کہ آنحضرت مرا حالہ مشرکان فرمودند خدا یتالی مرا از ایشان نجات بخشید الخ  
 پس از حدیث موصوف مدح ابو بصیر و اشارہ در باب نقص عقول و غارت کردن او  
 قریش را اصلاً مقصود نبود ابو بصیر خود این سنی فہمیکہ چنان چل تاوردہ حاصل آنکہ چون عیثا  
 الہی موصوف تذلیل قریش بود ابو بصیر بے آنکہ تامل بکامبرد و در قتل و ذلت کفار گردید  
 پس این سنی را نقص عہد از طرف رسالت مآب فہمیدن و الزام در اصل وارو کردن محض  
 خوش فہمی است در فتح الباری و مرقات و مدارج النبوت وغیرہ این سنی ملاحظہ نمایند  
 در این حدیثی شنیہ و ہشتہ باشد **جواب** اگر ابو بصیر حدیث مذکور صرف ابنی تعریف  
 مکان کرنا کو واسطے بھاگنے کا سامان کرنا کیونکہ کوئی اپنی جگہ گمش کر کے مفروض نہیں  
 ہوتا و اینہ تائید گیسے بخود نہیں شاید کہ ابو بصیر نے عکس عادت سائر افسان کیا  
 اور بڑھان کو دشمنان کیسے قیاس ابو بصیر خطہ ثبیر اور کلام صفا ہدیہ پر ربط اصل  
 پیدا کر کہ مدح ابو بصیر میں زبان حضرت گھر یا بھی ہوئی اور جناب نبوت سے اس کو تسلیم کر  
 تسلیم فراموشی ہوئی پس شک کی حضرت میں تامل نہیں ہوا و صفا ہدیہ کو فہم و فراست بالکل  
 نہیں بقدریکہ محمد حسب مخالفت عہد سے انکی لاسیادہ در تو کو کیونکہ ابو بصیر کو یا فرار کر تو  
 بلا خوف و اسیر کر تو اور سکا فات بلا تاخیر فرماتے کیونکہ وہ منزلسہ پاؤں تھا دستہ شاکہ  
 لقب بل اتوال ہدیتہ اصنام سے کہ سنائی رہتا جیم و نام **قول** کہ مدح خود فہمیدن اگر  
 غلط فہمی ابو بصیر سے شکایت ہو تو خوش فہمی حضرت عمرؓ کی بدعتہ غایت ہے چنانچہ ابی بنہ  
 رد ذلۃ الصفا و مدارج النبوت میں مرقوم ہے کہ جبوقت ابو بصیر نے مدینہ سے فرار کیا تو حضرت  
 عمرؓ نے ابو جندل کیسے پہل کو خبردار کیا کہ حضرت فی ابو بصیر کی تعریف کی ہوا و تمہلکون کو

مسلم ہوا ابو بصیر نے فرار کیا اور کنارہ دریا پر قرار لیا تو ابوجہل پیچھے ہٹ گیا  
 بھیجا کہ تو گتے گریزندہ مانند تیر ہمارے سعاد و مددگار ابو بصیر ہو کہ حضرت نوادے  
 حق میں حدیث عجیب و غریب فرمائی ہوا قاتل و غارت قریش کی ترکیب گرامی ہو پس  
 جبکہ مسلمان کہ قریش کے بیان مجوس تھو اپنے خوشنود کو فیر بکر ایک ایک ابو بصیر  
 سے ملنے قاتل و غارت قریش پر پل گئے یہاں تک کہ نشر اشخاص جمع ہو کر میں جو کوئی  
 قریش میں سے اودہر جاتا تھا او کو مار ڈالتے تھے اور اسکا مال و اسباب غارت کر کر  
 تے تب قریش نے خدمت محمد حبیبین عرضداشت کی کہ اب تک ہم نے اونکی بدداشت  
 کی آپ و نکو مدینہ میں طلب کیجئے امدت دے ادب یجو ہم اپنے آدمی کو واپس کرنے  
 کی شرط سے درگذرے آئندہ جو کوئی قریش میں سے مسلمان ہوگا در اس دامان ہوگا  
 ہم اوکو نہ نہیں گھیرینگے اور مدینہ سے نہیں پہرینگے اسوقت محمد حبیب نے ابو بصیر  
 اپنے پاس طلب کیا اور منع از قتل و عذاب فقط یہ مضمون صحیح بخاری جو جس پر ایک  
 شئی مستعد بان سیاری ہو اگر اہل اسلام ذرا بھی انصاف کریں گے بدعتی محمد پیغمبر  
 و عرفات کریں گے بر تقدیریکہ محمد حبیب لمحاظ عہد و پیمان کر تو دوبارہ ابو بصیر کو حوالہ قریش  
 بدل و جان کر تو بلکہ اونکے مقتول کا اس سے قصاص لیتو اور سزا قاتل بدست  
 خاص دیتے یہاں تاں ہرگز نفرا تو کہ تو ہمارے سامنے سے کاخز ہوا و شہول قتل و غارت  
 حتی المقدور ہوئی بلکہ چونکہ محمد حبیب نے ذلت سے عہد و پیمان گماڑہاں کیا ابو بصیر کو سپرد  
 دوبارہ نہیں کیا پس بدعتی و پیمان شکنی حضرت بن شک نہیں کہ اود مصنف ہوتا انصاف  
 و سوط الحبار کو قتل و درایت اندک نہیں **حدیثہ الاصل** ابو بصیر از حدیث  
 و لیل از شعل حرب کان مع احد مع خود فہیدہ از مدینہ رو بگریز نہادہ بلا توقت خبر  
 عیسٰی مسیحہ جمہ اہل اسلام را از ملک طلب شدہ از قریش قصص عہد نمود و دوست قاتل و غارت  
 انہا گناہ و آنکہ فی الواقع ازین حدیث مقصود حضرت یہاں مر بود و حالانکہ حدیث

مرجع مغیرہ و مخبرین الخطاب بن جابر ابوبکر کے بعد خلافت کا بھینا اگرچہ حسب رسول اللہ ہوتا  
 اور رسالت پناہ تو اپنے نام کے اوپر سے وصف رسالت جو نہ کر ڈالے اپنی ہاتھ ہی اپنی تحقیر  
 کسی خود نہ کر ڈالے جو کوئی برحق ہو غیر ہوگا اور نہ کسی سے کیونکر ڈالے ہوگا ہرگز رسالت انکار نہ کرے گا  
 دشمنان دین سے زہار نہ ڈالے گا اصل آنکہ صلحنا میں جو رسول اللہ اور ابن عبد اللہ کی  
 تبدیل ہوئی ہمارے لئے بطلان نبوت محمد کی عمدہ دلیل ہوئی اب ہم ہر مضمون صحیح بخاری لیتے  
 ہیں اور مخالفوں کو مذلت و خواری دیتے ہیں جبکہ محمد حسب حایمہ سے مراجعت کر کے مدینہ میں  
 داخل ہوئے اور اپنے کاروبار میں شاعل ابوبصیر نامی ایک شخص دین محمدی اختیار کر کے اور مکہ  
 سے فرار کر کے محمد حسب کے پاس آیا اور اس کے تفریش نے ابوبصیر کو چھیر لانے کے لئے وہ  
 شخص خدمت محمد میں روانہ کئے محمد حسب نے موافق عہد کے ابوبصیر اس کے حوالہ کیا وہ ابوبصیر کو  
 ہمراہ لے کر رہی مکہ ہوئے اور مقام ذوالحلیفہ میں واسطے تناوہل طعام کے قیام کیا اور  
 وقت ابوبصیر نے اون دونوں میں سے ایک شخص سے کہا کہ تیری تلوار بہتر معلوم ہوتی ہے  
 ذرا مجھ کو دکھا اور اس شخص نے اپنی شمشیر غلاف سے باہر نکال کر ابوبصیر کے ہاتھ میں دی اور وہ  
 نے فی الحال اس کی گردن میں ماری اور اس کو ہلاک کیا دوسرا شخص یہ حال دیکھ کر بھاگتا  
 ہوا مدینہ میں محمد حسب کے پاس گیا اور کہا کہ ابوبصیر نے میرے ہمراہی کو مار ڈالا اتنے ہی آدمی  
 عقب ابوبصیر بھی حاضر ہو کر کہنے لگا کہ اس کو محمد نے بھجوا انکی سپرد کیا مگر حق تعالیٰ نے مجھ کو  
 ان کے اوپر دست برد دیا محمد حسب نے فرمایا (ویل انہ جعل حرب لرب کان نبی ابوبصیر  
 عجیب غن کرینا لا لاشی کاہوا کر ہوتا ساتھ اس کے کوئی مددگار تو مدد کر تا نقطہ اس حدیث  
 سے محمد حسب کی پیروی مراد تھی کہ ابوبصیر بیان سے راہ لے اور کہیں صحابین پناہ لاؤ اور  
 جہتہ قوم کہ مکہ میں نظر نہ تھی اور کو کچھ ہی پند تھی کہ اپنے گھروں سے جلد تر فرار کریں اور  
 خدمت ابوبصیر میں بسر روزگار کریں انھیں جبکہ ابوبصیر نے مغیرہ کے منہ سے یہ حدیث سن کر  
 فی الحال بہاگ گیا سال دریا کی راہ لی جان فاختہ قریش کی گذر گاہ تھی جہتہ قوم کو

کہا کہ تو نہیں کہتا تھا کہ ہم جلد آپ کیلئے اور طواف کر سکتے تھے۔ خداوند کیسے کاہل یا کم توان یا کم دین ہو گیا  
 خبر دی تھی کہ تو ایسا اس سال میں دین تو کہا کہ نہیں فرمایا کہ تحقیق تو آنیوالا اور طواف  
 کرنے والا اور سکا پھر کہتے ہیں خلافت پناہ کہ میں ابوبکر کے پاس آیا اور کہا میں نے اسے  
 ابوبکر آیا یہ صحیح ہے خدا کا نہیں ہے برحق کہا اس کو کہ میں نے یہی ہو مومن متول ابوبکر بیان کر کے  
 راوی کہتا ہے۔ قال عمر فقلت لذلک عما لک یعنی عمر نے کہا کہ میں اس گناہ کے دور کر دے  
 لئے مدت تک موسم صلوات وغیرہ اعمال کرتا رہا فقط یاد ہے کہ یہ متول ایک مدت کو  
 بعد کا ہو۔ وقتہ الاحباب میں عموماً ہر روز حدیبیہ میرے دل میں امر عظیم و فظیف  
 کیا پس خدمت حضرت میں میں نے عرض کی کہ آیا تو پیغمبر برحق نہیں ہو جو ابوبکر یا کہ میں  
 پیغمبر برحق ہوں پھر میں نے التماس کیا کہ آیا ہم حق پر اور سہار و شہنشاہی میں نہیں ہیں فرمایا  
 کہ تم حق پر ہو اور تمہارے دشمن میں ہیں یہ میں نے عرضداشت کی کہ ہمارے مرنے سے  
 بہشت میں اور دشمنوں کے مردوں دوزخ میں نہیں ہیں جو ابوبکر یا کہ تمہارے مردوں جنت  
 میں ہیں اور دشمنوں کے مردوں فی النار ہیں تب میں نے کہا کہ میں ہم ایسی مذلت و ذاری  
 کیونکر پسند کرین اور کس واسطے صلح پر پسند کرین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ابوبکر یا کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہوں اور اس کے حکم حکم سے ناپا ہوں فقط امر عظیم سے شک مقصود سورہ فتح کی تفسیر  
 تعلیمی موجود ہے مثلاً (قال عمر ما شکک منہ سلت الایمان) ابیات تک تفسیر  
 میں ہے تعلیمی کی ہے کہ جب صلح حدیبیہ ہوئی تھی وہ عمر ہر ایک سے کہتا تھا جگر رہے شکو کہ  
 باطنی کرتا تھا اظہار یہ میری کی نبوت میں کبھی شک نہیں ایسا ہوا تھا جھکنا اب تک ہے  
 جو کچھ روز حدیبیہ ہوا شک و پڑا اس دن میرے دل میں جڑا شک و پھینکا حال صحابہ  
 حال ہی عمر بن خطاب کی قال ہے پھر وہ سب کو قاصد پر مولف و وقتہ الاحباب کہتا ہے کہ کی گفتم  
 وہ کہ از دوسو شیطاں و کید نفس کہ در ان مذہب خاطر من گذشتہ بود استخار سکینم و  
 باعمال صوم و صلوات و اعتقاد توہدات و تسلیم جویم تاکہ کفارہ آن جرات من گرد و خط

آنکہ در حدیثی جوچند فرشتہ اصرار کرتے ہوئے محمد حبیب اختیار کرتے تھے علی تحریر کرتا تھا اور اس وقت  
 حکم نصیر و تدبیر اس آئینہ کی سہیل کا بیٹا ابو جندل مسلمان ہو کر محمد یون کی پناہ میں آیا سہیل  
 بولا شرط کی موافق ہمارا آدمی واپس کیجو محمد حبیب نے کہا کہ ابھی ہم تحریر صلح نامہ سے فارغ نہیں ہوئے  
 ہیں اس واسطے ابو جندل کو نہیں دیکھو سہیل بولا کہ ہم صلح ہی نہیں کرتے محمد حبیب نے کہا کہ ہم ابو جندل  
 کو حوالہ تمہارے کرتے ہیں مگر تم اس کو سزا نہ دینا پس محمد حبیب نے ابو جندل کو سہیل کو سپرد کیا سہیل  
 نے لکڑی لیکر اس کو اس قدر مار گھسی کہ مسلمانوں کو بڑی عار آئی من بعد محمد حبیب نے صلح نامہ  
 قزویش کے ماتھ دیا اور آپ مدینہ کا رستہ پایا و کج سا تھوکیا پھر مومن سورہ فتح صحیح بخاری  
 ہوسلمانوں کے یہاں جنگی نظمیں بھاری جواب ہم خدمتِ مخالفین میں اتنا مس کرتے ہیں تو  
 حق بات کا پاس کرتے ہیں اگر محمد حبیب پیغمبر باری ہو تو اور سختی رشتگاری تو دشمنوں کو سنا  
 اظہارِ طرح نکرتے اور مذلت و خواری کو ساتھ صلح نکرتے اصحاب بھی اونکی مذلت خواری کو  
 مقرر تھے جو کہ تا ئید اسلام پر مقرر تھے چنانچہ عمر فاروق نے روز حدیبیہ نبوت حضرت سے الگ  
 کیا بعد ازاں اوکی مذمت میں مدت تک سختی کیا مثلاً صحیح بخاری میں یہ ہے **ابو جہل**  
 ابن الخطابتی بنی اللہ قتل است نبی اللہ قال بلی قتلنا سنہ علی الحق وعدونا  
 علی ابل قال بلی قتلتم علی الذمۃ فی دیننا اذن قال انی رسول اللہ دست عصیہ  
 ہو ناصر قتل کو میں تمہارا سنائی البیت و نطوف بہ قال بلی فاختبر تک لکنا تیہ امام  
 قتلنا قال فاکملنا تیہ و نطوف بہ قال فاتیہ بامر قتلنا ای ہذا نبی اللہ حق قال  
 بلی جہل آنکہ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ جس وقت صلح نامہ مرتب ہوا میں آیا پیغمبر خدا کے پاس  
 اور کہا میں نے کہ یا رسول اللہ کیا تو نہیں جانتے خدا کا سچا کبھی پیغمبر خدا نے نہیں دیکھا  
 کیا ہم حق نہیں ہیں اور تو میں ہرگز باطل پر کہا کہ ان ہم حق پر ہیں اور تو میں باطل پر  
 میں نے کہا کہ پھر کو کیوں زبونی کہ ہمارے دین میں راہ دیتا ہے کبھی پیغمبر خدا نے نہ جہل  
 ہوں اور سکا اونہیں ہوں میں کہ ان فرمائی کہ وہ میں اوکی اور وہ دو گارہ میرا پیغمبر

اور تافہ بندی میں عرق اوٹیل میں ہوا اگر تافہ وردہ انت کی سعادت چوکی مسلمانوں کو  
 اور اطو تضرع کی شکایت ہوگی لہذا عبارت روانہ ہو کر توہین اور آیات و روایات  
 کی آرد و سال ششم ہجری میں محمد مصباحی تنویر مسلمانانہ علیک حج کرنے کے ارادہ پر  
 بطرف مکہ راہی ہوئے تو فیض اطراف و جانب سے تشکر مع کر کے مکہ سے باہر آئے تاکہ  
 محمد مصباح کو حج کرنے سے منع کریں لہذا محمد مصباح فی حدیث میں نزول کیا کچھ عین تکلفاً مدون  
 کی معرفت فیما بین گنگوہری آخر الامرات ساریہ علیہ السلام پائی کا اس برس محمد مصباح زیارت  
 کعبہ کریں اور جو کئی تو فیض میں مسلمان ہو کر محمد کے پاس جاوے اور کعبہ میں کھڑے ہو کر  
 کوئی مسلمان خدمت تو فیض میں حاضر ہو کر اذکار میں قبول کرے تو تو فیض اس کو مسلمانوں کے  
 حوالہ کریں پس محمد مصباح نے اوش بن خولہ انصاری کو منتخب کیا اور وہ سوطی تحریر صلح نامہ کو  
 ملک ہیل بن عمر قرشی بولا کر اسے محمد کتابت صلح نامہ بدست علی یا عثمان چاہیو بن ابی  
 محمد مصباح نے علی سے کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہیل ذیجا کہ ہم حمان کو نہیں جانتے  
 کہ کون ہو لکھ (بسم اللہ) جیسے کہ پہلے اس کو کہتا تھا مسلمانوں نے غوغا کیا کہ ہم کو  
 (بسم اللہ الرحمن الرحیم) کے کچھ نہیں لکھیں گے تب محمد مصباح نے فرمایا کہ اے علی لکھو (بسم  
 اللہ) علی نے سوافی حکم محمد مصباح کو (بسم اللہ) ہم حوالہ حکم کیا بعد ازیں محمد مصباح نے فرمایا  
 کہ اے علی لکھ ہذا قضی علیہ محمد رسول اللہ اور علی نے یہ فقرہ ثبت کیا ہیل بولا کہ ہم تیری  
 رسالت پر اعتراض نہیں کرتے مگر ہم جانتے کہ تو رسول خدا ہو تو ہرگز ہیکو زیارت کعبہ سے  
 باز نہیں کرتے تو لہذا اے علی محمد بن عبد اللہ لکھ تب محمد مصباح نے فرمایا کہ میں تو رسول اللہ ہوں  
 مگر تم مجھ کو رسول نہیں مانتے پس علی نے فخر رسول اللہ محمد کو اور بجائے اس کو ابن عبد اللہ کہہ  
 دیا سوقت علی نے کہا و اللہ میں وصف رسالت ملک نہ کرونگا محمد مصباح نے علی کے ہاتھ سے  
 کاغذ چھین لیا اور فخر رسول اللہ اپنے نام کے آگے سے بدست مبارک لکھ دیا اور  
 اس کی جگہ بن عبد اللہ رقم کیا پھر علی سے کہا کہ تجھ کو بھی ایسے کام کی احتیاج چڑھ چکی غوغا

اعراض یوحی ہوتا تھا محمد مصطفیٰ فیہ بن سو کو اجازت فریب ہی و درو غلو کی فراموشی اور  
 اوس تو سلم سے مکاری و حیل جوئی کرائی جس مذہب کی تعلیمات کو اول و درو غلو کی ہوا سر  
 میں کون ہی نکوئی ہو غرض کہ سید طح کی پہلائی نہیں ہوا اور کوئی تاج رعنا الہی نہیں ہر چند  
 سؤقت پہ پہ نگہ کو دور از کی اور و اطو داس عصمت محمد کو شست و شو آغاز مگر ہمارا ہوا  
 کا جو آپس میں دیا ابرو سے مسلمان پر خطاب کیا اگر دما حضرت شجاء ہوتی تو کسویہ  
 مسلمان اس قدر خراب ہوتی محمد مصطفیٰ کو رخصت خدع و دروغ مذہب اپنی شریعت  
 میں کر دے فریب کو فروغ مذہب جبکہ محمد مصطفیٰ بن سو کو دروغ گوئی و حیل جوئی کی کلمہ  
 دی اور مصطفیٰ بہرہ ذہلی گفتگو تسلیم کی تو سارا تقیہ مافی ہما مدعی سو مدعا علیہ رائی ہوا  
 مولوی محمد علی کو ذکر و فریب کو مردان ہر دو آزما کو کلمات میں تکرار کیا یہی جواب غل  
 سوطا لوجا کیا جبکہ حضرت شیطانی کمال مسلمان ہی تو لاریب عیب نہائی جال مسلمان  
 ہے کیونکہ جعفر اب ایمانی ہر سب کی بنیاد فریب ہی و دروغ بیانی ہوا اگر خدع و دروغ  
 کمال ہل دین ہو تو کسے حق میں آیت (نعتہ علیہ السلام) ہے باقین مولوی مصطفیٰ کو  
 دل میں خیال خام سما یا اور آفتاب اسلام بلبام آیا جسوقت مسلمان اس تحقیقات نظر  
 التفات ڈالیں گے بیاختہ شہر سے یہ کلمات نکالیں گے کہ سو سو ہی جی و ایما کا مصداق  
 میں تہو میں اور شب روز فکر و مبادی میں سیر و ہمارا کلامی کرتی ہیں اور تلاش خلط  
 نفسانی قرآن و حدیث نظر نہیں ہے اور اسودہنی سے خبر نہیں ۷۱۵ مالم کہ کامرانی  
 دین پروردگار کا وادو شیش گم ست کرار میری کند و بوزارین مولوی جی تو کل شو تہا  
 کہ بیان کیا ہوا تیری کرشن پریشان کیا ہو چکا و سو کو مکر و تدویر محمد سے ثابت نہیں  
 ہے اندیک کہ بدو مناسبت نہیں لہذا ہم اسکی نسبت پہان گفتگو نہیں کرتے اور بطور  
 بکر و مولوی جی رو نہیں مقصود جناب اس جو یہی ہو کہ میان محمد علی کی بلند ہوا و درو کا  
 احمق خرد و مہاب فکر مناسبت یا ہوا اور یہاں ہر دلی و باہمی محمد مصطفیٰ عبارت لیس



سماع پر صلہ و انعام دیا اس کو معلوم ہوا کہ تائیدات الہی فی شام حال بہین تھی اور مدد  
 بہت و اقبال بہین جس منہ کے عنایت ایزدی شام حال ہوگی اور سو کہ مدد و غلغلا نہ ہو  
 کامل ہوگی **قولہ** کہ غلغلا نہ ہو بلکہ ہمارا مرقہ بعد اولیٰ ہریت تمام ہو واد فقط و دیگر  
 بیشمار بہین تھی و زیادہ از وہ ہزار بہین مولف ہدیہ کہ دل ہزار کو بیشمار جانتا ہو قطرات چند  
 بحر غار ماننا ہو خدا او کو تمیز کم دنیا دہ عنایت کرے اور اس کی راہ میں چراغ ہدایت  
 دہرے ہریت ہر جگہ سیو بہین ہر اوچتہ نامروی بہین محسوب بہین مدد ہر دیدار و گرم  
 و سرد چنیدہ گاہے دم بیدان کا زار دہر تاسیاد گاہی فرار اختیار کرتا ہو ہر چیز اپنی اپنی  
 جگہ پر چشتا ہر کہیں آشتی کہیں دعا ہو آکھو سیو یا دہو گا کہ روز احد جلد صحابہ قریش کو سانچو  
 سے کا فور ہوئے اور بھگوڑے مشہور ہوئے **قولہ** او کا قتل عمرو بن عبدود الخ روز غلغلا  
 میں علانیہ مرقوم ہو کہ علیؑ نے ملکہ و غلغلا سے قتل عمرو بن عبدود کیا اور برعکس حالت قریش و  
 بھگو و کیا اول علیؑ و عمرو کے درمیان بھگو ہی قول و قرار ہوا کہ تن تنہا صف آرائی کریں  
 اور ہر ہمتا دوسرے کو لڑائی و دونوں کے کوئی مددگار نہ لےئے ہتیار بند اور ہتیار نہ آئی جبکہ دیر تک  
 کسیکو فتح نصیب ہوئی تو علیؑ نے کہا کہ سہا سے تمہارے درمیان مقرر نہیں ہوا کہ کوئی طرہیز  
 سے مدد کرے عمرو نے کہا کیا ہو علیؑ نے بجا کہ مدد جو ابدا کہ دیکھتے ہیں ابھی حق  
 سے مدد کے لئے آتا ہر عمروؓ نے علیؑ کے فریب میں آکر باز پس نگاہ کی علیؑ نے قابو پا کر قطع  
 ران عمروؓ گاہ کی اور موت عمروؓ نے کہا کہ اسے علیؑ تو نے میرے ساتھ دعا کی علیؑ نے جواب دیا  
 کہ لا محرب عند عقیدہ پیغمبر ہے اور بھگو شدت سے ازبہر ہو مضمون روختہ الصفا ہے چہر  
 مولف ہر ہر جگہ کفایت کرتا ہو کسیکو ملکہ و غلغلا سے قتل کر یا مدد لگی بہین ہر ہر حرکت  
 کسی دعا لگی بہین پشیمو نامہ ہر اور منافی قوا عد بندہ ہی **قولہ** ہر ہر حضرت دست  
 پناہی و کثرت دعا و الخ اگر دعا پیغمبر کا رہی تو بغیر کہ دعا کے صورت فتح و غلغلا ہو تی ہو  
 چونکہ دعا حضرت سجادؑ ہیں ہوئی بلا مدد کوئی نسیم بن سو مدد کے مسلمان فی فتحیا بہین ہوئی ہا

از بیان زندگان شوم و حدیث زندہ گویم مردہ کو نہ شاید معرفت و ہر کوفت معہ دو  
 و غیر معہ و معلوم نہیں چہ امتیقات محدود و غیر محدود و نہیں مارج البتہ و غیرہ کل کتب  
 سیرین مرقوم کہ مذہق تین ہزار گز مسلمان تھا اور وٹل ہزار انہو قریش و بنی ذلفہ  
 و غطفان تھا کلائی دس ہزار کہ یہی ہمیشہ رہا ہوا و انک کو بسیار وہ دیوانہ ہوا و غیر  
 از قریش و دیگر یہ ہم بیکار افکار ملا طلب الدین پر نگاہ کرتے ہیں اور اوکی بلند می ٹہمت پر  
 وادہ وادہ کہ بنو طبع زادہ حالہ کہ بکن کو اور راحت افزا سے مل اندرین **قولہ** متوجہ  
 بدینہ خند الخ یہاں سے ظاہر ہے کہ قریش و یہود و غیرہ مسلمانوں سے علانیہ لڑتی تھو  
 اور نگہداشتی شجاعت پر نگاہ ناموری جڑتے تھے محمدی لوگ انکو مقابلہ میں مکر و فریب کر  
 تھے اور پلاس رسوائی سے مجذوبہ و بزدلی کی نہایت و زب **قولہ** ہمین غرم بہتہ بود  
 الخ اس فقرہ سے معلوم ہوتا کہ قریش و یہود بھی غرم خرم کہتے تھے کہ میدان میں مجاہد  
 تلوار سے دار کرین اور فدا و عار جب تک مہین دم بہ میدان میں قدم بہ قریش  
 اقربا کا کچھ خیال نہیں تھا زندگی کی خواہش مرنے کا مال نہیں تھا **قولہ** و متکا شکر  
 اسلام ماہبات الخ اس قول سے یہ ہوا کہ بسبب نامردی و بزدلی کے مسلمانوں پر خوف  
 قریش غالب تھا اور دہشت کو مارے ہر ایک کا تھی تا تینا جب قدر و زیادہ ہو بھاگوں کہلاوہ  
 تھے مولوی محمد علی نے ثبوت موافقی و شجاعت صحابہ میں جو کچھ لشرافی کی تھی اور جب قدر واد  
 و دروغ بیانی دی تھی انکے امام حسب ہدیۃ الاصنام نے بالکل باطل کی اور قدر سلطانی بلا  
 تامل نازل کی **قولہ** لیکن عنایات الہی و انبیات نامتناہی نہ تھا لہذا ہل اسلام بود  
 فقط اگر عنایات الہی نہ تھا لہذا ہل اسلام ہوتی اور شراب کا مافی و در جام ہوتی تو ضرورتاً  
 مکر و فریب ہوتی کوئی تدبیر و مکر و شکیب نہ ہوتی کسی سے احتمال خوف و بیم  
 نہ ہوتا کوئی کام غیر مکر و تدبیر نہ ہوتا تا مام قریش و یہود اطاعت اسلام نہ تو بلکہ قید و کسر علی  
 حاضر مکر اسلام کہ تو جو نیکو محمد حسب فی ترویج اسلام میں مکر و فریب کا کام لیا اور بعضی

آجہا کر کیا ہر کچھ قریش و عطفان کے چند حصوں کو پلڑا تیرے پاس لادو میں تھا کہ تو دیکھو  
 چاک کرے اور ہم سے رہی ہو جو پس غلامین وہی عہد ہیکا کہ سابق تھا محمدؐ اس پناہ  
 کے جواب میں کہا کہ جو وقت تم یہ کام کرو گے میں ہی عہد دیکھ سے نہیں ہر دو نگاہیں  
 بنی قریظہ اس فکر میں ہیں کہ قریش و عطفان سے چند شخص کو گرفتار کر کے عہد کے حوالہ  
 کریں ورنہ صورت اگر بنی قریظہ تم میں کو کسیکہ بلائیں تو ہرگز نمانا میری صدق منالی ہو  
 وسیلہ یہ کہ جو وقت تم بنی قریظہ سے استعانت طلب کرو گو دے تمہارے سرداروں کو  
 بلائیں گے نسیم قریش پر بچاؤ فسون بچونک کہ عطفان کے لشکر میں گیا اور جو کچھ کہ قریش  
 سے کہا تھا ان سے بھی وہی کہا عرض نسیم نے بظاہر نرم نرم باتیں بنائیں اور دربار  
 و شہسوی کی گھاتیں لگائیں **س** سنگین لست ہر کہ بظاہر ملاسیم ست پہنہان درون  
 پتہ لکرنہ پتہ دانہ راہ اقبال عبارت ہدیۃ الاصنام کہ جبکا غلطی پر آغا زو انجمام ہے  
**ہدیۃ الاصنام** قبایل بنی قریظہ و عطفان و قریش بکثرت و اسبۃ زاید از حد تھا  
 باتفاق عہد و پیمان قسم کردہ ہر قتل و استیصال حضرت توحید مدینہ نشدند و ہمیں غم  
 بستہ بود کہ تا حیات شان قیامت دست از مقابلہ اہل اسلام باز نہارند و دور راہ  
 فرار و گریز قدم نہ سپارند و صفحے لشکر اسلام با جمہات شان خارج از حد بیان غالب  
 شد کہین عنایات نامتناہی و مائیدات الہی شامل اہل اسلام بود کفار بیشمار از ہنہار  
 راحۃ بعد اولی نہریت تمام آرد و او چہ اولاً قتل شدن عمرو بن عبدود کا فو کہ رستم  
 بعد از دست حضرت علی ہمدرد بگریزنا و نہ ثانیاً بعد از انکہ اتفاق کردہ مراجعت نمودہ بخند  
 خند قی رسیدہ و اذ قتال و جدال داود نہ توجہ حضرت رسالت پناہی و بکت و عالج  
 جناب الہی از زمرہ ہمان کفار غیر بن سحر و خارج شد انضیاد نمودہ ہر کفر و انہا گالی  
 کہ **چو اب** در مرغ ہذا کاکی شکا نہ ہوا اسکے ہائے شہرت سبیل انسانی ہو  
 یہاں کہ شکار از **و** گر سبیل میں مشامیرہ ہوا و ہر کفر و انہا گالی کہ تا بعد

ہے کہ روزِ قیامت میں بن خود سے محمدؐ سے کہا کہ ابھی تک تو ہم سے اسلام و جہاد پر  
 ہے بن قریب کا فریب و گستاخ کر سکتا ہوں اب جو کچھ ارشاد ہو وہی بجا لاؤں محمدؐ حسب  
 نے فرمایا اے محمدؐ بھلائی لڑائی ہو کہا دینا ہے لہذا جسطرح ہو سکی غنائین میں تفرقہ  
 ڈال اور اونکی جمعیت پر ہم ماریہ شکنک نعیم نے کہا ملے اس لوہین یعنی تیرا حکم جس پر ہم بجا  
 قیام ہوں نیز ہم اول یہودی قریطہ کے پاس گیا اور اون سے کہا کہ تم خود جانتے ہو کہ میں  
 ہمیشہ تمہارا یار و مددگار ہوں اور خون فی جوابد یا کہ ہم خوب تفتہ میں کہ تو ہمارا دوستدار و  
 ہمگسار ہے جو کچھ کہے وہ کریں تب نعیم فریٹ ہی وحید گری شریع کر کے بولا کہ قریش و غطفان  
 محمدؐ سے اسو اطلو مجاہد کر تو ہیں کہ بر تقدیر فتح ناموری حاصل کریں کہ ہم فزینہ کی غزیرت کی  
 اور محمدؐ کو ہزیمت دی پس تمہارے لئے نہ ناموری ہوگی نہ صورت بہتری و صورت شکست پہنچ  
 اپنے ملک کی راہ میں گواہ و شکوہاں ہی چہڑ ونگو پھر تم سے محمدؐ کا مقابلہ نہو سکے گا اور  
 محمدؐ بلا شک تہا بنی دشمنی پر کر باند ہے گا بنی قریطہ نعیم کے فریب میں آکر کہنے لگے کہ اب کیا  
 کرنا چاہیو اس فوج اب دیا کہ اب بھی لاتی ہو کہ قریش و غطفان کو پاس پیغام بھیجو کہ اگر  
 ہم سے مدد جاتے ہو تو اپنے سرداروں میں سے چند آدمی ہمارے نزدیک روانہ کرنا کہ ہم کو خبر  
 ہووے کہ محمدؐ کی ہم تمام کے بغیر نہ بچو گے اگر تم کو اس بات سے انکار ہو تو ہم ہی تمہارے  
 شریک ہیں کہ کل کو تم اپنے گھر جا بیٹھو اور محنت نہ وقت ہم چہڑ واد سوقت ہو کہ مقابلہ محمدؐ کی  
 بیعت نہو کی جنگ و جہل کی طاقت نہو کی القصد بنی قریطہ نعیم کے فریب میں آکر بولے کہ چہ  
 نعیم کہتا ہے حق ہو جیکہ نعیم نے جانا کہ اوسکا فریب کا اگر آیا تو مان سے اٹھ کر نہ کر قریش  
 میں گیا اور ابو نعیمان و عمرو سے خلوت میں کہنے لگا کہ تم کو سلام ہو کہ میں دایا تمہارا خواہ  
 ہوں دشمنی محمدؐ سے پیشہ نہا ہو قریش نے جوابد یا کہ تیری بات میں کلام نہیں ہے پس نعیم کو کہا  
 کہ میں اسو اطلو آیا ہوں کہ تم کو بھیجتے کروں مگر نہر طیک کسی سو نکوہا ہوں نہ کہا ایسا ہی  
 ہو گا بن نعیم فتنہ غازی کو کر لکر بولا کہ بنی قریطہ نے محمدؐ سے ساز کیا ہو اوسکے پاس پیغام بھیجا

کے قتل کے لئے عمر بن عدی صرف کو حین کیا وہ موافق لڑنا حضرت کے ہنگام شب  
 عصا اکہر گیا دیکھا کہ اس کے گرد گرد کان خرد سال ہو اور ان میں سے ایک دو دو چنا  
 تھا عمر بن عدی نے اس شیر خوار لڑکے کو ایک کے عصا کے سینہ پر نشہ تیز بھی مارا کہ  
 اس کی پشت سے باہر نکل عصا کا کام تمام ہوا اور بیک محمد حبیب کا مال حرام ہو گیا  
 رات وہاں سے چلا جبکہ یہ بین آیا محمد حبیب نے دریافت کیا کہ دختر مردان کو تو قتل کیا  
 جواب دیا کہ ہاں پس فرمایا کہ خوب یاد کرنے قتل کی خبر یہ بین ان پر حینت را کہ ہزار  
 خواہ دید رہے تنگ سختی کہ اگر کوہ کان ما ورنہ کتاب ہر سنا قتل ما ورنہ سختی ہر  
 محمد حبیب نے زید بن حارثہ کو باہر ام عمری کی طرف واسطے قتل کرنے وہاں کی ملک کو بھیجے  
 جس کا لقب ام فرقا اور نام خاتمہ تھا اور یہ بین زید فرارید کی دختر تھی روانہ کیا وہ عورت  
 بہت طریبا ہی زید بن حارثہ کے کمال ہر عمری کے ساتھ اس کو گردن مارا اور دو نوں  
 پانوں میں رسی باندھ کر اس رسی کو دو شتر کے درمیان باندھ پائیں شتر دن کو نیزہ قرار  
 کیا یہاں تک کہ وہ پیر دن پارہ پارہ ہوئی جبکہ زید بن حارثہ نے وارہ مدینہ ہو کر محمد حبیب  
 کے دروازہ پر آواز دی دیکھتے باہر نکلے دروازہ پر ہنر شے پس زید بن حارثہ کو  
 بل گیر ہوئے اور وہیں قتل ہوئے یہ روایتیں صحابہ صحیح بخاری و در فضلاء احباب مایع النبوت  
 دھرم نے نکالی گئی ہیں بعد ازاں اعلان جنا کاری ہو سکا رسی محمد حبیب کے بر تالی گئے ہیں  
 کہ حضرت نے اکثر لوگوں کا کہہ دیا ہے خون کیا اور کو شاہ عدلی ستم کو کھگو کیا  
 سلیم نہیں کہ سلمان اور کو کھگو جبارہن اور غدارہن کو نماز جانتے ہیں اور کھگو حبیب  
 اعجاز ناتو ہیں جیسے کہ محمد حبیب یارہن کما بارت کرہ و عادی ہے تہو ویسے ہی وہ طور و نگہی  
 و جلد جوئی کے معنادہ تھے تنگ جرم مت بنی توفیق و عطفان و قدیش و غیرہ نوید نگیر یا  
 اکسلا نون کا سہارا ہی ہے یہ دیا محمد حبیب نے ایک سلمان کو در ونگوئی و جلد جوئی تہو  
 لی اور رخصت ہو گئی بسو و خاتمین ہی چنانچہ در فضلاء احباب مایع النبوت و غیرہ میں لکھا

حالت فرعون کو نکد تو نیل میں نہ سکان آ رہے ہیں کہ حیرت کے ساتھ ہنسنے میں مصروف ہیں  
 و غلبت المہندہ فیہی جناب شیطانی میں اثبات دعا و مکر کیا اور جو ایسی آیت الہیہ الامام پر  
 کیا ہے اب مولوی محمد علی کرمزدار کا نام بہت رکھتے ہیں مافقی محمد کا نام محمد علی  
 آفرین برین بہت مردانہ عبد اللہ کا دل دست انجان خود بہ ہشت روز مرہ اعدا جا گرفت  
 نہیں یہ سید کہ اگر اعدا بر راز سے مطلع شوند اور ایک بند چون در ابتدا خود امر راز داری عرض کیا  
 بینداخت لاجرم دانتہا بتا میدی حق تعالیٰ بر مراد خود دست یافت **جواب** اگر اسی پر بہت  
 مردانہ تلاش لیا نہ موقوف ہو تو ہر ایک روز دو نقب زن بصفت بہت جو اندر دی ہو موش  
 ہے کہ بجائے بیگانہ بوقت نیم شب تاہو اور بز خوف و خطر نقب لگا تاہو ناگھ جان و موت ہے  
 ساسی عثرت و آبرو واسطے نان کے کھوتا ہے کہ اگر اہل خانہ بیدار ہو دیں اور او کو راز سحر  
 خبردار تو اس قدر پاپوش مارین کہ زمین پر پیروش مارین اگر گرفتار کرین اور جو الہ تھانہ و تاج  
 رہے اور آسائش زندگی سے مایوس دست از جان برستان قابل دید کہ محاورہ دانی  
 سے معید ہو مولوی جی سے دونہیں ہو کہ او کھو تحمل و شو نہیں جس وقت کہ وہ اپنی قابلیت  
 کی ادعا کرتے ہیں لاجرم محمد علی کی طرح مکر و ذکا کرتے ہیں دست از جان برداشتن سزا  
 رد ہو اور دست از جان شستن زبان زد ہے مولوی حسب کی بات کا اعتبار نہیں ہو کہ ہو گو  
 واقف اسرار نہیں **۵** ہو گوئی سے نہ انسان واقف اسرار ہو بلکہ تصور یک باطل  
 کل کلزار ہو **۶** قول چون در ابتدا مردانہ و اسب عرض ہلاک بینداخت الخ و زو وقت زین  
 بھی اول اپنے لئے عرض ہلاک میں ڈالتا ہو اور اپنی بیباکی و مردانگی کا غلغلہ کتب ہلاک کا  
 میں ڈالتا ہو اکثر اوقات اپنی مراد پاتا ہو اور مدینہ شعلی سے دولت آباد جاتا ہو پس  
 بھی کہتا ہے کہ تائیدی حق تعالیٰ شامل ہوئی اور ماہی مراد و اہل بل ہوئی اگر فعل عبد اللہ  
 راستی ہو تو شعی سے دونہیں ہو تو چور کا بھی قصور نہیں ہو کہ معاملہ دولوں کا واحد ہو یا نہ تھا  
 گواہ و شاہد ہو ہجرت کی دوسری سال محمد حسب نے نرید بن خطمی ہوئی کی زود عہد مانت ہو

رخ جبکہ تم کہتے ہو کہ قتل و سول محمد وحی پر اور موافق سنی ہے ایسی تو ثابت ہوا کہ صحابہ بھی اس  
 وقت ہوئے اور ان کو قاتل بمنزلہ ملک الموت ہوئے خدا کو ان کا زندہ رہنا منظور نہیں تھا اور  
 سفیان بن خالد کا قصہ مزین شاید کہ جبریل نے امانت میں خیانت کی ہو وہی اور محمد حبیب  
 کو غلط خبر از روئے سوریانت دی ہو کہ وہیں لاجرم جبریل کو مسلمانوں کا کاٹ منظور تھا اور  
 وہ پادریوں کا لاٹ ضرور تھا **ق** ہر آنکہ اگر فی گیتی بکین اور بنیاست و بنیر مصلحت مشروری  
 کند یا مہ **ق** وہ ہونے لگے کہ ہلاک کیا الخ بدیہ الامام میں روشتہ اتفاقاً منقول ہو کہ  
 سفیان نے صحابہ محمد سے میدان میں جنگ کی اور ایک ایک کی عقل و نگ کی صحابہ محمد کو ہی  
 وادو لیری دی اور قراوقی دشمنوں کی پیری کی مگر چونکہ لشکر سفیان افزون تھا اور بخت  
 سعید و طالع ہالیون قدرت خدا سے ایسی تعویذ ہوئی کہ فتح نصیب ہوئی یہ حضون روشتہ  
 ہے جبریل سے۔ ہر یہ کہ ابہرہ سپاہی شل سفیان و عبداللہ بن اسیر میں فرق آسمان ویز  
 ہوا اور بعد عرب حنین کے سفیان نے میدان جنگ میں قتل سلمان کیا اور عبداللہ بن اسیر  
 نے مکرو فریب خون سفیان مدد مالیکوہ مخوف تھا اور مانندست شراب تھا **ق** سفیان  
 نے اس پر یہی میر نکر کے الخ تیار ہی سپاہ منہیں ہو کون اپنی فتح و نصرت پر حنین ہوا  
 محمد حبیب بھی تیاری نہ کر کے تھے اور دینی شمشیر و سپر و سیونیر تھا اور ہرگز بدی کے ساتھ  
 مشوہ بن ابیہ کیو مکرو فریب مارنا گناہ ہو خلاف طریقت سالکان راہ ہر جیسا کہ  
 محمد حبیب نے عبداللہ بن اسیر کو مکرو خدع کے ساتھ مطون کرایا اور سو تو ہوئے سفیان  
 کا او سکے ہاتھ خون کرایا اگر سفیان میدان جنگ میں عبداللہ بن اسیر کو ہاتھ سے مارا  
 جاتا تو ذر محمد سے مکرو خدع سارا جاتا کوئی اعتراض حضرت پر عاید نہ ہوتا اور بطلان شل  
 محمد شاید نہ ہوتا **ق** میں محمد حبیب نے موافق قاعدن الحرب خدع الخ لاجرم حرب جہا  
 ہے جبریل سلام کی بنیاد ہے جبکہ جہاد میں مکرو خدع ہو تو کیونکہ مطیع طبع ہو لا بد ایسا فعل  
 عبادت نہیں ہو کوئی امر سوا عبادت نہیں جس مذہب میں کہ عبادت مکرو خدع ہو ہر ہم

کی استقامت بجالاؤں اہل بیت علیہم السلام جو ہر جزو سے کھلاؤں انھیں انھیں انھیں انھیں  
 حسب ہدایت محمد حبیب مکر و زور کے کہے خامان سفیان میں داخل ہوا اور خوف خدا کو  
 داخل جیکہ بوقت نیم شب صحابہ سفیان تفرق ہوئے عبد اللہ شہیر بن مکر کے اس کے سر  
 آیا اور غلبہ اس کا سر کاٹ کر مدینہ میں رو بہ محمد رکھ دیا محمد حبیب اس کو دیکھ کر بدب  
 غایت مسرور ہوئے نے گرواہ تہم میں نمود ہوئے فقط جو کہہ کہ مولف ہدیۃ الامان  
 نے اس روایت کی نسبت گفتگو کی ہے ملاحظہ اس کا بن بان اردو دیکھ ہی ہو کہ اول سفیان نے  
 کثات شخص کو مکہ فریب تعلیم کر کے بطرف مدینہ بھیجا اور ہوں نے حضور محمد میں حاضر ہو کر  
 اقرار اسلام کیا اور گفتار و رواج انجام کہ ہم خدمت جناب میں مسلمان آئے ہیں اور سزا  
 ہمارے بہت لوگ تو ہم کے ایمان لائے ہیں چند اصحاب ہمارے کچھ کچھ تاکہ مردمان قوم  
 تعلیم قرآن و احکام شریعہ فایز ہو دیں پس محمد حبیب نے صحابہ میں سے دس شخص ان کو ساتھ  
 لئے انھوں نے کل کو ہلاک کیا سفیان نے اس پہنچی صبر کر کے تیاری سپاہ کی اور  
 واسطے قتالہ مسلمانوں کے رخصت جنگاہ دی پس محمد حبیب نے موافق قاعدہ اور غلبہ  
 کے عبد اللہ بن اسیر کو بنا بر دفع خداد کے ماذون فرمایا اور مکہ و فاس سے سفیان پر  
 خالد کا خون کر یا فقط اس تقریر کا یہی حاصل ہو کہ شرافت محمد باطل ہو کر تکب اور ہونے  
 مکر کی عوض کر لے کر آیا ہرگز صبر نفع مایا پس سے پیرائے رسد تو کل سوما ری شواہ فی  
 شکاری و ریاکاری جیسے کہ سفیان و غیرہ گفتار شکار تھے ویسے ہی مسلمانوں کے شہ  
 ابرار غیار تھے وہ دونوں میں فرق نہیں ہوا کہ کسی کے لئے رزق و برقی نہیں یہاں ایک  
 رباعی نہیں کتاب کرتا ہوں اور ندبان سفیان ہو جناب محمد بن خطاب کرتا ہوں۔  
 رباعی ناکہ گناہ و رجحان کیست بگوہ آن کس گز نہ نکرہ چون زیست بگوہ من  
 بگوہ تو بد مکافات وہی پس فرق سفیان من وہو چست بگوہ اب فحوت ہدیۃ الامان  
 لیتا ہوں اور خاطر غلام الزام دیتا ہوں محمد حبیب نے صحابہ میں جو دخل آدمی کو



شخص جس کا نام اشیر بن رزم تھا حکم محمد حبیب سے مارا گیا تفصیل اس سرگزشت کی بھیجی  
 کہ محمد حبیب نے عبداللہ بن رواحہ کو تین سالانہ کے ہوا بطون خیر بھیجا اس لئے کہ اشیر  
 کے پاس جا کہے کہ تو مدینہ میں حضرت کے سامنے چل تاکہ تجھ کو مال خیر کرے اور ستار  
 فضیلت تیرے سر پر دہے مگر محمد حبیب نے ایک حکم خاص عبداللہ کو ملج پر ویا کہ راہین  
 اشیر کو مار ڈالو اور اوکو سیسے نیزہ اہل باز نکالی پس عبداللہ بن رواحہ اسکے پاس گیا  
 اور پیام محمد حبیب سے ہوا کہ قبول سعدی **۵** بدوز ملج دیدہ خوشمند بود و رازد  
 ملج مرغ و ماہی بندہ اشیر نے ملج کی اور اپنی جماعت جمع کی تین سال بھوک کے ساتھ مدینہ  
 کی راہ لی اور دریادلی محمد کی تھاہ لی جبکہ قرقرہ میں پہنچا عبداللہ بن رواحہ کے ساتھیوں  
 میں سے عبداللہ بن اسیر حکم خاص محمد حبیب بجالایا راہ مدینہ انفا چوڑ کر رخ بدیا خطا لایا  
 یعنی ناگہان تلوار سے قتل اشیر کیا اور خون ناحق سے قدح شیر پیا جس سے لہانوں فرار ہو کر  
 ہل میوں پر چل گیا اور مکر و فریب سے خون جگر ایک نفر نے راہ فرار لی اور شکایت بغداد کی  
 محمد بسیار کی جس وقت کہ اصحاب محمد فراس کام کو انجام دیا اور حضور حضرت میں سلام کیا آپ  
 نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے تم کو قرض ظالم سے نجات دی اور بدیر آفات کی فقط بوز غزوہ فر  
 کہ محمد حبیب نے سالم بن عیر کو واسطے قتل ابی عتکہ یہود کے جو پیر کہن سال تھا اور کوشت  
 مانند ہلال تہار داند کیا جبکہ وہاں سالم در آمد ہوا اہل ظلم کا سر آمد ہوا ابی عتکہ کے گلبر  
 شمشیر رکھ کر اس قدر دیکھا کہ ابی عتکہ نے بڑا تماشہ نمود کیا راہ آمد و خان لی اور جان  
 اشیر بن ناگہان وہی فقط ہجرت کے چوتھو برس محمد حبیب فر عبداللہ بن اسیر کو واسطے  
 قتل سفیان بن خالد کے مافر دیا عبداللہ نے وقت رخصت محمد حبیب سے اجازت  
 ورنہ مگوئی چاہی محمد حبیب نے اوکو کتب صبح پر مامور کیا جبکہ عبداللہ خدمت سفیان پر  
 حاضر ہوا سفیان نے کہا کہ یہ کون ہے عبداللہ بولا کہ میں ایک شخص ہوں بنی خزاعہ سے  
 میں نے سنا ہے کہ تمہارا محمد کے ساتھ مقابلہ کا ارادہ ہوا سو اسلئے حاضر ہوا ہوں کہ کیا

اپنا سرانہدہ جیسے کہ قصہ طبعیت کے لئے کرتے ہیں اور اپنے حسین ایسا ظاہر کیا کہ گویا  
 اہل حبلہ میں سے جو اس امتحان میں دربان نے آواز دی کہ اے عبد اللہ! آنا چاہتو  
 آجاؤ نہ دروازہ بند کرنا ہوں پس پیکر محمد اندرون گیا وہاں ایک گوشہ میں بیٹھ کر کچھ  
 دنگ کیا اور خیال نشیب فراز جنگ جیکو بورا فاعل عام ہوا چکا لوگ دیکھ کر اس سے بے  
 ہوش ہوئے اور توجہ خانہ دربان قلعہ قچہ میں کھینچ کر رکھ کر سو گیا عبد اللہ نے اپنی جگہ سے اٹھ کر  
 قلعہ قچہ ٹولا اور وہاں سے کنبی بیکر دروازہ کھولا کہ اگر فرما اہل حبلہ میں کوئی خبر ہو  
 تو آسانی فرما دو جو میں عبد اللہ آگاہ ہوا کہ بورا فاعل بالا خانہ تین آسانی کر رہا  
 اور فسانہ خوان اس کے سامنے قہر خانی میں جبروت کا بورا فاعل بنو اپنے غلبہ کیا اور  
 سو گیا عبد اللہ نے بالا خانہ کے دروازے کھولے اور پیشتر قدم رکھا جس دروازہ کو کھولتا  
 تھا اندرون سے بند کر لیتا تھا کہ مبادا اہل قلعہ مطلع ہو دیں اور اس کو عذاب یوں خوار  
 عبد اللہ اس جگہ پہنچا کہ بورا فاعل اپنے اہل و عیال کے درمیان خانہ تارک میں سویا  
 تھا پس بورا فاعل کو آواز دی اور ارفع نے بیدار ہو کر کہا کون ہے کہ جھکو آواز دیتا ہے اس وقت  
 عبد اللہ نے اس کی آواز کی طرف تلواریں مگر کارگزار نہ آئی اور ارفع نے فریاد کی عبد اللہ  
 باہر آیا اور عبد اللہ کے کہنے پر آواز بدل کر بھرا دیا اور ارفع پر آواز دی کہ گویا فریاد سی کرتا ہے  
 اور کجا اے بورا فاعل یہ کیا آواز تہی جواب دیا کہ اے برادر تو یہاں کوئی دشمن ہے کہ میرے تلوار  
 ماری ہو اس بار بھی عبد اللہ نے اس کی آواز کی جانب شیر ماری اور تلوار کا سر اس کے شکم پر کھینچ کر  
 اس قدر زور کیا کہ پشت سے باہر نکل گیا یہاں تک کہ استخوان کی آواز سمعی ہوئی پس  
 عبد اللہ دروازہ کھول کر اپنے چہرہ میں سے پاس گیا وہاں فلعہ کہ خون کی آواز سمعی  
 ہوئی کہ کہتے تھے کہ بورا فاعل تاجر حجاز مارا گیا پس سعد یاروں کے مدینہ کو آیا محمد حبیب  
 دیکھ کر مستغشہ ہوئے اور پوچھا کہ اے عبد اللہ! کون قبارت ہو قلعہ قچہ روایت تفصیل اور صحیح بخاری  
 میں جو مسلم بن قحطیبہ کے روئے طیائی میں درج ہے اور ارفع کے بہرہ ان جہر سے آیا۔

پاس و دیبا قتل انسان بن اصلاح عالم حسین کو اور صلاح آدم حسین اصلاح عالم تنزیب  
 انسان بن کو اور صلاح آدم تادیب شیطان بن اگر فرض کیا جاوے کہ ان کعب بن نابیہ  
 شکوہ بیہوش اور ہنہا ہال و اصحابا یہ شکوہ نہیں تھا تو لازم آتا کہ محمد مصطفیٰ فریاد کے  
 لئے لوگوں کا مال و منال انتہا کر لیا اور مکروہ فریب قتل اہل کتاب پس ہمارا اقرار ضرر  
 پستور بنا اور پیغمبر اسلام مرتکب مکروہ و زور با اگرچہ باغبان اپنے نفع کے لئے زاید شاخ  
 کو دور کرتا ہے اور فکر ترقی و ترقی و انکو یہ کہ قتل باغبان میں دخل فریب و دغا نہیں ہو اور  
 گمان مکروہ دفع ذرا نہیں لہذا تشبیہ و سخت و انسان زشت ہو اور مانند مشابہت دفع  
 و پشت کے سیکو مکروہ نزدیک سے قتل کرنا کا ہرگز نہیں ہے یا شکار کینہ ناخیر علی اللہ  
 محمد توں کو مکروہ دغا سے قتل کرنا ماموسی کی نشانی ہو اور مختون کی دست افشانی  
 چنانچہ محمد مصطفیٰ مکروہ دغا سے قتل ام فہد بنت پیو و عصا بنت مروان کر لیا اور جو  
 ستم میں آب ماموسی بہا یا شکوہ اکر اب فقیر اندر میں نے ابطال شیخ عبدالحق  
 سے فراغت حاصل کی اور مسلمانوں کی بلاغت باطل اگرچہ شیخ مذکور ذرا ت محمد مصطفیٰ  
 میں بد بد غایت گرجوشی کی مگر آخر الامر نے غاموشی پی ع منفر خور و ملحق خود بد بد  
 جبکہ قاتلان کعب بن اشرف سے جو کہ قبیلہ اوس سے تھے حکم حضرت کا خطیر ہوا و قبیلہ  
 خزرج کو بھی داعیہ انگیز ہوا کہ وہ بھی جناب نبوت میں امتیاز حاصل کریں بلکہ اپنے  
 حق میں آیت اعجاز نازل کریں لہذا واسطے قتل کرنے ابو رافع تاجر کے کہ عدو دین  
 تھا اور نظیر کعب بن اشرف تھا اور خواست کی محمد نے اذن دیا اور عبدالمد بن عتیک کو اور  
 جماعت پر آمیز کیا جو لوگ بعد از وصیت بجانب خیبر روانہ ہوئے کہ اوں کے ہمراہ ابو رافع کا حصہ  
 تھا اور قیام مل دنہار تھا بوقت شام قلعہ کے قریب پہنچے عبدالمد بن عتیک نے اپنے  
 یاروں کو کہا کہ تم یہاں ہی بیٹھو تاکہ میں و رہا تک تلفت و احتلاط پیدا کر کے اندرون  
 حصار و آؤں اور پھر تمکو بھی اندرون بلاؤں پس عبدالمد بن عتیک نے حصار کے نزدیک جا کر

زخم تلوار جو آخر میدان میں قدم دھرتے ہیں ہر قدم پر ملک گشت باغ ارم کر فی ہین سنگار  
 مکرو و غماہ دھرتے ہیں کب ماہ جنگ و فاسر کرتے ہیں **قولہ** و الحرب خدوہ فقط یہ تو فرشت  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فتور ہے جو مسلمانوں کا معمول ہوا ہے کہ زمین استود نہیں ہوا و آہنگ خائف کا تھا  
 نہیں **ع** غلط است آنچہ مدعی گوید بہر تقدیر عامل شیعہ یہ کہ جو مسلمانوں کی عبادت بدنی  
 ہے اور سندہ آیات کلی و دنی ہے وہ مکروہ ہے اور مردودہ رعیت و خدوہ ہے نام  
 او سکا جہاد ہے اور انجام او سکا فساد ہے اہل حق کی لڑائی مکروہ و غماہ سے خالی ہو ستودہ پنجابی  
 و بنگالی کہ جو سیکو خلع و تزیو سے قتل کرنا اشد گناہ ہے جنت کی سدا ہے **قولہ** قتل اہل  
 فخر کہ دفع فساد ایشان بقصد اصلاح عالم الخ یہ تشبیہ ضایع ہے اور برعکس قولہ او اہل  
 منایع کہ مکروہ و فساد انسان میں مناسبت نہیں ہے جیسے کہ زمین و آسمان میں مناسبت  
 نہیں ہے شاید کہ محمد مصباح کعب بن اشرف کو مانع خس و خاشاک جانا اور شیل و خیل  
 و اراک مانا مگر یہ اونچی و نامائی کا تصور ہے اور رسائی کا فتور اگر کعب ترقی اسلام کا مانع  
 تھا تو یہ ہی مناسبت پیغمبر خا و ہتھاک کوئی ایسی تدبیر کرنا کہ کعب طالب نہ پاتا یا مسلمانوں پر  
 غالب آتا شاید کہ خدا سے مسلمان نے اسلام کو شجارت جانا اور او کی ترقی کو اچھا نہ مانا مگر  
 کعب بچہ نبی مسلمان فی افکار کرتا اور یہودیت سے او کو نیز کرتا تاکہ لوگ او سے پیگ  
 ہایت پاتے اور براہ عقل و روایت آتے چنانچہ عمر بن خطاب نے کعب کا کافی تھا اور  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن فی مسلمان ہوتے ہی ترویج دین محمدی میں سامی ہوا حتیٰ کہ کلا بکری  
 کا سامی ہوا باغبان میوہ دار متعلق کی اصلاح کے لئے زاہد شاخون کو او جاڑتا جو خیریت  
 کو جڑ سے ہرگز نہیں او کھا لیتا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آرائی کی اور بطر خوش اسلوب  
 گلشن پر ائی کی کہ نہال زندگی کا رینج برکنندہ کیا قطع نظر از فواید حال و آئندہ کیا  
 بیچارہ کو جان سے مار دے الا جہان گذران سے چار ناجار نکالا ایسا کوئی باغبان نہ  
 دیدہ و دانستہ اپنا زبان نہ لگایا اس واسطے تشبیہ و صفت و انسان نا زیبا ہو ماندہ تھا

قریش ہر مہمات کو اپنی ہم غریب کی تفصیل کر کے اور سنگ و سہ سے تشبہ بدیل پہنچو  
 شیخ عبدالحق تھمزن ہر کچھ حسب ذرا شیر بن رزم یہود کو وہ غلہ سیاست پر اپنے کمر لہوایا  
 اور راہ میں بامہدی کے ساتھ پیارہ کا سر کٹوایا بیان اسکا خود عبدالحق کی دلچ انبوت  
 میں تفصیل دے چکا ہے غلہ سے نبوت بامہدی محمد حسب کے کتب ہری بدیل مد کا ہر کچھ لکھ کر  
 وہ جنگ کشتہ میشہ خیزا بن باب بود فقط صفر غلط ہو کیونکہ جو کوئی میدان میں جنگ نہ کرے  
 اور خوشی و بیگانہ کے کشائنگ بہر گاہ اسکے دل میں ارمان نہیں رہتا اہم گلہ پیمان  
 و ظان نہیں سارا حوصلہ و جرات خرچ کرتا ہو اور خوشی و چالاکی میں اپنا نام درج  
 بہ ظان حالت دغا بازی و دلی سازی کے کہ بے قابو مارا جاتا ہے ناحق جان کو بیجا یا  
 جا پا دل کی آرزو دل میں لے جاتا ہو جو ہر مرد انگی آب گل میں لے جاتا ہو کیونکہ وہ فریب  
 مارنا مرد انگی نہیں جو شاع زور و آوری و دلیری کی بیجا گئی نہیں مگر وہ غلہ سے تو زال خود  
 سال بھی مرد میدان کا وہ بند کر سکتی ہو بلکہ رستم نامی پہلوان کو زمین کا پیوند کر سکتی ہو  
 چنانچہ عورت یہود نے محمد حسب کے مار ڈالنے کا التزام کیا اور زہر آلود طعام دیا جبکہ شکار  
 وہ غلابا بھی تھی اجڑی تو عورت یہود کے لئے بھی غریبے گو نہ عدالت احمدی اوکلی فریاد کو  
 پتہ بھی گزرتی ہیں بس بعد وہ خود اپنی مراد کو پہنچی جو کچھ ہو سکا کر گزری اگرچہ اپنی جان و گزرا  
 نام رہ گیا کتاب میں کچھ کلام رہ گیا **س** نہ ہر زن زن ست و نہ مرد مردہ خدا بیخ  
 انگشت یکسان نہ کرو وہ مکر و غلہ سے بہت گہر گئے ہیں بہان و ظان کے ماتھے سے ناسور  
 کے سر گئے ہیں ابو لولو غلام نے خون عمر بن خطاب کیا اور ابن ابی جہم نے خانہ عمر علی خراب کیا  
 قصہ کو تاہ میدان جنگ میں زخم شکار اکھانا اور مکر و دغا مارا جانا یکساں نہیں ہو سکتا  
 برابر غارستان نہیں کیونکہ جہدقت لڑائی میں خیر آباد چلتا ہو مردن کے دل کا غبار  
 نکلتا ہو کوئی ہندو سر کرنا ہے کوئی سینہ سیر کرنا ہے کوئی دیہے خدا سے جان ہوتا  
 کسی کا دم براہ جان ہوتا ہے جسکو لوگ کا زار کرتے ہیں وہ ایک گلزار ہو گل شمع اوکا

لیکن بقول صحیح دشمن اگر قوی ست کجیاں قوی تر است مبنیات ایندی ابو  
 سفیان کو وہ حال معلوم ہوا لہذا قاصد محمد مایوس و محروم ہوا ابو سفیان کو اس کے سیط  
 کیا نہ رہے پہنچا اور برق مکر محمد سے اس کو خزن پر املا نہ رہے پہنچا بلکہ ابو سفیان اس قدر حیات  
 پائی کہ اس کے ساتھ محمد حسب فیوفات پائی قصہ عروبن امیر روفتہ الاحباب میں ہو بلکہ خود  
 مدارج النبوت نامی شیخ عبدالحق کی کتاب میں جو در صورتیکہ پیغمبر و سلام حکم الہی و وحی سماوی  
 خواہاں ہلاک ابو سفیان ہوتا تو ابو سفیان اس کے مکر و فریب کیونکہ درامان ہوتا اگر عرو  
 بن امیر جانب خدائے ذرا ہی سپہا را پاتا تو بلاشبہ ابو سفیان مارا جاتا چونکہ ابو سفیان  
 سلامت رہا اور بیک محمد زیر بار نہ است رہا اس سے معلوم ہوا کہ جناب یزدی میں دغا کرانا  
 مقبول نہیں ہے اور مکر و فریب کسی کام و ناتمام نہیں پس محمد حسب فیوفات دغا بازی و کینہ  
 لی تھی اور وہ اوجیلہ سازی و شکر سی دی تھی و اگر ممکن نہیں ہو کہ او تعالیٰ کسی سے انتقام لے  
 اور اپنے پیغمبر کو اس کا انتقام دے وہ شخص ہو و بکا آسمانی نہ ہوے اور اس پر بخیر عمل ناگہانی  
 نہ ہوے قطع نظر ازین ابو رافع تاجر کے قتل کا اول محمد حسب فیوفات نام نہیں کیا اور کسی  
 پیغام نہیں دیا بلکہ قبیلہ خزرج کے مسلمانوں نے خود ہی توحیص کی تھی اور محمد حسب فیوفات  
 مطابق اس کو توحیص دی تھی اب لازم آتا ہو کہ شاید ابو رافع کو قتل کی نسبت قبیلہ خزرج پر  
 وحی نازل ہوئی ہو و فضیلت حضرت زائل سیط ابو بکر نے اسود غسی کو مکر و فریب سے  
 ہلاک کر پایا اور وقت سلمان اس کا اموال و املاک فرمایا پس اس کو بھی یہ بات متبادر  
 ہوئی کہ ابو بکر پر وحی صادر ہوئی اگر ختم نبوت فریب مکر پر محصور ہو تو عائد ابو بکر پر ضرور ہو  
 کہ اس کو خدع و مکر سے ایسے شخص کا خون کرا یا کہ جہاں میں شریک مجر اسود و اور کام میں ہر  
 مکر و فریب نام نہ ہو فقط حسب مدارج کی غلط ماری گئی اور حیا و حرم ساری گئی اتنا  
 نہیں جانتا کہ خود محمد حسب فیوفات گئی گوارا کرتے تھے اور مسلمانوں کو اس طرف اشارہ چنانچہ پیغمبر  
 میں جو کہ مکر و فریب سے عہد کیا اس کے بر خلاف جہد کیا مسلمانوں کو اشارت فرمائی اور دعا

۷۰۱  
 کہ اس کو اسود غسی  
 و مکر و فریب سے عہد کیا

بین مدارج النبیوت فیہم منوع طبعان سیرسد کہ این جلد کردن در  
 قتل کعب بن الاشرف و بدنگاشتن چه لاین در گاہ نبوت بود و این ناشی از عدم فہم  
 است چہ دے واجب قتل بر حق تعالی قتل و کمر کردہ و حد سے باکو نبود و بہر وجہ  
 اور اے باید کشت و اگر در جنگ ترمیش نیز ازین باب بودہ الحوب خدمت و قتل اہل  
 شرک دفع فساد ایشان بقصد اصلاح عالم ہینہ مثل قطع شاخہ زاید و نقصان است  
 بر اے اصلاح شاخہا کہ سیوہ دار اند کہ تا آئنا را نبرند و رخت سیوہ ندہ **جواب** اگر  
 منہم حسب مدارج ہدیتہ الامنام و غیرہ میں موجود بود بقرق ریزی قلم حق رقم مرد و جو  
 مگر ہم بہر بھی بیس خاطر میان محمد علی رد کرتے ہیں اور غار خوف شہادہ کو اوسکی تکذیب  
 نے نافذ تاکہ غار موجود کہ تقریر حسب مدارج سے ناشی ہر کہ محمد حسب نے دغا کی ہو جبکہ در  
 شکار و غار باز ہیں تو کیونکر پیغمبر حسب اعجاز ہیں مسلمانوں کا دیدہ باطن کو بڑا اور بازو  
 محض جزو کر اہل مکروہ و کما رسول جانتو ہیں اور سنگ غار کو پھول تاکہ ہیں ان تحقیقات  
 و لائل حسب مدارج ہوتی ہو اور ایک ایک دفتر محبت خارج **قول** چہ کہ واجب قتل بود  
 حق تعالی قتل و اگر کردہ قطع یہاں سے ظاہر ہو کہ خداے مسلمان آمر ہو فائدہ ہیں ہر کہ ہاک  
 کعب دس ہو صاف ہیں اگر مسلمانوں کا قول باطل نہ ہوتا اور ان کا خدا پیرایہ قدر سے مال  
 منہوتا تو بگز غصب سر کوب چو چو کر تا کس واسطے اوسکے قتل پر محمد کو مامور کرنا قطع نظر ازین ہوتا  
 تعالیٰ پیغمبر کو کسی شخص کے قتل پر اسی صورت میں مامور کر بیگا کہ اسکا قتل پسند و منظور کر بیگا  
 برین تقدیر اوش شخص کا قتل بالضرر ہوگا اور اسل پیغمبر بلاشبہ نہ سکند و گزرتا تعالیٰ مجبور وایا بیگا  
 اور اوسکی قدرت کا ملین فتور آشکارا بیگا مالا نکہ محمد حسب نے ہر چند بعض اشخاص کو ساتھ  
 مکروہ دغا کرنے کے لئے مجاہد کو تاکیدی اور مصائبے حتی المقدور کوشش مزید کی مگر دوش انہما  
 کا حافظ حقیقی نگہبان ہوا اور مکروہ دغا کو بخلا مسدود کر بیان مثلاً محمد حسب و عمر بن ابیہ کو  
 مکروہ دغا یاد کر اکر اور دے قتل ابو سفیان ابن حرب کے ارشاد فرما کر بطرف مکہ راہی کیا

ہیں لہذا اسے محمد علی بن موسیٰ شبیرؑ پر اور روایت مذکور محمد بن ابی بکرؑ کی بدعتوں کا کسی طرح بوجہ نہیں **قول** یہاں مفت مودوں ششم پتہ مشدذ الخ یو اچھا ششم پتہ پرتہت پر افترا پردازی میں معروف بہت دلائل بہت جو کسی پرتہت طرازی جی نہیں اور افترا پردازی جی نہیں **۵** کہ جو پرتہت پر با دعوت زینبارہ دروغ آدمی را کہتہ ہے جو کہ کچھ ششم پتہ نے چکا دہانے کے باب میں گفتگو کی جو پرتہت پر کے اویسا چاہا ہم میں جو پرتہت ہے۔

यहो हि देवेश जगन्निवास नमोस्तु ते शार्ङ्ग गणसिपा  
यो प्रसह्य मां पातय लोकनाथ रघो नमो नमो नमो नमो  
रघो ॥ १ ॥ त्वया हतस्येह ममाद्य कृष्णमेव परस्मिन्नि  
हैव लोके संभावितोस्यं धकल्लिनाय लोके  
स्त्रिभिश्च प्रथितप्रभाव ॥ २ ॥

میں نے خالی کئے ہوئے کرشن کو چک کر ششم پتہ نے کہا کہ اسے دیوتوں کے ایشور اور  
مکینہ اس آؤ اور شاردنگ و شش و گد اور تلوار یا تلوار میں رکھنے والے تھوڑے سا  
خدا و جہان اسے جانداروں کے جات پناہ تم لڑائی میں زور سے مجھ کو جی رہے  
کہ آؤ اسے کرشن اب تمہارے ہاتھ سے مجھ کو قتل ہوئے کی دنیا و آخرت میں پہلائی ہو فقط  
یہاں پیدا گئے ششم طمس و طمس سے بڑا ہی بلکہ میں سلیم و رضا کیس تقریر محمد علی  
عین شریعت پر اور بر خلاف منشاء جہا بارت یہاں تک خاطر خواہ جواب لازم دیا گیا  
اور مخالف افترا پرداز سے انتقام لیا گیا اب پھر وہی قبیضہ شروع کرتی ہیں یعنی بطرف  
قتل کعب بن اشرف رجوع کرتے ہیں شیخ عبدالحق فی مابج النبوت میں نسبت قتل  
کعب کو نہایت پیچ و تکیا کیا ہے اور ایک جواب پیچ و تراجہ آئینا پر ہم مل عبارت  
ماریع النبوت داخل کتاب کرؤ میں بن بد فقرہ فقروکار و حروف رسا سواب کرتے



دشمن تنگ کی برآمدی کہ مکر و نیرنگ سے کسی دشمن یا دشمنین کو قتل کرانے یا اس قسم کے  
 گشت و خون کے غوازیوں کوئی گشتگو قتل فرماتے تو ایسے مولوی جی کا اصرار نہ تھا کہ آتا اور  
 اور کچھ تنگ اختیار ہوا ہی سے چار ناچار براتا چو نکا یا سا مل نہیں ہو مولوی جی کی بکری کو نہ  
 راستی سے مال نہیں حاصل آئے نہ نہ وہ ہونے دشمنوں کے ساتھ جتنی کہ گشت و خون  
 کیا ہو اور چار چھ بڑی سخت باطل میدان میں کیا کر اور نام نہ شجاعت جو انہوی جہان پر  
 اگرچہ صاحب ہی کب بن اسرت میدان میں بیٹھا کر ڈاؤر کر دینے کے مار کر تو متاثر نہ ہو  
 نہیں تھا اور جن سوا عرض نہیں **سورۃ النجم** شری کرشن بیسیکیم پیاسہ بہت تھک  
 بر تو مکر خود و جنگ خواہم بدوشت چون بیسیکیم پیاسہ از بن مادہ جنگا جگر کہ پردہ و فادید  
 بر سے چکر کشید نہ ہاں وقت سورہ طعن بیسیکیم پیاسہ شند بیسیکیم پر بجا بہارت ملاحظہ فرما  
**جواب** چکر کشید نہ سنسکرت والوں سے سمجھ ہے نہ ماری خوانوں کا سامنوع  
 سنسکرت میں چکر گزشت و بدوشت ہستمال کیا جا چکس و سرخاضین پامال کیا جاتا ہے  
 شری کرشن تو ہیشتم سے پہلے کا عہد کیا اور نہ اس کے برعکس اسلام کہ یہاں کرشن پر  
 آپ کی تہمت بندی پر علت سورہی سے عادت مسلمانوں کی گندی ہو مسلمانوں کی سرشت  
 میں نہ کہتی سے انکار کرتے ہیں اور کتبہ شرم و عیسا مار **سورۃ النجم** سنسکرت ان چون مدین شرم و  
 عیسا ہرم زندہ تہمت اور دگی بدوشت پاکان نہند ہ اول سے آخر تک جہا بہارت  
 دیکھ لیں کہ نہیں ہو کہ کرشن تو ہیشتم و عہد و بیان کیا اور بظرافت و کوسا مان کیا  
 ابتدا و دیوگ پر کے ہیشتم و ہیکل میں ہر کہ جس وقت و دار کا میں کرشن سے دور ہو میں دیکھا  
 کہ آپ اس لڑائی میں ہنگامہ گار ہوئے اور انہی نے کہا کہ ہمارے طرفدار ہو جو تو کرشن  
 نے یہی جواب یا کہ میں جنگ نہا میں بے ہتیار ہو نہ گامی متغیر نہ پیکار نہ ہنگامہ ہتیار نہ ہو  
 سے غرض یہ کہ میں بنات خود نہ ہا جنگ کر نہ گا اور کسی خون سے بخود تلواری نہ کر نہ  
 پس ویسا ہی ہوا کہ شری کرشن تو کسی لڑائی نہیں کی اور عہد و بیان سے بے پر حاشی

سلمہ جو جسے حسن و خوبی کے رو بہ رو ہے اور وہ سعدی و جامی کا مشہور مثل نمبر آسمان  
 زبان سے گرا ہے اور جو اشتیاق میں مشتوق سخن شہد و فطامی شہر ہر قدم لسان و دہان  
 سے پہر گہر بان بن (نے) کے بعد ایراد کا ف خلاص محاورہ ال فن ہو اور ایراد کا کوئی  
 آپ تو اپنے تئیں ماہر فنون شمار کرتے تھے اور ملکہ کچھ یہ کہ طعون اکثر باشرع نہیں آتی کہ  
 باوجود استعداد شہر اندھی کے کسی امر میں محمل کی کسی مشکوٰۃ نہیں ہو اور بیچارہ کو ادنیٰ بات سے  
 کا شو نہیں **۵** پختہ سخن جن جن آئینہ گشتا تھا تو ہم تو دیوانہ ہیں جرات اس  
 خیال خام کے بہر تقدیر کلمہ فرحت نفی ہو اور ماند کلمات عطفی اگر پہلے جملہ کو اول  
 مذکور ہو تا ہو تو دوسرا جملہ ہی مقدم رہا تو ہمارے چنانچہ **۵** نے فکر قید  
 وارم و خوش رہائی دینے تاب صل وارم و طاقت جدائی و آرد وین بھی اسی طریق پر تھا  
 نے ہے نہ کہ افغان کی پیالی سے پیالی ہے **۵** نے کیا خالق کو سجدہ فریضہ شبت کی کی  
 عاشقوں کی سگ عالم سے جدا ملت رہی و یہ عجوبہ مانہ کہ ہر شخص سجا بکے چہ چہا روا نہ ہو  
 باوجودیکہ مولوی جی ناگری و آرد و کا قوت نہیں رکھتے اور تیرہ پلاس و صوف نہیں سکتے  
 و فارسی میں سخن رانی کرتی ہیں اور غلام غلام و نثر میں کار دیوانی و رباعی خدا کی تقدیر  
 دیکھو عجائب جو لہے ہو گئے خسرو کے نائب و نہیں طائف قلم کا دیکھنا و حکمت بین سیر  
 راسے صائب و اب بخت معانی ہو اور سیر عالم جادوانی و اب بخت کے بار یونین پر بن  
 اس سیر کا ہرگز نشان تو ہیج نہیں ہو اور بیان و نتیجہ نہیں لہذا صحیح حوالہ کیجو اور ترجمہ کی  
 فوٹ امانت پر آہ و نالہ کیجو ترجمہ ہے اصل کا نام عجاہ بارت نہیں ہو نامروی کا نام نہ تھا  
 نہیں جو وقت آپ صحیح حوالہ داخل کتاب کیلئے ہم ہی آد اجاب میں شتاب کرینگے و آئینہ  
 حقد و غائب الزام لکھے ہیں بالکل بیوقوف و مقام لکھی ہیں کیونکہ و سب تعلق بینک میدان  
 ہیں اور ملک فرہنگ استخوان ہیں بندگان ہر وہ زمین کسی نو کرد و فریبے خون مخالفت  
 عاشقین نہیں کرایا اور اپنے تئیں طعون رکھ زمین نہیں بلکہ میدان میں جنگ کی اور جو



سے ظانان اور تکذیب سلطنت سے ملنے والی اس طرح حال فریدون ہوا جسے سب  
 حکام بون ہوا علی ہذا قضایا اکثر لوگ بڑا سامان ہوئے ہیں اور بقوت عقل سلطان پہنچ  
 ہیں سیکرین و کچو کوئی مقبول و مکار نہیں مانتا اور رسول اللہ نہیں مانتا چھوٹا سلاخون ہی کی خواہش  
 فہمی ہو کہ بڑو قزاقی سلطنت پانے کی جہت محمد صبا کو پیغمبر مانتی ہیں بلکہ انبیا بنی اسرائیل  
 سے برتر مانتے ہیں اگر اسی بات پر رسالت محمود ہو تو پیغمبر ننگہ ذمیرہ کا کیا تصور ہو کہ  
 پیرایہ رسالت عاری ہووین اور صرف نونہال باغ شہریاری ہووین اگر مولوی محمد علی  
 سیوہی وغیرہ کبھی رسول قبول کریں اور انکی خاک پر پی پیہل و ہین تو دور از انصاف  
 نہیں ہو اور سلاخون کی عادت کے مطابق ہیں **قولہ** داخل درین باب است کہ ہنگامیکہ  
 رسالت انبیاء درخواست النسخ یہ فقرہ محض ہے اہل ہوا اور برکت نقل کیونکہ محمد صبا کو جب  
 ذمیرہ کو سرگڑا اسی کا پیغام نہیں دیا اور اپنی سیست اعلام نہیں کیا اگر کیا ہوتا تو حالہ  
 کسی جگہ پر دیا ہوتا مطلقہ تواریخ و تفاسیر کچھے اور کسی مقام کی نظیر دیکھے ہم مولوی  
 جی سے نصیحت کہتے ہیں کہ تازلیت ترک لغو گوئی کریں اور یہاں سری میں غلطی کا  
 کام کوئی کریں **قولہ** لغو گوئی سے نہیں پاک کوئی اوج و تار پکا عذاب دی بہر توفیق علیہا  
 زنیارہ **قولہ** پس بہین رفع مصالحت و اعلان معادات تنبیہ است النسخ اوس رفع  
 مصالحت کا اعلان کچھ اور نقصان دیکھو کہ قرآن و حدیث میں مرقوم ہو یا تواریخ و اتفاقہ  
 سے مجزوم ہو اگر محمد صبا کو ب غیرہ کو رفع مصالحت و اعلان معادات کی خبر دار کر تو لازم  
 شمشین و مشرین کچھ تذکار کرتے حالانکہ کہیں اس بات کا ذکر نہیں ہو لہذا قابل نظریہ ہو  
 جی کی بکفران نہیں ہم نوادہ کو چہ سبھا یا کہ لغو گوئی سے کنارہ کرو اور فرقہ سلاوس پڑ  
 پارہ ایک نہیں مانتا و حقیقت بدو نیک نہیں پہچانتا اب ہم اوکو ایک پند کرتے ہیں آمینہ  
 کو زبان نصیحت بند **قولہ** تا ندانی کہ سخن میں صوابت گمراہیچہ دانی کہ دیکھوے جواب  
 است کہ **قولہ** رہتا یہ و مانتا النسخ اگر محمد صبا مقابلہ ذمیرہ میں جی کر تو ہم

مناسب نام کارنا بر زبان آوردن میرا بیسی است صاحبان تدبیر را به پیشکد با وجود  
اینقد بے سامانی و نبودن اسلحه کارنا بضر بقوت عقل رسا و توفیق خدا صدانگ زندان  
و بر طرف کوس سلطنت زند و اصل و رین بلین است کہ ہنگامیکہ مصالحت اسیان  
برخواست و اعلام و اعلان حرب از ہر دو سو داد و ند پس ہمین رفع مصالحت و اعلان  
معادات تنہہ بہت برینکار از جانبین بطرزیکہ دست خواہد داد و در مقابلہ و مقابلہ و تفریق  
جمعیت و ناخوشی و خون کہمین تصور کرد و خواہد داد و ہر یکہ بحال خود ہوشیار باشد پس بعد  
ازین اعلان و ظہور معادات اگر کسی غفلت در زد و تصور راست و برین تقدیر اطلاق و  
بازی عین حماقت و جہالت است **حوا** بلاشبہ جہالت کا نام شجاعت نہیں ہر  
اور جاہل و شجاع میں مناسب نہیں مگر اس سوا یکا مطلب حاصل نہیں ہو سکتا اور رکرو  
خدا عز و شجاعت و بہادری میں داخل نہیں مگر محاسبہ فرگوئی شجاعت کا کام نہیں کیا اور  
کیونکہ قتل و زنی پر مکر و خدع حرام نہیں بلکہ یہی فرمایا کہ جہاد میں خدع ہوا و مختار  
و محمول اہل تیغ لہذا عبادت اسلام سرسبز مگر ہر مسلمان کو آج تک حسبہ فخر اگر محمد صاب  
تدبیر صاحب رکھتے یا کوئی شفیقہ مصاحب کہتے تو میدان میں کارزار کرتے اور مکر و خدع  
سے مار کرتے جو کوئی اہل عقل و خورین وہ خدع و تندرید سے نفوزین علانیہ میدان میں شہر  
سے جنگ کر ڈہیں خون خوش و بیکانہ سے جائز شجاعت گل رنگ کرتے ہیں پیکو مکر و فریب  
سے قتل کرنا خلاف ایمین سلطانی ہوا و کس دین حقانی کسیکو دغا سے مارنا و غافلین  
ہے اور قتل پیا پیجا نہیں اب میان محمد علی کی ابکار اٹھکا جلوہ گر ہوتی ہیں اور درو قتل  
سے پہلے کہ دنی میں **قولہ** صاحبان تدبیر را بہ پیشکد الخ اس کے حسبہ تدبیر کا جو  
بے سامانی کے مانکن میں ہو کر او عمدہ سلاطین بہت شخاص ہیں انکے عوام و خواہ ہیں  
ایک زنجیرنگ عالی لاہور جو کہ عمدہ عدالت میدہیں اتفاق اسد و نور ہوا و مسلمانوں پر  
بلے آسانی ٹوٹی یعنی سکون و مساع نہانی ٹوٹی دوسرا سید احمدی سرشہ کا ماجا جسکے

کی عادت ہو کہ گاہے آسمان سے لہتے ہیں اور گاہے زمین سے مائل و مابعد سے نامرہو  
 فقرات لاتی ہیں اور جا بجا مات کہاتے ہیں **قولہ** فیہ کلیلہ لہ تجربہ است کہ در حالت صفت  
 آرائی دشمنان قسم تدبیر الخ یہ فقرہ بھی خارج از مباحثہ ہو اور فقط و فقط زائدہ  
 مولوی جی نے بنگ پی ہوا اور اسکی ترنگ میں ننگ و ناموس ہو جنگ کی ہو کہ تحریر آتا  
 نامرہو کہ کرتی ہیں اور اعتراضات کہہ کر مضمبوط یہ فقرہ اسی صورت میں کر لیں کہ ہوتا  
 کہ ذکر صفت آرائی نہیں ہوتا کیونکہ کتب فقیرہ و ہرگز صفت آرائی نہیں کی اور ہرگز آرائی  
 نہیں اگر کہیں اسکا ذکر ہو تو بطرف حدیث و قرآن اشباح کیجئے و نشان سودہ  
 و پارہ و دیگر جگہ ذکر صفت آرائی خلاف نقل ہو تو اسکی کیا اصل ہو کہ محمد حبیب کی کوئی  
 ایسی تدبیر کی ہو کہ جس سے جماعت مخالفین اسیر کی ہو کہ آئینہ حضرت نے کر و زیب عجب  
 کرایا اور ناحق خون روستا خربسایا اگر مولوی محمد علی جواز کر و زیب میں کچھ کاریگری کرے  
 تو آئینہ اپنے پیغمبر کا ذمہ بری کرتی چونکہ اون سے یہ کام نہیں آیا جواب اعتراض ذرا خجما  
 نہیں پایا **قولہ** دار سہیل است کہ شیخون و ہمینہ و سیرہ و پاشندہ میرند فقط یہ فقرہ بھی  
 اس مقام پر مربوط نہیں ہو اور نیز اہل مباحثہ مشروط نہیں کیونکہ اگر محمد حبیب شیخون کرتی  
 اور اس جگہ کو کتب غیرہ کو زہن کرتی یا سیرہ و ہمینہ مارتے اور میدان ہر دین خانہ شہر  
 و بیگانہ بارتی تو آئینہ فقرہ ہذا کی سہائی تھی اور جملہ اعتراضات کی صفائی مگر چونکہ اس بات  
 کا ذکر نہیں ہو مولوی حبیب کو دن اور رات کا شہر نہیں اسکو بعد مولوی محمد علی ذیل خود  
 کو دشنام دی ہو اور ہر شیرین کلامی کی شام کی ہو لہذا ہم اونکی وہ عبارت تحریر نہیں  
 کرتی مولوی حبیب کی تحقیر نہیں و دشنام کی عوض دشنام نہیں دیتے اور انتقام نہیں  
 لیتے **۵** میں حسین خوش خیر نہیں سیرہ و دیالان جواب گھر آرمیدہ اندھا  
 میان محمد علی مخالفت تقدیر تحریر کرتے ہیں اور رسالت محمد بالاطاق عقل و تدبیر و ہر  
 ہیں **سوط الحبار** الغرض شہادت نام جہالت نیست بدون عقل صاف و تدبیر

سلیم کہے اور اپنی ہدیت خاطر شہین شریف و صحیح کہے حالانکہ محمد حبیب نے خلاف کلیہ  
 اہل مثل کیا کہ مکروہ ذبیحہ کو کتب غیرہ کو مثل کیا لہذا وہ ہے نہ اہل تدبیر اور نہ دیوانہ  
 کے دبیر بلکہ مکروہ ذبیحہ میں ہنسنا شروع اور عیار و شکستہ ہو **قول** وہ ہم اگر از روئے جمہوریت  
 دشمنان تغزو اقدس الخ محمد حبیب نے جمہوریت اعدا میں ہرگز تغزو نہیں ڈالا اور مذہبان ہمسایہ  
 سے گاہے عقل و دہش کا کلک نہیں نکالا البتہ دیرانہ مکروہ ذبیحہ کا اجارہ لیا اور راہ  
 راستی سے کنارہ کیا اگر محمد حبیب نصائح ہمیشہ پیامبر قانع ہو تو اور صحابہ کو مکروہ ذبیحہ  
 سے مانع تو ہم انکو محمد حبیب تدبیر کاں کر تو اور گفتگو نہ اسوار غاص غیاں کر تو مگر کیا  
 کہ انہوں نے مخالفت اہل تدبیر کی اور مکروہ ذبیحہ سے جان بڑنا و پیرلی **قول** نصائح  
 بسیکم پیامبر پر ۱۲ مہابہارت بینہ فقط ہمیشہ پیامبر ہرگز نہیں کہا کہ برعکس قاعدہ  
 و فکر و ادوگوں کے ساتھ دعا کر دیکھ یہی کہا کہ تقدیر سے ڈرو اور تدبیر سے لڑو  
 پس نصیحت ہمیشہ پیامبر محمد حبیب ہرگز قانیم نہیں ہوئے اور تائب از مکروہ ذبیحہ غیرہ جراحہ  
 نہیں اگر محمد حبیب ہمیشہ پیامبر کی اطاعت کرتے تو کس واسطی یاروں کو مکروہ ذبیحہ کی ہدایت  
 کرتے یہاں سے واضح ہو کہ حوالہ نصائح ہمیشہ پیامبر بیکار ہو اور پیالہ میان محمد علی  
 شہاب غفلت ہو سرشار ہو **قول** صاف بیگیوید کہ تاوانہ تغزو در شکوہ دشمن اندازہ الخ  
 یہ وہی لفظ صاف ہو کہ ہر اختیار آچکے وہاں سے نکلتا ہے جیسے کہ اب جہان سے نکلتا ہے  
 یہ آجکی زیادہ گوئی برکنایہ ہو جو کہ بیوقوفی و نادانی کی آیہ بواب بحث منہی ہو جس  
 خطر زندگانی ہو بتقدیر یکہ کو ب غیرہ محمد حبیب سے لڑو کہے لے شکرتا یا ہمارا چند نفر  
 آتے اور محمد حبیب او کے مقابلہ کے لئے بطرف میدان جاو جو ہر تیر و سنان و کھلا  
 یا کوئی ایسی تدبیر خوش آئندہ کہ تو کہ جس سوچیت مخالفین پر انکہہ کر تو اس گفتگو کی  
 کھلی شیش تھی اور عقل مخالفت کی آڑ میں جو نہ ان میں کو کوئی بات نہیں ہو گفتگو و عقلی  
 سرانہ یا بات نہیں کیونکہ جو کلام خلاف اعتقاد تمام ہو نہ بلکہ غلط علم ہو و ہدی مبنا

سید سلطانی ہو **قصہ** فقیر شہر زندگانی ان مجلس عامہ ہر اکھکار و نہان علوم  
 میدانہ جواب ہر چارہ دہیسی آن بود کہ بہت ہا اشارہ بکند پھر سے بچتا نہ اس سے  
 دوسرا دہیسی جی ذکرتہ تھویدہ رقم کیا ہو اود دست مبارک سے صرف وافی حکم کیا  
 ہے ہر بان ہن قصور یدن کوئی سعد نہیں ہر مستعد اہل فضل و نحو نہیں کسی ہل زبان فی  
 استعمال کیا ہو کہ اوتا کی طرح خیال محال کیا ہو کہ تو نام کتاب لیمو اور نشان بانی ہو  
 بحث فغلی اتنی ہی ضروری ہو اور سیتہ ہر مخالف کو مخالفات بالہنی و موری ہو اب بحث  
 معنی سر کرتا ہوں اور پیشانی مخالف عرق نہ اس کے تیر جو لوگ از مے عقل کے شہر و دیار  
 کی سخن کرتے ہیں اور میدان کارزار سے دشمن کے فرا کی تدبیر سے شاہ آفاق ہیں  
 یار انہن و فراق ہیں سخن اول کی مثال ہیں لہجہ شہر ہو اور شوق ثانی کی مثال سیوا جی  
 مرہ و ریخت لگہ وغیرہ کا حال نہ کو یہ کہ بند عقل و فراقی و راہزنی سے سلطان ہو کر  
 اور وبال ملک مال سلمان تمام سلطنت اسلام چین لی اول سے آخر تک مسلمانوں  
 کی زمین لی اس قدر غم تر و ڈالا اور جو ہر شد و نکالاکا اکثر اہل اسلام و خراج دینا قبول  
 کیا بلکہ نذر زن و دختر کا سمول کیا اگر اسی بہمدار رسالت ہے تو پیغمبر کی نجیبیت لگہ  
 وغیرہ سے کہو نہ کر بار ملت ہو جا تجب کہ شہر ایک ہی صفت کو ساتھ موصوف ہو کر  
 اور ایک ہی حیثیت سے شہر و معروف و فون میں سے ایک رسالت پناہ ہیرا یا جا  
 اور دوسرا صرف بادشاہ اگر محمد حبیب نے بکر و فریب اپنے دشمنوں کو جو معصا مکہ یا اور  
 ملک روم و شام لیا تو ہے پیغمبر نہیں ہو سکتا اور ہر دین و تہذیب نہیں اب بکار افکار  
 مولوی حبیب انڈور اشک نظر اعتبار سے کرتی ہیں اور زار و زار عدم اتفاقی خریدار  
 بھرتی ہیں **قول** کہ اگر اعدا اندوختہ بدیر قتل و صفت آما می رام نہ ہوں گے اگر اپنے  
 اس فقرہ کے معنی پر خیال کر دو گا چارنا چار محمد حبیب کا ابطال کر دے کہو کہ فقرہ ہذا ہو  
 ہی ثابت ہو کہ کلید صاحبان تدبیر ایسا گراوند عقل بیرونی مائی قتل اعدا کو



اپنا حرب کھسب کے شکم پر کیا اور منہ خون ناحق چکھا اور سکا پیٹ بیاہا اور لیس ہستی  
 سے نقش صنع الہی ہکا بکا اپس کو کبک سر کاٹ کر محمد حبیب کو رو برو ٹیکے محمد حبیب فریاد کیا  
 ہو کہ کیا الحمد للہ غلطہ کیجو حضرت ذبیات چند روزہ کے لئے کیسے کیسے ظلم و ستم کراؤ  
 کتنے خاندان مکر و فریب سے کا اودم کر لئے اگر بچہ ہی انجام پیمبری ہو اور بچہ ہی مقام  
 رہبری تو زشت و زیبائیں فرق نہیں ہو اور پلاس و دیبا میں فرق نہیں مگر کا انجام  
 خیر کے ہیکر مغلوب و حساب ہو یہ **۵** من در عادی مگر خیل گامہ کہ در علم  
 بلافتی اسلحہ نام بآپ نقل جواب مولف سوط التجار ہو جو کہ موجد ہدیۃ الاصنام کا ریزہ چہیز  
 و فضلہ خارجی چونکہ اس شخص ذاکثر مطالب ہدیۃ الاصنام وغیرہ و ایراد کئے ہیں اور بعضی  
 مضامین اودہا و دہر سے ایذا دے آئے لہذا اسکے ابدال میں اسکا ہی ابدال ہو گا  
 محمد علی کے زوال میں تمام اہل اسلام کا زوال ہو گا **سوط التجار** ریزہ دہان  
 تدبیر کہ در خیر ملا عقل سالہ دید طولی و از ند کلیہ اینست کہ اگر اعدا از رو سے تدبیر بغیر  
 وصف آراشی رام شوند جہاد مناسبت و ہم اگر از رو سے تدبیر و جمعیت دشمنان تفرقہ  
 افتد کہ بسبب آن تفرقہ اعدا از مقابلہ تقاعد کنند مقابلہ ضرورت نصاب ہیکم ہم تیار  
 و صہا بہارت بنیند کہ صاف سیکوید کہ تا تو از تفرقہ در شکر دشمن انداند و نیز کلیہ اہل تجیر  
 است کہ در حالت صف آراشی دشمنان ہر دم تدبیر کہ موجب ہلاک جمعیت کشید و دشمنان  
 و حفاظت خود باشند و آں تدبیر زیادہ اندہ باید کہوشید و از ہمیں است کہ دشمنوں  
 و ہمینہ و سیرہ و پاشند نیزند **جواب** کلمہ نزد کے ساتھ باوجودہ زایدہ کی  
 احتیاج نہیں ہے یا زار فصاحت میں شاع کا سدہ کار و اج نہیں نقد معانی و بیانا  
 سے مولوی جی کا کہہ خالی ہو اور صف جوہر یاں بلاغت میں گدیس کے لئے چیت  
 کا سدہ خالی ہو سیمائی کا لہجہ گرم و گہائی شاع گرانمایہ چاد شرم ہو کہ ہماری  
 اہل علم و ادب پر اعتراض کرتی ہیں تا وہ اپنی غلط فہمی سے اعراض کرتی ہیں یہاں عقل و در

تمام کر پس محمد بن مسلمہ دابونا یلہ وعباد بن بشرہ وعباد بن ہاشم اٹھان کر کے واسطے مل کر کریم  
 کے روانہ ہوئے نہیں نہیں دروٹگوئی و فریب ہی کے ساتھ فساد ہوئے کہتے ہیں کہ محمد بن  
 مسلمہ دابونا یکے کے بجائی تھو پھین برادر رضائی تھو جبکہ لوگ حصار کے قریب  
 پہنچے اول محصلت دابونا یلہ پاس کے کی کعب بن جہش آیا اور دابونا یلہ کی تعلیم و  
 مکریم بجالایا شریعت ضیافت ادا کر کے طعام لطیف تیار کیا اور نذر برادر بزرگوار کیا بہر ذوق  
 نے لذت طعام لی اور شراب مخلطہ میں جبکہ شراب طعام سے فارغ ہوئے دابونا یلہ نے  
 محمد حبیب کی شکایت شروع کر کے کہا کہ اس شخص کا مکہ سے یہاں وارہ ہونا ہمارے حق میں  
 باہر کہ تمام عرب در پے مجاریہ وایذ ہے راہ تجارت بند ہو اور فقر و فاقہ سے جان بلب  
 و فرزند کرب کعب اس بات کے قدے خوش ہوا اور سوقت دابونا یلہ نے کہا کہ فلان و فلان ہی  
 میرے بھرا ہیں اور محمد و سلام کے حق میں بدخواہ ہیں ہم سب کی راہ سابق ہو اور جو  
 برسم و راہ سابق ہو کہو بطریق قرض کچھ طعام دیکھو اور بعد چند روز دادم دادم کہہ گئے  
 کہا اپنے فرزندوں کو رہن کر دو و مضایقہ نہیں ہو دابونا یلہ نے جواب دیا کہ یہ بات جیسا  
 ملا ہے اس واسطے اپنے سلاح گرو کر رہیں مرضی ہو دے تو رات کو بے آدین کعب نے  
 قبول کیا جبکہ یہ سب نظام ہوا اور قتل کا ملہ تمام ہوا رات کے وقت یاران نے جمع ہونے  
 دروازہ کعب پر جا کر ندادی نہیں پہچان رہی تھی پانچویں پر فدا کی کعب وکی اور سنتو ہی  
 حصار باہر آیا محمد بن مسلمہ نے کہا اے کعب تیرے کو سر سے خوب شہوتی ہوا جازت ہو و  
 نصیرے بالوں کو ہتھام کروں کعب نے رخصت دی پس محمد بن مسلمہ نے کعب کے بال ہتھام  
 پکڑ کر اپنے ہر ہر ہون کو کہا کہ میان سے باہر اپنی تلوار نکالو اور اس دشمن خدا و رسول کو  
 مار دو پس انہوں نے ہر طرح شو مشیر زنی کی نامزد و نجات تنہا ہمتی کی لیکن کسی کا  
 حربہ کارگر نہوا بن کعب پر غم کا فرہو کعب دابونا یلہ کے زانو پر آویزاں ہوا کہ شاید  
 اس کو رحم آئے مگر وہاں محمد کھان تھا شویش ظلم سے بے نام و نشان تھا محمد بن مسلمہ نے

میں قسم کرتا ہوں کہ جس نے میرے لئے اس خط کو لکھا ہے وہ میرے لئے ایک  
 نیکو فہم و شہادت اور ایک نیکو فہم و شہادت ہے جس نے میرے لئے ایک نیکو فہم و شہادت  
 سب کی دینی کی نہ بادشاہوں کی بلکہ گیری کی دینی کی بلکہ گیری  
 یہاں ثابت ہو کہ محمد مصباح بادشاہ ہونے کے رسالت پناہ بلکہ فاطمی بن لاقی ہوا  
 قرآنی میں شہداء افاق قولہ درینا کو نیز الحرب عند غنہ کہ غنہ کے عامل کا نام  
 لیجئے اور نشان مقامہ علیہ یہودی یا نصاریٰ اور ہندوستان بلکہ یا ہندو یا اگر یہ قول ہو  
 اور نصاریٰ اور مسلمانوں کو کہہ کر کہ اگر یہ متعلقہ ہے تو مسلمانوں کی  
 عبادت ابتر ہو کہ مسلمان حب و جہاد کو عبادت مانتے ہیں اور سرمایہ سعادت جائز  
 ہیں جبکہ وہ خدع و دکر ہو تو اہل اسلام کو کہہ کر دین محمد پر ناز و فخر ہے کسی دین میں کمر توڑنا  
 عبادت نہیں کرے زمین پر مسلمانوں کی سی ملاوت نہیں انجام کرے ہر اور رکار سنو غیا  
 ہے اس بات ہر کہ پادشہ کی کنہاد بہ عاقبت سر بنا و خواہد داد و جلیلہ داریت کو دھر  
 دار و دھر ہر کچے گوناگون خطر دار و دھر ان سر از غم ہا کند دل شیش ہا این رسا نہ ضرر نصیب  
 خوش و میان تک دیدہ الامنام کی بلاغت باطل ہوئی اودا و سکو ساتھ ہی محمد علی وغیر  
 کی کنیت سے ہی فراغت حاصل ہوئی کیونکہ یہ سب لوگ مؤلف ہدیہ کو خوشہ چین ہیں بلکہ  
 فضلہ خواہ مند اکثرین ہیں یہ محمد حب مسلمانوں کو دین گوی کی ترغیب لاتی ہے  
 اور دین ماضی کی ترکیب بتلاتے تھو چنانچہ مدغزوہ بدر کے کعب بن اشرف یہود کو فریب  
 دہاتے قتل کر دیا یا بان ظلم و جل میں آجئے عدل و قتل چرایا میل میں جلال کی یہ  
 ہے کہ محمد مصباح نے صحابہ کو کہہ کر عمر بن سوکون ہے کہ کعب بن اشرف کے قتل پر کہہ کر  
 اور ہر تکرار شکستہ کہ اوس فرمولہ خدا کو تکلیف دی ہوا و مذمت ذات شریف کی ہو پس  
 محمد بن سلیمان کہ جسکو اوزن دیکھو کہ جسکو جاہلون وہ تمہارے حق میں زبان پر بلاؤں محمد مصباح  
 نے حکم دیا کہ جسکو امتیاز ہو وہ اس کو بلاؤں کہ اس کو بلاؤں کہ اس کو بلاؤں کہ اس کو بلاؤں

خاتم حکم تھا اور وہ ان نبوت سرائے کی نسبت فرشتوں کی طرح تھا جس نے اس کے  
 کلمہ میں کیا اور خدا کے پروردگار نے اس کی عقل میں رکھ کر خدا کا اور اپنے کو کفرانی  
 خدا کی طرح کیا اور اس نے اس کے کلام میں الزام نہیں بلکہ سکاروں اور خدا کی  
 امامت میں بر تقدیر کی وہ لوگ جو خدا کے ساتھ مکر و دیکھنے کا راہ کو اور خدا کے  
 و خدا کے پہلے پیار میں وہ بھرتے تو صاحبِ عزت کو فریب میں نہ آتے اور کلمہ ان کا  
 وہ کلمہ نہ کھاتے کہ جو نہ کہ جو کسی سکا ہو وہ اہل توحید کے بھیت سے غبر و ابروی رولی  
 میں نہ اس قدر اہل جو اور یہاں مناسب ہو قولہ سا بقا و ابداً ایمان کا  
 مذکور شد الخ ہم نے بھی سا بقا سا لہ مولت ہند میں فقہاء خدا اور سکا ابطال کیا  
 اور اس سال خدمت الہی میں شیخ و مختار کیا آپ نے ہی جو وقت اس میں نظر آتا  
 ڈالے اور اپنی جہالت جلی سے خجوات پالی تو بہت پیچ و تا کیا یا اور جو الہی  
 اعتبار کیا یا علامہ اسکے جنگ جہل باعث اہلک دین نہیں ہو سکتی چنانچہ ایش خذ  
 دو دین نہیں دین و ایمان کہ دل کی بات پر مشق بتالیف قلب و ملائکہ کی طرح پیکار  
 خلاف ایمان و دین ہو اور بر عکس آئین اہل ہند و چین جو جبکہ کہ جہل و جنگ ہو اور  
 و فریب رنگ رنگ بان سر ایمان بر رنگ ہو اور پاک دین رنگ البتہ جنگ جہاد سبب  
 سلطنت و دولت ہو اور وہ جب ترقی شوکت و مولت باعث اہلک دین و غلط و بدیت  
 و پند ہو اور اندر لہجہ نصیحت اچھند ہو مانتا دینی میں وحدت قہری کا کلام نہیں ہو  
 سکا وحدت کہ اس کے انتظام نہیں ہو جہل ملک منظر نے وحدت قہری سے ممالک سلام  
 تاج کے اور اپنی خواہش کی موافق احکام شائع کئے لیکن سلطان او کی اطاعت نہ  
 جانتے ہیں اور شیر فداوت تانتے ہیں مگر علوم نہیں کہ بعد میں محمد کا عرب کا کلام  
 بکشتہ ہوئے اور سرکش و فتنہ انگیزی پر گزشتہ اگر اعتقاد دل سے سلام تھا تو کسرا علی  
 انجاس کا رطلخ غناوت سے تمام کفار قولہ انما ہدیت الخ اگر محمد صمدان ملک



کہ وہاں پہلے سے ایک ایسا نام ہے جس سے سرشاران اسلام کے لئے جو یہ کہہ کر  
 ان سوزیدان و دیگر قیدیوں کو اپنی آن سرور و جگہ کنوں شکستہ غارت گردن مریضہ و غارت  
 بود و آنحضرت پر اسے دفع شر و نایداد ہی آن سوزیدان و شکستہ اسلام گردن فرمودند تا قبل  
 از آنکہ غزوہ اشورند آن سوزیدان را قتل و غارت نمودند و قتل نمودند قتل الا یہذا خودی میں  
 کلام قیامت لازم آما اگر اوشان و رایہ ادا ہی اہل اسلام تقدم نہ جیتند و تخریب و تخریب  
 شکستہ و نہ آنحضرت رسالت پناہ و قتل و غارت آنہا تقدم نہ کر دین اسلام جانور  
 میفرمودہ از وقت گنجائش الزام دہی میتہ متصفاً تکہ سلفاد را جتہ آیین کہ کتاب شکستہ  
 کہ او تعالیٰ چہا کہ دین را با کفار مساویں سبب ہی بر آ اعلیٰ دین نمودہ است  
 از قواعد حجت کہ تقدم دشمن و جنگ نمودہ شود این بنی را کسی در محل الزام نہ آورد و اگر  
 کہ نیندالہم بعد جہا اب شکستہ خدا کہ متصفاً بیتہ الاحسانہ نے کار ظلم کیا محمد صلی  
 کہ فراق سلیم کیا اگر جبکہ وہ فراق طحیرے و فراق غارتگری میں طاق تو در محل نہ ہے  
 رسالت کے پھول نہ ہے پس اعلان نبوت محمد صلی و اعلان جہالت حضرات  
 اب ہم ملا طلب بن کی رسانی باطل کہتے ہیں اور اونکی ابتکار و حکمت سے کام لانی حاصل  
 کہ آن سوزیدان و دیگر قیدیوں کو اپنی آن سرور و جگہ کنوں شکستہ غارت گردن مریضہ و غارت  
 کیا اور خلافت رضا و صبر کیا پس سید المرسلین اور اہل بیت علیہم السلام میں تفاوت نہیں ہے اور  
 وہ دونوں میں کسی کو قتل و گناہ نہیں اگر طرفین سے کوئی بھی دانا ہو تا وہ مسودہ توکل پر پڑنا  
 ہوتا اس بات وہ مائل رہا باشد کہین و پیکار نہ دانا ہے ستیزہ و ہمسکسارہ اگر  
 ہمدان و جہالت کہ یہ خود ہندش بنی علی و بھیدہ و دو صاحبہ دل گیا اندھوئے  
 ہمسیدان سرکش و آزارم جہتے اگر اگر نہ ہمدان علیہ السلام اگر زخمیر باشد بگسلانند  
 و جبکہ صاحب ہیکے کلام میں کلام ہے بلکہ جا کا الزام خاص خاص ہے کہ یہ کہہ کر  
 کے دشمن نہ دانا کہ کہتے خود ہندش بنی علی و بھیدہ و دو صاحبہ دل گیا اندھوئے

عمر کے ساتھ کئی سال قبل حضرت نے محلِ عیث لیا بعد ازاں حضرت نے حضرت عباس  
 سے جو زمینیں چاہیں اسے چاہیں سالِ شکارِ حارث بن عمار اور کجیہ کے لئے قبائلِ عرب  
 سے کرنا اور باہری کے تہ سے گنا کھانے کی طرح کرنا اور میں بریدہ بن الحنیس سلمیٰ جہا  
 کو اس جہا کی خبر لانے کے واسطے نامزد کیا اور اذنِ خاص دیا کہ جتھرہ روٹو گوی و  
 فریب ہی کا کام ہو دے اور جتھرہ وقتِ شکارِ وقت و ہنگام ہو دے جہا اور جہا جہا حارث  
 کا حال شہا شہا آپس بتیہ و فرخا خون کے پاس جا کر انہیں کیا کہ اگر شکوہ کے ساتھ ماراؤ  
 کارزار ہے تو بندہ ہی تھا یا رعد و گلاب ہے دے بریدہ کی باتوں میں اگر کہنے لگے کہ ہمارا  
 ارادہ یہ ہے کہ محمد سے جنگ کریں اور مسلمانوں کا رنگ بیزنگ میں بریدہ سے روٹاؤ  
 سکاری کھل کر کہا کہ اجازت ہو دے تو میں ہی اپنا لشکر جمع کر لاؤں اور اس طرح شہر  
 محمد کے جلد تر آؤں فی الجملہ بریدہ اس بہانہ سے رخصت ہو کر پیش محمد آیا اور اس گروہ  
 کا حال نیک بدلایا آپس محمد صاحب ہمارا ہمارا ہمارے اور واسطے قتل و غارت اذن  
 تو گون کے سوار ہوئے و رہیاں راہ ایک شہر کو بچیاں جا سوسے مار ڈالا کھڑک ہر بیدادی  
 و بچیاں یا رعد و گلاب و الاصح بخاری سے سلوم ہوتا ہو کہ محمد صاحب نے اس قوم کو ایسے  
 وقت قتل و غارت کیا کہ وہ سرست خواب تھا و زمانہ وقت از فریب رسالت تا تبو  
 اہل تاریخ اس مقام کو غزوہ بنی المصطلق کہتے ہیں یہ تمام روایتیں مضامین و مطالب  
 روایت الاحباب و مدارج النبوت و معارج النبوت و سواہب میں محسوب ہیں اور محمد  
 کی طرف منسوب ہیں ہر ایک روایت سے ظہر ہے کہ پیغمبرِ اسلام غارتگر و سلوم نہیں بلکہ  
 اسلام کو بیکر فرق نشیہ فراز کرتی ہیں اور کلمہ قرآن و اوراد و زون سے محمد صاحب  
 کو مناد کرتے ہیں اگرچہ ڈاکہ زنی سے دل دزد محمد صاحب کے گھر سے چند ہا صنعت بیرون  
 بلند گھر صلام و نبوی سے کیا حاجت نہیں ہوتا باس و بریدہ سے خود غنی و ثروتمند ہوتا  
 غنی از دولت و دنیا لنگ و عیب کس نایل بہ کہ زدن محمد از دوسے ملک نہ ہو سکتا ہی

وہ لوگوں کو ہتھیاروں سے لیس کر نکلتے تھے اور ان کی امداد دینے کا ارادہ کیا تھا۔  
 وہ غزنیہ کی پہلاد اور اسکے پسر کو قتل کیا اور ان کی سرکاری امداد پر یوں ہر پہل  
 کی قریب ایک سو کے عورت و چہرہ قید کئے اور صلہ بکری دینے کے غنہ چھرا دی سالی  
 میں محمد حبیب نے بنی سعد بن بکر کے قتل و غارت کے واسطے علی بن ابوطالب کو باڈ  
 دی اور علی نے اقامت محکم رسالت کی رات کو توجہ تیز رفتاری ہوتا تھا اور ان  
 کی شہداء کو ہزارین متواری ہوتا تھا پس ناگہان اوس قوم پر حملہ کیا بنی سعد بن بکر  
 نے نہایت اختیار کی اور اپنی مشاع مسلماؤں کی غنیمت قرار دی اور نہایت سہاڑی  
 اور بیڑ بکری کئی ہزار تھے غنہ ایک بار محمد حبیب نے حج کرنے کی نیت پر کہ کو جانیکا راہ  
 کیا اور اپنے ساتھ خیل سوار دیا وہ لیا قریش پنجہ جہر شکر لکھ سے باہر گئے اور قبائل لڑکر  
 دھوانے ہوئے ہر اہل شکر لائے کہ زیاد کہ جس سے حضرت کو مایوس کہیں اور زندان  
 حرمان میں پھوس کہ حضرت کو دشمن مانتے تھے اور برق خرس مانتے تھے لہذا قبائل عرب  
 امانت چاہی اور محمد و سلام کی امانت جبکہ حضرت نے اس طال سے قوت پایا اپنے  
 بارہ کن کو ترغیب دینے لگے کہ مصلحت وہ ہے کہ ہم ناگاہ غامان ان لوگوں کا جو ماطی  
 استعانت قریش کے چوم لائے ہیں اور آستانہ خصوصیت سلام چوم آئے ہیں تاہم  
 کریں اور خواب لا باقتل و غارت طرح کریں تاکہ جو کو شکستہ دل ہو کر قریش سے ناخوہیز  
 اور حالی بیت احوال سے مشافہہ قریش سے بھی جنگی سانی ہووے اور اچھی طرح  
 پر صورت کامرانی ہووے محمد حبیب کا یہ کلام سنکر ابو بکر نے کہا کہ اسی محمد نوہ اسطیقا  
 کے نہیں آیا ہی بلکہ زیاد کہ جس کے لئے تشریف لایا ہے پس اسی ارادہ پر ثابت رہو اور  
 وہ لوگ سے ساکت ہو کر محمد حبیب نے ہجرت کے دن سن بن قبط بن عامر کے ہمراہ نکلیں  
 گئے اور اسے قتل و غارت قبیلہ حم کے سردان کے اول طرفین سے گزری ہجرت کا نڈ  
 ہوئی انجام کلامیہ سانی شامال تھا اور انصار ہوئی اور کچھ دن و فرزند کا سیکر یا اور



کہو کہ اس شخص کے سپرد ان میں کوئی شخص نہ تھا۔ اس وقت وہ غازی کا ہمسفر  
 ہو جھینڈے میں گھرے گھرے دن سے ان کا اہمیت اخراج کیا اور اس کے چار پائیوں کو تاراج  
 کیا اور حسب ذیل غنیمت لیا اور باقی کو اہل ہریہ تقسیم کیا غلط پہر اسی میں  
 محمد حسب ذیل عکاس بن کن سدی کے ساتھ کچھل سپاہی کے اسد اسطو ماتحت لافونی  
 اسد کے راہی کے بنی اسد اول ہی اس کا ناگہانی سے خبردار ہوئے اور متوجہ ہوا  
 کو کو ہمارا ہوئے بنی اسد کے گھر خالی رہے غم کو زہ بے دلی رہے جبکہ مسلمان  
 اس کے منازل میں داخل ہوئے کچھ عیسیم فڈرنہ پایا اور کوئی نظر نہ آیا کچھ شش تمام  
 ایک شخص کو گرفتار کر کے امان دیا اس میں دین بیان کیا کہ بنی اسد کی مویشی و  
 تمام طافی جبکہ بنی مسلمان دمان ہی گئے دو تینو شتر ساتھ لگے اس غنیمت کو غنیمت جانے  
 بطرف مدینہ مراجعت کی فقط چھراوی سال میں محمد حسب ذیل بنی سلیم کی ویرانی چاہی  
 اور زید بن حارثہ کو ایک جماعت کے ہمراہ بہت موضع جو موضع نصبت از زانی فرمائی جبکہ  
 محمدی لوگ مان پیچ بنی سلیم کے چار پائے لوٹے اور ایک گروہ کو بندی پکڑا پس مدینہ کی  
 راہ لی فقط چھراوی سال میں دوسری نوبت محمد حسب ذیل زید بن حارثہ کو شتر سوار کے  
 ہمراہ کیا اس میں حسب حکم قافلہ قریش موضع عیس میں تباہ کیا تمام مال و متاع  
 قریش چھین لیا اور معنون کو اسیر اور معنون کو سپیند زین کیا کہتے ہیں کہ ان اسیروں  
 میں محمد حسب ذیل کا داماد ابوالعاص بھی حاضر تھا فقط پہر زید بن حارثہ کو سپیند زہ آدمی  
 کے بنی خلبہ کے لوٹنے کو طرف کی جانب بھیجا اور طرف نام ہو ایک پانی کا جوڑی پہن  
 اسدینہ سے پیش اسل ہو جبکہ زید بن حارثہ نے حالی آب مذکورین نزل کیا بنی خلبہ  
 نے گریز قبول کیا پس نید نے اس کے چار پائے لوٹ لئے اور پانچواں حد پیہر کا نکال  
 کر مسلمانوں کو حوالہ کر دیا اور اس کے فقط چھراوی زید بن حارثہ وہ حیلہ کی کو پاسو  
 غصہ کے ہمراہ بنی خلبہ کے غارت کو فو کے لئے نصبت کیا رات کو منتظر کرتے تھے اور

کے کوئی باقی نہ پانچ روز حضرت نے وہاں لاکھ بول کی اور بارہ دن کو چھوٹا محل بنایا  
 پھر شول کیا پہر اسی سال ہر کاشی شخص نے مینہ میں خبر دی کہ بنی ثعلبہ بنی انمارہات ان عام  
 تک بنی اور مدینہ کا قصد رکھتے ہیں اس پر محمد حبیب نے ساتھ آدمی ہمراہ لیکر غارت ارمین  
 کی راہ لی جبکہ وہاں جا پہنچے تو سیکونہ پایا مگر بنی عویین میں چونکہ اکثر لوگ محمد حبیب کی خبر  
 لشکر جبال و تلال میں چپکے ہیں حضرت نے وہاں کا مال و منال تاراج کیا اور عدت امد  
 بچوں کو حوالہ افواج کیا پہر اسی سال میں محمد حبیب نے واسطے ہلاک کرنے بنو لحيان کے  
 غرم ناگاہ کیا اور دو سو جہاز جدا غمار کا گروہ اپنے ہمراہ لیا بنو لحيان اس کے غار کے  
 کچھ اطراف ملک شام جاتے ہیں اور غایت تجارت سے مامم کہاتے ہیں اس فریب سے ملک  
 ہی تھا کہ گہان بنو لحيان کو مار ڈالیں اور بغیر درینہ یکبار نکالیں گروے لوگ فضل الہی  
 اس بجائے اور ہوئے اور تو جہ فراسح دشمن چونکہ چہر بان باشد دوست و بھڑسی  
 سال میں محمد بن سلمہ کو تیس مسلمان کے ساتھ واسطے تاراج کرنے بنی کلاب کے موخر  
 صریح کی طرف روانہ کیا اور کلام قزاقانہ کیا کہ اوپر حملہ کیا کہ اوپر قتل جلد بینک کہ لہذا  
 بن سلمہ دن کو مخفی ہوتا تھا اور رات کو رہی ہیں بوقت شب دن پر تاخت لاکر چند  
 فقرہ مار ڈالا باقی نے فرا کیب امجد بن سلو کی اخٹ اور بکریان غارت کر کے ہوسے  
 مدینہ آیا محمد حبیب نے شتر کو سفند عمدہ بطور خس چھڑکے اور باقی غارتگوں کو بانٹ دیے  
 قتلہ پہر اسی سال میں محمد بن سلمہ کو دس آدمی کے ہمراہ واسطے لوٹنے یعنی بنی ثعلبہ کے قتل  
 کیا ذی قریب میں کافشاں کیا رات کا وقت تھا کہ محمد بن سلمہ دن پر تاخت لایا بنی ثعلبہ ایک  
 مروئے سبب جمع ہو گئے کچھ دیر تک وہ دنوں طرف سے سرگرمی ہنکار کا زار رہی گلستان  
 جو ہمین گل غم سے فصل نو بہار ہی بنی ثعلبہ نے حملہ کیا کہ اوسینہ مسلمان ہی حجاز آباد  
 پامک یا مینی کل مسلمان مارے گئے اور گل کے تن سے لباس جان آؤنگار گئے جبکہ بنی ثعلبہ  
 نے یہ کار مرداد کیا تو محمد حبیب نے واسطے ہلاک کرنے کو ابو عبیدہ بن الجراح کو روانہ کیا بنی

حضرت سید ابیہامد مقام مدین سلمان کا زید بن عمار کے بیٹے کے ہوتے ہوئے تھا۔ یہاں لایا  
اور وہ عراقی تھا۔ کیا اہل عراق میں تلاش نہیں کی اور نہ وہاں بوسنیان میں  
عرب و عجمان میں امیر وغیرہ نہیں کہ کسی ماضی میں محمد حبیبؑ کو اسطے غارت کر دے  
کا طے کے تلوں کو کہ ہمراہ زید بن عمار کو راہی کیا اور قرآنی اور اپنی میں ساتھی سا  
کیا اور حسب حکم کا طے قریش غارت کر لایا اور حضرت کو سامنے تمام مال دے دیا یا محمد حبیب  
نے غنیمت اس مال کا آپ خود برد کیا اور باقی حصہ از زید بن عمار اور اس کے  
یاروں کے سپرد کیا۔ روایت ہے کہ وہ مال موزاری نہیں ہزار درم تھا نہ زیادہ نہ کم تھا۔ جبکہ  
مسلمانوں کے ہاتھ اس قسم کے مال و زر آئے لگے تو یہود و نصاریٰ اپنی مرہی محکم  
مسلمانی پر زانی لگے پھر کہ حسب ذکر گوش کیا کہ بنی سلیم و غطفان قرقہ الکدر میں قتل کر رہے ہیں  
اور ارادہ نزاع ہیں حضرت نے اپنے ہمراہ دو تلوں سلمان لئے اور تل و غارت بنی سلیم  
و غطفان کو سامان کئے جبکہ اس بجگہ لشکر اسلام آیا تو صرف شتر بان و دیار نامہ علام  
یا محمد حبیبؑ فرمایا سے دریافت کیا کہ بنی سلیم و غطفان کہاں قیام رکھتے ہیں اور کیا کام  
کرتے ہیں اس کو جواب دیا کہ کانگن کرتے ہیں اور پانی کو کھارہ بگاڑتے ہیں دہرتے ہیں  
اب صلوات پر کہ کہاں ہیں زیر زمین آیا بالآسمان ہیں پس حضرت نے اس کے شتر غارت  
کرنے کے واسطے حکم دیا۔ یہاں سے وہ یہاں آیا کیا بنی سلیم و غطفان کے شتر دین کی طرف کا  
لئے روایت ہے کہ وہ شتر یا تلوں تلوں محمد حبیبؑ کو حصہ میں آئے اور فی انفرود دو شتر  
معاہدہ کے لئے یہاں غلام ہی محمد حبیبؑ ہی فرمایا غلط پھر ہجرت کے چٹے سال محمد حبیبؑ  
معدنہ المنزل کے لوٹنے کا ارادہ کیا اور اپنے ہمراہ لشکر اور پیادہ دیار رات کو روانہ  
ہوتے تھے اور دن کو نہان ماہ سے خوف ہو کر نزل کر ڈی تھے اسطے قطع راہ  
مذاہل کرتے تھے جبکہ ایک دن کی راہ باقی رہی جاؤں تو خبر دی کہ وہاں لوگوں  
کی محاشی مانعاً ہوا۔ ایک بن محمد حبیبؑ نے خبر دی کہ وہاں لوگوں کی محاشی مانعاً ہوا۔

اور شہر سکوت لینے ملا وہ اسکے جس محدث بن مولوی صاحب کی مولف ہدیۃ الاصنام  
 خلافت الہیہ و عیو کو اپنا امام قبول کیا اور انکی تائید میں کلام طول میں تو او کو مسلمہ  
 مضمون سے کس واسطے انکار کرتی ہیں اور کیونکر اپنے پیران پر دار کرتے ہیں مولف ہدیۃ الاصنام  
 و عیو نے مضمون سر تراشی اپنی کتابوں میں تحفۃ الاسلام سے بھجہ رقم کیا ہے اور کہتے ہیں کہ  
 ردّ ظلم یہی ہے اصلاحیوں و چراہین کیا اور غدر و جلیہ مذہب میں ہم کھنڈ کر اپنے پیروں کی  
 تکذیب کرتے ہیں اور کس واسطے او کو عقیدہ و گشتگی کی ترکیب کرنے ہو مولوی صاحب کا بھب  
 حال ہے کہ امر مذہب کو مادیات میں فرواد کو قادیان میں اب یہ امر ثابت کیا گیا ہے کہ محمد مصطفیٰ  
 محمد عبداللہ بن حشمت کو واسطے مارا اور لوٹ کے انصاریت کی اور عبداللہ نے تصدّا ماہرام  
 میں فتادل و غارت دی اگر معاملہ عبداللہ کے ذراہ ہشتباہ ہوتا تو آیت مرقومہ میں یہ  
 ہی ذکر نہ ہوا ہوتا کہ تجربہ سے غیث کرتی ہیں کہ اگر ماہرام میں براہ ہشتباہ قتل و غارت ہو  
 تو او کی کیا کفارت ہو مے حالانکہ آیت میں کشت و خون ماہرام کی نسبت سوال و جواب  
 ہے اور مطابقت مطالب تہذیب و تمدن الا حباب ہے چونکہ آیت میں ذکر ہشتباہ نہیں ہے بلکہ  
 جو انجیلین میں جانب اللہ نہیں سوائے اسکے جو وقت محمد مصطفیٰ عبداللہ بن حشمت کو ہاتھ  
 میں نامہ دیا ہو گا اور اس کو یہ کلام کیا ہو گا کہ اسکو آج شہید کر دینا کہوں اور میرا عمل  
 میں من عین فوئنا تو باغزو و اوس میں تاریخ بھی تحریر کی ہوگی اور شمار تہوار اور پیر کی  
 ہوگی پس غدر ہشتباہ مذکور ہوا فساد نیت محمد و عبداللہ بید رنگ ہے اب اس روایت میں  
 اختلاف کہتا ہوں ماہرام صاحب کی دو طریقی قرآنی کا بیان تفصیل وار جلد دوم مدارج النبوت  
 میں ہے کہ ہجرت کے تیسرے سال محمد مصطفیٰ نے تناکر قافلہ قریش عراق کو رہستہ سے راہ  
 بطرف شام ہو اور او کو ساتھ مال و منال فام فام ہو اگرچہ سابق میں قریش حجاز  
 کی راہ بطرف شام جاتی تھے اور اسی راہ اپنے گھر کو واپس آتے تھے کسی کا خوف نہیں  
 اعدائے عرب بن خطاب عبدالرحمن بن عوف بنین جبکہ محمد قریش کے درمیان ہشتباہ

حضرت زین العابدینؑ صاحبِ ہونے کے محمدؐ کو ماہِ حجب میں جدال و قتال کر لیا احرام کو طاق و قیام  
 کیونکہ عرب ہر جب میں قتل و خونریزی کو برا جانتے تھے اور مسلمان بھی مخالفتِ حکمِ خدا ملتے  
 تھے جبکہ محمدؐ حسبِ فطرتِ قریشِ گوشت کیا مبادا بنِ جنس پر خدوش رہی کہ میں تو تجھ سے نہیں کیا  
 کہ احرام میں لڑائی بیکجی اپنے سر پر بانیِ نبیویؐ اسل تو میری کہ محمدؐ حسبِ فطرتِ خدا کو اسی کام  
 کے لئے رو لڑ کیا تھا اور اسی معنوں کا اوکو کا تھو میں پروردگار دیا تھا جبکہ اپنے اور الزام  
 آیا تو اس پر اتہام لگا یا کہ تو نے غلاف آئین کیا اور بکو بدنام بیان نہیں دیا تو فرمایا  
 اسی واسطے کہ حسبِ او مل کے غس لینے سے اجتناب کیا کر لینگے اور حکمتِ عبداللہ بنِ عمر  
 کو انصاف سے مار کر لینگے عبداللہ اس بات سے پشیمان ہو نہیں سکا کہ وہ حضرت میں جرن  
 ہوا پس حضرت نے سورہ بقرہ کی ایک آیت بنا لی اور ساری شکایت مٹائی حاصل آیت  
 یہ کہ اگرچہ ماہِ حرام میں قتل جنگ گناہ کبیرہ ہوا مگر وہ اسے تارکیت تیرہ سکن مسلمانوں کو  
 کعب سے نکال دینا اس کو بھی زیادہ گناہ ہوا اور مخالفتِ کتابِ نبیؐ کی علامت و ذلتِ الاحباب  
 جو کہ اہل سنت کے نزدیک سیرت کی کتاب ہے ہم نے اپنی طرف سے کوئی بات نہیں بنائی  
 ہے البتہ لکھن ہیں فقہا عبارتِ آرائی ہے معصفت اعجاز محمدی و ہدیت الامام و طلعت النبوت  
 وغیرہ ہر ایک مخالفت اسی بات کا قائل ہے کہ عبداللہ بنِ عمر براہِ اشتباہ ماہِ حرام میں قتل و  
 غارت کا قائل ہے کہ اسے بسبب عدم رویت ہلال کے جادوی یا آخر کے تیس دن کو  
 اور واقع میں آئیں دن تھو اس واسطے ماہِ حجب میں جنگ کی اور قدحِ غفلت سے سنگ  
 پی اس امر سے کہ محمدؐ حسبِ فطرتِ خدا کو نامہ دیا تو قتل و غارت پر آمادہ کیا اور عبداللہؑ فی  
 اپنے ہمراہیوں کا سر ملدوایا اور انکو فرمایا حاجی بنو یا سو اسو اسو کی محمدؐ ملی گو کہ سیکو  
 اب نہیں ہوا کوئی اونکی فکر پر فدا نہیں فی الحقیقت معذور تشرافی سے انکار چاہیہ ہر  
 اور کہ رویت الاحباب نے نہایت نہیں جس شی مسلمان کو صحت رویت الاحباب یہ صحت ہر وہ  
 ایک طرف ہے صحت رویت الاحباب میں اس قدر ثبوت دینگے کہ مولوی محمد علی چارنا پا

کے ہوا اور اکیلا اور اسکے ساتھ میں ایک مرد یا گدا کے ساتھ سے دن اس خط کو بھول کر  
 پہنچا اور کچھ کر اس میں کچھ ہو سو سپر عمل کرنا عبد اللہ نے قیصر سے روزہ خط لکھا اور اس کے  
 معنون کی مطابق ملین فکر کی طرف بڑا اور ان پچھلے قافلہ قریش کا انتظار کرنے لگا صیاد بڑھ  
 جستجو سے میل نہار کرنے لگا اس انتظار میں طایف کی طرف سے ایک قافلہ لگا لگا یا گیا وہیں  
 اس وقت میں ماہ آیا جس وقت اہل قافلہ کو یاران محمد نظر آئے جہم جان سے تھکے تھے  
 آپس میں کھڑے ہو گئے اور جگہ سرائے مقام نہیں ہو اور جا ان و آرام نہیں جلد اس مقام خط  
 سے چلنا چاہیے اور جا پاک سے نکلتا چکا ایسا نہ ہو کہ مسلمان ہم پر حملہ کریں اور قتل  
 کریں مسلمانوں نے براہ قیاد معلوم کیا کہ اہل قافلہ ہمارا ذکر کرتے ہیں اور بھاگنے کی فکر  
 کرتے ہیں پس او کو فریب دینے کے لئے عبد اللہ ابن جحش کو اپنے ہمراہیوں کا سربراہ دیا  
 اور ایہ ملاحظہ کرایا کہ گویا صحیح کو جائز والے ہیں اور یہاں بقدر ضرورت فروکش ہیں اور  
 روزہ رجب کی تاریخ اول تھی یاران محمد ان کے سناؤ کے لئے باہم کہنے لگے کہ کج  
 رجب کی پہلی ہے یا ہادی الاول کی پہلی ہو تاکہ وہ مسافر ہمیں کہہ سکیں کہ کج رجب  
 اور ہمارا اور ان کا ایک ہی کیش ہے چنانچہ حال دیکھ کر ان لوگوں کی خاطر جمع ہو گیا  
 اور مسلمانوں کی طرف سے تشویش مندرج ہوئی پس مسلمانوں نے قتل و غارت کو عنایت  
 جانا متاع مسلمان کی قیمت مانا یعنی قریش میں سے ایک کو نشانہ تیر کیا اور وہ جگر کو اسیر  
 لے کر ایک بھاگ گیا جس کا فعل نام تھا کہتے ہیں کہ یہ یمنون قریشی بڑے غرت و استغوار  
 نامور و یاد تو غر ملک عبد اللہ بن جحش و متاع قافلہ قریشی غصب کی اور عقیدوں کو راہ  
 یثرب لی جبکہ مدینہ کے نزدیک آیا تو اپنی رائے کی موافق پانچواں حصہ مال غارت کا کھڑ  
 موشیہ دیا باقی مال اپنے یاروں تقسیم کیا اور یہی قاعدہ مصنف قرآن کو تعلیم کیا کہ اگر  
 آج تک محمد صبا کے لئے شخص قرآن میں داخل نہیں ہوا تھا اور بواسطہ جبریل نازل نہیں  
 جہاں میں وح قرآن ہوا اور رئیس مسلمان جبکہ قریش حرکت عبد اللہ سے خبر پائی ہوئے

اسی کا الفاظ ہی پر جس طرح کہیں کہ وہ اسطے ضلالت کہنا کہ وہ کہیں گے آیات اعلیٰ علیکم  
 جیلا کثیرا وغیرہ میں لفظ واسطہ نہیں ہے اور قول فعل جناب میں رابطہ نہیں ہے بلکہ  
 ابیس خالق ضلالت و مگر اسی ہوا اور آپ ہی کے قول ہوا ایک بار خواہی خواہی ہو  
 بر تقدیر یکہ بیان محمد علی کو سنی سے کام نہیں ہوا اور کئی راہیں کوئی چیز قرینہ قائم نہ  
 تو اپنی شکست فاش کے صفحہ ۵۲ کو دیکھیں جسکو حق قطری مسو فخر حسین سمجھیں مگر  
 اور نکو اپنے قول کی تصدیق سے انکار ہوا اندرین کو خوف سولب پر کلمہ زہد تو  
 بندہ کہہ کر کسی جگہ اور سکا خلاصہ کم پیش کر دیا اور خاطر غارت خواہ بداندیش پریش  
 اگر لفظ ہی پر وجود سنی موقوف ہو تو محمد علی نہایت موقوف ہو چا سوسو عالم چوڑا کر دے  
 سنگ تیرہ کا ارادہ کرتا ہے یعنی تفسیر آیہ انی شکتم من ابی جانب سے لفظ جرج زیادہ  
 کر رہا ہو سلاون کو چاہیے کہ اسکو قول اول کو مد مل سمجھ کر اپنی غورتوان کے تمام جسم پر  
 قلبہ رانی کریں اور اونکو چشم و گوش و بینی و دہن وغیرہ اعضا میں تخم افشانی یا بند  
 و بر و فوج نہہین اور اسقدر تنگی و ہرج و مرج کہیں کہیوتکہ آیت میں تخصیص کا نشان نہیں ہو  
 اندام نہانی کا بیان نہیں پھر قرآن میں آیت رقتہ علیا لیر ہو و ان تخصیص کو سنی کا  
 کوئی کلمہ نہیں ہے لہذا ابیس بھی منظور رحمان ہوگا اور انجام کار تہار اور اسکا ایک  
 مکان ہوگا کیونکہ محمد حبیب کے فضل تمام عالم پر رحمت نازل ہو اور تمام عالم میں ابیس  
 ہی شامل ہو اگر محمد علی ابیس وغیرہ اشرار کو جملہ عالم و جد اگر لگا مخالفت آیہ خدا کر لگا  
 اسطرح محمد علی نذر کان الانسان فتوراً وغیرہ آیات میں جہان جہان عالم کو ظاہر  
 اور خاص کو عام کیا ہوا ہے تین آپ لازم دیکھا کیونکہ ان آیات میں خاص یا عام  
 سنی کا کوئی لفظ مرقوم نہیں ہے بیان نکات بیٹ (انفسک ظلم) کی تفسیر ہوئی اور سوسو  
 امیر و فقیر ہوئی اب بیان قرآنی و رہنمائی حضرت و صاحب کردہ ہوں اور اراک و تہذیب  
 سے خند و خراول روئے الاحباب میں ہے کہ محمد حبیب فی عبادہ ابن جنس کو چند اشخاص

۹  
 عالم کو چاہیے کہ اسکو قول اول کو مد مل سمجھ کر اپنی غورتوان کے تمام جسم پر

بعد از نماز صلاه سجدہ سے کہ بعد از اس نماز پوری سجدہ نماز کرے  
 ایک پیر شاہ جو کہ سہو تجرید پر مشتمل دوا پیش کرنا کہ تاہر جو کہ اوسکی  
 تھوہین باہم مل نہیں جو کہ آج کے چار مضمون میں نہیں جو کوئی ان چند دوا  
 پر کہ برائے اندر دوتا میں کہ خوب کہ گھر میں اور حوا دل عاودہ میں محسوب نظر ہو  
 کہ یکا باہر و تھوہین کہ یکا کہ نیت حضرت بدی اور دل میں جوش حسد ہو کہ نہ کہ حسد و تھوہین  
 نے دیکھا کہ جھکو ترک لذت کی طاقت نہیں ہو اور اس قدر عبادت و ریاضت کی قیامت  
 نہیں تو واسطو اغوائے مجاہد کہ تعمیل آئے اور اپنی عدم استطاعت کو دلیل لائے  
 اب میان محمد علی کی زبان پر گالی ہو جو کہ بیت الخلا سے سقط گوئی کی نالی ہو۔  
**سوط الجبار** لاجی تم سخت احمق ہو عدم استطاعت کا لفظ حدیث میں کہاں  
 ہے جواب خبر کن حق کو کہنے سے آئندہ نہیں ہوتا شکوہ و شکستہ ہو کہ جو  
 پرموہ نہیں ہوتا **۵** میں کیا غم و حزن و زبان سے بگل جو کہ نہیں نقصان  
 خزانہ اگر تمام باتوں کا الفاظ ہی پر مدار ہوگا تو ہاں حدیث مسلم کے ہر ایک کلمہ  
 زنا کا ہر گاہ کہ حدیث میں نطق و بعد کو بھی زنا نہ لکھا ہو اور بولنے والے اور دیکھنے  
 والے کو زانی قرار دیا ہو وہ حدیث بھی جو کہ (اصحیٰ) زنا ہاں النظر والاذا ن زنا  
 ہاں الاستماع واللسان زنا و الکلام والید زنا یا البش و الرجل زنا یا المظنی یعنی  
 وہ فون آنکھیں زنا و فکا دیکھنا اور دونوں کان زنا و فکا سنا اور زبان زنا  
 اور سکا بات کرنا اور ماتھ زنا اور سکا پکڑنا اور پاؤں زنا و فکا چلنا فقط اگر الفاظ  
 ہی پر ساری باتوں کی بنا ہو تو بعد نطق و غیرہ بھی سامان زنا ہو پس کوئی مسلمان  
 زنا سے بڑی نہیں ہو کہ وہ سیکو لے بہتری نہیں البتہ جو کوئی مغلوب کسی دکرسی ہوگا  
 وہ ہی زنا سے بڑی ہوگا پس پیر سلامت کہ تمہاری آئین صبیح ملک ہو کہ کہہ کر نہ ہو  
 پاک ہے کہ وہ انداز و پیر نہیں تھا اور بعد سے دیر نہیں بتتدیر یک گینت



میں کلام جو امداد قیامت اور نیر ہایا الزام ہو **سوط الخیار** اور یہ کہ جو  
 ہی خیر میں نہیں ہو گا برہنہ ہو سکتا ہے کہ تو بن چنانچہ بہت ہی اچکھڑے میں اس  
 دعا کو مل گیا ہو کہ ریاضت کر نیو گے کو چاہیے کہ ہر فعل میں حفاظت اعتدال کے اور فو  
 و فطرہ عمل میں نہ لاءے **جواب** اگر اوپر مذکور ہیں کہ میں یہ مطلب کہا ہو تو وہ  
 یہی ہے جتنا کہ عبادت سے عبادت میں فعل اعتدال ہو مگر لازم ہے اور بلا سے افراط و تفریط  
 سے محفوظ جبکہ کسٹل و کسٹل کا نکل چکے اور عنایت یزدی پر توکل تو عبادت نشاۃ کا  
 اختیار ہو اور سنیاں اور بان پرستہ کا اور ہنگامہ اگر دیدہ قدس میں سب کے لئے عموماً تیار  
 ویراگ صنوع ہو گا تو برہنہ یہ سنیاں کس کے لئے شروع ہو گا ایک گرہستہ آخر میں  
 فاعیم رہیگا ادنیٰ و اعلیٰ بستر غفلت پر نایم رہیگا حالانکہ بدون برہنہ یہ کہ گرہستہ کا  
 وجود ناممکن ہو جیسے کہ بغیر آتش کے ظہور و دو ناممکن ہو خواص کو عبادت نشاۃ سے منع  
 کرنا کیسا و تیرہ نہیں ہو گا حسب کی مانند کسی عقل و دکاتیرہ نہیں کہ اوہوں نے علم آج  
 کو عبادت و ریاضت سے نفور کیا اور شراب و ہوا و ہوس سے غفلت نظر ازین مولوی  
 محمد علی حدید چارم سوط الخیار کے صفو شخصیت و چارم میں خود کہتے ہیں کہ نفوس قدسیہ  
 کو اس عالم کے عیش و عشرت کی پروا نہیں ہو اور رنج و تکلیف سے زبان پر و آہ نہیں  
 اصل عبارت آپکی بلفظ یہ ہے جو نفوس قدسیہ کا اس عالم کی لذائذ و نعمتوں کو حقیر و حق  
 ہیں اور نیکے نزدیک عیش و آرام اور نکالین و الاصل غیو یہ سب برابر ہیں بلکہ بسا اوقات  
 اس سے متنازع ہو کے خدا تعالیٰ سے آرزو فقر و سبکدوشی کی کرتے ہیں انہی آج آپکی  
 کی زبان سے ثابت ہو گیا کہ حضرت و اصحاب نفوس قدسیہ میں فاضل نہیں تھے اور جناب  
 کے اس قول پر عمل نہیں پھر آپ نے جو شروع الکہدہ ایسی کا حال دیا ہے جگہ بجا و شرم  
 پر کمال پر کمال کیا کردہ ہمارے مذہب کا عالم نہیں ہو اور محمد علی کی طرح اس کی رسالت میں  
 چنانکہ دشت غفلت میں آج کا ہر چار سوط اس کی را آپکی نظر ہے **صلی**

غفلت سے بچنا

سب سے بہت زیادہ سہولت کو یہ لکھ کر دیا کہ اگر کوئی شخص چاہے تو اس کے لئے  
 سب سے پہلے اس کے لئے سہولت ہے اور اگر وہ چاہے تو اس کے لئے سہولت ہے اور اگر وہ چاہے تو اس کے لئے سہولت ہے  
 آئینہ اختیار کیا ہے **۵** ان دنوں دل بہانے جانی ہاں کہ اسباب بہانے جانی ہاں کہ اسباب بہانے جانی ہاں کہ اسباب  
 بے غلط نظر نہیں یہاں تک کہ اگر کوئی شخص چاہے تو اس کے لئے سہولت ہے اور اگر وہ چاہے تو اس کے لئے سہولت ہے  
 ہی یاد رکھو کہ یہی بات ہے کہ اگر کوئی شخص چاہے تو اس کے لئے سہولت ہے اور اگر وہ چاہے تو اس کے لئے سہولت ہے  
 گناہ نہان و آشکارہ نہیں کیا شاید کہ اسے چاہے تو اس کے لئے سہولت ہے اور اگر وہ چاہے تو اس کے لئے سہولت ہے  
 کہ کھانا حضرت دماح سے اناہ تا ماہی کوئی آگاہ نہیں ہے جو وہ سے دوستی رکھتا ہے  
 کیجئے اور صاحب کم پیش و یحییٰ **۶** کہ اگر کوئی شخص چاہے تو اس کے لئے سہولت ہے اور اگر وہ چاہے تو اس کے لئے سہولت ہے  
 کیا یا صحابہ نے یہ تقدیر اول محمد حبیب کو تحمل فرموا تا وہ ہوا پس اور مرض تعلقا سے افاقہ ہو گیا  
 نہیں یہ صورت اول ریاضت شاق و دشوار نہیں ہے اور اس کا شاق گنہگار نہیں  
 در صورت ثانی حضرت نے صحابہ کو اپنے اوپر قیاس کیا اور ارادہ اضلال عوام الناس  
 کیا حالانکہ ہر انسان یکساں نہیں ہے اور ہم کس مخلوق کا دھڑ دھڑان نہیں **۷** آدمی  
 آدمی میں اتنے ہے کہ کوئی میرے لئے کوئی بہتر ہی نہیں ہے بلکہ میں غلطی میں ہی غلطی  
 گناہگار کا اگر صحابہ شعل ریاضت و عبادت ہو تو یہ تو فیضیاب نیکی یعنی وسادت ہو تو نگو  
 لہذا او کھریاضت سے مانع ہوئے اور عارح حروف مصانع اس کا نام ہے بلکہ یہ بھی  
 محمد حبیب پر ہمارا الزام تا وہ یہ تقدیر دہم اگر صحابہ ایمان میں کامل ہوئے اور ریاضت  
 شاق کو حامل تو حضرت کے سوا ہلکے کو مانع ریاضت شاق ہوئے اور کس واسطے فرما  
 برداری نہیں پڑتا شاق ہوئے کہ کسی کو ریاضت ہو مٹا نا طریق نہیں ہے یہاں پہل  
 علیہ السلام اگر صحابہ محکم ایمان میں تھے مگر ان کا مقصد تمام حضرات راویا میں ہیں  
 باوجود تمام حضرت کو یہ بھی لازم تھا کہ یاد رکھو کہ اگر کوئی شخص چاہے تو اس کے لئے سہولت ہے  
 دیکھا کہ جو صاحب عبادت گرانے اور تلاش میں رہا ہے وہاں پہلے نہایت حضرت

۲ فرشتوں پر سحر نازل فرمایا اور بواسطہ ادنیٰ اکثر لوگوں کا ایمان نازل کیا یا پس خود  
 تمہاری زبان اور آیت قرآن کو ثابت ہو اگر خدا سے اسلام حکم اضلال دیتا ہو اور نبی اکرم  
 کو منحرف اہل ایمان کو نکال دیتا ہو اگر اچھا قرآن پر اعتقاد ہو تو حکم اضلال ہو کیونکہ انکار ہی  
 بہر قسم کہتے ہو کہ حضرت موافق حکم تشرعی کو غفلت سے غافل ہو کر کافر شمار کیا اور اس کے سینہ میں جو  
 آبدار بار کیا بہر قسم کہتے ہو کہ عزرائیل فرشتہ مطابقی حکم تشرعی کے تمام نبی آدم کو مان ہو  
 مارتا ہے اور انا اللہ واد اپنے دمان سے پکارتا ہے بہر قسم کہتے ہو کہ محمد حبیب فی موافق حکم  
 تشرعی کے مکر و فریب سے ابورافع تاجر و عیو کا خون کرایا اور اپنے تئیں درمیان مجرم  
 عرب مطعون کرایا یاروں کو قتل و غارت پر مامور کیا اور مادہ تاراج نزدیک دور  
 کیا خون ریزی پیشتر باندھی ڈاکہ زنی برکمر بنا ویر باندھی بہر تمہارا میر محمد مودی  
 روم قسم تشرعی کہا کر کہتا ہو کہ ایک ولی اللہ معرفت آگاہ و حسب حکم تشرعی کو زکر کر قند  
 سے کمی جینے تک غفلت کا کارہ کرایا اور بیابان نادانی میں بیچارہ کو آوارہ پر اپا پر  
 مولوی محمد علی کس سند سے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے حکم اضلال نہیں فرمایا اور یہی  
 کا استعمال نہیں کرایا ورنہ اب آپ ہی کے قول سے ثابت ہو کہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نہیں ہو بلکہ دفتر جہالت ہو اور سرسبز ضلالت ہو کہ دمان اضلال خاص عام جائز ہو  
 اوس پیغمبر اسلام نازل ہو کہ اُن حضرت فی صحابہ سے عبادت و ریاضت ترک کرائی  
 خوب حقیقت حق و باطل درک فرمائی **مسووط الحجاز** بعض صحابہ نے یہ عہد کیا کہ  
 مدت الحروزہ رکھیں اور تمام سات جاگین اور عورات کے پاس بخاویں تو چونکہ یہ  
 امر شارع کو پسند نہیں اور از روئے تجربہ متواتر کے تحقیق ہو کہ انجام ایسی ریاضت  
 مشاقہ کا اچھا نہیں ہوتا **جواب** زیادتی نے مولوی جی کی سرشت میں جلو کیا  
 ہے نہیں نہیں اندرون دخل کیا ہو کہ جلد بجا الفاظ نائد لاتی ہیں اور نقب بواضحوں  
 اپنے اوپر عائد کرتے ہیں شاید کہ ترنگانہ جو ہے و گرنہ بخاویں کے بعد لفظ کو کسو سطر

**جواب** مخالفت امر بخوبی و دشمنی اور عداوت مسلمانانہ ہیں  
 بار بار اسکا ذکر تفصیل حاصل ہوا ہے جہاں احوال کی مانند باطل پر دہریہ ذکر پہلے  
 شئی بکرت لکھا ہے جس کو سکین دل بکینہ ہو کر اوستا سوئی گیا ہے تاکہ مدینہ ہونے سے اندھون  
 کا نام نہ لیجواور وہ مانیوں پر اتہام نہ کیجواور یقین کا کوئی کام خالی از سرانہین ہو اور بکسر  
 رشتہ کار کا نہیں گردیدہ بنا چاہیے اور دل بکینہ **قول** خود مہارست مدافع ہونے کا  
 جھوٹ نہ بلو لقمہ حرام سے روزہ نہ کیجواور جھوٹے کا اعتبار نہیں ہر سنگرینہ کو ہر شاہور نہیں  
**جھوٹ** سے مرد کا وہ قاریہن صبح کا ذکر اعتبار نہیں مہارست مدین ذکر کہ جس  
 نہیں ہر فوس اس مہدین جھوٹے کے لئے حد نہیں اگر نیک بد سے ممتاز ہوتا تو کیونکر  
 درونگہ جبہ عمدہ مر فراز ہوتا **کیا** اگر بقیہ مرد و بچہ ابلہ اندھ راہ یافتہ گنج **قول**  
 علاوہ برآن کسی شریعت میں خدا تعالیٰ نے ایسی بھیجی و اضلال کا حکم نافذ نہیں کیا  
 الخ خود قرآن سے ثابت ہو کہ جحد شرارت اقرار صادر ہوتی ہے یا کل باذن خدا سے  
 قاد ہوتی ہے سورہ مجادل میں ہو ویس بغیر ہم شیئا الا باذن اللہ یعنی نہیں ضرر  
 کرنیوالی اونکو کوئی چیز مگر ساتھ حکم اللہ کے ساتھ توازن میں جو ما اصاب من مصیبت الا  
 باذن اللہ یعنی نہیں پہنچتی کوئی مصیبت مگر ساتھ حکم اللہ کے ساتھ توازن میں جو ما اصاب من مصیبت الا  
 بہن احد الا باذن اللہ یعنی وہ نہیں ضرر پہنچا نیوالی ساتھ او کو کسیکو مگر ساتھ حکم اللہ کے  
 اس بنا پر ہیں کہ مسلمانوں کا اضلال کرتا ہے حکم شرعی اور متعال کرتا ہو پس خدا  
 تعالیٰ خود شریعت اسلام میں حکم بھیجی و اضلال جاری کیا اور جن و حال شمسائی  
 سبداں بحال خواری کیا میان محمد علی کس خیال غام میں ہیں لا کلام ابطال اسلام میں  
 ہیں اور ہم ہماری شریعت میں خدا تعالیٰ کی کسیکو حکم اضلال نہیں دیا اور واسطی بھیجی  
 کہ نامان احوال نہیں کیا البتہ میان محمد علی مصر میں کہ محمد حسب فی اضلال کا شغل کیا  
 اور یاروں نے اسکی مطابق حدیث انفسک حظا پر عمل کیا مصنف قرآن کہتا ہے کہ تو

بہیہو اور وہ ہر امر میں تابع و عید ہے جو کوئی اس کے الزام دیتا ہے وہ راہ انتہا میں لیتا ہے ہر ایک کو  
 کے حکم کا یہی حال ہے ہر ایک کو حکم کا ایسا زور و ابطال ہے جو چند جہاد و بدو اسطے فنا میں مگر دنیا  
 صفت و فنا میں جہل میں کہ خوشنودی کبریا جہ فخر ملائک انبیاء و دوم آنکہ ہر ایک کا میں  
 تعصب ہر فرد کی کریں اور قانون حدود و حد بندی کریں چنانچہ محمد مصباح و اپنی عرض کر لئے  
 اکثر لوگوں سے جو بٹ بٹوایا اور اکثر کے منہ پر باب فیہ کہلوا یا خضر نے قتل حصو حکم کیا اور اپنی  
 گردن پر خون مظلوم لیا مگر کیا کچھ کہ تم لوگ ان استغماص کو نہیں جانتو اور انکو اقوال و افعال  
 قابل رد نہیں تیرا و ن و کنس کے افعال و اعمال کو بھی ان ہی حضرات کی گفتا و مذاہب پر  
 خیال کچھ اور ایک ساتھ سب کا ابطال کیجئے اندر دیتا تو دانا سراسر اٹھانی ہے اور تاج  
 حکم پر دانی ہر دم خوف خدا سے ڈرتا ہے اور ہر ایک کا ہم ہونے رضا کیے کرتا چنانچہ کھلی  
 اوپر شد میں ہے۔

भयादस्यामिस्तपतिभयात्तपतिसूर्यःभयादि

क्षुब्धवायुःक्षुब्धधौवतिपंचमः

ماصل آنکہ اندر وغیرہ جو کہ دیوتا و تاسو و فہم پر مائے کے عوت سے اپنے اپنے کام میں  
 مصروف ہیں فقط مجھ ہی مطلب تیرے ہی افیشد میں بھی آیا ہے چنانچہ۔

भीष्मास्माद्वातःपवतेभीषोदेतिसूर्यःभीष्मास्माद्

ग्निश्चेन्द्रश्चसुब्धधौवतिपंचमः

سقوط الحجار اتی رہا ہے امر کہ آیا سچو مل اندر سے مطابق حکم تشریف کے ظہور میں  
 آیا تو یہ ہر ممکن نہیں کیونکہ مذہب و سکی خود مہا بہارت و مہی کہ منشا اسکا حد تہا نہ  
 حکم تشریف علاوہ ہر آن کسی شریعت میں خدا تعالیٰ نے ایسی بھیجی و اخلال کا حکم نافذ  
 نہیں کیا اگر آپکی شریعت میں کلفین کو حق میں یہ امر جائز رکھا گیا ہے کہ مخلوق کو عبادت  
 سے ہٹا کر مملکت فتن و فوج میں مائیں تو بائیں سمجھ لیں کہ وہ شریعت نہیں ہے بلکہ دفعہ چہا

خدا سے محمد ﷺ کو فعل حرام پر مامور کرنا ہوا اور بدعت منکرات میں کلمہ شریک سمجھ کرنا ہوا جس  
 مذہب میں سجدہ انسان کے لئے حکم شرع ہو وہ منہل جہالت کی فرع ہو یہاں تک مخالفت  
 حکم کو نہی و تنزیہی کا ابطال ہوا محنت و اقبال کہہ کن کر مشا طحال ہوا اب جواب متواضعیہ  
 جاتاہے اور پروردگار باریک نظر فی حوالہ مقرر کیا جاتا ہے **قولہ** شخص کہ موجب شرعی  
 و باعث منکرات ہوگا الخ اندر دیوتا و اصل کا سیکو گراہ نہیں کیا اور کوئی حکم مخالف کتاب اللہ  
 نہیں دیا عبادت کے مٹانے اور گمراہ کرنے میں بہت فرق ہے جو بعد غرت شریک ہوا اندر دیوتا  
 بشور و پیغیر و عبادت ربائی سے مٹایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو جو اسے نفس کا گھر چکایا  
 پس خود سمجھ لیا کہ جو عبادت سچاں بیچون کون ہے امتناع شیطان ملعون کون **و**  
 رستان و کا زبان میں فرق ہو چکر گس چشم بتان میں فرق ہو چکر ہی مولوی صاحب  
 کی بیدینی ہو کہ باعث منکرات کو مرد و دانتے ہیں اور سبقتل و غارت و زنا کو محمود و  
 ہیں جیسے کہ اس موجب منکرات و شرارت ہیں ویسے ہی خضر و محمد و غیرہ سبقتل و زنا  
 و غارت میں جسکی ولایت ثنوی شریف میں مذکور ہے وہ وسیلہ فسق و فجور ہو کر اس فوجیہ  
 مینے تک زرگر سے فعل حرام کر دیا اور اسکا نام الہام و مرہایا حیل قتل و مایہادی خضر  
 و غارتل ہیں کیونکہ ممتاز از اس میں عرازل ہیں محمد صاحب باعث راہرنی و قرآنی و کشت و  
 حزن ہیں بہت پہلے ہندو شیا میں تاج نضر دون ہیں اگر مولوی صاحب کو نیکے بدکی تیز ہے  
 تو سو گند محنت غریزہ ہو فرامیں کہ حضرت وہ اس میں تفاوت کیا ہوا و فیما بین منہب دوستی  
 و عداوت کیا ہو **قولہ** پس اگر اندر کو شیطنیت سے اس بنا پر بچاتے ہو تو راون و غیرہ غلار  
 کو کیوں برا بتاتے ہو فقط عمل کر نیکے دو طریق ہیں اور عاملون کے دو فریق ہیں اول انکے  
 رہنما خدا سے ہوتا ہے چنانچہ ان میں ادھتیت نیکی و بدی تھا بعد ازاں جن جن چنانچہ اندر دیوتا کا کوئی کام  
 بغیر رضا جوئی نہیں ہوا و سوکھ صلاح و نیکوئی انہیں جو حکم کہ درگاہ ایزدی کو نزول کرنا ہو  
 و مشیم قبول کرنا ہو و حد سے بری ہو اور بشر از خودی و خود سری ہو اسکو ہر ایک کام میں



غلام کیا اور بعد ازاں آدم سے انکا بیٹا کیا اسطرح آدم کو مخالفت مکر کہ مکر کی اور کفر کی  
 شیطان اختیار کی شجرہ سمودہ سے شجرہ کبابا اور کبہ عصمت پر یا تھ سے ڈایا غرض کہ اس  
 سے ابیکی مٹا نہیں آئی کو پہلے شجرہ امر تلکونی نہیں نظر آتی **قول** کہ اپنے بطور عیسیٰ پرست تھا  
 آنست الخ یعنی جو کچھ کہ بندہ سے صادر ہوتا ہے تمام حکم خدا کا وہ ہوتا ہے خطا جیکہ نیکی و بدی  
 حکم خدا ہے تو کسو اعلیٰ بندہ کے لئے جزا و سزا کیونکہ جو کوئی مجبور ہے وہ ہر حال میں معذور  
 ہے مجبور کو جزا و سزا دینا عدالت سے دور ہے اور خدا سے محمد یہ کہ علم و عقل میں فوت ہے کہ اول  
 بندہ سے فعل خوب و زشت کرتا ہے بعدہ مستحقِ دو نفع و بہشت فرماتا ہے اگر عادل ہوتا تو  
 خود دو نفع و بہشت میں داخل ہوتا کیونکہ جس سے فعل نیک بد سرزد ہو گا وہی سزا و انعام  
 و حد ہو گا **قول** کہ چنانکہ در بہا بہارت است ہر یہ تقدیر بودہ جان پیش جو آید نقطہ ہماری  
 کسی کتاب میں نہیں ہے کہ بے سلسلہ اعمال تقدیر ہوتی ہے اور بغیر نیکی و بدی کی تنظیم و تقییر  
 ہوتی ہے ہمارا یہی اعتقاد ہے اور یہی ہے یہ مقدس کا ارشاد ہے کہ جو فی ذلزلہ تقدیر با عمل  
 ہے اور ساری دکوتا ہی تدبیر با فعل ہے پس سند بہا بہارت آپ کے حق میں باغ و بہار  
 ہے اور نزع سلوک کی ہرگز دفع نہیں **قول** دوم امر شری کہ بندگان را فرمودہ کہ  
 چنان کنند و چنان کنند نقطہ فعل و عدم فعل امر شری تقدیر میں شامل ہے یا نہیں اور  
 مانند امر تلکونی لوح محفوظ میں داخل ہے یا نہیں بر تقدیر اول امر شری امر تلکونی وغیرہ نہیں ہے  
 اور فیما بین تعادلات مانند کعبہ و دینارین بر تقدیر دوم یہی حاصل ہو گا کہ صحاح ستہ کا  
 باب بیان بالقدیر باطل ہو گا کیونکہ وہ ان یہی کہ کعبہ و مسجد ہے کہ بندہ مجبور و معذور ہے خدا  
 تعالیٰ نے پیدائش انسان سے پہلے ہی اسکا جلد مال رقم کیا ہے بعدہ جلد و گریبان  
 آدم کیا کہ صحیح مسلم میں روایت ہے کہ در بیان عالم روحانی آدم و موسیٰ میں بحث و تکرار  
 ہوئی اور تاخیر روح موسیٰ خلقت شریا ہوئی اور وہ میں حاصل یہ ہے کہ موسیٰ نے  
 آدم سے کہا کہ خدائی تجھ کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور باغ جنت میں بسایا یہ تو نے مانا تو





پیش پای ہر عورت چرچی مرد کی ملک نہیں ہو سکتی اور نہ ملک منسلک ہائی بلکہ تسلایان ہر ملک نہیں  
 عورت متعلق ملک مرد پر یا نہیں بر تقدیر اول مستند ہر کراہم نہیں ہو سکتی یہ وقت ہر اہم نہیں  
 جیسے کہ عہد حضرت بن روا تھا اور مرد فریضہ شہوت کی دوا تھا ایسے ہی اب بھی سباح ہونا چاہیے  
 اور نوزاد نکاح بر تقدیر دوم ہر وقت زنا ہے اور قامت عصمت کی اختلاہ نہیں مل سکتی  
 بلاشبہ زنا تھا اور عقلاہ فر حضرت کو مثل ابلیس سید انہو اگن نا تھا مولوی صاحب ذرا دھر  
 و بیان کریں اور از دی ایمان بیان کراد ہونوں (فصل چہارم سولہ الجہاد کے منہ و نسبت  
 میں کس طرح صحبت طال میں ملکیت عورت کی ضرورت سمجھی ہو اور ملت زن تمتع کی کیا  
 صورت سمجھی ہو اگر بغیر ملک ہونے عورت کو متعہ کو ملت ہو تو نوک کیونکر طالت ملت ہو اگر  
 عورت تمتع مرد کی ملک ہوگی تو سنت متوفی زنا کیونکر ترک ہوگی اگر ملت کا حکم تمتع  
 ہی پر ماسی ہو تو ایسا صحبت کرنا والا کیونکر زنا کا ہو حال آنکہ مولوی صاحب کی رہنمائی  
 بغیر ثبوت ملکیت عورت کے جماع داخل جواز نہیں ہو اور مرد تمتع زانی سے متنازع نہیں ہے  
 لاکلام حضرت در شکر اسلام میں قہر بوائیں اور کونجک روح صحابہ و اہل زنا میں ہوا ہیں  
 لہذا بلاشبہ و شک حضرت و شیطان کا ظہور میں آیا یا فقہر آپچی اور اک دشور میں آیا  
 کہ حکم شارح پر حکم کرے ہو اور سنت پر غیر پر حکم **موط الجبار** حب پکا عقیدہ ہے جو  
 کہ ریاضت و عبادت ہٹا نامرد ہمد گاری کے اختیار ہو جو شخص کہ موجب گمراہی اور  
 باعث ضلالت ہو گا لہذا حکم تکوینی اسی حکم مطلق کو ہو گا پس اند کو اگر شیطنت ہو  
 اس بنا پر بچاؤ ہو تو کنس وراون وغیرہ اشارہ کیونکر جاتا ہو وہ وہی جو کچھ افعال گمراہی  
 اور اضلال کے کرتے تھے اور خدا کی عبادت سے ہٹاؤ تھے حکم تکوینی ہی تھا اور نکو اوضاع  
 میں اصلا اختیار قبل نہ تھا **جواب** قرآن و حدیث میں حکم تکوینی و تشریحی کی تقریر  
 حنی و جلی نہیں ہے پس کوئی امر سوا انہو پر عمل نہیں ہو بنا و حکم تکوینی نکلتا نطقہ  
 حرام و نام نہیں چلتا اگر آپکو اپنی بات کا پاس ہو اور بغیر غمات ذاتی کامیابی بحث



[illegible]

کہ دولت میں کسی کو اختلاف نہ ہو سہولت الیہا رہے جو کوئی دولت مند نہایت  
 غفلت و دلورن ہو سکے اور اور غفلت ہو بین اور غافل حساب بن اسباب دہانت و غفلت  
 پیدا کئے جوئے اسی کہ بین جو حساب غفلت میں اور غفلت میں جو بین جو غفلت میں  
 کہن عبادت و ریاضت سے بھاگ کر باعث گداری اور غفلت ہو و غفلت میں جو چاہیے  
 اور تیج نام سہل و آسان ہے مگر کہ سر اور دیوتا اور نیک غفلت سرور میں اور اور کو  
 غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور دیوتا اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور  
 میں میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور  
 آپکا کلام ایک جو اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور  
 یہ پیش غیر غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور  
 آپکا اختلاف یہ ہے جو اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور  
 سر اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور  
 اور اتحاد و دوستی میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور  
 کہ نامہال عدل و داد کو اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور  
 کی عدالت الہی برنگاہ نہیں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور  
 و جابل و نادان طے ہیں آسمان کو بیسیان مانتے ہیں **قول** جو حساب غفلت کو  
 بین اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور  
 تن سے جان نکانا برابر ہے پس کیا سبب آپکو نزدیک واسطہ غفلت کا نام نہیں  
 ہو اور واسطہ نیکوئی کا نام نہیں ہے حالانکہ دونوں کا کام ایک جو اور انجام ایک  
 ہے کہ غفلت نیکوئی انسان پر آمادہ ہو ویسے ہی غفلت نیکوئی جان پر آمادہ ہو  
 سو اسی سبب کا مقصد اس طرح ہو کہ اس کا کیا پاش کو کہ باوجود اتحاد غفلت ایک ہی ہو اور  
 و در آخر یہی غفلت غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور غفلت میں کہ سر اور



[illegible]

کہ ملک کو شہر مار ڈالو اور ہر گھر کو غارت کر دو اور ہر شخص کو قتل کر دو اور ہر  
 عورت کو زبردستی کر کے کھانے میں تبدیل کر دو اور ہر عورت کے دالان میں نہ رونا  
 قبول نہیں علاوہ اس کے جو کسان کہ کہتے یا نے میں یا کافری میں یا کفر میں یا کفر  
 میں اور کفر میں اور بائیں ملک کا کاتب عامل قرار دیتے ہیں یا عہدہ دار دیتے ہیں یا نقدی  
 دیتے ہیں کی جگہ سے گریں نہیں کر ڈالو اور کاتب تصویر سے پرہیز نہیں کریں مخدوم حدیث ملک  
 بل شہر اور ان کا نامل جاہل بتقدیر و مہبت گرو سگ پرور کہ کاتب عامل نہ ہو  
 زمین یا شیعہ ان شاید کہ ایسے لوگوں کے لئے حساب عامل نہیں ہو اور بائیں اس احوال نہیں  
 ملو گی جی کو مناسب ہے کہ ان سوالات کا جواب جلد بتدیر تحریر کریں ورنہ تحریر پڑوں کو عرق  
 عرق تشویر بیان تک طال و مالی و فرسائی ملائکہ بیان ہو اور شرم و سرغاضبین و گہ پنا  
 دلال تدرساق نابان خیر الانام ہیں اور بادشاہان اسلام چنانچہ فرید الدین علاء  
 تکرہ الاولیاء میں لکھا ہے کہ خلیفہ نے جنید کی زچیل سال میں خلل ڈالنے کے لئے اور اوکو  
 زمرہ فرما سے نکلنے کے لئے ایک فوج ارستہ و سپہ ستہ کے روانہ کی شیخ مہر فرزند کا  
 پر داد کی فوج ذہر چند عشوہ و کثر شہر دیکھا یا لکھ کوئی کار گزہ آیا جو وقت جنید نے سر ہلا کر کہ  
 اسکی طرف ایک نگاہ کی فوج نے جان شیریں ناکام دی جبکہ خلیفہ نے بیجا جاسر سر ہٹا  
 ہے انتہا سر و ہٹا اہل عبارت تذکرہ الاولیاء میں جو جنید پر شب اللہ اللہ بکشت و مجروح  
 و فوجت مخالفان و کھار و زبان دراز کر دند و قصہ او با خلیفہ گفتند خلیفہ گفت اور ا  
 بے حقے شیخ تو ان کو گفتند خلق بہمن اور فتنہ و افتخار خلیفہ کثیر کو داشت کہ بے ہزار  
 و نیازش خذیہ بود و بچال کو کسی خود و در عہد خویش آیت بود و زیبا علی و طاعت و خلیفہ  
 عاشق او بود و فرمود تا اور ابنہ و زیو بیار ہستند و جو انہیں برسے بستند اور آگفتند  
 کہ ترا بظان جو خلیفہ جنید ہے باید فتن و نقاب زد و بر دشتن و خود را بہر و خود  
 کہوں رہا آگفتن کہ الیہ و ہم مراد کار عالم دل گرفتہ ست آمدہ امہا ہر جہا



[illegible]

اور کیا میں دین دہانی دیکھ کر ہی ہم کو نصیب ہوئے مگر سب سے پہلے تو یہ کہ ہم نے  
 سب سے پہلے دیکھا کہ شام کے آگے کو کیا چیز ہوئی اسناد اور دوسری سب سے پہلے کہ وہ  
 جہاد کی گھر کی پیری ہو مگر وہ دیکھنا شام کے سب سے پہلے تو گھر کی  
 غازی میں کسی کو اپنا ثانی نہیں سنتے یہ کسی جیسا ہی ہو جو ہم آجے دماغ میں غریبی کی  
 ہوسا کی جو اگر کسی کا نام عربی خوانی و فارسی دانی ہو تو ہر ایک نہایت و زبانی ہو مگر  
 کائناتی ہر آپ ہی کو حق میں آسان رہا ہے نہ جی نازل ہو کر پیر و ملک ہو نام محمد خاں ہو  
 سن کتب سنت و جوئی نظر ہو کہ خود غلط شام یعنی زن آرائش گریہ ہو کہ ساتھ احتیاج  
 کلمہ دگر نہیں ہو کہ چوسا و سفید کی خبر نہیں قطع نظر ازین اگر کسی کا نام دلالی و شام کی  
 ہے تو خداوندی و بھی دلالی و فرساقی کی ہو کہ جو ان جنت کو سرین شام کہ ان کا نام غلام  
 اہل اسلام میں روانہ کر تا کہ علاوہ زنان سیر کے غلمان پری پیکر بھی عنایت کر تا کہ وہ  
 تو سلمان خاندان مولیٰ کی زیادہ تر رغبت کرتا ہو اب مولیٰ جیسا ہر خدا اندک  
 شرمائیں اور زبان مبارک فرمائیں کہ جو کوئی اذکار ایزد متعال چوہہ زندی اور دوزخ  
 دونوں کا دلالی ہو اگر کوہ کہ تھوہ و قمر و روزہ و نماز ہو تو اندر دیوتا پاسبی زبان طبع کچھ  
 ورازی و شکات کے باب عشرۃ النساء کی ایک حدیث واضح ہوتا ہو کہ مسکانون کی خوش  
 خدا کی نو نمایان ہیں اب جو خیال کر و کہ شام کی کسا کام کو اور دلال کسا نام و شام  
 دلالی وہ ہو کہ وہ پیر و قوم سنا و قوم کی نذر اپنی دختران نیک اختر کین زعفران کی  
 کیا ریاں حوالہ خرمین پر تو ہم کو بشارت دی کہ ان سرقدون ہو بہکھاؤ و دھلم شین  
 بستہ بگاڑ دلی و شام کی پیشہ اہل ملک جو جن کا لقب بان عربی میں ملک ہو جو  
 حضرت عورتوں کو مردوں کو قریب لاسے ہیں اور آشنائی کی ترکیب بتاؤ ہیں جیسا  
 کجا جباری میں مذکور ہے کہ ایک فرشتہ نبی بنی عائشہ کو رو بہ پیغمبر لایا عائشہ خیر و نور  
 کہ ہاں بشارت جباری یہ ہو کہ من عائشہ ثلاث قال لی رسول اللہ ایک فی اللہ اللہ



کہ انصاف سے انعام کر لگے اور اندر دیوتا پر اعتقاد میں عجز و غرور کو روک دے اور اب  
 سخن خاص حق و دل ہمراہ دیکھ دو ورق **سوط التجار** دوا دوم پر یہ مہابھارت  
 مذکور ہے کہ چون بشور وپ عبادت بخوشی خدا اندر دیوتا از و تمسکہ مبادا از کمال عبادت  
 پر مستولی شود و خواست کہ اور ازان عبادت باز دار و نشان حسب جمال پر آئیں اور خواست  
 سبحان اللہ قطع ازینکہ دیگر گراہ کردن و باز داشتن از عبادت کو کہ سبقت از پس بدہ بود  
 این شاہنشاہ دیوتا یان و ذوق دلالی و مشاطہ گری ہم نے نظیر بود **جواب** اس روایت  
 کے شروع میں یہ بھی مذکور ہے کہ تو تباہ چاہتی ہے اندر دیوتا کی خصوصیت بشور وپ کو جو وہ گہ  
 کی ابتدا اور اسطو مخالفت فازن جنت کے خود و مخدو یا تھا پہل اس فہمیدہ ہوتا ہی اندر دیوتا  
 کی کوئی بیکر باندہی اور بیکر عبادت و ریاضت لڑنے کے کوشش و سیر باندہی اہل عبادت چاہتا ہے کہ

लब्धः प्रजापतिर्ह्यसीह्वयेष्ठो महानपाः स  
 पुत्रं वैचिशिरसमिन्द्रो हा किला सजन् ॥ १ ॥  
 एतं संप्रार्थयन् स्थानं विश्वरूपो महाद्युतिः तैस्त्रि  
 भिर्बद्धनैर्घोरैः सर्वैर्दुष्कृतोपमैः २  
 اس صورت میں اگر اندر دیوتا کی بشور وپ کو قتل کیا تو جو تکلفات شرع و عقل کی حاجت  
 کچھ بیان آپ نے براہ عباد دیوتا باندہ گفتگو کی ہو وہ محض اتہام ہے اور اسکا براہ انجام ہے کہ  
 چون بشور وپ عبادت بخوشی شد قطع بشور وپ کا فعل عبادت نہیں ہے اور زنا و زنا دہن بلکہ  
 اسکا آغاز عبادت ہے اور انداز شقاوت کہ وہ ایک مہمہ کو دیدیوان تھا اور دوسری سے  
 مے کشان تیسرے مہمہ سے جوشان و خروشان تھا اور ہر طرف بنظر قہر نگاہیں  
 عبارت مہابھارت اس پر ہے۔

वेदानेकेन सोऽधी ते सुगमे केन चापि न युके  
 न च द्विषः सर्वाः पिवन्निव निरीक्षते ॥ १ ॥

کے واسطے بنائے عبادت ڈالو تھے اور پانی عداوت نکالتے تھے اس قسم کی عداوت کو سب سے  
 پہلا گناہ نہیں جو اور بڑا نہیں بلکہ میں صواب اور سبب سے متلاشی ہوں خدا کا لکھنا اور  
 تمام ہرگز گناہ ایسے مقام کا اور بڑا ہے کہ اس کا جس شخص سے مراد ہو گا وہ ضرور حد پر  
 لکھا جائے گا جو کہ دشمنان دین کو قویٰ بنیو اور مسلمانوں کو اذیت اور کالاف نام نہ نہیں جو  
 اور گناہ ظالمین چنانچہ تفسیر سورہ توبہ میں مرقوم ہوا دشمنوں کی شریفین میں مظلوم کہ محمد حبیب  
 افسوس کی ایک مسجد کو جلایا اور وہاں بول و برا زائل دینے لگا اور ایسا پس نبی فرمود  
 کان را بکنید و سطح خاشاک خاکستہ کنید و گیتا کر شترین ادھیکا میں ہو کہ جو کوئی دوسرے  
 کے سبب کے لئے تپ کرنا ہو یا بنائے حج پر ہوا ہو اس کا فعل ماس ہو اور عذاب جہنم ہو کہ  
 دینے وہیں جو ایسی عبادت و ریاضت کسی کو بٹانا نا فرمانی نہیں جو اور منافی حکم ربانی  
 نہیں و گرنہ جو مقام خجستہ بغیر اہل کا ہو گا دین قیام بغیر عربی کا ہو گا کہ مسجد ڈالنا دین و دوزخ  
 ہے نظیر میں بلکہ محمد حبیب بخت نصرت کے بھی پیر ہیں کہ وہ ہوں فی مسجد کا بیت الخلاء بنایا اور وہاں  
 مردوزن سے بر ملا ہوا پادشہن کو ڈرنا اور خوف کرنا خلاف ہو گیا ای نہیں جو اور برعکس  
 وینداری نہیں خواہ اس کی دشمنی عیان ہو کہ خواہ اوپر دشمنی کا گمان ہو کہ کیونکہ اندر تہ  
 غیب دان نہیں جو اور اس پر ہر ایک کا ہر عیب عیان نہیں آپ کو بھی معلوم ہو گا کہ حبس وقت  
 فرشتے و ائمہ کے بالاکا خانہ پر اور سے اونکو دیکھ کر اس کی خاطر میں کیا کیا خطرات گذر کر دین  
 اور راہزن مانا کر رسولی محمد علی کو قرآن و حدیث سے سرور بھی آگاہی ہوتی تو کیونکر اس کی  
 تقریر اس قدر مایہ ہوتی اس واسطے اونکو لازم ہو کہ کسی عالم کی خدمت میں حاضر ہو کر مطالعہ  
 قرآن و تفسیر کریں بعد ہر ہر کتاب سے بیان و تقریر کریں اب چاہیو ماننا کہ جو کوئی اندر دینا  
 کو باعث ضلالت کرے گا وہ محمد حبیب کو بھی سبب بعالت کہیگا کہ ایچون تو خانہ خدا سے ہٹا  
 کہینا کہ کار کیا کہ اس کو فریاد اہل مدینہ قرار دیا کہ کوئی کہو کہ اس مسجد کی بنائنا دشمنی تو ہم  
 کہیں کہ کہ بتورہ پت بغیر کی بنا ریاضت بھی عداوت بھی لہذا مخالفت سپاہ باطن کو مستجاب



اور مانند ہر دوسرے ناپید کناری شلک گیتا کا یہ مطلب ہے جو کہ شری کرشن کا یہ مذہب  
 نہیں کہ کوئی حلقہ غلط فہمی کے گمان میں ہو اور شناسائی کرستی ہو مابین نہیں کہ شری  
 کرشن صرف کامیاب تہذیبی و ہر مہمکنات کرنے کے واسطے شناس کی ہدایت کر دیا تاکہ  
 گیتا میں کوئی جگہ شناس کی تشریح کی ہو اور اس کو سب شریوں پر ترجیح دی ہو حاصل تاکہ  
 شری کرشن کی یہی حکم دیا کہ ہندی ابتدا اگر گین میں مہاندروں کی آغاز ہے اور افراط و تفریط  
 سے احتراز کر کے زیادہ سخت و بیدار رہ کر نہ چاہے قبول صیام و افطار پر نہ شے روز  
 بھر کام سے میل و نہاد چٹ بھرتے ہیں ہدایت شری کرشن و روایت حضرت میں نہایت  
 نہیں ہو اور وحدت و کثرت میں مشابہت نہیں **س** کب برابر چون کلیم و طیلان و  
 ایکسا کیونکر چکا و کھکشان ہو کیونکہ شری کرشن نے کوئی حکم نامناسب نہیں دیا اور مانند حق  
 سولی حق نفس واجب ہیں کیا راہ عبادت و ریاضت مسدود نہیں کی اور اجازت نقصان  
 و مہو نہیں دی بخلاف محمد حبیب کہ اوہوں نے صحابہ کو زہد و ریاضت سے روکا اور کل حق نفس  
 خاطر خواہ چو کا صحابہ پر ناز و روزہ کی مانند حق نفس لازم کیا اور انکو سہولت دینی مانگا  
**ع** یہ میں تفاوت رہ از کجاست تا بجای اصل وہی ہو کہ حضرت کہ دل میں حسد و خیر  
 مارا اور انکانت بد نے ہوش بگاڑا لہذا یادوں کو ریاضت سے سیر کیا اور غلط فہمی  
 پر دلیل اب مولوی محمد علی اپنے ہمنام کی تعریف کرتے ہیں اور سر راستی حوالہ خیر کرتے  
**بین سوط الجبار** خصوصاً مرتبہ خاتم النبیین کہ جسے حاصل شد فی نیست دین  
 علو مرتبہ منہر ریاضت و عبادت نیست بلکہ حسن و بہت و اہل بہت است **جواب**  
 محمد حبیب بھی اپنی تعریف کرتے کر دے مر گئے اور اسی معنوں ہو اور اراق قرآن و حدیث بہر  
 کے تمام ہی جہت تک جیسے رہو کہ مام یہی خیریتی رہو کہ جس کی تعریف میں تم اس قدر غور  
 کرتے ہو کہ زہد کا تعلق کرتی ہو اسے ایسے ہی دیکھتے کہ اپنے اور تمہارے انجام میں خیر  
 ہو چنانچہ صلاح ستہ میں خود انکی زبانی کہو کہ میرا انجام سلمانانی منہو ہو عبادت بلکہ

جانتے اور صعب قرار دے کر نہیں مانتے **۷** اہل دل انا عظمٰن رحمیدہ میت ہوں کہ  
 مہند صفت کو راویہ نہایت کہ جو صلیح کل حاصل ہو اور پہلی کہ امین حق حق اور باطل  
 باطل جو مولوی جی کی زبان اور ہی کو حق میں تلواریں بلکہ تیر تر از خجوا بار چور **۸**  
 بہوش باش کہ سرور پُر زبان مذہبی کہ زبان گنج سرسبز صید بہر بادہ ہمار پیشرواؤں میں سے  
 اکثر نے خود اختیار کیا ہے اور قدر آشکار زنا را میں اور تار نے ہنوز عہدت کی چاہ نہیں کی اور  
 کوئے خدائی کی راہ نہیں لی گندہ ماہن پر بت پرست کہ تے میں خست مذہب کہ تو  
 میں نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں یوگ کے بل جیتے ہیں روز اول جو صائم الہ میر میں اور  
 سپہریشا کو میر میں باون اور تار بھی برہمچاریوں میں ہر نام میں اہل تجرہ کو امام میں مہند  
 و پیوند سے بری ہیں اور زن و خرنند سے بری اکثر شیون فرحک زن کی جو اور راہ بن  
 لی ہے مخلوط نفس پریشیت پاماری جو اور زہد و روع میں عمر گذاری ہو جو خواہے  
 کنارہ کیا ہے آہ شراب گزارہ کیا ہے خند نیز قلم جولانی پر ہو طبیعت لغویانی پر جو کہ  
 سے کب رکت ہو واسطے سلام اہل تجرہ جیکتا ہے **۹** جو اعمال اہل ضیعت قسم و جہکا  
 جن کی کوشش کو اپنا قلم کہ اب مولوی محلی بنسبت گیتا گفتگو سے خلاف کرتی ہیں اور  
 دیدہ و دانستہ خون انصاف **۱۰** **سورۃ الحیاء** شری کرشن و شلوک ۱۴۹ گیتا سیکوٹ  
 جو بہت کھانچا یا فائن کرنا ہے یا بار بار کھانا ہو یا بہت سوتا ہو وہ جو کہ کر کے لائق نہیں  
 ہے **جواب** تعداد شلوک خلا ہو غلط گوئی شعرا آپکا ہے **۱۱** غلط گو اپنی بدنامی  
 سے ڈرتوہ خلاف حق سخن ہرگز نہ کرتوہ البتہ گیتا میں یہ مطلب کچھ کم و بیشی کے ساتھ  
 بیان کیا ہو اور اس کو یہ ہی عیان کیا ہو کہ جو کوئی خواب ویدارشی غیر میں سیانہ ہو  
 اختیار کرتا ہو وہ ہی اپنے لئے یوگ کی سزاوار کرتا ہے جبکہ راہ یوگ میں بڑھتا ہو اور ان  
 صلاح پر چڑھتا ہو وہ سبک لئے صائم الہ میر ہونا اور نفس سرکش کو حق میں سوہر ہونا شکل  
 نہیں ہو اور بد عکس سرشت آہ گل نہیں البتہ البتہ آگ یوگ میں ترک خود خلاف غیر و سوتا ہے



صاحب نفس پر مامور کی روحانیت بیت سیدی باطنوی کی دنیا سے خلوت و انفراد  
 کھنا شک و خالی ہو چکا تھا کیا سعادت میں تحقیق اما غزالی جو عبارتہ لکھتا دنیا عبارت  
 از خلوت نفس از مال و جاہ و غم و دن و بول و شبیدن و گفتن و نوشتن و مامور و شستن و دینش  
 مجلس رتبا و حدیث و ہر صبر کا شرف نفس بود سہارا دنیا است الا انک مقصود او دعوت  
 بود بخداے تعالیٰ ابو سلمان دارانی گوید و مذہب سخن بسیار شنیدم لکن نہ زندہ مانا است  
 کہ ہر چہ ترا از خداے تعالیٰ شوق کند بترک آن بگوئی و گفت ہر کہ بکاح و بفرود و بخت  
 نوشتن شوق شد کہ دنیا آورد فقط اب مولوی محمد علی خود انصاف کریں کہ جو شخص گویں  
 گوزدہ و پار سائی ہو چکا اور خلوت نفس میں لگاؤ میں اور پائیس میں کیا فرق ہوا و وہ  
 میں سے شمس کے لئے زرق و برق ہو **قولہ** چہیت دنیا از خدا غافل بہن  
 نے قماش و فقر و فرزند و زن و فقط اس بیت میں بھی پیغمبری نہیں ہو کہ پار سائی ترک خط  
 نفسانی نہیں ہو بلکہ مقصود یہ کہ خدا سے غافل ہونا دنیا ہو اور سرد راہ معرفت کہ یا ہر چہ  
 قماش و غیرہ خدا سے عین پیغمبری و غافل ہونا نہیں ہو لہذا بذات خود دنیا نہیں ہو البتہ  
 ان پیروں کی طرف شوقی خدا سے غافل کر سوائی ہوا و جنہم میں جہل کر نیوالی ہو جس  
 مفہوم بیت ہذا بیت بالا میں اتحاد ہوا و مدنیہ برائت حضرت ابو بنیاد و ان میں تون کی یاد  
 سے یہ بھی واضح ہوتا ہو کہ جیسا بھی قرآن و حدیث اپنا دعائیات نہ کر سکے اور کس طرح  
 غیر اندرین کو ساکت نہ کر سکے تو حقیقت منوی و گلستان پر اقرار کرنے لگے اور ان کو کھد  
 و قرآن کی برا بھلا کرنے لگے پہر کہنا گلستان مذہبی کتاب نہیں ہو اور بخت دینی ہر  
 واصل حساب نہیں اب مولوی محمد علی غیر اندرین کو دشنام دیتے ہیں اس خاق حق و  
 ابطال ہال کی عوض یہی صلہ انعام دیتے ہیں **سوط الجبار** حنفی کہ تضرع  
 سفید و پیروایان خود ہم نظر نہ کنند ان کیفیت کہ زن و فرزند ہشتہ باشد و ان کیفیت  
 سائیم الہ پروردہ آیا کرشن چنین بود یار اچند چنان **جواب** ہم سفید کہنے کو برا نہیں

خدا کے ہیں **قول** پارسی ترک ابن خیرا بیت خطبہ شہرک لذت پارسی **نور**  
 در ترک نعت گدا می ہو کر آپکو ترک لذات شہنائین ہر اور طبیعت جناب و نیت سے نہیں  
 آپ ہی فرمائیے کہ پارسی کس کا نام ہو اور پارسیا کا کہاں مقام ہو آجکی تقریر سے ظاہر ہو کہ پارسی  
 کو کوئی چیز شہوت مگر ترک خط نفسانی سو دور ہو لہذا زبان صراحت بلکہ اور بارود و شہوت  
 فرمائیے کہ وہ کیا چیز ہو یا جماع منکو مکینہ ہے یا اجتماع و دم دینار و فلوس پشیمو یا زنا  
 کاری و عیاشی ہے یا شراب خواری و بدعاشی ہے بیان نفی و سنی نہیں چلتا یا فی سچ و بیخیز  
 جلتا اگرچہ ہو تو شیخ کر دے کہ پارسی غلامی شکر ہے اور یہ بحث و مباحثہ اس طرح پر مبنی ہو کہ **الحق**  
 چنانکہ اور وہ **ترک** دنیا و شہوت و ہوس پارسی نہ ترک جائے وہیں **بیت**  
 دنیا از خدا غافل بن ہر دقماش و فقر و دوزندوزن و **جواب** بیت اول کہ میں یہ  
 بات نہیں کہ پارسی ترک لذات نہیں ہو اگر وقتہ سی آپکا طریقہ ہوتا اور بیت سعدی کے  
 سمجھنے کا جناب کو سلیقہ ہوتا تو ترک خط نفس و انکار نکرتے غرقہ و روشی و زہد کشی ہو مار بکھنڈ  
 سعدی ذکر ترک دنیا و شہوت و ہوس پارسی قرار دی ہو اور قول اول حضرت کی بڑی اعتبار  
 اختیار کی ہے چونکہ محمد حبیب خود ترک و پھر قادیان میں تہو اور خط نفس ہوا و نہیں یاروں  
 بھی ترک دنیا سے باز نہ ہوا اور خط نفس میں اپنا انبا زیکہ کہ سبب و اجتناب میں تہہ صحابی  
 ہو و اور سہارنوی میں دور باش لایا لی ہو یا حضرت لگمان ہو کہ جس وقت صحابہ کرام  
 و فرزند کرینگے اور گشتہ تنہائی میں چین پسند کرینگے تو لوٹ مار کوں کرینگا اور یہود و نصاریٰ  
 سے کا زار کوں کرینگا کہ رسول کوں جانیکا گلستان رسالت کا پھول کوں جانیکا گل  
 مولوی بی ترک دنیا و شہوت و ہوس کو اور معنی تہیرا تو یا سعدی کی جہالت و نادانی تہیرا  
 بقول ایک بات تھی نہ کہ بحث و مباحثہ کی کہات تھی جبکہ آپ بیت سعدی کی تصدیق کی اور ہر  
 قول کی ماحول کو تطبیق دی تو نصیحت محمد حبیب خود ریائی ٹھہری اور مخالف پارسی کو بکھ  
 دنیا و شہوت و ہوس سے خافس مراد ہو کہ نہ ملے کل نصاب و پس جبکہ محمد حبیب ذرا بابت

دہ باز پاس وہ پوچھتا ہے کہ ہرادی کتاب میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام گفت ہر دہا بر بند  
 کر سہو دارید تا باشد کہ دیکھا شہا حق را بنید فقط ہرادی کتاب میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام  
 گفت اگر دستوری وہی تاخا نہ کنیم چہا کہ عبادت کنی بدان گفت بروید و بر آج نہ  
 کہید گفتد بر آج نہ چون توان کرد گفت ہا دوستی دنیا عبادت چون توان کرد فقط  
 ہرادی کتاب میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام گفت کہ ہر کہ طلبے دوس می کنند اور اخو مدن ہا  
 جوین و خشن در سر گین دان با سگان بسیار بود فقط یہ تحقیقات اما خضالی ہر حکا دل  
 دوستی زن و نر زند سے خالی ہر محض ہا جیسے کہ مخالفت محبی و عیسیٰ اختیار کی تھی ہر  
 ہی خدے اسلام نیت کا نہا کی تھی چنانچہ صحاح ستہ میں ہر قال رسول اللہ اذ حب  
 اللہ عبادا ما اللہ دنیا کا نکل احد کہ محبی ستیلا ما رہی کہ رسول خدے نے کہ جب ست بکھتا  
 ہے اللہ ایک بند کو روکتا ہر او کو دنیا و غانی سے جیسے کہ ہوتا ہر ایک تم میں کا کہ  
 کہ کتاب ہر سیرا اپنے کو پانی سے فقط اس حدیث کا یہی مدعل ہے کہ او تعالیٰ جس بند  
 سے محبت فرماتا ہر او کو دنیا سے نفرت کرتا ہر اپنی جو کہ کسی دنیا سے دست بردا  
 ہوتا ہر خدا اسکا یاد و مدد کار ہوتا ہر چونکہ جہا ناکاں دنیا سے رنجور ہوئے مخالفت  
 او تعالیٰ بالضرر ہوئے ہر تقدیر کہ حضرت مخالفت کیا شروع کر دی تو یاروں کو جبراً  
 دنیا رجوع کر کے حاصل کی جو کوئی محول ذات نانی و مخلوط نفسانی ہر وہ بانی نہائی  
 نادانی ہے **رباعی** جمعے کہ جواب خورچہ چو ان ماندندہ در باد یہ پیغمبر پیشان  
 ماندندہ نادیدہ حال حق در آئینہ جان چو نریدہ زوید خویش پہنان ماندندہ  
 اب تک ماننا کہ جیسے نصیت محمد صبا مطابق نقل نہیں ہر دیسے ہی موافق عقل نہیں  
 کیونکہ حسن خضر کی عقل بیدار و سکا یہی گفتا ہر کہ ترکے نیت سے مرتبہ کمال ملتا ہر  
 اور تقریباً ہر و متعال چونکہ مولوی صبا کا چراغ عقل گل ہر او قصہ بچراؤن میں  
 اندھیرا بالکل ہر ہر بات میں مخالفت عقل اختیار کرتا ہر اور روز روشن کو شب قرار

اکثر اصحاب کی حکایت مذکور ہو چکی ہیں یہاں اس قدر بکھاریاں منظور ہیں لایم ہمارے  
 عمرو ابو ہریرہ وغیرہ اصحاب کثرت حضرت عمارؓ کے بارے میں کہ حضرت کے بارے میں کہ  
 لذات چڑھتے تھے اور جام خواہشات توڑنے کے لیے براہ راست پوشیدہ نیست کہ  
 امین نصیحت حضرت معافی صبح طلوع و سلاقی خلعت سے فقط خیال خام نہ بیکار اور  
 صبح طلوع کا زبان پر نام نہ لائے ہدایت حضرت حمزہؓ برعکس عقیدہ اسلام کو بر غلاف  
 عقیدہ بھی دینی علیہا اسلام کہ چنانچہ خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے واللہ لو تعلمون ما تعلمون  
 قلیلاً لکنتم کثیراً و ما تلتذونم بالنساء علی العزائت و نحوہم الی الصادات بتجادون الی اللہ  
 تعالیٰ یعنی قسم کہ خدا کی اگر جانو تم جو کچھ جانتا ہو میں تو البتہ نہیں سو تم کہم اور روؤ تم  
 بہت اور نہ لذت اوٹھاؤ تم عورتوں سے جو چوں کہ پرورد اللہ نکلے تم طرف ماہوں اور  
 جنگلوں کی فریاد کرتے ہوئے طرف اللہ تعالیٰ کی فقط یہاں تک غایب ہے کہ جو کوئی اسرارِ حق  
 سے خبردار ہو نہ کہ اس کے بار اور رات کو ستارہ شمار ہو فقط نفسانی پریشانی پامال  
 اور شب روز خدا کا بیکار نہ کرے کہ فرزندِ حق کر تلبہ کہ خدا جس کتاب و گلاب  
 کر تلبہ جنگل کی راہ لیتا اور داور زیاد و آہ دیتا ہے ہر چند اس حدیث کے اکثر  
 حضرات کی کچھ اصل ہو مگر یہ ضرور کہ (جو کچھ میں جانتا ہوں) سنائی عقل ہو کیونکہ اگر حضرت  
 واقع اسرارِ حق تو فقط نفسانی سے نیرا ہوتے کہ باطنی خوش آنکہ تو ترک  
 حظ فانی بکئی و تدبیر کا جاودانی بکئی و کوشش بکئی و مہرِ حق توان دانست و دانی  
 پس ازان مہرِ حق دانی بکئی و اس مذہب کا سادہ ہو اور اس بات کی شہادت ہو  
 کہ نصیحت محمد صلی اللہ علیہ وسلم طریقہ اسلام تھی اور عقیدہ بھی دینی کو خلاف تھی عبارت  
 کہندہ بھی اس نے کیا علیہا اسلام پاس پوشیدہ تازہ می جاوے میں اور ابراہیم خاندان  
 ان حظوظ نفس سے پس سادہ و ازود و خواست سادہ و پشیمین پوشیدہ کہ تن اور ابراہیم  
 سوراخ شدہ ہو دور پوشیدہ پس دینی آداب سے کہ پابندی دنیا برین اختیار کردی ہو

ہم سب نے سچ دہ دہ سیدارم نقطہ بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یا مدین کا مکتبہ کتب  
 سبجو اور بیاض جہد نہیں و اگر نہ اٹھ جہد گننا رکھتے اپنے خواب کا اظہار نہ کر کے کہہ نہ پاتے  
 نے فزیش پر تک خواب کیا تھا کہ مطلق نوم کو جواب دے یا تھا اس واسطے اور کچھ کلام میں  
 (و نام علی فراش) ہے جس سے جب حضرت کی مخالفت فاش ہو اگر حضرت اس  
 متولد کے سنے سو بلاستیاب آگئی پاتے تو اس طرح جواب دہی فرماتے کہ میں برفراش نوم  
 نہیں کرتا اور بے افکار صوم نہیں بر تقدیر یک صاحب کی مطلق خواب سے روگردانی ہوتی تو  
 ایک نصیب حضرت باسعانی ہوتی چونکہ صاحب کا مطلق نوم سے مد نہیں ہوتا لہذا نصیب حضرت  
 بہتر نہیں **قول** میں ہر کہ باز گشت از سنت من نیست از من خطا اس و لازم آتا ہے کہ گشت  
 صاحب حضرت و اول کیا است سنت پیغمبر سے دور تھے بلکہ ہدایت حضرت و غور تھے جس وقت  
 مولوی جی سٹاٹو صاحب سے کہہ گئے ہماری بات کی تصدیق التبتہ کہینگے اب بطرف مفر  
 اما دیث اشارہ ہر قرآن رستی کا پابہ ہوا نہ مرتبہ میں ایہ ہم شاد نصیحت مذعوہ فابی  
 ان یکل و قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا ولم یشیع من خیر اشعیر می تحقیق ایہ  
 گندا ایک قوم پر کہ اوسکے سامنے ایک بکری بریان کچی تھی پس بولایا اوہنوں نے ابوہریرہ  
 کو پس اس نے کہا نے سے انکار کیا اور کہا کہ پیغمبر نے دنیا سے کوچ کیا اور نہ ان جو رہے  
 سیر نہوا فقط استقی یوما عمر فی ہما قد شیب بل فقال ان یطیب لکنی اسح اللہ عزوجل علی  
 علی قوم شہواتہم فقال اوہنتم طیبیا تم فی حیو انکم اللہ نیا و اتختم بہا فافان ان مکن  
 مسنا تاجلت لنا فلم یشر بہ مینی یانی مانکا ایک دن حضرت عمر نے میں حاضر کیا گیا یانی  
 ملا ہوشہد کا پس کہ تم میں میں نہیں پیتا اس واسطے کہ میں نے سنا ہوا کہ اللہ  
 عزوجل فرمایا ایک قوم کو کہ تم خود ہوشوں کا پس فرمایا اللہ نے بیگے تم خود ہوشوں کی  
 زندگانی دنیا میں اور فائدہ اوٹھا یا تم نے ان سے پس اور تاہوں میں کہ ہماری نیکیوں  
 کے ثواب ہر کہ جلدی سے گئے ہوں ہم کہہ گئے پس نہ زیادہ یانی فقط ہر چند کتب ماویث میں

ما یحبہ الا للہ کہ رسول خدا کی آگاہ ہو گئیں دنیا سنت کی گئی جو صحت کی گئی ہو  
 پھر کہ اوس میں ہو مگر ذکر اللہ کا حفظ قال ازہدی اللہ ما یحبہ اللہ وایہو لہما عندنا من یکما  
 انسان یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی کر دینا میں دوست کی کیا حکمت اللہ اور دوستی کر  
 اوس چیز میں کہ لوگوں کے پاس ہو دوست کی کیا حکمت کہ لوگ خط نام علی صمدی خاتم قد  
 اثنی جسدہ فقال ابن سہوہ رسول اللہ حاضر تہان ان منہ لک مثل نعال مالی مالینہ  
 واما ما اللہ لاکر اکب تنخل تحت شجرۃ ثم راح و ترکہا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے برہنہ کو پس  
 اوٹھے اور حالانکہ نفاق ڈھنگے تھے بدن اوکے میں ہیں کہا ابن سہوہ و فی رسول اللہ  
 کما یختم حکم کر دیکھو کہ چپاڑی ہم بستہ ہم واسطے قہار کو اور کہتے ہیں فرمایا حکم سار  
 دنیا کے کیا ہوا نہیں میں ساتھ دنیا کو مگر ماں اوس سوار کی کہ آرام لیا سایہ دیت  
 میں پھر ملا گیا اوچھوڑ گیا اوکو حفظ یہاں غامبر کی کہ عبوت حضرت سبنی انصاف یاد کر  
 تھے تو صحابہ کو ترک لذات کے لئے صاف ارشاد کرتے تھے اور عبوت مجوزہ دنیا کو  
 راز و نیاز کہتے تھے تو صحابہ کو ترک کلاسی باز کہتے تھے **ع** زال دنیا تنگ کرتی  
 جہی نہایت ہی اذہین رہے مگر اوس بیرزن کا کیا بدن فلا د کا **قولہ** میں فرمود  
 چہ حال تو جہاں است الخ یہاں تک نہایت کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور میں کیسے چوڑی کی تاب  
 نہیں کہتو اور طاقت ترک خورد و خواب نہیں اگر ترک لذات نفسانی کر سکتے اور اون  
 اسوہ روگردانی تو یاروں کو عبادت کے مارچ ہوتے اور سدرہ مارچ ہوتو اپنی  
 شکم پروری و شہوت پرستی کو بطور مثل نہ لاتو اور تعلیم شہوت رانی و لذائذ فانی  
 میں دلیل نہ پیراؤ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوشت دزن وغیرہ ایک سو ہی داس کش ہو تو  
 اوکے تارک سے پیرا میں پس خوش ہو تو حالانکہ اوہون نے سب یاروں پر برابر  
 مٹا کیا کہنے کے کہ کہی سو ترک زن و گوشت و خورد و خواب یا تعمود حضرت یحییٰ تھا  
 کہ کس کو دل میں خوبی عبادت و عبادت کی گئی ہو کہ بہت سیکیا **قولہ**

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی کر دینا میں دوست کی کیا حکمت  
 کہ لوگ خط نام علی صمدی خاتم قد

نو چہی جواب دینے کہ حضرت مس پروردی وحی پرستی دونوں کے لئے ارشاد فرماتے ہیں اور  
 ایکس مرتبہ کاشاؤ نفس پرستی آباد کرتے ہیں فیما بین فرق باریک پر دونوں کی راہ پر  
 و تار یک پر عریض ہے کہ جو جس نے مسلک دون پر خط خیمہ چمکیا اور کمارہ از اطران و  
 حریف لیا ہوا مرتب خط خیمہ آگاہی وحی اور بیان گوش و خیمہ سے کونامہ کی تہیج  
 ملا مرتب عائد پر اور بدلت سکی را حضرت تائد ہے قولہ و نیز در مجمع مسلم روایت غالب  
 بعضیہم لا تزوج النساء الخ اس روایت سے ثابت ہے کہ اصحاب میں سے کئی نے نیکو ایک  
 ایک امر پر عہد کیا تھا کسی کو ترک نکاح اور کسی کو ترک گوشت میں چمکیا تھا اور کچھ دشمن  
 نہیں ہو اور چندان معص گزشتہ نہیں بلکہ بہت آسان ہو اور باعث عزت و شان ہو و چہ  
 ہے ترک لذات حرام تو ہر دانی و علی کے لئے عموماً ضروری اور استعمال اور نگاہا غنور ہا  
 جس کا نام دنیا مشہور ہو اور کسی ترک بطلانہ او لیا مامون ہو وہ لذت حرام نہیں ہو اور شیرازی  
 و زنا کاری و خیرہ برا کا نہیں بلکہ لذت طلال ہو مانند پلا و شیر مال ہو اگر ترک نیل سے مراد  
 ترک لذت حرام ہو تو کون خاص اور کون عام ہو کیونکہ واسطے ترک حرام کے سب کو  
 برابر تاکیدی بلکہ یہی بنیاد اکثر وعدہ و وعید ہے غرض کہ جو کوئی تارک لذت حرام ہو وہ  
 داخل عوام ہو اور جو کوئی تارک لذت طلال ہو وہ اہل کمال ہو و عجم و سیکانامہ کہ لذت  
 دنیاوی سے کنارہ کرے اور ہنگ و زخت و بیج گیاہ سے گزارہ خوام مافین کو ترک  
 دنیا کے لئے حکم ہو یا نہیں بر تقدیر اول دنیا سے مراد کھیل ہے اور اس باب میں تحقیقات  
 مافین و نہاد کیا ہے بذات ترک دنیا خود نامکن محال ہو اور مانند اجتماع اسان پار  
 ہے اگر دنیا سے مقصود لذات فانی ہیں اور خواہشات نفسانی تو حضرت و صحابہ کو واسطے  
 ترک دنیا سے روگردان کیا اور صحابہ نے کس واسطے انکا کہنا مان لیا فی التہقیق علی  
 فی مطلقہ جو حال ظہرین پر مثل فہم دست انیسویں ملتی ہو بر تقدیر دوم یہ حدیثیں جو مسند  
 نبائی ہیں پائین اور انکے کچھ معانی ہیں پائین غالب رسول اللہ ان دنیا سے ہر

[illegible]



است و مطابق سنت و کتاب پس بیدار گردید و در خواب گفت خداوند چو دوا و دین بپارون در  
 پادشاه رسیده شکستگی او را ز سر نو لذات نفسانی بکمر بسته کی خطاهای او را بشناسد و سرگشته  
 شود و بهترترین بپادشاه میفرستد این بملوی محمد علی قلیج طبع شمسائی که درین اوصاف است  
 طبع نفسانی **سقوط الحجاب** ازل بین ریت از صبح تسلیم نقل میکنم تا برضا خلف و موافق  
 هر روز که میفرستد آشکارا کرد و فقال الم خبر انک تصوم و لا تغزو علی الیل فلما فصل خان بیک  
 افطار و تفک خطا لاک خطا ضمیم افطرو علی و تخم پس فرمود حضرت عبید الله بن عمر و اصحاب که  
 یا من خبر رسیده است که روزی میداری و افطار میکنی و تمام شب نماز میکنی پس مکن آنرا  
 چه بر این نشان تو خطی است و بر آن نفس تو خطی است و بر آن اهل تو خطی است پس روزی دوا و دین  
 هم مکن و نماز هم بگذار و خواب هم کن و نیز وصیت تسلیم و بیت فقال بعضهم لا تزوج النساء و  
 قال بعضهم لا کل اللحم و قال بعضهم لا انام علی فراش خود الله اتنی علیه فقال یا مال قوم قالوا  
 که از آنکه او بکنی امی و انام و صوم و افطرو و تزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی بپیر  
 بعضی گفتند که نکاح بازمان نخایم که بعضی گفتند که گوشت نخایم بعضی گفتند که خواب بپوشیم بعضی گفتند که نماز  
 نیناکت برده پس فرمود که چه حال توهاست که چنان چنین گفتند بیکان بن نماز هم بگذار  
 و هم نخایم و روزی میدارم و افطار میکنم و بازمان نکاح میکنم پس بر که بازگشت از شدت  
 سن نیست ازین بر اهل انصاف پوشیده نیست که این نصیحت آنحضرت موافق جمیع عمل بهم  
 مطابق فعل است چه بیداری تمام شب صیام روزی یا ترک نکاح و ترک کلام یا ترک  
 شستن و غسل یا رسائی ترکین چیزان نیست **جواب** آپکا مخالف تواند آمد هر چه می  
 سے کیسویر البته پیشوای جناب هر روز گوشت بخورد یا با فقریرب آید و او کی هر روز گوشتی تسلیم  
 هر کی بلکه شهو و منظور نیست تعلیم هر کی اب آید و هر کی یادش دیجاتی بود و هر کی  
 جناب کی هر روز دعائی فاش کیجاتی بود اگر ده هر روز در اینها تو افکند حق بین زبان هر  
 طبعی بگذاشت تا خود بپوشد که جو گوشتی تو گوشتی که خط عبادت بپوشد و خط نفس بین نگا و ده

یہ جواب دینے کے لیے کہ ان دو بار شاہ کرنا اور نہایت یا غصہ کے بعد بیل لگانا ناسانی عمل نہیں  
 اور قابلِ دخل نہیں اکثر اوقات ان کا استعمال خود آرائی و معنائی ہوا اور برعکس شریعت عقل  
 و انسانی بلکہ شیوہ زمان بازار ہی ہر جنہوں نے سر سے چادریا اوتار لی ہوں **۵** اللہ سے ہم  
 حدیث کی اور جو خوشی و نشاط تھا اور نہایت مستی تمام رات ہاں ہاں ترمذی تین اگر حضرت  
 سرین گوندی ہوئی چار چوٹی تین نہ بہت بڑی نہ بہت چھوٹی تین چنانچہ من ام بانی بنت  
 ابی طالب اہل بیت خدیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا کہ قد تہ ولا ریح غدا یعنی ام بانی بیٹی  
 ابی طالب کی نے کہا کہ رسول اللہ ہمارا پاس مکہ میں ایک بار اور آدھے تین چار بیٹیاں  
 آئیں ہی ہوئیں فقط اگر اصحاب حضرت ذکر دنیا کہتے تو حضرت ہی وہی تذکر کرتے اگر اصحاب فرماتے  
 کرتے تو حضرت بھی وہی چہا کرتے اگر اصحاب کر تمام کہتے تو حضرت ہی وہی کلام کرتے چنانچہ تین  
 ترمذی چون چوکلنا اذا ذکرنا اللہ نیا ذکرنا مسنا واذا ذکرنا لاخرة ذکرنا مسنا واذا ذکرنا لا اہل  
 ذکرنا مسنا یعنی تہو ہم لوگ جب ذکر کرتے دنیا کا ذکر کرتے اور سکا حضرت ہی ہمارا ساتھ اور جب  
 ذکر کرتے تو ہم لوگ آخرت کا ذکر کرتے اور سکا حضرت ہی ہمارا ساتھ اور جب ذکر کرتے تو ہم لوگ کھانی  
 کا ذکر کرتے اور سکا حضرت ہی ہمارا ساتھ فقط اس حدیث کو ثابت ہے کہ حضرت ولداری صحابین  
 اوقات گذاری کرتے تھے اور ان ہی حیلون سوش کر عرب کی سپہ لاری کرتے تھے اگر اسطرح  
 مداومت سکاری و عیاری نہ ہوتی اور خاطر خواہ ہر ایک کی ولداری نہ ہوتی تو جہاد میں اس قدر جانا  
 شکاری نہ ہوتی اور صورت کار براری نہ ہوتی تخت سلطنت و دولت نہ ملتا اور ملت ختمت و دولت  
 رسل اگر معاہدہ تحصیل آخرت پر قلع ہو تو تھے حضرت مانع ہوتے تھے کہ جماعت ہر جماعت ہو  
 اور کلام نہ ہو کہ جو کوئی جو معرفت پر عسکار ہو گا وہ لوٹ و مار و فساد ہو گا و بیچار  
 ہو گا حمل سترین کتاب ہر کہ او بکہ و علی ذمہ جو ذکر قیامت شکار و سولامت و ہنگر ہو گند  
 کھائی اگر گشت و جوبی و جلع سے حذر کریں اور عبادت و ریاضت میں ہر سر کریں جس وقت  
 محمود جب ذیہ مال گوش کیا بہت خوش کیا کہ جو کچھ ہم نے ملاح کی ہے وہ موافق رہا و موافق

میں عایت و کرامت کی گواہی کرتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور جو کچھ  
 ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اور سورہ احزاب اور سورہ  
 احزاب میں مذکور ہے کہ ان کے اوصاف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوصاف کی  
 پر شائع مندرجہ ذیل حدیث میں مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 نقل کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں میں عیسیٰ علیہ السلام سے  
 ایک تہذیب ہوئی تھی اصل عبارت ابن قیم رحمہ اللہ جو حدیث عیسیٰ علیہ السلام کا  
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے  
 کائنات کا دور رسوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کی اشعار اور حدیثوں کا  
 منہ سے نکل کر ہر قوم کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 میں سے ایک ہے اور ان کی بارگاہی حدیثوں کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف میں  
 روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایاہم یعنی میں اور حضرت ایک  
 کبر سے میں رسول اگر کچھ میں رسولوں کے لئے کو لکھا تا تو آپ وسیعہ کو دہوا لئے اس کو  
 زیادہ مذہبیت اور اوس سے نماز پڑھنے کے اکثر اوقات میں عیسیٰ علیہ السلام کی سمانی کرتے تھے  
 عیسیٰ علیہ السلام کی سمانی کرتے تھے چنانچہ شامی ترمذی میں عیسیٰ علیہ السلام کی سمانی کرتے تھے  
 کفر سے سروریش میں شاد کہتے تھے اور خدا کے ناموں سے پکارا کرتے تھے اکثر  
 سرزمینوں میں سیاہ ڈالتے تھے اور جو دال شاد کالی پہاڑی میں ماہ نکالتے تھے فرما کر  
 سے مانگ جو جو دنوں کا ساگ جو اصل عبارت حدیث ترمذی میں ہے کہ کان رسول  
 علیہ السلام کثیرین منہ وکثیرا منہ یعنی نبی رسول اللہ کثرت سے تیل نکالتے  
 سرسار میں اور بہت لنگھی کرتے اپنی ڈال میں اور بہت رکھتے تھے خطابوں میں محمد علی  
 یہی کہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پکائی  
 کالان کی اور جو کچھ کسی خاندان کے واسطے منوع ہے وہ منوع ہے ہر ہم رسولی صلی اللہ علیہ وسلم

۴۰  
 انشا اللہ تعالیٰ کہ اگر کرمی  
 حق میں نہ ہو تو وہ بھی  
 ۴۱  
 کیا کہیں کہ میں نے  
 کیا کہیں کہ میں نے  
 کیا کہیں کہ میں نے

کہ جس نے یہ سب کچھ دیکھا وہ بے گمان و بے فکر کا دل تھا اور یہ سب کچھ دیکھ کر  
 بہت محبت کا ہی وہی آئین تھا اور ہر کس نے نیا دین تھا غرض ان کے حضرت کا وہاں  
 شہوت بیکار عورت پر نگاہ کرتے تھے اور بیت الحرام محبت تھا کہ چونکہ رجب اول تھا  
 میں نہ پڑھتے کہ ان کے شہوت کے بطور میں نہ نظر کرتے جو وہ راہ نہ ناسر کرتے جو نہیں تو یہ ہر کس  
 عین کے نظر تو ہی حضرت نے اپنی بی بی سے بہتری کی اور وہاں ابتری پی وہ ایسی عورت تھی  
 کہ جس کی خوب نگاہ کی کی محبت تھی شاید کہ خال خوشو و شہوت و عین کے جو کہ با آمد و علیہ  
 خاطر میں ہو کر دیکھ رہا تھا اور وہی خوب نگاہ کی کرتے اور غائب و غل رہتا تھا تب پھر ہی  
 کہ نہ ہر گز دل نہ نہ رہتا اور دیدہ باطن ہوا شک کے میدی نہ پہتا جو بیکس عورت کے بطور خاطر  
 حضرت راغب ہوتی تھی اور سپر اجابت واجب ہوتی تھی اگر شہوت دار عورت حضرت کو خط  
 نفس منظور ہوتا تھا تو اس کا شہوت طلاق دینے پر مجبور ہوتا تھا بہر حال حضرت کی عمر تھی  
 عورتوں کی خواہش میں تیر ہوتی تھی اور طبیعت مقدس کا حق محبت عائشہ سے سیر ہوتی تھی  
 عہد حضرت کے چھ عیاشی میں گزری تھی تمام عیش و عشرت اور کھانا کھانے کے ساتھ ہوتا لیکن  
 مدام نہ جو کوئی استغناء پابند ہوا وہیں ہوا اور کسی کو نہ کسی باطن لا وہاں زیادہ از حد نالائق ہو  
 اور بدترین طلاق ہو دیکھ حضرت سچ نے باوجودیکہ کسی عورت کی پناہ نہیں کی اور یہی شہوت  
 جاہل نہیں لیکن ایک سوزن کہ محض نا چیز ہو اور کتنا زہر شیر ہو قہر الہی کی سدا ہوئی اور  
 باعث حرمان و گناہ حالانکہ سچ نے وہ سوزن عہد انہیں لی تھی اور نہایت سوشی پر انہیں سوز  
 کی کیا حال ہو گا اور جس کا جن کو جو رکے بغیر نعمت جنت کو انہیں ہو اور کھیر آرام کا  
 سہا نہیں بی بی کا تہو کہ سولہ نجات ہو دین عائشہ ختمہ آجیا ہے یہ عقیدہ سرور کا ثابت  
 مقام یہاں ہے جبکہ عائشہ پر ایہ پاک سو عاری ہوتی اور رطوبت حیض آگے انعام سو جاری  
 ہوتی حضرت اس کے اپنے سر میں نشا کرتے تھے اور دست عائشہ حائل کردن و چاہنے  
 شہوت تری میں ہر حالت کنت اجل راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انما عین

کہ جس نے یہ سب کچھ دیکھا وہ بے گمان و بے فکر کا دل تھا اور یہ سب کچھ دیکھ کر

کی بیباک تھی وہ فریاد کیا کہ لڑکائی کا ملاوہ اس کے دل سے نہ ہونے دے یہی دعا سن کر  
 جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا جوئی پر مرتضیٰ ویسے ہی وہ لکھوئی اگر کر کے تھے بقدر  
 حضرت کے عیال و انداز نبوتی تو ان پر زبان عادت طبع و راز نبوتی بیان عادت کی  
 بات کا بہت اعتبار ہو کہ وہ دختر یا زنا اور حضرت کی راز دار ہو کیا سنا دین کہ ایک  
 بی بی نے فرمایا کہ حضرت کی چھاتی میں تم کا مارا اوس عورت کی مانجھ اوس کو دشتی کی کہ  
 تھنے کسو اسے اس قدر شوخی کی حضرت نے فرمایا کہ تو بت بے اگر عورتیں اس سے زیادہ نکلا  
 کرین تو یہی ہم صاف کریں پھر فرمایا کہ تم میں بہتر وہ ہو کہ اپنی عورتوں کے ساتھ بہتر  
 مدین تم سے بہتر ہوں اپنی عورتوں کے ساتھ خطا اس حدیث سے لازم آتا ہے کہ محمد صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے خیر البشر ہونے کا باعث یہ ہے کہ عورتوں کے ہمراہ حرکات و اسباب کر کے اور اسی تخل  
 میں منہج اوقات کرتے تھے پھر وہ اب اعلیٰ میں حدیث ہے کہ کوئی تم میں اپنی عورت  
 حیران کی طرح نہ کر پڑے بلکہ اول رسول راہی کرے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ رسول  
 سے کیا ملام ہو فرمایا کہ بوسہ کلام پر انتہی اس حدیث سے شکست ہوتا ہے کہ حضرت و ان  
 شریف و از عیال تھے اور سام طرز و انداز و باشی پھر اسی کتاب میں جابر سے روایت ہے کہ  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کو دیکھا پس اپنی حرم میں جا کر حاجت روا کی یہی اپنی عورت ہے محبت  
 اور فرمایا کہ جو عورت مرد بردو آتی ہو بھروسہ شیطان ہو جو آتی ہو ہر گاہ تم میں سے  
 کوئی شخص کسی عورت کو دیکھے اور خوش آئے تو جابہ ہو کہ وہ اپنی بی بی سے محبت ہے وہ انتہی  
 یہ حدیث دال ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر مانند بلبل زار بقرار ہوتے تھے اور شل  
 اور بہا گھر بار بھی جاتے تھے کہ اس کے سبب خندان و نازستان پہل کیا دین اور لاشع  
 خیار کہ یاد میں شل جو شل جا دین انہوں جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھا اور اسی سبب یاد کیا آ  
 و کہ غراب تھا اور دل تہہ سیما شیا نیاس جو عورت از تو پلے وہ دل و تنہائی  
 ان حدیثی میں یہ بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ انہیں جو بلکے و کبریا جیسا نہین

کی بچی منیج کہ ہندو سالہ نو عروس ہی محمد بن کو ماتھے کی نشان دہی کی۔ **باب چہم** میں اپنی  
 کا ہے کہ گویا قتلہ زیبا نگارے بدستگاروں کو اس کو حسن و جمال کا ذکر نہ کرے کہ سرور انعام کیا  
 اور نہ نہان فی انھو جامع عشق خون آشام پیا نہایت بی تاب کی لودہ او فطرانی دی **باب**  
 درآید جلوہ حسن از رو گوشت و ز جان آرام بر باید ز دل ہوش و روایت ہو کہ منید و حید کلیمی  
 حدیث میں آئی تھی محمد مصباح کو صفی کی عروس میں دوسری زن دی اور خود وہ مشک  
 چمن گلبدن لی فقط کہ کن عروس کرتا ہو کہ صفی لیتا تھی عقل و ادب کا نہیں ہو اور نہ خود  
 سگ خوراک انسان پاک نہیں یا لہ سیمین ہو کہ عورتوں کے لئے زیارت قبر کی رخصت پہن  
 ہے اور زیارت قبر حضرت کے معاف نہیں فقط وہ دہ بعد مرگ ہی حضرت کا حجر عورتوں  
 کے حجرے سے خالی نہیں ہو سست است کو بدون شراب تکفام جمالی نہیں جلد اول **باب** میں  
 کے باب چہم میں ہو کہ اجنبی عورتوں پر نظر کرنا اور اس کے ساتھ خلوت میں بسر کرنا حضرت کے لئے  
 مباح ہے اور دوسروں کے حق میں مباح پہرہ راج البنوت کے اسی باب میں ہو کہ اگر  
 محمد مصباح کو کسی بیگمے مناکحت منظور ہوتی تھی تو اس عورت پر اجابت ضرور ہوتی تھی دوسروں پر  
 اس عورت کی خواہش نگاری حرام ہوتی تھی اور ممانعت ارسال رسول و پیغام ہوتی تھی اگر  
 خاطر خاطر حضرت کسی خاوند الی عورت سے نکاح کی طالب ہوتی تھی تو اس کو شوہر اپنی عورت کے  
 طلاق دینی واجب ہوتی تھی فقط خدا کا حضرت کو کس کس کی عورت پر نگاہ ڈالی تھی اور رو؟  
 جو نفس کی کیا کیا راہ نکالی تھی آداب دعا میں ہیں کہ محمد مصباح سے کہہ دینا ایک بات  
 تھی اس مسئلہ میں ابو بکر آپا حضرت کو اس کو نکالت ٹھہرا یا پس عائشہ سے کہہ کہ اول تو بات  
 کہتی ہو یا میں کہون عائشہ نے کہا آپ ہی کیے مگر جوٹ نہ کیے ابو بکر نے عائشہ کے منہ پر اس  
 زور سے طمانچہ مارا کہ اس کے منہ سے خون جاری ہوا پس عائشہ نے محمد مصباح کی پناہ لی اور انکی  
 پس ٹپٹ جاپی اور سوقت حضرت نے ابو بکر سے کہا کہ میں نے تمکو اسٹو نہ بولا یا تھا انتہی  
 اس حدیث سے صریح ہوتا کہ عائشہ ابو بکر کی سگی تھی اور حضرت کی منہ لگی تھی **باب** وہ بی بی حبیبہ

ملک سنی اسپ یا شہرچہ ایک محل مشہور جو بین سندھ و بلخ کی آلودہ شمل ملک و سمرقند  
 قتل گشت خان عالی ہے جس کو بکر ظفر عالی اپنی محل میں بانی ہو مبادتہ کذا نامہ ہی و سمر  
 پیادہ سہفت بائیں بود آمد دست برداشت و گفت اعظم عطنی مرکباً قدیمی چند روزہ بود کہ کی  
 مادیان سوار خان کی سپہ قوس نفس مرموم آزار بخورد کہ از مادیانیش ہمازم زادہ ہر خاک شاہ  
 از مرقدر ماجز افتادہ دیز سحاب از حوات را بتیر تا زیادہ کشید کہ زدہ کشتہ را بر دوش گیرد بالچو  
 بدو چارہ میدود و باشک کہ صوبہ باہر دنا لید کہ اجرم منی ماصوت من لعل عطنی مرکباً لعلنی عطنی  
 زندہ مرکباً لعلنی انہی سیران سوکاسکے کہ مرکب سنی سواری مافور و چوکی ظہر ہو کہ خدا محمدیہ  
 را از دل زمین بیاماناد حقیقت آب گل نہیں پہچاناد نہ زاد کہ سوار کرتانہ کہ زیر بار کرتانہ  
 حجاب فکر و عمر و ہوتا تو کہ نہ مضمون دعا او سے اور موتا مقین تو چو کہ امام حسن حضرت کی پشت  
 پر سوار ہوتے ہو گئے اور حضرت او کے نیچے شل را ہوار گرم رفتار ہوئے ہوئے گئے کیونکہ حسن کی  
 بسیت بڑی ہوئی تھی بلکہ عادت پڑی ہوئی تھی کہ گاہ گل ہے پشت حضرت پر ساری کرتے تھے  
 کو مان شتر پر عاری و شتر تھے چنانچہ صحاح سے من روایت ہو کہ ایک بار محمد حبیب نماز مغرب میں  
 مسجد کہنے کے لئے زمین پر چڑھے فی انور امام حسن او کی پشت پر چڑھو جب تک کہ اپنی رانہی  
 سے نہ اترے انفاس حضرت پڑے ہی پڑے گدھے خیال طال از خود او کا اوتار ناخلائ  
 مہر وہ فاما بلکہ عین قبر و جنا مانا خدا جو کوئی مطلع گرفتار آل و عیال ہوا و خواب بین بھی  
 خیال نازای محال ہو ۱۰ اگر گرفتار پاکند عیال و گناہ لاوگی بند خیال چن لوگوں پر  
 حالت جہالت طاری ہوتی ہوا دن بیکار ہو فرزند و گاہے زن کی سواری ہوتی ہوا فسون میں  
 روز بندہ کہ کن ہنوگا یار و اسلام میں قدس ہنوگا کون اس قدر تلاش کر لگا اور عصمت میں لگنا  
 فاش ۱۱ چاک کہ تاہرین اسی غم سے گریبان اپناہ کون کھول لگا تراند قبا سیر میدہ  
 اب بیان چند رہا مات عشق انگیز و سنی خیز ہے اور تنگدے قافیہ و سنی گریبے طبع ہو  
 و عیور میں ہر کہ جس وقت محمد صاحب فرمود ان خبر کو زبردت بیکار او طوطہ نشینہ خجندی اخطب ہو

خیال کی کہ اگر کجیاں آخر دو سال کے بعد میں ہوتی ہیں پہلے کے دیکھنے پر میں اور محمد کا کسی بھی  
 در حضرت کی سیری خاطر کلمہ ہے رہے عرض کہ ویرنگ تماشا دکھلایا کئے غلط سواری محمد علی کہ  
 جواب محمد صام ہند میں اس حدیث سے انکا کہتے ہیں اپنی جہالت پر اصرار کرتے ہیں اگر وہ پہلے  
 نے صحیح مسلم و بخاری پڑھی ہوتی اور اویس کے دل میں محدثین کی بہت گنتاری گزی ہوتی تو انکا  
 محمد و قرآن سے بیزار ہوتے اور وہ اسلام میں سہارہ دگا راب و نکو یہی مناسب کہ حضرت کے  
 ماتمین ماتمہ دین اور اس کا خیرین اور نکا ساتھ دین جو کہ کا نہ ہے پر سوار کریں اور محمد با علی  
 مردان کا حضرت کی طرح تاج حکم زن ہیں اور خوشنودی بی بی میں حاضر جہان و تن ہیں  
 ۵ حکم بی بی صاحبہ حکم خداست ہا پنجہ بی بی صاحبہ کو یہ سوت ہا تندی میں ابن عباس  
 سے روایت ہے کہ محمد صاحبہ کو نام حسن کو اپنے دوش پر سوار کیا اور بطور مرکب فدا کسی شخص نے کہا  
 کہ اے حسن مرکب خوب ہے حضرت نے جواب دیا کہ راکب بھی خوب ہے ایک سلمان نے یہ حدیث اردو میں  
 نظم کی ہے اور قطع نظر از حیا و شرم کی ہے ۵ او کو کا نہ ہے چڑ پاڑ ماہر بارہ اونٹ بنتے تھے  
 احمد بن محمد ہ سولف ہدیۃ الامنام و اعجاز محمدی نے ہمارا اعتراض قبول کیا اور نسبت امام حسن  
 مہر ل کیا معصفت خلعت الہود و سوط الجبار کہتے ہیں کہ حضرت بطور مرکب تیز رفتار نہیں ہو کر  
 اور محکمہ صنادید کہا نہیں باقی حدیث حق ہے اور برسی ازوق کہہ کن عرض کرتا ہے کہ ہر چند ان  
 حنفی و ترمذی خالی ہے اور خلعت الہود و سوط الجبار کی صدق مقالی ہے مگر ہم نے بناو  
 عقل و خور ڈالی ہے اور حدیث ترمذی سے وہ چہ ثبوت معنی مذکور نکالی ہے کیونکہ اگر حضرت  
 مرکب بی جہل نہ جلتے اور انسانیت کو حیوانیت سے مانند قال نہ بدلتے تو وہ سلمان او کو  
 مرکب حسن کو را لبہ ہمارے ناما کو تنگ سے خلاف واقع اختیار نہ کرتا قطع نظر ازین اگر محمد صاحبہ بطور  
 مرکب رجوازی نہ کرتے اور امام حسن او پر سواری نہ کرتے تو جنابہ سالٹ ماہ اپنے تئیں مرکب  
 اوسین کو راکب سلیم کہتے اور اوس سلمان کہ جواب میں نامناسب تکلم نہ کرتا حالانکہ محمد صاحبہ نے  
 اپنے مرکب ہونہ پر آ کر کیا اور ذات بابرکات کو اسے پائنتہ قرار دیا کیونکہ انست عرب میں



و باری نیز خواست است ای اگر سواد می نمود این حدیث بر ائمه صلوات الله علیهم و علی آلهما و سلم  
 سے پریم ساکنی تو نیز زیادہ تر کہ بگے ہو یہ حدیث بھی صحیح میں کمالی گندہ میں احمد و حاکم  
 اصل بر حال چنانچہ صحاح الاثنی عشر میں ہے کہ محمد بن ابی اسحاق بن علی السیاری و سنی  
 علی و دعت کی دے قص کر تو ہے ان میں ایک در بیان قص کو ہوا پھر ماوراء غائب ہوا پھر  
 کتاب کے صفحہ ۱۲ میں ہے کہ ایک وقت ابو اسحاق بنان ولی و بعد قص میں شغل تھا اور ابو سعید  
 و سنانی کرنا تھا پھر اسی کتاب کے صفحہ ۶۰ میں ہے کہ ابو اسحاق غزالی وغیرہ چند اویا اللہ قص  
 کرتے تھے اور ابو سعید رضی اللہ عنہما یہ ایک بہت تباہ فطرت کرہ الا وہ کیا صفحہ ۳۵ میں ہے کہ شبلی و زہری و  
 وغیرہ و ادیا سرود گاتے تھے اور پڑھتے تھے پھر اسی کتاب کے صفحہ ۶۰ میں ہے کہ ابو اسحاق غزالی و سنانی  
 و قص کیا تھا پھر اسی کتاب کے صفحہ ۵۹ میں ہے کہ شبلی چند شبانہ روز زیر دخت قص کرتا تھا  
 اور ہر جو کہتا تھا کہ کون ہے کہا کہ حال کیا ہو ادا کیا اس دخت پر فاختہ کو کوہتی ہو میں اس کے  
 ہوا ہوا ہو کہتا ہوں جب تک شیخ خاموش ہوا فاختہ بھی چپ رہی اس کا سنا ان کا ایک  
 بیہوشی و جو شبلی صوفی با حقیقت و بچی ہوا کسی بھولہ فراموش کسی دہراؤ و ناچاریات و بھولہ  
 یہ کرتا تھا ہوا ہوا ہوا فاختہ کرتی تھی کو کوہ راجیک کلاس رقص کو خوش و ہوشی و فاختہ  
 ہرگز نہ خاموش ہوا و خون پر آدھ تھا ذکر قمری و ادھر شبلی ہوا شغل ٹھہری پوشکات بن پڑا  
 ہے مسلمانوں کے لئے لہو و لب کی دایک و منہا حالت و اللہ تقدیر آیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 یقوم علی باب جبرئی و الحوتہ بلعوان بالحواب فی احمد و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر فی  
 الا نظری بمسیر میں اوند و عاتقہ تم قوم مع اہلی حتی اکون انما اتی انصرف فائدہ و اقدار ہمار  
 علی شہ اسن اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حدیث یہ کہ عائشہ نے تھا سمجھو اللہ کی بیکہا ہر  
 نے یہ کہ کھٹے ہوئے اور ہر روز ہر چہ اپنے کے اور جیسی کہہ لیتے تھے ہنیا رو سجدہ میں اور  
 رسول اللہ انہی چادر سے میرا پردہ کر رہے تھے تاکہ دیکھ نہ سکیں بل ان کا وہ بیان کا انوں  
 اور ہونہ ہوں حضرت کیسے پھر کہہ رہے واسطے خاطر یہ کہ ان کے یہاں تک کہ میں ہر روز ہر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ  
 فوجیات نظر فرمایا اور ان کے کنبہ کی رسمہ فقال لی اما تبت اما تبت فوجیات قول لا لا  
 منشی عنہ اذا طلع عرفا وفض الناس و منها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شیا طین جن  
 قد فدا من عرفات فوجت رماہ التردی یعنی عات کہتی ہو کہ وہ سہل بلکہ پیشے تھے کہ میں نے  
 ایک شورا و آواز لڑا کیوں کی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہے تھے اور وہ بچا کہ زنان جہشیدہ اور  
 لڑکیاں گرو پیش اس کے ہیں فرمایا کہ اسے عائشہ آواز دیکھو تماشائین آئی ماورین فرسویا  
 کی کا نہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لڑتے تماشادیکھا پس حضرت نے فرمایا کہ اسے عائشہ پر عوی میں نے  
 کہا کہ نہیں اس عرصہ کو کہ دیکھ کر کہ قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو ناگاہ و غور و فی نہایاں  
 ہوئے اور پیٹھ پہاگی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے ہیں کہ شیا طین جن و انس سب ہم سے بھاگو  
 ہیں پس میں حضرت کے کا نہ ہے سے اور آئی قطعیہ حدیث اس بات پر بھی دلیل ہو کہ محمد صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی نسبت عمر حسب کمال ہو کہ محمد حسبہ نے اجتماع شیا طین کیا اور عمر نے او کو چھو نذرین کیا اگر  
 مخالفین کی نصیحت نظر ہوتی تو کب صحیح بخاری تو سلم پریم ساگ سے ڈر کر ہوتی ہرگز صحاح ستہ  
 پر ناز نہ کر تو اور پریم ساگر پر زبان لمن دراز نہ کرتے اگر پریم ساگر میں طاعت و بازی نہ رہی  
 کرشن قدسی جناب مذکور ہو تو صحاح ستہ میں یا کوئی و قصص صحابہ رسالت مابہ طور ہے  
 امام غزالی دیکھیں سادات میں قصص صحابہ کی پوشین جس کین میں اور بزم موفیہ اسلام کی  
 شیعہ کین ہیں چنانچہ اگر کسی از خود حالتی اظہار یکنہ و قصص کند و ابودچہ قصص صباح ستہ کہ  
 رنگیان مسجد قصص میکہ نہ عائشہ رضی اللہ عنہا بنظارت رفت و رسول صلی اللہ علیہ وسلم با  
 علی رضی اللہ عنہا گفت کہ تو از منی من از تو علی از شادی این قصص کہ و چند با یکا بندہ میں زد  
 چنانکہ عادت عربیہ شد کہ و شادی و نشاط کنند و با جہر منی اللہ عنہا گفت تو میں مانی بخلی  
 و مطلق مانیر از شادی قصص کہ و زید بن عارت رضی اللہ عنہا گفت تو ہوا و سوگامی او نہ  
 شادی قصص کہ کہ پس کہو کہ مجھ پر این حرام ست خطا میکند بلکہ غایت این آنت کہ بازی باشد

[illegible]

بی بی مولی صاحب کا حضور پر تو محبت و محبت سے شہادت دیتی کہ میں نے اس وقت کو سمجھا کر چلے  
 مولوی محمد میرزا انصاری کے لئے تفسیر نبوت حضرت مسیح کے لکھ کر کہ نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 سالہ چوتھے اور دندان و دمان پیری کے ذوالہدیٰ توی بی عاقلہ کو اپنے کاہن پر پھیلایا  
 مردوں کا لالچ پیٹ بہر کہ دکھایا چنانچہ کیا سعادت میں ہر کہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ اس کے کہ  
 یہ زعید زنگیان و مسجد بازی سیکر مذکور صلی اللہ علیہ وسلم گفت خواہی کہ مینی گفتم خواہم  
 و ایستاد و دست فراداشت تاس زخندان بردست و نہاد و دم و چندان نظارت کہ دم کہ چند  
 بار گفت میں نہایت گفتم نہ و این خبر و صحیح ست و ازین خبر پنج نصبت معلوم شد یکے آنکہ بازی  
 و ابو و نظارت چون گاہ گاہ بود حرام نیست و دبازی زنگیان رقص و سرود بود و دوم آنکہ در  
 مسجد سیکر مذکور آنکہ و حضرت کہ رسول اللہ علیہ وسلم در آن وقت کہ عائشہ را آنجا برد گفت و نکم  
 یا ابی اعدہ یعنی بازی مشغول شوید و این فرمان باشد کہ اگر ہ سے نظارت کہ جو دیکھا خوش  
 شدہ و را بود سے کہ سے کہ یہ خواست کہ اور ابر بخاند کہ آن از بد خوئی باشد چنانکہ خود و عائشہ  
 ساتھ و از ایستاد با آنکہ فلاحہ بازی کارا بود و باین معلوم شد کہ ہر اس وقت زنان و  
 کوہ کان تادل ایشان خوش شو چمن کار مارگون از خلق نیکو بود چنانکہ کعبہ کن عرض کرتا کہ  
 کہ جو کچھ نام خالی کی راست گفتاری ہو وہ انتہائے عبارت صحیح سلم و بخاری ہو مولوی سلام اللہ  
 نبیرہ شیخ عبدالحق دہلوی نے جو از عنان میں ایک سال بنایا اور محمد علی خان مراد آبادی فرادہ کا  
 عربی سے اردو میں ترجمہ کرایا ہے اس سالہ میں بھی افسر کی حکایتیں ہیں اور زبان شاعرا  
 سے روایتیں ہیں ان میں سے ایک یہ کہ کہ زعید چند شخص سیاہ رنگ پر و نیزہ و خود  
 بازی کرتے تھے جس وقت زعید سے فرمایا کہ آیا تو چاہتی ہو کہ دیکھی ہیں نے کہ بلے ہیں رسول اللہ  
 نے ہم کو پس خود اس طرح استاد کیا کہ میرا خسارہ او کے خسارہ شریف بہ تھا اور وہ خسارہ تو خود  
 سے ہی اعدہ تم کو نامی بازی کو جانا ہر گاہ ہم کو ملال ہو افرمایا ہم کو سعادت کہ تا پہنچیں ہم کو بلے  
 پس ارشاد کیا تو رواد ہر خط مولوی سلام اللہ نے بھی سلم و بخاری ہی سے یہ معجزہ کیا اور اہل



اب ہر لوی آدمی اندوہ انداز ہیں ہر کسب و کار میں سب سے پہلے احتیاط سے  
 متفرق کہ یہ سب کچھ اس قدر اہم ہے کہ وہ ہر حکایت و قصہ شری کرشن باقاعدہ گویان ہو  
 وہ بہت بالا آواز پر کہے کہ یہ تشریح اس قدر موجب قیاس است لیکن سب سے پہلے  
 آواز از یہاں کہ اگر کتب متبرہ ہوں تو علم الفیت متفرق است بالفاظ و عبارات و کلام  
 ایک تہ سے [اعتراضی کہ یہ سب کچھ برآئی ہو جس سے حجاب و عریضی پائی دے] مگر  
 جو فی کذب نظر آئی اگر ہر لوی حسب عقل و تدبیر ہو نہ شادہ کرے تو کچھ نہ مخالفت محال نہ کرے  
 یہ خود اذیت کہ نشین ہو گا کہ اعتراضی متفرق کہیں ہو گا کہ یہ دشوار ہو جائے کہ بہت اہم  
 تاہم ہر لوی جی کو ترمیم نہیں آتی کہ اپنی اعلیٰ فاش سے انعام کرتی ہیں اور یہاں اعلیٰ  
 پر ناحی اعتراض اب بحت و عریض ہو گا کہ اگر اس سے پہلے ہی حکایت و قصہ شری کرشن مخصوص ہو  
 ہے یا نہ ہو کذب و بیرون ہو ۵ دروغ اور مخالفت کو نہ بہار و دروغ آدمی رکن  
 شریک کہ کتب نہ ہوں اس روایت اشارت نہیں ہو اور سند بہ جھگوت و بھارت نہیں  
 پس ہر لوی حسب کلام کہ کہہ نہ کوئی سے اعتقاد کریں اور بالفاظ و کلام پادار کریں  
**رسمی** اسے ناسپاس دیدہ اور کذب زکن و ذرا تہام و بھت و کذب اشارت کریں و کہند  
 نہ ہر لوی و ہر جا خود نشین و اندازہ گلیم خوش پادار کریں و اب محسن و خبی ابکار و کاجا  
 داخل کتاب ہوتی ہیں اور ہر ایک غرض و طرائف اور آفتاب ہوتی ہیں **قولہ** آواز از یہاں کہ  
 کہ اگر کتب متبرہ ہوں تو علم الفیت متفرق است خطبہا گوت کہ کتب متبرہ ہوں آپ عرض کرتے ہیں  
 ہوں و عرض کرتے ہیں ہر تقدیر اول آپ کی بات کا اعتقاد نہیں ہو اور قیل و قال ایمان نہ رہتا  
 نہیں ابھی ہر ایک بات چوتھی ہو اور سب کچھ اپنے جناب کی راہ لونی ہو بتقدیر و دم میں ہوں  
 و اعتباری بہا گوت میں استدعا کیا ہو کہ اس کے دین رسالہ طویل کیا گیا ہو جس کے مال  
 تو اعتباری بہا گوت محال ہو اہل ہی ہو کہ کتب متداولین ہوں و اعتباری بہا گوت و کتاب  
 دین اور ہر ایک بہا گوت میں اسے لونی نہ ہو کہ کتب میں لونی جنسی گناہ و نشات و بھت



ایک ایک دوست دار واقعہ اسرار کتبنا ہو کہ جہنم جو مسلمانوں کی سوا اجماع پر نظر والی ہو  
 اور حاکمیت قرآن و حدیث اکثر نکالی ہو اور سدن ہو کسی کو مؤلف سوا اجماع کی بات کا اعتبار  
 نہ لیا ہو کہ وہی آدمی ہو کہ فکر کا خریدار نہ رہا کہ ساری حقیقتیں بدیشتین خیانت ہو کہ تو مسلمان  
 کو بھی امانت ہو کہ **چوتھا** چوتھا چوتھا کہ از دست مطرب غم و خوشال و آب  
 مثل حسن زقرات محمد علی ہو اور تشریح اعلا فی دلی قولہ روزی و سفرین و جناب است  
 تاب تیز فقیہ قطب متعصب ابو داؤد تیز رفتاری نہیں ہو اور صدق و دعویٰ محمد علی ناگہی و باز بکا  
 نہیں ایڈ اسلام ہو ایک نام غالی ہو جسکی تحریر دلی آہو گیر سے غالی ہو اس کی کیا سعادت  
 نہیں مل حدیث مذکور بہ طور کی ہو اور ساری محمد علی کو لئے تجویز تھا جو ن پر کی ہو جہاں تک  
 یہ سچا سن اہل خود چندان طبیعت ہو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تا آنجا کہ باعائش رضی اللہ  
 عنہا بہم دود تا کہ پیش شود و رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیش شد دیگر بار ہوید مذماتہ  
 و پیش شد رسول صلی اللہ علیہ وسلم گفت یکھیکے این بان بشو یعنی اکنون برابریم ہم  
 یہاں بھی مذکور تیز رفتاری نہیں ہو اور شکوفہ زار غلبند سوا اجماع کے لئے باد بہاری نہیں بلکہ  
 فقط و دیدن مذکور ہو جبکا تہجد و ڈرنا مشہور ہو کہ کوئی دیدن و تیز رفتاری میں تیز نہیں کر سکتا  
 اور فرق تشریف و طب تجویز نہیں و حیوان جنگلی ہو خواہ شیر خوار اسد علی ہو علاوہ اسکے  
 مخالف و موافق واقعہ ہیں اور محدث و مفسر کاشت کہ محمد و عائشہ تنہا سفر نہیں کرتے تھے اور  
 بے لشکر کسی سرزمین نہیں گذرتے تھے پس اگر کسی سفر میں و ڈرنا اختیار کیا تو حجاب شیلانی تا  
 ہاں کیا کیونکہ اگر سرور و لشکر سفر میں بی بی کے ہمراہ پیادہ ہو گا اور دو ڈر نہ پڑا مادہ تو ممکن نہیں ہو  
 کہ لشکر اسکی بی بی کو حجاب مذہبی کے ساتھ کہ سبقت لشکر کے ہوا عائشہ نے پیادہ یا دیا ہی نہیں  
 ہوگی تو سر پر چادر یا حجابی سنبھالی ہوگی ساری محمد علی نے سر چند جواب حق میں حجاب کیسے پر کیا  
 ام المؤمنین و انعام کیا حدیث ابو داؤد ہو کہ معملہ نصرا و یہو جیو عن عائشہ انہا کانت  
 عند رسول اللہ فی سفر کانت فساترہ قبضۃ علی رطلی علما علت اللہم ساقبۃ قبضتی قال ہذا



عہدہ خدائے تعالیٰ ہوا اگر دو دن اور دس میں میں اس کی ہونا چاہتا ہوں اس لئے  
 میں کامل ہونا چاہوں جو سے گری بہت بڑا ہے غفل اور غفلت اور غفلت اور غفلت  
 قول میں مطابقت دیتا حالانکہ کہ کئی شے گریہ و رونا اور دس میں میں جانتا اور حکمت حضرت کے  
 قابل ستائش نہیں تھا علاوہ اسکے حدیث ایسا کلام ہو گا کہ کبھی شے میں سرور شام  
 انہام ہو گا اگر مجھ سے کہے تو ایک جو سے ساتھ دونا کسی طرح کی ورزش ہوتی تو شب  
 روز اس کی بزدالت بلا غفلت ہوئی حالانکہ حضرت نے تمام میں وہ بار کلام کیا ہی مر آئینہ غلط  
 کا خاص و عام کیا ہی بنا برین دونا اور دس میں میں جو کوشیدہ داشت نہیں اگر باغیر  
 دونا اور دس میں میں کیا جاوے اور بظراف واقع عرض کیا جاوے تو بھی یہ طرز رسالت مآب کی  
 لایق نہیں ہوا ورنہ اس نبوت کو کمال شایقی نہیں شاید کہ حضرت نے اس واسطے دونا نے کو  
 ورزش تسلیم کیا جو اور بی بی عائشہ کہ تعلیم کہ جو وقت دست چھوٹ کر جان بری و توار  
 جو چار چار بار ماہ روزار جو کوشہ عافیت میں تنواری رہو اور محفوظ از روز خمر کاری اصل ہو گا  
 اگر کہ ورزش انبیاء کے لایق ہوتی تو عربوں سے سلامی گل پہلو انون سو غایت ہوتی گردان ہند  
 ہند سے بازی لیتی بلکہ مردان جہان دولت مفروری تھی پیغمبروں کا کام پیغام رسانی  
 ہے اور پہلو انون کا کام پہلوانی اب نشئی خامہ مدبر اسرہا سولت سوط الجبار جو اور اسکی  
 بلکہ کا خوشکار سوط الجبار دس میں ابی واد و این حدیث از عائشہ باین مضمون  
 مرویست کہ روزے و ریغز میں و رسالت مآب تیز فقیہ میں ور گذ شتم بعد انان کہ جسم شدہ چپا  
 تیز فقیہ حضرت و گذشت الحدیث دین قصاص سے نہت کہ عتلا یا قتلا مذمومہ باشد ملک  
 و مایسکہ بیشہ ہمارا با اعتدائش ہو آمد اعتقاد ساقبت بجمعات لازم بود کہ عالی از دستہ  
 افراد ان نیست جواب میر و مدعی حسب ذکو کی کتاب بنو نہیں دیکھی کسی استک مش  
 ابو داؤد نہیں دیکھی اگر او کچھ گذر شات صحاح سے وقوف ہوتا اور یہ سہار کہ سحاب  
 اسلامی کثوف ہوتا تو تیر حدیث میں غلط کاری نکو اور دونا کا نام تیر زاری کہ

ماموں کو مکان دیکھا اور تمام جگہ پر جان مارا اور وہاں سے جو اشیاء ملیں  
 تجزیہ ہوا انہیں محمد حبیبؑ نے دوزخ میں اتار دیا اور اس کی کہ فرما عائشہؓ سے کہی سبقت لی  
 پس فرمائی کہ اب درمیان ہمارا اور تمہارے مساوات ہوا کہ ایک بار ہمارا اور دوسری  
 بار تمہارا ہوا غلط بیان سے ظاہر ہے کہ جب تک اوقات حضرت عائشہؓ میں تیر نہ ہوتی تھی کہ  
 طبع طبیعت عالی سیر نہ ہوتی تھی مخالفین نے اہل قراض کے جواب میں گفتگو سے حفاظت کی جو  
 اور میان محمدؑ نے محل سے گھر سے مسابقت لی جو مولف ہدیۃ الامنام و المباحثی و  
 غلغلت الہند کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے ساتھ ملاعبت و بازی کرتے تھے یا اوج و زور  
 پر سرفرازی کرتے تھے محمد حبیبؑ کے دوزخ سے لے کر انہیں ہوا اور تکذیب فقیر اندر میں ہوا  
 اصرا نہین میان محمدؑ علی نقہ عتیدت حبیبہؓ یہ بھیہو کیا ابطال پر شمار کرتے ہیں اور اپنے  
 پیران پیر کو کاوش مارا کرتے ہیں اب ہم میزان انصاف لیتے ہیں اور ہر ایک کا جو اسباب  
 و منادیتے ہیں اس قسم کی بازی و ملاعبت کیلئے بہترین ہوا اور ہرگز اس پر نہیں کریں  
 یہ بیکار قصوں بھٹانے سے سوا جو اور ولی نبی کے لئے باعث عار و علی الخصوص بحالت چہا  
 سا لگی زن و وارزدہ سالہ کے چہا و دوزخ نا اہل اور اک کی راہ میں ملاعبت و بازی نہیں کر  
 اور کو آفاطہ ترکی و تازی نہیں ملاعبت و بازی و قسم ہر ایک متروک و ممنوع اور دوسری  
 مروج و شروع اول حکمت حضرت ہر کہ منکر اہل غیرت و خیرت ہر دوم اکثر کے نزدیک  
 مرد و عورتین ہوا اور یہ اہل اسلام و ہندو نہیں چنانچہ غلغلت الہند میں ہر کہ گلے اپنی سنگھ  
 کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالتے ہیں اور ساری کلفت ایک ساتھ نکالتے ہیں گاہے اس کو  
 دست ہوتے ہیں اور شراب شوق و مست گلے اس کے سینے سے سینہ ملتے ہیں اور ہاتھ  
 و پیرینہ دلاتے ہیں گلے اس سے دوش بٹوس ہوتی ہیں اور ہر یک جو دوش علی ہاتھ  
 کو کوئی قسم کی ملاعبت اپنی بی بی کو کہے تو مخالف متکا گریا نہیں ہوا و جب رو کو سنا  
 ہیکہ وہ ہاشیہ انیس نہیں مگر انیس پین کو کوئی بی بی کو ساتھ لیکر وہ دہر گاؤں دوش

چنانچہ سورہ بقرہ میں ہے کہ حالت جن میں عورت کے نزدیک تھاہر کسی بات میں اور کھانا  
 نہو مثلاً غافقہ اور النساء فی البیض واناظرہ بین حتی یطہرن لاقا طہرن فانہن یعنی ہیں کہ نہ  
 طہرن سے حالت جن میں اور صحت باؤ نزدیک دیکھنے یہاں تک کہ پاک ہو میں جبکہ غسل  
 کر لیں پس پاس باؤ دیکھنے مثلاً بلبل مدح حضرت گل عشاء عائشہ پر اس قدر دل باختہ تھی کہ  
 وقت مرگ ہی اویں سو کی فاختہ تھی چنانچہ مدارج النبوت میں موابہ لہ نہ سو نقل کیا کہ کھ  
 تہا ہونے مرض الموت میں عائشہ کو کہا کہ میرے لئے مسواک منکر اور اول تو او کو کہنے آج ہیں  
 طہر کر پس کھو دے کہ لذت بوسہ پیغام پاؤں اور بخت تمام چاؤں تاکہ تیرا اور میرا اختلاف  
 اب وہاں ہو کہ او مجھ پر تلے موت آسان ہو کہ ۵ رشک بجا لگا میری زبان کو زبان  
 ہو کھو عاتب بن شریب اچانہ ہے عائشہ کے شوک کی برکت سے محمد صبا پر کا موت آسان  
 تھا اور جلاد اہل مہربان سنہ میں عائشہ کو مروی ہو کہ محمد صبا نے مرض الموت میں فرمایا کہ  
 مجھ پر موت آسان ہوئی کہ سفیدی کف دست عائشہ کھو معاند و مہربان جان ہوئی اس  
 حدیث کے سنی شیخ عبدالحق ذکھلہ ہے کہ محمد صبا کو تشق عائشہ بدرجہ کمال تھا کہ او کو بدو  
 صبر حال تھا لہذا جنت میں صورت مدقہ بنائی گئی اور صورت رفیقہ لائی گئی تاکہ حضرت پر  
 موت آسان ہو کہ بلکہ اتنا دھربان فیض سان ہو کہ کو نہ دو ستون کے اجتماع میں طاعت  
 زندگانی ہو اور ہر ایک بات کی آسانی ہو ۵ بہار عمر ملاقات دو سدار ان ۳۷۰ بیہ ظائف  
 از عمر بادوان تنہا حاصل تقریر شیخ صبا یہ کہ عائشہ کو غیر محمد صبا دنیا سے انتقال کرنا نہ  
 جانتے تھے اور بخت غنہ برشت کو اس کے بدون ایک کشت سزا بخت آتھے ۵ بناؤ لگا  
 بھی بخت کو میں بنناؤ لگا اگر نہ ہو گا کوئی وان تمہاری صورت کا ہر گلہ گلہ حضرت عائشہ  
 کے پہلو دفعا کرتے تھے اور عالم فعل کا دورا کرتے تھے صلح اہل سنت میں یہ تھا کہ ایک  
 با حضرت نے بطرف ابو وقب جمع کیا اور عائشہ کے ہاتھ دوڑا نہ روک کیا عائشہ اس  
 حرکت بیز گام ہوئی کہ حضرت کی تنگی تمام ہوئی ۵ بڑھ گئی وہ نوجوان وہ پیر پیر گیا

ایک محبت مبدیہ کمال کی تھی اور اکثر اس کا استعمال کرتے تھے۔ موصوفیہ کو دینی برتری  
 دھننے تھے اور ترکیب بتا دیتے تھے۔ سلطان مدنیوں سے واضح ہوا کہ جو خوشی میں حضرت  
 شکر سیاتیا اور شکرہت پر صلوٰۃ ہو اور شکرہت عاقل کی بروایت کرتے تھے اور ان  
 رضا جوئی میں شکرہت سے چاہتا ہوں بلداول مارح البتہ میں آیا ہو کہ ایک با محمد حبیب عائشہ  
 کے کہ تم کو اس انشاء میں ام سلمہ فراموش کیے۔ طہام حبیب عائشہ فراموش کیا۔ ایسا انشاء مارا کہ  
 کا اسے ٹوٹ گیا اور طہام ہاتھ جوڑ گیا محمد صبا فریالہ کے کتبے جمع کر کے اور ان میں طہام  
 دوسرے ماضی کے سانسے عائشہ کی طرف سے مذکور کیا اور کہا کہ انہی مان کا غیرت فرمائی کہ  
 شکرہت ہوا لہذا اس فریالہ کو آپس عائشہ کو گھوسے دست جام لاکر اور اس میں طہام لگا کر  
 خادمہ کے حوالہ کیا کہ تاوان جام جام جو اور تاوان طہام طہام انتہی شیخ عبدالحق کہتے ہیں  
 کہ یہ حدیث دلیل ہے کہ اگر عورت کی حالت غیرت میں کوئی حرکت خلاف ہو تو اور افادہ سنا  
 ہو وہ ہے **۵** وہ بی بی پیر کے تھی شکرہت کی وجہ وہ تھی اس فرحیت جو کہ غرض کہ محمد صبا  
 رضا جوئی عائشہ میں عزت کر رہے تھے اور ان کو حرکات واپس پیر ولید دختران انصار کو حکم نہ لگا دیا  
 ولداری عائشہ کے عبت بازی کریں اور لوح باز چھ نقش طرازی اگر عائشہ کسی برتن جو پانی پنی  
 تو محمد صبا اس کے شکرہت کی جگہ اپنا دامن لگاؤ اور مڑو شربت ورو شیرہ جان پیا اگر عائشہ کوشت  
 کھاتی اور استخوان شکرہت میں دباتی حضرت اس کے ہاتھ سے استخوان لیتے اور اپنی شکرہت میں لگاتی تھی  
 جس جگہ وہ عائشہ کھاتی تھی حضرت کو کچھ پسوند آتی تھی اگر محمد صبا کو مسواک کی ضرورت ہوتی  
 قواہ کی ضرورت ہوتی کہ اول عائشہ اپنا آب کاغذ تر کرتی مبدیہ محمد صبا کو شکرہت میں گنتی ہیں  
 حضرت مسواک کرتے اور دھون مسواک لپکا لپکا جو دیکھ حضرت روزہ دار ہوتے مگر عائشہ ہر دو کے  
 ملنگار ہوتے پھر محمد صبا نے عائشہ کو کانچہ چڑھایا اور مشیون کا ناچ پیٹ کر کھایا یا پھر  
 عائشہ مایوس ہوتی اور ناک فرامیض کہ حضرت اس کی نعل میں سرور کر تلاوت قرآن کرتے تھے  
 رویت معین رضی اللہ عنہا مان ہادی مامین محمد صبا کی یہ حرکت برعکس قرآن تھی اور مخالف

کہ یہاں حضرت علیؓ کا خطاب پروردگار تعالیٰ کی طرف سے ہے جس میں حضرت ابو جہلؓ اور سہل بن عمروؓ نے  
 بابت سرگت کی نامزد حساب اکثر احادیث ہیں جو انہی نفس پروردگار کی حضرت پر  
 ولایت کرتی ہیں اور وہ جلات صاحبہ سالک انہا بہم نقل معنون حدیث شریفہ کہ  
 ہیں اور قطع نظر از قافیہ درویش و ارج و انداز میں صحیح بخاری سے نقل کیا کہ جب  
 محمد مصطفیٰ ﷺ باشرت غیبت کرتے تھے تو ایک لڑکی اپنی ساری عمر توں محبت  
 کرنے تمناواروئے گلیاں تھیں فقہ اس حدیث کے راوی ذوالنس سے فقہ کیا کہ آیا محمد مص  
 کو اتنی قدرت تھی انس نے جواب دیا کہ جیسا قدرت تھی اوکو اوتعالیٰ نے تیس مرد کی قوت  
 مرحمت کی تھی احمد دست مبارک میں کلید فتح الباشہ ہے وہی تھی ابن سعد فوطاؤس  
 صاحبہ نقل کی جو کہ محمدؐ کو جمیع قوت چل مرد کی وہی تھی یعنی روایتوں میں آیا ہو کہ مرد  
 بہشت سے پیدل مرد کی قوت کہتے تھے ایک حدیث میں ہے کہ ہر مرد و عورت کے لئے اکل و تر  
 و جماع میں تو مرد کی قوت و بجائی ہے پہر ایک روایت میں ہے کہ محمد مصطفیٰ نے فرمایا کہ میرے  
 لئے جبریل ایک طرح کا طعام لایا میں نے ذوالنس سے قادی سے برا نام کہا یا پس جماع کرنے  
 میں مجھ کو قوت چیل مرعاض ہوئی پہر عائشہ سے مروی ہے کہ محمد مصطفیٰ نے بیوی جس عورت  
 اکی تنہا کی خدمت میں وہ ہی اویکے لئے عطا کی عورتیں حضرت کو بہت عزیز تھیں خواہ حرمہ خواہ کنیز  
 تھیں قصداً حدیث یہ ہے کہ بعد نبوت حضرت نے جس عورت کی شراب و عیش و سرگئی طار  
 لایا مال کی اوتعالیٰ نے اویکے لئے وہ خور و حلال کی وہ سے فقو کا حامل ہے کہ حدیث  
 کہ عورتیں بہت پیاری تھیں خواہ بیاہی خواہ کنواری تھیں اس واسطے حدیث احمد میں ہے کہ  
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو دنیا سے تین چیزیں پسند ہیں طعام و نسا و طیب پس باہر چو  
 اور نہ پایا ایک چیز کہ پایا نسا و طیب کو اور نہ پایا طعام کو انتہی مقصود حدیث یہ ہے کہ  
 صاحبہ عورت و خوشبو سے خوب ت اور شاہی اور دیدہ و دماغ کو خاطر خواہ طراوت  
 پہنچائی کہ جیسا کہ چاہیے طعام نہ ملے اگر صبح ملا تو شام نہ ملا پہر حدیث ابن مسعودؓ کہ محمد مص

کہ سداہ دونوں کو اس باغ میں سوراخ کھود کر دینا اور ہر سو گندہ کو اسے اس سوراخ میں  
 سو گندہ پوری کر کے اور کلا ضروری کر کے سداہ در حکم ابراہیم پر عمل کیا اور مضمون سو گندہ بدل دیا  
 قطعاً بایمان محمد علی محمد کریم کہ طرین شری کرشن شجہا ہی یا قادیہ موصوفہ ابراہیم اچھا اگر  
 قصیدہ پادین دکان مبارک ہوگی اور مولوی جی کے کھدے سے متاع شرم ہوگی تو ہماری  
 طرف رو کر نیکی بلکہ مقابلہ عام ہندو نہ کیے گئے بر تقدیریکہ مذہب ابراہیم و محمد ایک ہو تا تو محمد صاحب  
 کے نزدیک وہی مہذوبیک ہو تا مگر سو گندہ نہ توڑ تو دوبارہ ساریکے پیوند نہ جوڑ تو سونہ ساد کی  
 تفسیر زایدی میں کہ جن دونوں ایوب خیر بتلا بلا تھا اور طبر مبارک آتش معیت جلا تھا اور  
 ایوب دن رات ضروری کرتی تھی اور کچھ ملتا تھا اس کی خواجہات ضروری کرتی تھی اس ناشنا  
 میں ابلیس نے شکل عیسیٰ کر اور بیعت طیب برآ کر اس کو کہا اگر تجھ کو اپنے شوہر کی منہستی  
 منظور ہو اوسکی دوا گوشت جو کہ شراب لگو جو کہ جھوٹ ابلیس نے یہ تدبیر بتلائی وہ چار کی ہیں  
 سے شراب لگو رو گوشت خنزیر لائی ایوب نے یہ چیزیں دیکھ کر پیش خداوند فریاد کی اور سو گندہ یاد  
 کہ جھوٹ صحت پاؤنگا اس بی بی کے صدمہ جو بنگاؤنگا جبکہ ایوب نے صحت کیا ہی پائی صحت  
 حال سے آگاہی پائی کہ بی بی سعدوہر اور بالکل ابلیس کا تصور ہو پس اپنی سو گندہ شکستہ  
 کرنی چاہی فی الحال آسمان وحی آئی کہ پشت زوہر پر ہوا تکے مار اور اپنے سر سے بار  
 سو گندہ اذنا مخالفت نہ کر اور شکست سو گندہ میں جہیز کر چنانچہ سورہ ماد میں ہر روز خدا  
 بیدک ضغٹا فاضرب ہر دلا غشا یعنی لے اپنے ہاتھ میں جہاڑ پس مار ساتھ اس کے اور بت  
 چوڑا کر تمہاری فقط عایا میان محمد علی انشا فائین کہ کلام شری کرشن پسندیدہ ہوا  
 سخت ارغدا سے ایوب بنیدہ ہر اگر میان صبا غیرت کہتو ہو دین تو سہار سائے رو کرین  
 اہل حق سے ارادہ گفتگو کرین کیونکہ زماؤنگ ہر اور مضمون رنگارنگ اگر کبھی وقت  
 ملے گا تو خاطر خواہ تجھ تفصیل پہلے گا ۵ اشیم ورو دل تمام نشدہ باقی داستان بعدوا  
 شب ہر کچھ دہلادہ مار یہ قیلہ مضامین نے گفتگو کی تھی اور برائت حضرت جبریل مجھ نامور ہے

اپنی گمان و کردار جو کوئی درپاس بات کے رہیگا کہ لڑنے کو میدان لاؤ اور کجیاں اور کجیاں  
اور بارگروں اور سکے تن سے اور تلوں کا کرن پر کچھ ادھیا ۹۰ میں کلمہ یا نشو و بہت آیا کر  
و حفظ عہد و بیان متعرض فی اپنی طرف نہایا ہے ہوا یا نشو و بہت اور کلمہ کلام کہ کچھ بہتر  
کہ جسکو دوسرے شخص نزدیک لارہے گئے گوش بھی نگلشن زبان کا غلوچہ تھا لارہے تھے فیصل محمود  
جو جی میں ستہ بہتر ہو اور گمان کو گن میں نہایت محاسب فرمواے نفس کے لئے سو گند توڑی  
اور بپاسخا طرہ یہ جاریہ رہتا خداوند چوڑی شری کرشن نے ارجن سے اوچے بہت پر عمل کیا  
لارہے اسکا بل فرمایا اور یہی ملکست خالی نہیں ہوا اور بجز نشیت لاریالی نہیں ہوا اور یہی  
راپچ کوئی الخ اگرچہ بظاہر گن گنکوے ارجن برعکس طرقت تھی مگر دراصل میں حقیقت تھی پھر  
مولوی جی اوکو کیونکر خلاف شریعت قرار دیتے ہیں اور کوسو طراپی گدن پر مذہب بنا لیتے ہیں  
ارجن نے جو اپنی تعریف کی اور سکھ بھی یہی حال ہو اور رستی کو مال مال ہر ذرہ برابر بھی درم  
نہیں ہر صبح صادق می فروغ نہیں پس اوکو شرع کے خلاف نہ کہیے اور محض لاف و گداز  
نہ کیے **قولہ** حایا لا حسب فرمایا کہ طریق تعلیل قیوم کہ در شرع مامین ست بہتست حفظ  
حق سے انکوائف مذکیئے اور دلائل مذکیئے محاسب نے سو گند شکنی شروع کی اور سہل انونے  
رسم کفارہ موضوع کی شری کرشن نے ان میں کو کوئی کام نہیں کیا کار سو گند شکنی و عہد  
بہتر فی انجام نہیں دیا لہذا کار و بار سچہ اسلام میں اوصل کرشن مالی مقام میں برابر تھی ہیں  
ہے بلکہ مشابہت ذرا بھی نہیں اگر حقیقت حیلہ ابراہیم والوب مذکور ہوئی تو سنی مولوی جی  
مشکوہ ہوئی اسواسطے ہم بطور افتصاد رقم کرتے ہیں اور دست مؤلف سوط التجار قلم کرتو میں  
دفعہ اول دفعہ الاحباب ہیں جو کہ جمہورت باجرہ (لفظہ ابراہیم سے اسمیل جنادہن دل  
سارچہ کہ شک میں سنا حتی کہ سارہ سو گند کجائی کہ جب تک تین عضو باجرہ قطع نہ ہو  
خاطر جمع نہ کیے باجرہ چاہہ پھر دست تمکانات سے اسقد تیرا ہی طاری ہوئی کہ جمالت آہ و  
ناری شہادی پہلی پیل ابراہیم نے سفارش ارجن میں ہی سبندول فرمائی اور یہ بات قبول کلامی

کیا اور شراب شرک و فحشاء و باطنی کفر تھا جس میں جو ان سے اٹھا تھا ان ہی حال میں  
 اُنہوں نے طاعت ان قبل عتبات البتہ و حرامین ظاہر نہیں ان قبل وجہ الالب ماہی الام  
 قال یا رسول اللہ ان کمین کہ ان ان قال بل خبر ما قال ان کمین خبر ما قال بل خبر ما قال  
 اور ما قبل الام و الاخر قبل الب قبل ہوا و ماتحت فی سینک تہی بی آیا ایک شخص محمد ص کی یہاں  
 پس کہا اوس نے یا رسول اللہ میں تو قسم کھا رہی ہوں کہ چرمون و دوا نہ پینت کی چو کہٹ کو اور  
 حرامین کو پس حکم دیا و سکھو پیہ نے اپنے بچے سہرا و راسی مان کے ہاتھ چوسنے کے لئے کہا اوس  
 شخص کو کہ اگر نہیں مان باپ دے سکے پس فدا یا کہ چرم قرین اونکی اوس نے کہا کہ اگر نکلتا  
 ہو سے اونکی قبروں کو حضرت فرمایا کہ بیچ دو خط ایک کو مان کی قبر شیر اور دوسرے کو باپ  
 کی قبر پس چرم اون دو دون کو او گنہگار ہو اپنی قسم میں خط موافی تحریر عبد اللہ نو مسلم کو  
 قبر چوسنا اور اسکے گرد گہون شرک فطیح ہوا اور بدتر از چرک صیح محمد ص تو سو گند شکنی کے  
 لئے جو ٹا بہا نہ کیا اور سلا نون کو تیر شرک کفر کا نشانہ چل آئے حضرت نے عہد و سو گند و خاک  
 اور عدم لزوم کفارہ پر اکتفا فرما کر امر غلام شریعت میں شمول کیا اور عہدہ توحید و ایمان سے  
 معزول پیچیدہ سلام کا طرز و انداز جس پر مسلمانوں کو فخر و نام ہے مقرر شد اُنہوں کو دین و  
 مانند دل و دیر و دین کہ مخالفت عدل و عقل کرنا کہ یعنی قرآن کے مقابلہ میں ترجیح دینا  
 عقل کہ تاسو سہا کہ ترویک جہا بہارت فرمان یزدان نہیں ہوا کہ کتاب سمان نہیں بلکہ کتب  
 ہندوستان ہوا و تملہ گد ارشات باستان مقابلہ تاریخ و کتاب سمانی لایق نہیں ہو گل  
 خیز ہر و ہر نگ شقایق نہیں اگر مولوی جی عقل سنی رس کو کام لیتے تو یہ یادیں و الزام  
 دیتے ملا وہ اسکو اہل عبارت جہا بہارت گفتگو نہیں ہوا و ترجمہ مرہو نہیں با فراط و تغیر طبر  
 ماوی ہر کب سنی و مطالبہ اسی ہر مخالفت نہیں دیکھتا کہ جسے بھینہ عبارت حدیث و قرآن  
 رقم کی ہوا و سلا نون کو گو کہ سبقت ہو گان قلمی ہوا جن نے کسی ہو عہد و بیان نہیں کیا اور  
 وید ویران و دینان میں دیا بلکہ نے دل بن کہا کہ جو کوئی یہ کلمات مجھ سے کہے گا کہ وہ شرک





اور اودہ دیکھو کہ میں نے خداوندی و پیر زو افرا کہ در حقے قرآن میں ہی خدا (علیہ السلام) کی  
 کہ سورہ تحریم میں کہ پہلے نبی ایسا ہو کر اور پیغمبروں و جو کچھ کہ وہ اور نہ کر دیکھو کہ کوئی ایسا نہ کر سکا  
 اور ایسی ہی دلیل کہ دعویٰ کی مطابق نہ آئیگا اگر کہ پیغمبر و جیسا کہ نبی وقت نہیں گیا اور فرمایا  
 کہ نصف قرآن در سورہ تحریم کہ کوئی نصف میں اشارہ کیا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قولہ  
 یعنی مخصوص یا حضرت نیست بلکہ عامت پر کیا کا وہ مؤمنین فقط بلاشبہ کلام پیغمبر اسلام  
 ہے و عامت کے حق میں ملا کلام جائز نہیں جبکہ سو گندہ شکنی فرمایا کہ تو میری دین کے لئے اس  
 کیا اگر امی قولہ دیکھو یہ قتلہ مذکور نیست فقط بلاشک ہو گندہ شکنی و عہد پر نبی علیہ السلام فرمایا  
 سو دوی محمد علی کو کیا معلوم کہ قتل ہو جو میں اور خرافات سے محمد اگر او کو قتل دوزخ میں ہوئی  
 تو کب طاعت جہاں عرب و کفار ایمان و دین ہوتی **۵** بعض دیکھتے ہیں کہ حق کذب عقل یا  
 بے فائدہ و بیرون کند **قولہ** چہ درین نقض عہد نیست فقط یقین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نقض عہد کیا خوا  
 قربت ماری میں جبہ کیا خواہ شریعت شہد کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور یحییٰ کہا کہ میں نے فلا نام  
 اپنے اور چرام کیا اور توس نفس کو رام کیا و اللہ میں ابدا فلا فی چیز استعمال میں نہیں ملا ونگ  
 اور فلا ناصید جال میں نہیں مل سہون یحییٰ کو عہد کہ ہو یا سو گندہ و دن کا ایک منہم ہوا نہ  
 فقط یحییٰ و دیگر پیغمبر اگر آپ کو اس میں گفتگو ہو تو یحییٰ جو کان وگو تو صرف عہد ہو سو گندہ و فیما بین  
 تفاوت قلند **قولہ** و لما لا اقرام اسم الہی او اذکارہ واجب شدہ فقط اگر اذکارہ واجب نہ  
 تو حضرت کے لئے بد بھلائی مناسب ہوتا حالانکہ حضرت نے کفارہ نہیں دیا اور بدل سو گندہ شکنی  
 کہ اگر نہیں کیا جبکہ حضرت نے اسم الہی کا احترام نہیں کیا اور بدل سنا ہی کا التزام نہیں تو آپ کی  
 گفتگو نا کارہ و اودہ نامناسب و کلام براہیم و سارہ اگر حضرت نے سو گندہ شکنی کا کفارہ دیا ہو  
 اور کسی حدت و خسارے اسکی جانب اشارہ کیا ہو تو حوالہ دیجو احشیم برائی کو و بنا لہو جو  
**قولہ** میں بجا عرض باقی نماز فقط بلاشبہ جب تک کہ صاف و دروہ انسانی پرگی ہو گندہ  
 شکنی حضرت کی شکایت باقی پرگی ہو چکا گفتگو سے دلیل ہوئی و سنی آیت و حدیث میں تاویل

ہر صحت کے لئے اور کثرت حدیث سے اس کی اس قدر کثرت ہے کہ  
چنانکہ خود وہ اور با محترمہ قطا بنیہ ابیت قرآن میں جو اس کے احکام بیان میں اس کے  
کچھ میں اور اس کے سوا تو یہ ہیں اختلافات و مثل مناسخ و جہاں اشارہ کر کے اس میں بجا ہو سکے  
کے لئے اشارت ہے اور آیت (الم غفرم) میں سو گندگی کی اجازت پر سب کا نام مستثنیٰ  
ہے نہیں معلوم کہ قرآن کس کی تعریف پر ہو وہی ہو گئی اور سو گندہ دفع کر دیا جائے  
کو آواز دیا گیا کہ مگر قرآن کچھ نہیں لکھا ہو کہ سو گندہ واجب الغسل و واجب الاغتسال ہو کہ جو  
پارہ و عورت ہو اور قرآن سے نیکی مطلب نہ کرے کیے اصل یہ کہ مگر لکھا کہ یہ قرآن کو کتاب  
آسمانی شہرہ کرنے کے لئے اور اختلاف آیات و حد کرنے کے لئے یہ بات بنائی ہو اور مطلق  
آیات چسپائی ہے **قولہ** نیز وارد شدہ الخ فرمائیے حدیث و قرآن میں وارد ہو گئی کے  
کام دعوان میں کتاب کا نام لیئے فصل و باب اعلام کیے نیز وارد شدہ اس قسم کے فقرات  
مہل کا تہمت نہ نکالنا بہت آسان ہے اصل زبان و لسان ہے ثبوت و دینا و شواہد و مانند ثبوت  
جو نہ غازیہ مومن نہ حدیث شریف و صحیح غریب نہیں جو اور ریختہ کلک کلک باتیں نہیں  
معلوم و خود اس کی اصل ہے نہ نہ را تزدید کی کلی ہے یہ تقریر بطریق سوط الجبار  
ہے مگر نہ بدکتب حمید سے بخوبی خبر ملے ہے کہ ان کی بات بارون پنکی نہیں و ملو  
تھکس بن چہ نہیں **قولہ** فہم ہم بنی جائزست کہ کفارہ وادہ سو گندہ بیکند فقط  
اگر فرض کیا جاوے کہ جو حدیث کی سو گندہ مٹائی ہو تو یہی سوط الجبار کی حدیث  
و نادانی ہو کہ نہ کفارہ کے لایں کلام کہ ناجی شان نبوت و دور پر مسج عصمت کی شب  
یہی سوط الجبار کے قرآن و حدیث میں کہیں نہیں لکھا کہ جو سوط الجبار کا کارنامہ  
ہا تواس کے اہل کفارہ دیا بلکہ جس پر یہ توہیم سے یہی ثابت ہو کہ جو مساب و خواہش  
ادب یا شہد کی اور راہ مخالفت ہو گندہ و قہدلی و مان ملانہ ذکر کفارہ نہیں ہو لیکر  
اس بات اشارہ نہیں **قولہ** چنانکہ سو گندہ واقع شدہ الخ اگر ان کی مخالفت نہ ہو

محمد صاحب فرمود کہ کیا اور چند بر غلاف اور کچھ بکلیا میں تھا کہ میں نے اس سے بڑھ کر  
 کی تو یہ نصیح از شراب کلام کی چند روز بعد یہ بد توڑ اور ساز نہ رہا یہ سے مشورۃ الفت جڑا پر  
 مولوی محمد کی نگاہ میں ہی حضرت لایق الزام میں امربانی سبانی غل جملہ **قولہ** دوم آنکار  
 دو اور کدو اصل سباع باشندہ ترک کیجئے قسم کہ قطاس فقرو میں دو کی تھید بیامدہ ہو اور جن  
 زائدہ اسے قدر عبارت چاہیئے کہ امر سباع کے ترک قسم کیا اور از غلاف شریعت الم اور کدو  
 چونکہ مولوی محمد کو گوشتداری سے طال نہیں ہوا اور اپنی تفسیح اوقات پر خیال نہیں لہذا  
 اور کدو کوئی فقرہ غلطی سے غالی نہیں ہوا اور کدو اور غل کی گفتگو غالی نہیں **قولہ** و  
 بعد از ان ظاہر شود کہ در حقیقت امر یہ کہ ترک توہم آن ہو گند کہ وہ بہترین تفسیر غلطی است ظاہر  
 ہوتا ہو کہ صحت محمد صاحب نے ماریہ طیبہ اپنے اوپر حرام کی اور تو سن شہوت کو نگام دی اور کو  
 بعد از کچھ معلوم ہوا کہ کثیرک سے محبت بہتری بلکہ بر ترازج اکبر جو اس سے پہلو سائل طال حرام  
 آگاہ نہیں تھا اور واقف از طاعت و حرمت و اہ نہیں ہیں اور وقت حضرت فرماریہ سے جحدہ  
 بتا سنا شرت ڈالی ہوگی تخصیص حرمت و حلال غالی ہوگی اسی علم فضل کے بہرہ و سرور انبیاء  
 اور پیغمبر کبریا **قولہ** سوم اول واجب لایفاست نقص آن معصیت کبیرہ است فقط حمل ہی  
 ثابت کر چکے کہ فعل محمد صاحب سے اول میں اصل ہوا اور غل مولوی جی لامامل ہوا رب حضرت کبر  
 معصیت کبیرہ ہوئے اور تاج کا تار یک تیرہ جو کوئی مطیع قول امام زادہ ہوا اسکے نزدیک محمد صاحب  
 پر دوزخ طبع کی سو گند شکنی عائد ہو کیونکہ اول انہوں نے ترک غسل کا عہد کیا اور بعد ہر عکس  
 اور سکے شریعت شہدیا استواری عہد کر لئے سو گند اللہ بھائی اور غفر شکستہ دہائی جو کوئی تیرا  
 ماریہ قبول کرے گا وہ ہی مولوی جی کو اسے مطیع ملول کریگا کہ محمد صاحب فرمودہ بر تیرہ ہی کی اور وہ  
 سو گند شکنی بھی دوی امام زادہ فرمودہ عہد و سو گند حضرت کی نسبت ترقیم کیا وہ ہی مصداق  
 رعایت ماریہ طیبہ نے تسلیم کیا ہر فرق بہت کم ہو اللہ سے کلمہ غسل غلط ماریہ حرام و ظہر اگرچہ عبارت  
 امام زادہ اپنے نسبہ تمیز بہت مگر پاس خاطر تحصیل دارد وہاں بھی زیب تہذیب عبارت بلکہ از جن

فتح است اول تا آنکه بایستی عهد بند دوم آنکه اندوخته کرد حاصل سباع باشند بر حق و غیره  
 بعد از آن ظاهر شود که حقیقت امر یک بر یک و هر یک آن سوگند کرده است بهتر است قسم اول بر او  
 ایستاد و نقص آن سعیت کبیره است چنانکه فرموده (او خوا با حقوق و غیره داد شده) ان  
 الله کان سؤالا و انتم آن او کفار و تسخ نشود و قسم ثانی با آنست که کفار داد و سوگند  
 بشکنند چنانکه در سوره تحریم واقع شده (یا ایها النبی لم تعص ما امل الله لک) و این یعنی حضور را  
 حضرت نیست بلکه عام است از آنکه کافر و مشرک و بیگانه و مشاکذ موم نیست چه درین نقص غیبت  
 و بیگانه و احرام هم الهی و کفار واجب شده پس هیچ جا اعتراض باقی نماند **جواب** اگر  
 مولوی حبیب کے نزدیک روایت ماریه مخالف اسلام ہوئی اور بر عکس وحی و الہام قرآن باغزو و چھ  
 کشتہ کر تو اور تکذیب محدثین و سرین و دود و چو نکند و ہونے کو غرض قبول لیا ہلکہ اعتراض  
 قبول کیا اقسام سوگند شکنی بیان کر دی گئے اختلاف آیات عیان سوط التجار کے ہر ایک  
 صفحہ سے تکذیب قرآن و حدیث نظر آتی ہے مولوی محمد علی کی تہر چہ جاتی ہے جو کچھ انہوں نے فیض  
 و حوالہ کیا ہے اور مطلب و مضمون قرآن تو بالاولیٰ و سکر و کثیر زبان حق بیانی پر  
 ہے اور عظمت سوط التجار و راسخ کی طرح نظروں گرتی ہے **قول** کہ تیس سوگند بدوئے  
 است الفح اگر این کاشا را ایہ پیغمبر کی سوگند ہے تو حاققت چند و چند و مقام شریف ہے کہ چونکہ  
 سوگند پیغمبرین تو بدین ہیں جو پس دو نوع ہونا و سکا خالی از تردد و ہین شاید کہ محمد حبیب کو گئی  
 قسم تہدی ہو و اور مصنف قرآن نے او کی تفسیر یک ظلم جو پری جو و اگر شارا الیہ این کا سوگند عام  
 کو ظہر اتین سم کا کیا کام ہے صرف اسقدر عبارت کی ضرورت ہے کہ سوگند بر دو صورت ہے  
 اصل وہی ہے کہ نظر اتین سم فاضل ہے اور مولوی جی کی تزیید اصل پر گواہ عادل ہے قطع نظر ازین  
 قرآن و حدیث میں دو نوع بر ہرگز سوگند کی تفسیر نہیں کی گئی بلکہ یہ بحث لوح محفوظ پر  
 ہی تفسیر نہیں اختراع محمد علی ہے لہذا الفاظ فاحشہ سے متعلق ہے **قول** اول تا کہ بایستی  
 بند و خط لادیب سوگند حضرت قسم اول میں داخل ہو و اس تفسیر کا بھی ہی حاصل ہو کہ اول

مادان فاسد و دوری اندوای چو صد گریه کنی درین مهلت بدو کی برین سلسلہ میرزا بی اچو  
کاین پنجست که از تربیت آن جناب که توان رست و دوم آنکه حضرت عائشہ کلبه  
شیرین او سحر اگر تیره بین آواره و چون در حدیث صاحب مرد و پشوار تھے لیکن او کھنڈ و لم فرب کو  
شکار تھے سہم آنکہ حضرت عائشہ کی مدد ملوئی بریا طوح کلبہ تھی کہ جس چو دل راستی نکلتے  
فاطمہ حق خستہ تھی بالیقین یہ دو فون میبیاں سلک کذاب کی راز و تیرین اور یاسکی  
کی دیوانہ بین چہام آنکہ حضرت خیرہ خود سوسیرا بنین تھی و فریضہ قتل و بہرہ یاب بنین حضرت  
عائشہ او کھون مات بناتی تھیں اور برعکس واقعہ ایک بات سہجائی تھیں حضرت  
او بچی چوئی باتون پھین کرتے تھے اسی خیمہ فرست پر رسالت رب عالمین کرتے تھے اگر کھانا  
کچھ بھی فوت تھل کرتی و جن خطاب و جواب میں فعل کرتی تو مرآتینہ ازواج کو قائل کر ڈکسوا طر  
اونچی اطاعت میں لاطائل اوقات زائل کرتی و نکافیرب کہا کرتے اور شہید کو حرام نہیں  
اور تا اب ہمارا الزام نہ کہلاتے پھر آنکہ قول امام تاجہ معلوم ہو گا کہ مدو ملوئی و فریضہ ہی عائشہ  
حضرت فکلی بابتلار پائی اور سکا مبارک حضرت میں وہ مدق دستہ قرار پائی حتیٰ کہ وہ صاحب  
فے اسی بنا پر گوئد کہائی کہ وہ ادب تک میں جیون نگاشت عمل نہ پونگار تقدیر کیا ہے  
(الم تحرم) کی بیوی شان ذل ہوا یہی صاحب اعجاز کو مقبول ہو تو باجی امراض کو مائدہ بود  
اور پہلو ملکر اندھوہنگو مولف اعجاز محمدی نو کیا فائزہ تصور کیا کہ رویتا ماریہ تنفر کیا حالاکہ  
اس صورت میں الزاموں کی کثرت ہر طوق گردن ازواج حضرت پر اکثر کا ذکر بالآبائی کا  
اب جو آلا یعنی ہم کہ سخی ہیں کہ اول محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کا فریب کہا کر اور او کو دفع پھین  
اگر ترک نہ کیا اور برعکس مدعا ہو کیا جبکہ وفا عہد شمار ہوا پھر اسلام قسم توڑی پشوار ہوا  
توبت (الم تحرم) تعصیف کی اور شہادت سکین فاطمہ شریف کی مولوی محمد علی روایت ماریہ  
سلیم کہ فرمیں کہ بعض حضرات میں ترمیم کہتے ہیں اب ہم مولوی حبیب کی بکفر کوئی غلطی  
کرتے ہیں اور فریب تعصیف کے شہر پر کھانڈاری سوط الجبار انجیم سو گند ہر دو

آیت بر کلمه و باید چه باقی ماند قطعات (المی و الله الم رسول) سے جو علم حاصل کریں جو کلمہ  
اور شراب کلمہ نام نلال نہیں ہوا ہے حضرت (آیت لم تحرم) کی تباہ و تال کو معلوم کہ حلال کرنا  
کی ایجاد نکالی اگر آیت (المی و الله الم رسول) میں معلوم کہ حلال کرنا کی کوئی صورت ہوئی (لا حرج  
(آیت لم تحرم) کی کتب ضرورت ہوئی قطع نظر ازین اطاعت رسول میں اطاعت خدا و جنابت  
خود خدا ہی پس آیت میں لفظ رسول فاعل ہو اور وصف قرآن پر کیا ہو گئی نازل مکنی نہ ہو  
کہ وصف اعمال جوئی (تفسیر حسینی) سے اور ہی سبب وہ وہ آیت تحریر کیا ہو اور بدو نہ نہایت تیر  
اصل جنون پرست یہ کیا ہو اور غیر شگفتہ خوشیدہ داو افراط و تفریط دی ہو اور بدو نہ نہایت غلط  
و تخطی کی ہر لہذا بندہ اول نقل حصار حسین و اعطای حاکم کا کہ تاہو اور علاج مکرر عیال بنین  
رعایت قائم و رعیت فرو نہیں ہو اور اصل مطلب میں تبدیل و تحریف منظور نہیں عبارتہ بکذا  
نقل است کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دہشت و آشوب سے زینب مقدار و عمل داشت و ہم گاہ  
آنحضرت بخاند و کرآمد و زینب ترتیب ضربت فرمود و آنحضرت را در خانه و صحبت آن توغی بیشتر  
ملاقات شد سے آن حال یہ ہے انداج ظاہرات گران آمد مانند و خصہ اتفاق نموده مقرر کرد  
کہ آنحضرت بعد از آشامیدن شربت عمل در خانه سے نزد ہر کدام از ما کہ در آید کہ چہم تو بوسے مطابق  
سے آید و خود بخور و خنجر سے کہ عرق خوانند و حکم کریدہ دار و حضرت بوسے خود ترا و دست میدا  
و در رواج ناخوش مقرر نہ بود پس آنحضرت رو کر شربت عمل آتاشیدہ نزد ہر کدام آمد گفتند یا  
رسول الله از شما یا خود سے آید و ایشان در جواب فرمودند خود بخور و ہم اسم اما در خانه زینب  
شربت عمل آتاشیدہ مام گفتند زینب را عمل و گوشت عرق چیدہ بود و نام زیاد آورده کہ چون  
این صورت کرد و جو گفت حضرت فرمود دست عمل علی نفسی و اللہ اکبر آیت آمد ایہا  
النبی لم تحرم الخ یہاں ظاہر ہو کہ جبندہ اعتراض روایت ماریہ بر آتی ہیں اس پر لوگ زیادہ  
آیت ہیں جبندہ اعتراض کہ وہ دن جگہ ساوی ہیں فقرات بالا او کے جاوی ہیں پس یہاں  
اعتراضات تازہ ہر اعتراض کا محض کاغذ ہوا دل آکھ حضرت عائشہ جاسہ نہیں اور دیکھی

بجای خود بخور و خنجر

از او و پیغمبر یا حق الزام نگیرد و چند مرتبه در تمام آن دو طبع بر تاسو که در آن  
بند و نافه نیند که اگر حرکت حضرت علی علیه السلام بر منی تو که در این تویم منی تو که  
اگر خدا افضل ماعمل محمد بنده و تالو که حرکت بر کسین متاخذ فعل مباد و نه تاسو که  
بر کسین متاخذ و دوی ناسزا است ای پیغمبر یا حق که حضرت نبوت مناج و معلم  
نظارین با توجک جبروت محمد صحت کثیرک دوست بهادر و بر تو لایق اعراض برنگ  
همے تویم نیک خدا محمد به پاسد گر ان گذری که او کی شکایت من آیت قرآن اوری  
او جبروت حضرت ابی منکده سوده سے دامن چین ترو او بهتری ضیفه سے چین چین تو  
کسی آیت در نزل فرمایا او حضرت کو متحمل نکر ایا جدائی منکوه بپسند خدا بنین هوئی دور  
باعث پند مصطفی بنین اس کو معلوم ہو کہ جب محمد صحت کو ماریه جاریه کر میرا رحم بانی بنین ملا و  
جاء رشادانی بنین توایت (الرحم) او سال فرمائی او را زمر نواریا بنوئے طلال فرمائی چونکه  
سوده میرزا تھی او را خیر چون حضرت کو او کی جاہ بنین تھی او را بنی ضیفه پر نگاہ بنین است  
او کی باب بن کوئی آیت ایراد کی او سوده کی داد نہ دی **قوله** بیان تویم ترک ولی و  
ان بقدریک محمد صحت در شک ولی کیا تو لاجرم مخالف حکم مولی کیا اگر کتاب زنا بنین کیا  
پنجه رسوائی کو ننگ حنا بنین دیا اگر آپکے منکھک صحت کثیرک ولی و تو لاجرم مانند عبات  
مولی ہو پس تلاوت مصحف عزیز بنین او قربت کثیر بنین فرق بنین و او را ایک کی بنسبت دو و  
کے لئے ذرق و برق بنین قطع نظر ازین اگر ترک ولی نزد یک مولی او کتاب چراغ بنین و تو  
تارک روزه و نماز سزاے خطاب از ان بنین **قوله** صبح در کلام الہی مذکور است کہ (المطہر)  
والا یزال الخ جبکہ قرآن بنین یہ آیت موجود و او بنین و مومنات کے لئے ہدایت شہد تو  
کسوتے حضرت اس آیت و اعراض کیا اور کہ منکھک صحت بر اعراض لای حضرت کا فہ ہوئی  
نمایت و نافه ہوئی برا خدا رات ضیفه و او رتھاے جان و او کو پہی حمد و بیج میان قلب  
نے حضرت کو الزام دیا کون کتاب پر کہ جواب تحت الاسلام دیا **قوله** حاجت وادہ کردن کہ ام

بہر حضرت شریف



بادجوہ و الخیر فی ہر شایہ و ہر ای شایہ کہ در دنیا بہترین جہشت خفہ و در ملکوتی عالم  
راہ ہوسری لی حضرت زو انصاف فرما کر اور اپنا قصہ بیان کر اگر قسم کھائی کہ آج سے میں تو ملیہ  
قبیلہ پناہ پر چرام کی اور شہب تیر کا نفس مار دے کی لکھام تہام لی بعد چند دن کے اس آیت  
منزل فرمایا اور دوبار حضرت سوار یہ قبیلہ کو قبول کر لیا یا ایہا النبی التوحیم الخ یہ آیت سوسہ  
توحیم میں جو درباریہ جاریہ کی تکریم میں اصل اس سرگزشت کی جو معلوم ہوئی کہ جو محبت فرمایا  
خاطر خضر مار بہ پناہ پر چرام کی سو کلامی کی شام کی جبکہ اسکے بغیر صورت یکین نہ کی اور بہتری  
نویا وین نہ کی تو یہ آیت بنائی اور خضر کی شکایت شامی اب ہم کار کلام و زبان بعد از  
گرفتن اور تصدیق شل شہر اول طعام بعد کلام کرتے ہیں **ہدیۃ الاصنام** چا  
ہیمنی خیال ہمیکند کہ چون آنحضرت بجهت خوشنودی خضر توحیم مار یہ قبیلہ برضو فرمودند این سہی  
پسندیدہ جناب الہی نشد لہذا حکم شکستن آن توحیم صادر شد کہ چرام سہی آن را کہ ملال کردہ  
است خداستالی بر تو عامل نیکند این توحیم پسندیدہ جناب الہی نشد و ازین خمی بیج نقصان دور  
معصیت نبوت لازم شود تا بد چارین قسم از ترک الی بود و از کتاب حرام شل زنا و میج و کلام الہی کہ  
است کہ (الطہر و اللہ و الرسول) لہذا الاماعت رسول بر سرہ بنشین و سونات واجب فرض گردید  
پس بہین آیت کافی ست حاجت وار کردن کہ امر آیت در گرجہ آخضرہ مار یہ چہ باقی ماند چو  
آن کلام نکالت ہدیۃ الاصنام قبول کیا جاوہ توحید صبا کوئی طرح پر تحول کیا جاوہ اول آنکہ حضرت  
ایک کی خوشنودی کے لئے دو کمر پر ظلم جو ہما قے تھے اور مظلوم و مجبور سہی اپنی زو انصافی پر صبر  
کراتے تھے پس توحید پر فزاری تھے اور مروت چہاری و مروت آناری دوم آنکہ حرکات و  
سکناات حضرت پسندیدہ جناب الہی تہین بلکہ عالی از کردہ یا انہین پس خالی غیر مروت  
اعمال البلیس مروت سے جدا انہین تھو کہ دونوں پسندیدہ انہین اب مخالفین کا وہ دعویٰ کہ جو کہ  
مصلحتی کرتے تھے یعنی خدا کرتے تھے باطل تھا اور علیہ ہستی سو عامل کیو کہ اگر انکی حرکات  
سہانی تھی بہترین تکریم نہ کرنا پسند جناب الہی تہین شاید کہ خدا سے محراب نہ حکم کرتا پتہ ہی بہین

افریقہ یعنی کئی شہری سے ملنے پہنچا دل اور سر کا جواب یہ آیا کہ افریقہ جو اس کے  
 خلاف ہے پاکست ایسی کئی شہرین پر کہ دستیاب نہیں ہو چکے ہیں کہ ہر ایک کے منظر و بین  
 کی جگہ پر حضور نہیں برآیگا سوائے جی سنتی ہیں اور شرم و حیا کی ایسی اسلو او کی کسی  
 سکوڑیں جوئی اور بیکر فکر شہر نہیں **۵** غیبی شہرین بیت فطرتان شہرہ بلندیت  
 خدا کا شہرین ندہ اگر کئی افریقی کرشن کے پاس فامند و خواہم میرا جوہر او پینام شہر  
 کہ ہم آپ کے طلبگار ہیں اور شری کرشن کے جواب میں کہا جو کہ ہم ہی تبار خواہم شکار ہیں تو جا  
 قیامت نہیں جو اور مقام قیامت نہیں کیونکہ کئی کیسے ساتھ بیایا نہیں گئی تھی بلکہ یہ کہ  
 او کی سگائی نہیں گئی تھی بلکہ زینب کہ وہ مدعو زینبہ اور جمالہ نکاح قید محمد حبیبہ (مدخل  
 و مکتوبہ غیر کے عشق میں پیچ و تاب کہا یا اور دیدہ دل و خون ناب بہا یا پس سرگزشت رگنی  
 بنوہ الامم نہیں جو اور او کو قہر زینبہ و مسابقت برکات نام نہیں علاوہ کے ریتو اگر کئی تبار  
 میں جو جو ہمارے نزدیک یا استیعا کیانی جو اور حکایت زینبہ قرآن میں جو جو تبار نزدیک کتاب  
 آسمانی ہے یہاں جعفر اخوان محمد علی نے ہر ایک تبار پر کئے تھے تمام قرآن یہاں مذکور ہے اور  
 مکتوبہ دین محمدی میں مسلمانوں کے قائد **۵** شدہ ظاہر کو آب جوارہ آب جوارہ و غلام یہ  
 وہ داستان عشق حضرت پوری ہوئی اور او کی ہمت سے طوطی قلم نوری ہوئی **۵** زان دم کہ  
 عشق نبی حق سخنے راندہ چون شعلہ یک بال پر نور کی کلکم اب ایک حکایت عجیب کہ مونی جو  
 اور نبوت کی تکذیب پسند ہوئی کہ وہ یہاں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عشق مار یہاں میں کہ ہر مخالف  
 بستہ کی اور اپنی سگندہ شکست خوار و مغربین (نکاح) کہ ایک روز محمد حبیبہ کے گھر گئے اور  
 کچھ دیر تک بان پر جو اتفاقاً خفہ کسی کام کے لئے اپنے باپ کے گھر گئی اور اپنی سنان خانگی شہر  
 کی سپرد گئی وہاں مار قیلیلہ حاضر تھی جو کہ قبول خاطر خاطر ہی محبت فرست کو نصیحت مانکر  
 او پر سدا کہ جو اربنیاں کی طبع صفت کشادہ دامن پر گھرا رہو جو کہ خفہ اس مال جو خرواد ہوئی  
 عشق نصیحت انداز شدہ بارگرم گفتار ہوئی کہ میری محبت کو دن و رات کیونکہ زینبہ نہیں ہو

اکثریت مسلمانوں کا عمل کہ اسی میں نیست و نیست ہے چنانچہ ہر ایک کو سمجھنا چاہیے کہ  
 محمد بن علی بریں و کلاما نند ان اجنبیہ یا مادہ جائزہ این احمد علی شامی قابل مواخذہ است  
 و غیر شایان منصب نبوت و آن نبی علی ہرگز بطور نیامدہ و بلکہ زید رضی اللہ عنہ را از غلامی  
 و ادین شیخ میفرمودند آری میر طلاق و انقضائے خود نکاح ازینب گروند و عیدین میبک  
 قہاحت نیست بخلاف داؤد و سلیمان علیہما السلام کہ زواہل کتابان کہ گزشتہ و نوبت بنا  
 نوبت پرستی و بنا سازی متجانہاں ساندند و خیال کہتہ کہ ہر گاہ از برادران کلان جناب سچ  
 کہ فرزند خدا اندھے زمانا کرد و بدو معبود و عشق و محبت زنان بگشتن نشان نوبت بہت پرستی  
 رسانیدند پس اگر علی محمد کہ عبداللہ بن عبداللہ است اضطراب از دور و دوزناہم صادر ہوگا  
 از یہود و ذریطین شیعوں و اہل بیہان خاصہ کہ جیسے داؤد وزن اور یا بفرشتاں چو او یسے ہی محمد  
 زوہد زید کا اشتیاق ہوا جو کوئی کلام صدق پیام از اللہ او نام سے پرہیزگا او کا ملتہ نام  
 سے گریگا اگر تصدیق مؤلف از اللہ او نام سے انکار کرے گو بام اعتبار سے کہ گے کہ ظفرین  
 کی حضور و معد ہشتاد و ہفتمین آپ فرماؤ کہ ایں سولا قرار دیا اور اپنی عہدیت اور اسکی سولا  
 کا افراد باصرہ کیا ہوا ان کی اصل عبارت یہ ہے اگر کسی شخص کو حقوق و ہکچہ و بیکچہ کا ہو کہ کتب  
 سبقت اہل اسلام و نصاریٰ کو ملاحظہ کرے علی الخصوص ہستمنار سولا نا آل حسن اور انانہ الاوام  
 سولا حاجت اللہ اور ہماز عیسوی ڈاکٹر وزیر خان کو الخ اگر ایک سولا رہتی پسند ہو تو بیشک  
 خاطر خاطر حضرت محمد زوہد فرزند ہوا اگر سولوی محمد علی بعد ازین عشق حضرت انکار کرے تو کلامت  
 متقدمین و متاخرین اختیار کرینگے یہاں تک تکذیب سولا البشار ہوگی گلزار اسلام کی خرابی  
 ہوگی یہ فقیر اندین کی حق بیانی ہوا اس سولگ بر سینہ مسلمانانی ہوا سولہ ہر کی لکیر مانے  
 و سولہ (تختی فی فکک اللہ الخ) کی تفسیر مانے اب سولوی محمد علی کو سولہ الزام ہو جائیگی  
 کہ زکام ہوا **سولہ الخیار** ہوا عشق آنست کہ شری کرشن از لطو رکنی و مترنبا  
 مدول داشتند چنانکہ و سادہ سپاسہ بہا گوت مرقوم است کہ جب بدوئی و شری کرشن سے



نقطہ اس سے کہ جو اس کو دیکھ کر یہ انداز ہو کہ اس سے بہت زیادہ ہوشیار ہو اور زہد و ریاضت سے  
 پہنچا تھا اس پر اس کا حکم تھا کہ تو چہنگار ہو اور زہد و ریاضت سے دست بردار کر نہ اس حکم  
 کی کیا ضرورت تھی اور اس کی محبت کی کیا ضرورت تھی **قولہ** میں یہ سختی ضرورت دل خود بخود  
 تالی خاطر کندہ دوست الخ فہم نے محمد حبیب سے اس شوق زینب کے کیا چیز دل میں پہنچا کر کہتے تھے  
 اور کس کو نہان کر کہتے تھے جو بوقت آپ اپنے قول کی تفسیر کریں گے اور کلام اللہ کو بلکہ شوق تفسیر کریں گے  
 بڑا خدا شوق حق کیلئے اور جو جلیل جوئی اور مخ کوئی شوق کیلئے مولوی حبیب کی اس گفتگو سنا بت چہ  
 کہ حضرت دل میں پیچھے مٹھو کر تھے کہ جب زینب سے دوری کر لیا گیا تو دل سوختہ ہو رہا تھا اور  
 وہ ہر گاہ ہم اس سے قریب ہو کر دیکھیں گے اور اپنا دل پڑھوہ خورند کریں گے جو کچھ اصل مطلب تھا وہ سننے  
 عرض کر دیا اور فقر و فقرہ کی تفسیر سے کاغذ بہرہ و یا زیادہ فرصت ملائم نہیں ہو اور اتفاقاً مقام نہیں **قولہ**  
 پس بورہ و این آیت آنحضرت زید را اجازت طلاق زینب و الخ مولوی حبیب کہ اس فقرہ کو  
 ظاہر ہے کہ جب حضرت نے اس آیت کی بنا والی اپنے سوسے بلا زامالی پھر تو خالد و بکر کا خوف  
 نہ ہوا اور اندیشہ عمر بن خطاب عبدالرحمان بن عوف نہ ہوا اگر زید محمد حبیب کی بات نہ سنا اور افضل  
 طاعتا سخاوتاً تو بالیقین حضرت نشان و اودی دکھلاتے اور قتل زید بزدلی کرنا تو جان زید بکرو  
 ریا جاتی اور قربت روح اور یا پاتی **قولہ** ازینکہ او کیا زینب پیش نقد زید تھا آن شہید  
 الخ اس فقرہ کی بندش مضبوط نہیں ہو اور کلام ازینکہ ماقبل و مابعد مراد نہیں ہوا وہی فقرہ  
 کہ مولوی جی جعفر حافظ زائد لائے ہیں اپنی تراجم اصل پر شاہد لائے ہیں اگر ہندو مسلمان  
 مولوی حبیب کے شاہ قبول کرے کہ تو جناب کو کوچہ کوچہ متعل کہیں گے پس مولوی محمد علی حسین  
 ہونگے نہیں نہیں نہ رنگین ہونگے **قولہ** و مانے ازان ہو جو خطا او سوقت محمد حبیب کو محبت نہ  
 زید نہیں تھی اور خاطر خاطر زید گیسو میں قید نہیں لہذا او سوقت زینب کی چاہ نہ کی اور کوئی  
 مطلب کی راہ نہ لی جبکہ خاندان زید میں زینب پر نگاہ ڈالی مل ہو آہ نکالی پس فوراً او کو چھوڑا  
 ہوئے اور شاع کس سیل کے خریدار **قولہ** پس اپنے عرض نہ کرنا تھا باغلا شوق و ہوا الخ نہ

کہ زن پس فرمائی خود را بخواباں پہنچاں کہ غلام کہ محمد حبیب دل ہو زید کو باغ طلاق نہیں خواہ  
 راہ طلاق نہیں بلکہ یہی چاہتو تھے کہ دونوں میں فساد ہو اور ہماری برائے قرار ہو اگر زید پاس  
 خاطر حضرت بابرکت نکرتا اور زینب سے قطع محبت نکرتا تو محمد حبیب کسی ترکیب سے زید کو سیدل کر لے  
 یا زینب سے قتل کر اترے دے اور یا کو فریاد جان کر دے یا اور بطشاک سیب خندان کے کچھ ہاتھ  
**قول** و چون نیتہاں کہ باہم این موافقت صورت نخواہد بست الخ اگر محمد حبیب چاہے کہ زید  
 و زینب میں میل نہیں رہے گا اور چراغ آشنائی میں میل نہیں تو اوہ دونوں کے کس واسطے دونوں  
 میں یکاگت کر ائی اور کس لکڑی کو زید کو طلاق سے موافقت فرمائی شاید کہ افعال و اعمال حضرت  
 بے پیل ہو اور بیکار و بخل **قول** و دل مغرور شدہ شد کہ بعد طلاق زید پاس خاطر زینب  
 اور اسباب نکاح خود را ہم آورد الخ اگرچہ آپکی ذی انصافی سابقہ سے ہماری خاطر ملول تھی مگر  
 چونکہ بیان آپ نے گفتگو سے متحمل کی سبب دل رنج ہوا اور دل پریشانی حال جمع **و**  
 ہر چند کہ از جور تو ام خون رو و از دل بہ از در چو درائی ہمہ بیرون رو و از دل بہ شکر خدا کہ یو کہ  
 نے انصاف فرمایا اور اونکی زبان مبارک سے خدا بر آیا کہ محمد حبیب کا طلاق ایک نہیں تھا اور ظاہر و  
 باطن ایک نہیں نظام زید سے کہتے تھے کہ زینب پر شیر طلاق چھوڑا اور اس سرشتہ تعلیق نہ  
 تو دل میں یہ بھی مخفی کہتے تھے کہ کب زید و زینب میں جدائی ہوگا اور ہماری اوس بھروسے آشنائی  
 مستحق کہ محمد حبیب دل و زینب پر عاشق تہو خواہ کا ذب خواہ صادق و نحو سوا سی حساب کی تہو  
 کا یہی مطلب کہ پیڑ اسلام دل سے عاشق زینب ہو ایسے شخص پر جو کوئی ایمان لایا گیا اپنی  
 بطلات آپ جان لیا **و** باطلان راجع بایہ باطلی بہ باطلان راجع خوش آید عاقلی بہ  
**قول** طلاق مدہ زوجہ خود را حفظ بپاں جانا جاتا کہ محمد حبیب کا چاہا شرم زید سنگ کہ چھوڑو  
 اور سنگ ناموس و جنگ کہ برائے نام زید سے کہتے تھے کہ اپنی بی بی سے جدائی نکرا اور ملک  
 آشنائی نکرا در باطن یہی چاہتو تھے کہ زید و زینب پہلو تھی کہ یہی کہے یہی کہے  
 مطلب محمد حضرت کا باطن میں نہیں تھا اور باطن ساکن انصاف نہیں **قول** و قوی پیش

بیان کیجئے جس چیز کو محمد حبیب اپنے دل میں چسپاؤ تھے وہ کیا تھی بیٹھری یا حیا تھی اصل یہ ہو کہ  
 وہ عشقِ زینب تھا جسکے چسپاؤ سے کچھ مطلب تھا بال بکدار انکار و لوسی ہوئی حلال ملک ابطال  
 ہوتی ہیں اور سبجہِ دل پہ سخت پہال ہوتی ہیں **قولہ** چون مددِ زینب و زید و آفتونہ و  
 ہنغ یہ مضمون قرآن میں ہرگز نہیں ہے اور مخالفتِ معنی و مطلب قرآن پر غارت نہیں و اگر بچھنے مومن  
 مذکور سیرگاہِ نقل بہ طور فرمایئے مولوی جی وید پر تو بہتان کرتے تھے قرآن کی یہی وہی شان  
 کرنے لگے پس معلوم ہوا کہ جیسے او کو ہماری کتابِ قدس پڑھا کہی نہیں ہو یہی ہے علم قرآن کہا  
 نہیں دونوں طرف سے مانع ہیں محض ناخواندہ ہیں گو بس نام محمد علی ہیں مگر آئی اصل ہیں  
 علاوہ کہ جبکہ زید و زینب میں موافقت نہیں تھی اور در میان میان و بی بی کو موافقت نہیں  
 تو خدا و رسول کو محسوسے دونوں کا پیوند کر آیا اور کسوسو اطمینانِ رشتہ زوجیت و شوہریت  
 پسند فرمایا شاید کہ تجویز خدا و رسول ناپائیدار تھی اور محض فضول و بیکار **قولہ** ازین ناخوش  
 انجنابِ طائفہ بر خاطر رسید غلط اگر حضرت کو نامو موافقت زید و زینب کے فی الحقیقت طاعت ہوتی تو  
 بعد دید از زینب بھی وہی حالت ہوتی حالانکہ جسوقت خانہ زیدین زینب کا دیدار ہوا تیرہ سال  
 سیرگاہ ہوا پھر تو حضرت دل میں یہ بھی کہتے تھے کہ جب زید و زینب میں جدائی ہوگی ہم  
 لئے پہلائی ہوگی یعنی غمِ فرقت و رنائی ہوگی اور عروسِ مطلب کے کدھائی بیان اسکا آئندہ  
 ہوگا اور منکر حد زیادہ خرمندہ **قولہ** زید از اطلاق او مانع میشد نہ فقط فی الحقیقت اسکا  
 ثبوت و شواہد و ظاہر واری کا کیا اعتبار ہو البتہ ظاہر میں محمد حساب زید کو اطلاق زینب سے منع  
 کرتے تھے فی الواقع خدائے کر تو ہو کہ دل کو یہ بھی چاہتی تھے کہ زینب زید سے الگ ہو و آفتونہ  
 محفوظ از سنگ ہو کہ اگر مولوی جی کی رسا جواب ہوگی تو ج ۶ بروقتہ الاحباب ہوگی کہ وہاں  
 قصہ زید و زینب کی تاویل کی ہے اور چراغِ گاہا اسی مطلب کی تفصیل کی ہے چنانچہ چوں کہ  
 اللہ از خدا تعالیٰ معلوم کردہ ہو کہ زینب داخل زوجہ و خواہد بود خاطر سبب انکسار است کہ  
 زید و اطلاق و دیگر کین غم نہ ہو کہ اور اگر نہ بطلاق زینب نیز از اس کے اندیشید کہ وہ غم نہ

بات نہیں ہے لہذا ہم اسکا حالک نہیں کرے مگر حسیل حاصل میں تک نہیں کرے  
 شصت ہدیہ الاصلہ نام کی تکذیب میں اسکی تکذیب جو آقا کی تادیب میں مدلی کی تاویب  
 ہے البتہ حق و عینین مؤلف ہوا اجماع کی پیش دراز تر از دم جاری ہوا **سورۃ الحاکم**  
 قصہ زینب پنجاہ کتب متبرکہ و قرآن ثابت است این است کہ چون در زینب زید و زینب  
 نبود و در میان این ہر دو عقد ازدواج بموجب امر آنجناب منعقد شدہ بود و ازین ناخوش  
 را ملا تہ بر خاطر سپرید و زید را از طلاق او مانع میشدند و چون میدہستند کہ باہم این ہر دو عقد  
 صورت نخواہد بست و انجام کار نوبت بمقامت خولہ رسید و دل مغریدہ اشتد کہ بتطریق زید  
 بیاس خاطر زینت اور اجماع النکاح خود خواہم آورد و چنانکہ خدا تعالی فرمودہ (وَقُولِ لِلَّذِي  
 أَنْفَقَ لَكَ عِلْمًا وَأَنْفَقَ عَلَيْكَ عِلْمًا) و اثنی اللہ علیہم و اثنی اللہ علیہم و اثنی اللہ علیہم  
 انعام کردہ و توبہ سے انعام کردی طلاق مدہ زوہر خود را و تقوی پیش آوردی فی نفسک اللہ  
 میدہی میدہی میدہی خود و دل خود پنجاہ اللہ تعالی طاهر کنندہ اوست پس بودہ این آیت  
 زید را اجازت طلاق زینب و زینب را بکاح خود را و زینبہ اولیا زینبہیں از عقد  
 تہائے آن دو شتمند کہ خود آنحضرت اور او را و نکاح خود را و دماغے ازان نبود پیشانہ مقرر  
 ترا و با نفاذ عشق و ہوا کا نذول خود سیاہ کردہ ہست و بدلائش حکایت **جواب**  
 اول پنجنی کتب متبرکہ کا نام لہجہ بعد ازان کلام کہیے جیلہ و حوالہ کہ کام نہیں نکلتا معصام جوین ہو  
 انتظام نہیں چلتا اگر کتب متبرکہ و مجہولہ و تاریخ و سیر و فقہ و حدیث مراد ہو تو عشق حضرت مسیح  
 استہجاء ہو کہ اہل تاریخ و سیر و غیرہ نے تفسیلہ لبیان کیا ہو کہ محمد مصطفیٰ و کا عشق  
 و جان کیا ہو اگر اس بات میں شک و انگیزہ ہو بلا عبارت روضۃ الاحباب سند ازین تحریر ہو  
 اوسے حقیقت حال جان لہجہ اور اپنا اطمینان کیجئے نام قرآن نیچے اہل ایمان کو پیشان  
 کیونکہ قرآن تو عشق محمد و صوح ثابت ہوا و جماعت مخالفین مانند کلمہ مذبح ساکت اگر کچھ  
 حوصلہ انگیزہ ہو تو یہی جوگان ہو ہی گوہے قرآن باتوں میں لہجہ و مطلب یہ (تخفی فی نفسک)



میں نے فرمایا کہ یہ بڑا بڑا شخص ہے جس نے اس کو جو کہ  
 جس وقت کہ میں نے اس کو دیکھا تو اس کے تیرے مکان کے حکام نے اس کو اس وقت کہ  
 نے اس کو اس کے عہد کے آیت نازل فرمائی اور زینب علیہا السلام نے اس کو  
 داخل کر لیا اور جس وقت کہ اس نے اس کو دیکھا تو اس کے تیرے مکان کے حکام نے اس کو  
 آیت ارسال کر لیا اور اس نے اس کو دیکھا تو اس کے تیرے مکان کے حکام نے اس کو  
 کہ اس کو دیکھا تو اس کے تیرے مکان کے حکام نے اس کو دیکھا تو اس کے تیرے مکان کے حکام نے اس کو  
 ہر دن جانتے رہا اور اس کے تیرے مکان کے حکام نے اس کو دیکھا تو اس کے تیرے مکان کے حکام نے اس کو  
 ہوتے اور طلاق زینب کے ناراض تو کس واسطے آیات تعین کے تو اس وقت کہ اس کو اس وقت کہ  
 کوئی ان آیتوں کو جانب الہی سے گمان کرتا ہو وہ ذات الہی پرستان کرتا ہو **قولہ** بلکہ  
 داخل اور انداج آنحضرت محض بامادہ الہی واقع شد فقط اگر زینب حکم الہی انداج حضرت  
 میں شامل ہوتی اور بحیثیت ناستناہی پر تو ہم ہر برس مانند ماہ کامل ہوتی تو اول زید کو استیلا  
 میں نہ آتی مابقی آسمان صیاد زمین کو حال میں نہ جاتی مالا کہ ملک غلام ہوتی عروس عصمت  
 آوارہ لب بام ہوتی بر تقدیر یک حکم الہی ہو ہی ہوتا کہ زینب داخل اطم المؤمنین ہو و اس پر فرار و  
 زمین تو اول احوالی اس کو دیدہ حضرت سی ستمو کہ تھا اور زوحیت زید پر مجبور نہ تھا مگر غیری  
 سقف کہ وہ طیز ویر ہوتی و صورتیکہ خدائے خدا ایسا ہی ہوتا کہ زینب زینب شوق زید ہو و اور  
 آہو و حرم بانی ہدیہ الاحنام کا صید ہو تو زید زینب میں فراق نہ ہوتا کہ جد اتریاں نہو تا یہاں  
 واضح ہو کہ یہ دونوں حکم خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بطور فرما و از جانب الہی شہر کر اسے  
**قولہ** و بہین منی و لالت میکند آید (و اذ تقول للذی انعم اللہ) الخ جس وقت کہ آپ یہ فرمایا  
 کی تفسیر قلب بند کرینگے ہم آپکا دم بند کرینگے فرمایا کہ یہ فرمایا کہ آپ کی مطلوبی پر ولالت کرنا  
 سے کہ طبع خود عیسیٰ اموات کرنی ہے جب آپ اس کی تفصیل کرینگے ہم آپکا رنگ روئیں  
 کرینگے چونکہ سولہت عباد محمدی حسب پیریکہ خوشہ میں ہوا و اس زیادہ اس کی کتاب میں کوئی

اہل بیت سے عشق و محبت سے خرد و دل سے ہم ہم نگر بن جانا ہو اور اہل بیت سے  
 اور ہی افق سے نکلتا ہو شاید کہ اس وقت حسن زینبؑ انداز پر جلوہ آکر اچھو و دل پیچیر پر خج  
 عشق ماماچو و شہر مرد و زن ہر جوانی میں گدیا پر یہی جوین اگر خمیز میں منہ میں دال غلہ  
 و سیر کا دین ہیں تو آپ ہی اون ہی کے خوش چین ہیں پس دل کا اور آپ کا ایک آل کی کسوٹی  
 صحت پر ایسے دوا ہے اب بکار انکار ملا قطب الدین بزرگوار آتی ہیں اور ہر کار قلم و قلم  
 اپنے تئیں سرفراز کرتی ہیں **قولہ** مصر بحکم الہی راہی شد نہ خطا اگر حکم الہی راہی ہو تو سب  
 قصیدہ ماضی ہو تو پھر ہرگز کوئی کیس کو ناراض نکرتا ایک و سکر کی بات پر اعتراض نکرتا چونکہ بعد  
 نکاح میان و بی بی کے در میان بڑی ناراضی ہوئی اور نوبت ناشی پیش تھائی ہوئی ار  
 سے معلوم ہوا کہ وہ حکم الہی نہیں تھا اور فرمان شاہی نہیں بلکہ خطو واهی تھا اور ترانہ شیدہ حضرت  
 خواجہ خواجہ ہی حاصل آئے اگر عقد زید و زینب حکم خداوند ہوتا تو کیونکر چند روز بعد قطع پیوند ہوتا  
 زن و شوہر میں پر غاش نہ ہوتی و دونوں طرف صدا و درباش نہ ہوتی ایک دوسرے سے جنگ  
 نکرتا اور کیا عافیت ننگ بکرتا **قولہ** و آخر چون جو سہ تہ قدیرا بن بود الخ اگر جو سہ تہ قدیر  
 بھی ہی ہوتا تو کیونکر واسطے عقد زید و زینب کے نزول دئی ہوتا و دونوں میں ایک غلطی ہی یا جو  
 حکم قدیر نہیں یا جو سہ تہ قدیر نہیں **س** ایک ہنگام پر سو فوف و گھر کی رونق و نوحہ غم  
 ہی کسی فوسہ شاوی سہی و جو سہ تہ کو کا گدایہ ہی چاہتا کہ زینب محل حضرت میں رونق  
 افروز ہو و اور ملازمت شریف میں شرف اندوز تو زینب کے ساتھ نکاح نکاتا ماسپا  
 پیغمبر کے لئے فضلہ غلام مباح نفراتا غرض کہ خدا اسلام کے دونوں ارادہ میں تعین ہوا و  
 اسکی بحث طویل و عریض ہے **قولہ** در میان زینب زید ناراضی تمام رو داد فقط خدا محمد یہ  
 اس امر سے کہ زید زینب کے در میان رنجش پیدا ہوگی اور میری ہی غفلت و بیکار ہوگی آگاہ  
 تھا یا نہیں بہ تقدیر اول کیونکر واسطے رہنا سندی عبداللہ زینب کے آیت نازل ہوتی اور  
 کسو اسطے زینب زید سے و اہل ہوتی بہ تقدیر و صمد اسلام عالم غیب نہیں ہوا و بری از

علی کے بطریقاً ہر دوسے کو ایک طوطا دے دے اور خود میں اس کے ایک کلمہ کا تکرار کرے اور  
 سرگشتہ فرد کی روایت امر اول آنکہ محمد مصطفیٰ استدر شقائق و مثل یار کے کلمات واری  
 صحابہ پر لکھے اگر قدر لکھ دیر ہوتی تھی حضرت کے نزدیک مدت دراز نہ ہوتی تھی صحابہ  
 کرام نے کہ اس وقت رسول عثمان خانہ سے مجلس تمام نہیں کرتے تھے اور شرم کا دم بھی نہ لگتا  
 حضرت پر خیال نہیں تھا اور دل شکنی سے بیخبر مال نہیں امر دوم آنکہ صحابہ حضرت قلع منار  
 عیسیٰ بن کمال تھے اور طوطا اصل قلع سے غافل رہا کنا نہیں پہچانتے تھے اور کیفیت خود بیا  
 بنیٹ مانتے تھے اگر کاشف و قاضی ہوتے اور واقعہ حقائق حضرت کے لئے بار خاطر موقوف  
 نہ بار خاطر امر سوم آنکہ محمد مصطفیٰ اپنے طلبہ کے معائنہ کر اور زبان چہاڑ کر ذرا  
 بنا یا ہے اور آئندہ جہاں پر بدل لگا یا جو گرنہ کیا تھی کہ جس وقت محمد مصطفیٰ فرمایا اے بھائی  
 بیٹے کی بی بی حلال ہوئی اور عیسیٰ کامرانی سے طبیعت جمال ہوئی اور جس وقت صحابہ غفل سبابت  
 کی روایت چاہی فی الحال اسی صفوں کی آیت آئی جبکہ پیغمبر اسلام ہو گئے شکنی پر آمادہ  
 ہوا خدا کا بھی ویسا ہی ارادہ ہوا آیت (یا ایہا النبی لم تحرم) ارسال فرمائی اور دوبارہ  
 امر اسی ماری بطریقہ شراب کامرانی سے امال کرا تھی شاید کہ خدا سے اسلام کی بیوی شان پر  
 یا بہتان پیوستہ لکھ اب سلام کو لغت و ہدیۃ الاصنام ہے پر دواز گنجشک تلب بام ہو۔

دوسری بی بی اور بی بی کا تین بی بی ہیں ان میں سے ایک بی بی کا نام بی بی زینب ہے  
 قرآن مجید میں مذکور ہے کہ ایک اہل دین جو کہ ان کی بی بی زینب کو مستحق خطاب کیا کہ وہ بی بی  
 نے اس کو اہل زینب کے کوئی صورت انشاء کی نہ کی اور کچھ صورت نکال کر ان کی بی بی زینب  
 اسلام بھی ہو کہ کوئی جماع نے نکاح کرتا ہے وہ میں سنا ہے حاصل ایک شخص زینب  
 میں حضرت نے روکھا کا منہ سے اوتاڑ ڈالی اور بنا زنا گیش ماڈالی تھر چھ بی بی جبکہ  
 لوگ حمام ہوا چلے دین بی بی کر بائیں کر ڈیگے زینب کے سامنے دیوار کی طرف متنبہ کر کے  
 بی بی تھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سیدھا جلد گھر خالی ہو گیا لیکن شرم کے ہر متنبہ سے نہیں گھر  
 تھے ناچار ہو کر خود کہتے ہو گئے تاکہ لوگ اٹھ جاویں اور زینب اکیلی رہ کر گھر سے نہ اٹھو حضرت  
 نہایت تنگ ہو کر دیر کے بعد لوگ اٹھ گئے صرف میں شخص بی بی رہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 سکے کہ جاؤ لیکن دوسری بی بیوں کے گھروں میں بار بار جاتا تھے اور جلد جلد باہر آتی تھے اور  
 بار بار لوگوں کو سلام کہتے ہوئے نہ ملتے تھے جبکہ حضرت بی بیوں کے مکانوں سے پہر آئے تو  
 تینوں حضرت موجود تھے پوچھنے لگے کہ کچھ جوڑوں کے فریض شریف اچھے میں اسی طرح کی با  
 ہوا ہوا ایک جلا گیا دو وجود رہے ناچار ہو کر حضرت پر زینب کے گھر میں آئے اور ان کو  
 کے ملنے کے لئے کسی کام میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ وہ وہاں پہنچے پس فوراً کسی  
 نے حضرت کو خبر دی کہ اب زینب اکیلی ہوا اور گھر خالی ہے حضرت بسرعت تمام گھر کی طرف آئے  
 انہیں کہتا ہے کہ اس وقت میں نے چاہا کہ حضرت کے عقب میں بھی زینب کے گھر جاؤں مگر حضرت  
 نے جلد پردہ ڈال دیا تب میں سمجھ گیا اور اپنے گھر کو آپس آیا اور سب بی بیوں میں فرما کر  
 بیان کیا وہ نے کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حق ہو تو میں اس قدر میں آسمان کو  
 آیت نازل ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہاں آیت فرمادی یا ایہا الذین امنوا لاتدخلوا بیت  
 النبی الا علیہا حق اسوہ فیما یرآئے میں اگر ہم اختصار کو کام فرماتے ہیں اگر قلم حق نہ

کہ اگرچہ سابقہ دو سچی دین تھیں مگر اب ان میں لگی سرچشمہ اللہ نے دیدار کجا کرے زینب بظلمات  
 ہو کر حضرت محمد کو اپنی بی بی بنایا پہلے تھے جن زینب کو بی بی میں اس بات کا جواب نہیں تھی جب  
 کہ خدا سے شہدہ نہیں کرتی پہرہ و عماما لگتی اسے خدا اثر رسول محمد کو اپنی زوجیت میں لیا جاتا تھا  
 مگر میں اس لایں ہوں تو اس کے ساتھ میرا نکاح تو ہی کر دے فی الحال قبول ہوئی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پاس یہ آیات آئی (فلما تضحیٰ زینبہا طرازہا کجا) الخ خطیب بیان کا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اختراع آیت سے پہلے ہی زینب کی خواہش نگاری کی اور رسم عادات اسلام کے دست برداری  
 یہو اضطراب عشق پر اشارہ تھا اور دل پذیریت تابدل پارہ تھا اگر زینب اشارہ نکرتی خاطر غیر  
 تعین آیت گوارا نہ کرتی غرض کہ جو وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا زینب معلوم کیا جمیلہ اختراع آیت  
 آستانہ برآمد طلب جمع لیا اس طرح بنا قرآن پڑھی ہو اور میدان المانی میں بیخ ایمان گواہی  
 شہرہ جمہ جو وقت یہ آیت آئی حضرت نے بسم کیا اور کہا کہ کوئی ہو کہ زینب کے گھر جاو اور  
 شہرہ سنا کہ گفتہ اؤ او کو سیری جو رہ بنایا ملی لڑی و ڈی اور زینب کو خبر دی زینب نے خوش  
 ہو کر کچھ زیور بطریق انعام دیا اور طرح پر کلام کیا کہ اللہ کے نام پر دو جینے تک روزہ رکھو گی جبر  
 ہو کر حضرت کی بی بی بنایا عقد قبول شخصی عکس کر عشق و شکر ان توان بخشن زینب کی باتوں سے  
 ہانا جاتا تھا کہ اس کے مشرق سینہ سے بھی آفتاب عشق کا طلوع تھا نہیں نہیں مادہ سوداوی کا جوا  
 تھا **۵** آن ماکر نشان عشق یارست و برنامہ دے آشکارست جبکہ زینب نے حضرت کی  
 حرکت خواہش نگاری دیکھی اپنے دل میں بھی بیقراری کیچی **۶** پھر کچھ اہل کو بیقراری ہی وہ سینہ  
 جو یا زخم کاری ہو سرچشمہ مبارک میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کو گھر آئے و رہا ایک وہ تنگ و تنگ  
 آہی بولی یا رسول اللہ بن نکاح اور بے گواہ آپ گھر میں چلو آئے حضرت فرمایا کہ اللہ نے آسمان  
 پر نکاح چڑھا وہ جبریل گواہ ہو خطیب بیان کا ہے کہ اس آیت کے پڑھتے ہی حضرت کو دل  
 کی کلی بھول گئی کہ رسم عقد و نکاح دل سے بھول گئی یعنی زینب کے نکاح پیش رند و زانہ نہیں  
 کیا اور کوئی گواہ و شاہد نہیں بلکہ یہی کجا کہ زینب کے ساتھ میرا نکاح محمد صلی اللہ علیہ وسلم جبریل گواہ

میں اس کو طلاق دینی یا ہٹا ہوں محمد صاحب علی بن خورشید کو کہ تمام فرمایا کہ خدا سے  
 شواہد طلاق دینے سے روک دے خدا ہم اس تمام کی اہل عبادت روختہ لاجواب سے دوسری  
 محو علی بن ترکیل کہ اگر وہ رنگ سے محبت حضرت تبدیل اگر دل حضرت میں خورشید و خورشید تا  
 تو فکر طلاق باعث ہر دوسرے ہوتا اگر بدل بجانب زینب یا علی تھا کہ یہ شرم حاصل تھا  
 زینب سے کہ میں کتنے کہ کہہ دے کہ وہ عاشق تانا تو معطر تو غم غم سے وہ فریاد طلاق سے  
 مانع ہے کہ فراق پر قانع ہوئے مگر حمیمہ دوسری بار زید خدمت حضرت میں آیا اور کہا کہ اس  
 زینب کہ طلاق دی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی و اذ تقول لا دی اہم اللہ علیہ و نعمت علیہ اسک  
 علیہ السلام نہ جبکہ واقعہ خورشید علیہ السلام اس آیت کہ الفاظ (تختی فی نفسک اللہ) کی تفسیر  
 خورشید کہ رنگ و ساری تقریریں پیکر تصویر فراموش کہ جیسے جصدق مل عشق زینب پامان لائیگو اور  
 شہادت ہدیہ الامنام و سوا اہل کفصل جوان بتلائیگو جس وقت مولوی محمد علی سے عشق زینب  
 بہاری گفتگو ہوگی ملاحظہ مولوی محمد و اس حضرت کی شخصیت و نور ہوگی روختہ لاجواب مگر خدا کا  
 کہ رنگے اینٹ کی خاطر سجدہ کہ جیسے مگر حمیمہ مائتہ و اس میں مالک کتیرہ کہ اگر محمد صاحب  
 کی کوئی آیت چاہیے کہ باوجود اس آیت کہ چاہیے خدا بندہ عرض لے تا کہ جب زبان سے  
 برآی اور قرآن میں آئی کا بتوں نے تحریکی اور خضوں نے تفسیر کو کس طرح چاہیے کہ اگر محمد صاحب  
 کہیں عمل تھا اگر کوئی کہو کہ اول ہی تہمت سے نہ بلاتے اور روح قرآن انفرادی جواب یہ ہو کہ  
 علام کہ یہ کھناوش ہوتے اور وہاں کس طرح مذہب خورشید میں جب عدت زینب پوری ہوئی  
 محمد صاحب زید سے کہا کہ تو زینب کے پاس جا اور پیغام پہنچا کہ حضرت عجمانی بی بی بنایا چاہیے  
 میں زید کو اس واسطے بھیجا کہ لوگ گمان نہ کریں کہ اس کی جو جہاں میں لی بلکہ توین کریں کہ اس کی  
 بہر حال محمد صاحب کے حوالہ کی پس زید خدمت زینب میں آیا اور حالیکہ وہ آٹا گو نہ رہی تھی زید  
 کہہ چکے ہیں خود زینب اوٹے پاؤں گھوم گیا تاکہ اس کے تہہ پر میری نظر نہ پڑے خدا کا کہ  
 میں کہتا ہوں کہ باوجود اس وقت زید کہ زینب کی ایسی ہی تعظیم واجب تھی اور ایسی ہی تکریم

لی ہر کس کو پہنچے اور جو کس کو پہنچے وہی میں کوئی ایسا نہیں کہ وہ  
 ہر کس کو پہنچے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کو کس نہ دیکھ کر گم نہ ہوا۔ ہر کس کو پہنچے  
 سے پہلے وہ کون سا کس کہ وہ کس کو پہنچے اور کس کو پہنچے۔ یہی  
 حقیقت ہے کہ حال الدین کو قبول کیا ہے اور وہ فتنہ الاحباب میں قتل ہو گیا ہے۔ ہمارے  
 مائل جو اور بہت سے مطلق باطل اب ترجمہ عبارت روئے الاحباب کہ تاہوں اور التزام نہ  
 ہو سکتا۔ اعتبار یہ کہ اگر قیدہ فاقیہ روئے ہمگی تسلیم ان کو جرات مدفعیت ہوگی کہ  
 معنون روئے الاحباب کا نہیں ہو اور ترجمہ اصل کتاب کا نہیں بلکہ روایت تانیہ روئے متروک  
 ہوئی ہو اور ترجمہ ملوک یہ عبارت روئے الاحباب اور فتنہ زید زینب کا لب لباب ہوگا  
 اس کو کہ نیک ہو گا اور کس کا وہ ایمان ہے کہ ہو گا ترجمہ حصہ باطل فتنہ و حدیث و غیر  
 فتنہ و فتنہ نے فتنہ زید زینب ایچے برے طور پر بیان کیا ہے کہ کوئی کامل مسلمان ہوگا  
 کی نسبت گمان نہ کریگا کہ وہ ہوں و ایسا کیا ہو فتنہ یہاں تک فاجر ہے کہ روز اول ہی سے  
 فتنہ زینب اس طور پر بیان کیا گیا ہے کہ جس کو حجت نفس حضرت کا جو فی اعلان کیا گیا ہے  
 ہل نورخ ہی کا مہینہ نہیں کہ کہ محمدی ہو کہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ  
 بلکہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ  
 یہی ہی معلوم ہوگا کہ فتنہ الامام سے کلامیہ اس رسوائی کو دیکھا آئے ہیں اور پناہ پرنا  
 آئے ہیں اب حضرت حال الدین تفسیر کرتے ہیں اور فرق غلط دیکھ آگے ہی ہمارے مائل  
 ہے اور صاحب دین الامام وسط الجہاد کا دعوی باطل ترجمہ حصہ ایک روئے فتنہ فتنہ  
 کہ کہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ  
 یہاں تک کہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ  
 یہاں تک کہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ  
 ہے ترجمہ حصہ پس زید زینب سے تنگ پاؤں زدیک محمدی حکایت رنگ رنگا کا یہاں

سے امر کلمہ امتیاز شدہ ترین اور مسلمان اپنی ادا میں نے نکاح کو کرنا عدل میں رہیں اور  
 سوا ہی ہی اپنے غل پر حال ہو گئے تو ازواج سرخ جو ان نکاح میں ہو گئے وہ حال ہو گئے کہ جو  
 سموت میں تم خود کہتے ہو کہ جس مسلمانوں کو خوشی تھی ان میں ان سے ازواج مطہرات میں کسی  
 ما خوشی نہیں تو وہ دونوں کے نکاح میں کیا تباہی ہو اور کہو کہ بیشی میں جو بیانی ہو کر ان دونوں  
 نکاح محافرت کا خداوند ہوتا تو ان نکاح زنانہ میں حضرت کو بکھر پند ہو تاکہ اس میں محبت  
 نہیں ہو تو اس میں ہی قضاوت نہیں جب تک کہ زمانہ حضرت کو ما خوشی قرار دے جو ان کی کھلی  
 سے مار نیکو اور جبکہ ازواج حضرت کو ما خوشی جافگے تو انہوں نے ان کا خوشی مانو گے ہیں  
 حضرت پر الزام آئیگا کہ خلاف شرع و اصل کیا اور سنائی شرع و عقل پس ان خوشی کی عورتا ہے  
 شراب میں پی اور مخالفت کتاب عقل کی **ابیات** لاساقی ذرا باؤدہ ناب و در جلد  
 بچہ کہ اینہیں ناب و دے جام سے سنا بچہ کو یا د آ یا جو اک ترانہ بچہ کو اب محمد حبیب کی  
 ایک حرکت مسلمانوں کے لئے باعث برکت کہ مناسب مقام ہوا و زینت اسلام ملک کرنا جو  
 اور خاطر میں مسلمانوں سرور و عشق زینب و حضرت کا بیات لندہ ترانہ جان اس کے  
 بہت حکایت و راز گویم چنانکہ عرف مصافحت موسیٰ اندر طور و جبروت یہ کہانی ترتیب ہو  
 شہرت مسلمانوں عجیب ہوگی بڑی بڑی آبرو و انوں کے پیٹ میں پانی بیجا بیجا آگئے تا کہ  
 جانیگا اسلام کی شتی طوفانی ہوگی بڑی آبی مسلمانوں کی مینائی ہوگی سخاوت چن سلام کے خوش  
 باختر ہو گوسیاں محمدی آؤ کی دم خانہ ہو گئے کہ کس کا ایک دست جمال ہوگا بلندی پر  
 اقبال ہوگا **قلم** شمع گل اوستا کا ندہ و رقی گل کا و خط گلزارین لکھتا ہوں قصہ  
 عشق لیل کا و مفسرین و مفسرین از یہ قصہ اس نشان سے بیان کیا کہ مسلمانوں کا خوش ہو گیا  
 کیا ہو گیا چہ رشتہ کا صاحب میں ہو کہ بعض اہل تفسیر و حدیث و سیر و فقہ و توارخ قصہ زینب  
 و زینب را بنو و ذکر کردہ اند کہ بیچ کامل اسلام نشان خیر بیان اعتقاد و کذا انتہی حدیث  
 حال الدین و دلی مفسرین و محدثین و اہل فقہ و سیر و توارخ میں کہ تہذیب کی ہو اور بھی بات تسلیم



کلام میں نہایت سیرت و خلق و خصلت میں چنانکہ صاحب مہربانیت اسلام ہے اور  
 بیت الاحرام ہے قول سے ظرافت کہ تاہو اور بیت الاحرام حقیقت کا طواف **قولہ** بلکہ جہاں  
 ان موجب حصول کرامت و شرافت آن زنان دیگر یوں ہی ہے جسے کہ عورت عورتیں کہ کرامت  
 حضرت موجب حصول شرافت و کرامت ہے اس لیے کہ مسلمانوں کو شہادت ازدواج حضرت بنا  
 دوست و اخلاف و امامت ہے کہ یہ کہ جیسے مرد و عورت کی محبت و محبت کو دولت و کرامت  
 ملتی ہے ایسے ہی بہتری عورت عینہ سے مرد کو لئے قبلہ شہادت ملتی ہے **قولہ** خلاف  
 جہاں کلام ازدواج آنحضرت با دیگر ان کہ موجب بطلان شرافت حاصلہ نشان پیشہ نقطہ اگر  
 ازدواج حضرت کا مسلمانوں کو عہد و پیوند ہوتا تو اسباب شرافت و وجہ ہوتا احمد بن حنبل  
 چراغ سے چاغ جلتا اور اصلہ ازدواج حضرت کو مسلمان منزلت برتتا یا حتی کہ نیابت پر خیر نام  
 مسلمانوں کا رنگ نکلتا خود بوند کو دیکھ کر خود بوند رنگ بدلتا حاصل آنکا اس معاملہ میں اعلان  
 کرامت تباہ بطلان شہادت اب مولوی محمد علی سنن آفرینی کرتے ہیں نہیں نہیں صاحب ہدیہ کی شیخ  
 حسینی کہتے ہیں **سقوط الحیار** اگر مترض اند کو یہ وہ ازہم اشترائین قسم اعتراضات ازہم  
 پنداشتے زیر اگر دہ مذہب براسورات حکمی حقیقی بیک خط احکام متفرع نمیشوند **جواب**  
 مترض تو فہم و فراست خدا واد رکھتا ہے اور فہم و فراست و سبب قلوب لایں و  
 احمد الدین پر غالب آیا اور بدست شکن لقب کہ کن پایا اگر کچھ جان تو رد برد آئیے اور دو بعد عایا  
 حلال خواہ امتحان کیے حقیقت و شہادت فراز جان لے چرخ امر استوار اسکے لئے دوبارہ جمع کر کیا  
 مرد ہے آگاہ سکنا نام جمع الجمع و دیگر اور اس جیلہ سو اپنی برائت کی طرح کہ نیکی و جہاں  
 کہ کہ کن کے لئے فروع ہوگا اور مؤخر مدوی و حکیم جواب علم ہند میں آپکا اعتراض و دفع ہوگا اسی  
 اند میں شرع فطری سو دہ گذرا و بھٹ سنی سہرا اگر تخمین اسو حکمی خوشی ہی پر بنا ہوا ازدواج  
 حضرت فائدہ ازدواج نہیں دین سہرا کہ جیسے حضرت مسلمانوں کو بد حکمی میں دے ہے ہی  
 ازدواج حضرت مسلمانوں کی تادمی میں پس جانتے کہ حضرت اپنے پیران حکمی کی تادمی

سے جو اگر کیں اور مسلمان حضرت کی عزت کے ساتھ نکاح و جملہ سے اس کا ذکر کیا  
 اور وہ یہ کہ اس نام سے بعد کلام مولانا جابرین کلام ہے **ہدیۃ الاصنام** نصیب کیا  
 کہ کرامت ازواج آنحضرت مثل مادر شہین بود و نہ آنکہ اور ان شہین مومنان بود و نہ لازم بود  
 کہ زمان دیگر مسلمانان بنی آنحضرت حکم زمان پیران و شہادت باشند و نکاح آئینا آنحضرت  
 جائز نہ باشد چنانکہ از دین شہید است بلکہ جواز آن موجب حصول کرامت و شرافت آن کا  
 دیگر بود کہ در انداج سلطنت شرف قبولی سے یافتہ نہ موجب بطلان شرافت بطلان جواز  
 نکاح ازواج آنحضرت با دیگران کہ موجب بطلان شرافت ماعلمان میشد جواب  
 جبکہ تہارے یہاں بعد عرفہ و طلاق دینے کے نکاح چھوٹ جاتا اور شہادت شہادت و شہادت  
 ٹوٹ جاتا تو جہد کرامت و شرافت زوجہ کو بسبب زوجیت کے حاصل ہوگی ایک آن بن  
 با نکل با نکل ہوگی کہ کہ جب سبب دور ہو اس سبب کا دور ہو الہذا جس وقت محمد صلی اللہ علیہ  
 ازواج کو طلاق دیا یا قضاۃ زندگانی کافی میاں کیا تو ازواج کو زوجیت حضرت بن  
 جہد کرامت و شرافت پائی ہوگی یک نکتہ بحالت شرف و آفت گمائی ہوگی پس جبکہ سبب کی  
 کے وہ بھی شرافت و کرامت جاتی رہی تو وہ نکاح حضرت کے ساتھ پیوند نہ ما اور کوئی مسلمان  
 مثل فرزند نہ باپوں و نکاح مسلمانوں کے ساتھ کیونکر بڑا ہے اور کس واسطے مناف  
 حکم خدا ہے اگر کوئی کہے کہ حضرت قبرین زندہ ہیں اور ساز رسالت نوازندہ تو جواب سچ  
 کہ ہر ایک مسلمان گورین نوی روح ہر پناہ و کتب محمدین شہد ہر قبرین کہہ دیکر مسلمان  
 سوال کہتے ہیں او قیامت حال اعمال پس چاہئے کہ ہر مسلمان کا نکاح ہی دوسرے کے  
 ہمراہ جائز نہ ہوے اور کہہ ہی اوس پر غایہ ہو کہ **لہ** نہ آنکہ مادر ان شہین مومنان بود و نہ  
 منع سبک اہل عہد حضرت مسلمانوں کی اور فی الحقیقت ہر ایک نوازندہ نکاح مسلمانوں کے  
 ساتھ نکاح طریقت نہیں ہوا پس قول پر عمل کیو اور آیت (ما کان حکم تو ذلک الا دلالت  
 بل و یجوز کوئی واقعہ اس طرح ہوا کہ کا حضرت مثل و شہادت وہ بخوبی جانتا ہو کہ مادر علی کر

الانی خطاب نہیں ہیں لہذا غائبہ سوال جواب میں لہذا ہم عدالت سے نظر بدین و عدالت  
 نہیں کرتا اور بندہ بایان بیان نہیں پس جو دانا ہمارا کلام شیعہ گنجلک شیعہ گنجلک مراد ہے  
 عریضہ کیجیے دے دیوار شیعہ قتل و کشتار کیا وہاں گاندہرب بیاہرہ مخصوص چچی  
 کردہ اندھا نظر ان دونوں بیاہرہ میں کسی کے لئے تخصیص ترجیح نہیں ہو چنانچہ سو مری ہیں  
 سو سے اسکے تفریح نہیں۔

हत्वा हित्वा च मित्रा च क्रो यत्तीं रु द तीं गृहात् मस  
 ह्य कन्या हरणां रा हसो विधि रुच्यते १ इच्छया न्यो  
 न्य संयोगः कन्यायाश्च वरस्य च गान्धर्वः स तु विज्ञे  
 यो मैथुन्यः काम संभवः २

بیان تخصیص چندی کا نشان نہیں ہو گنگو سے مولوی صاحب مجربان نہیں مولوی صاحب اگر  
 راستی سے سروکار نہیں ہو اور دو ٹوٹ کوئی سے مادر نہیں جھوٹ بولنا بہت برے ہے چوٹا مرد  
 تھا ہے اگر راست بول تو کیا خوب ہے خدا کو بہت راست فرمے گا اب محمد صبا  
 کا ایک دفعہ کہہ دیا ہوا بگینہ زور مخفی چورچو روہ بھیجے کہ حضرت نے حکم دیا کہ عورت  
 شوہن کا دوبارہ نکاح رہا ہے اور بعد مرنے اور طلاق دینے شوہر اول کے وہ شہر سے  
 انشراح بجا ہے کہ اپنی عورت کی حق میں یہ حکم باطل کیا اور دوسرا حکم نازل کیا اگر کوئی مسلمان  
 بعد مرنے و طلاق دینے حضرت کا ازدواج طہر است نکاح کرے گا تو بدترین سفاح کرے گا کہ  
 ازدواج حضرت مثل مادر شوہن ہیں لہذا مسلمانوں کو اس کے ساتھ نکاح و جماع وغیرہ  
 افعال جائز نہیں ہیں فقط فقہ اندین عرض رسان ہو کہ یہ ہرگز حکم الہی نہیں ہے اور اسکی  
 تصدیق کرنا لاکھوں سال نہ ماہ ناما ہی نہیں کسوا سے کہ اگر زنان حضرت مادر شوہن ہیں  
 تو زنان شوہن ازدواج پسراں حضرت کیوں نہیں ہیں کہ دونوں صورت میں میزان  
 حساب برابر ہو اور عذاب ثواب برابر ہو اور حضرت تو مسلمانوں کی عورات کو اپنی بیوی

ہیں لہذا انہیں سب سے پہلے اس میں برکات احکام سلام کی معرفت پہنچایا جائے گا  
 میں اور اہل قضاہ و قضاہ کے ہاتھ میں ہر ایک کی تعریف کرتے ہیں اور ستائش اور اللہ  
 سماعت عبادت و ریاضت میں حضرت کو لئے حکم سکندرشہی ہو اور خواہشات نفسانی و شہوت  
 انی میں اجازت گرم جوشی اس واسطے جانا جائے کہ مجموعہ قرآن حضرت فرمایا کیا نہیں ہیں  
 اپنے لئے مدینہ آسائش آباد کیا ہے **قولہ** وہ باب نکاح شاستر خود مطالعہ فرمائیذ نقطہ  
 شاستر کا نام لیجئے اور اصل عبارت اس کی کو کلام کیجئے جوٹ سے کام نہیں نکلتا صبح کا آد  
 رنگ چرخ از دن غام نہیں بدلتا جوٹ کہنا کام کہ چاہا نہیں وہ اپنے منزل پہنچتا  
 نہیں **قولہ** کہ تھیں دیو بیاباہ بابر میں کہ دختر بابر میں کتنا نندہ جبکہ عطا فرمائیذ  
**ایات** کسی واسطہ کہہا نہیں ہے وہ مخالفت پیشوا کا دین ہے کہ کہہا ایسا کہیں ہے کہ  
 کہہا ہے تو کہہا متوضر کا راست آئے ہے ورنہ کوئی سبب ہے و سراسر باگ خرگویشتر  
 ہے کہ جو کہ دہرم شاستر میں کہہا ہوا دسکا چھ ہی مدہا کہ اگر کوئی شخص گمراہی کو نکلے کی زوجیت  
 میں دختر دے اور کہہا تو پوشا کہ ورنہ کوئی تو وہ دیو بیاباہ ہے اور سزا دہ چاہئے منہ  
 کے دوسرے ادھیائے میں ہے۔

यज्ञे तु चितते सम्यगुत्तिजे कर्म कुर्विते अलंकृत्य सुता  
 हानन्दै कथम्यथा च सते १

یہاں جو اس حسن اتفاق کے کوئی امر میں ہیں ہر اور ہرگز ترجیح و تفضیل برعین نہیں اگر  
 مولوی جی کو قتل و دہش کو یہ ہو تا تو کہہا سوائے آب شرم سے چہرہ ہوتا ایسا پوچ اعتراف  
 کہہا نے اپنے عیو چا لگی سے انماض نکو حقیقت یہ کہ میان محمد علی خود جو ہیں کہ یہاں فہم  
 و فاسق جو ہیں لہذا وہ بھی شان میں یہ مثل صادق کہا ہی ہے کہ زور و ظلم عقل کی کوتاہی  
 بحث دینی ہے کہ کہہا کام نہیں ہے اور تجاری بندہ کا کام نہیں **۵** فی الحقیقت کہہا ساکا  
 خود بہتر ہو و دخل ساز کہہا غیر پیدا شتر خود ہے چونکہ ہمارے ممالک میں محمد علی بسبب حق جلی کے

آفت نازل ہوئی اگرچہ ہم سب اس پر ہنس رہے تھے مگر اس کا ایک سال طلب  
 ہوا تو غور میں نہایت سوچا کہ جو ہم نے سب کو کھیاں عزت دیا وہ تو شخص علیٰ شانہ  
 و جود ہوتا کرتے کہ اس کے کیا حق تعلق کر ڈال کر دیکھو کہ جب حضرت جہاد کو بلاؤ تھے تو  
 قہر گراؤ تھے جس بی بی کے نام پر آتا تھا تو وہ سب کا ہر ایک پر نظر آتا تھا تو جواب یہ ہوا کہ  
 حضرت قہر ڈالنے میں یہی کچھ مضبوط کرتے ہو گئے پاس خاطر مجاہد کر ڈیو گئے علاوہ اسکے  
 قہر نہ تھی سزا ملت پہنچا اور موافق ملت نہیں بخوبی دکا ہوا وہ قہر زن کا ایک بنام ہو گا  
 عقیدہ اسلام ہے کہ قول کسی نیست بدہر تولاہ شاعر و قہر زن و اختر شمارہ ہے  
 مولوی محمد علی خیال ظاہر کیا تو ہین اور احکام دیہ و شاستر پر لازم لگاتے ہین **سورۃ النبی**  
 کہ کون عرض راہ نصیب پیوہ آشکارا گوید کہ دلچسپکار احکام کہ بموجب دیہ و شاستر ہین پیشو  
 و شرفا ہونہ مخصوص شدہ اندچہ قدر کہ نصیب داسن یا کہ خدا تعالیٰ نشستہ است در باب  
 نکاح شاستر خود مطاوعہ فرماید کہ تخصیص دیہ بیاہ باریہین کہ قدر را برہین کنانندہ جگہ عطا  
 فرماید و دیگران ہا ازین خیرات محروم ہ گداندہ ہم رشش بیاہ و گدازد ہر بیاہ و محصور  
 پیچتری کردہ اند **جواب** چونکہ اہل حق نصیب بری ہین اور عایا محو عدالت گستری  
 ہین لہذا (راہ نصیب پیوہ) اسقدر عبارت معجزانہ ہوئی کہ ہر پراغراض انصافی  
 عائد ہے شاید کہ او کو اسی بات کا اشتیاق ہو کہ گیسوے بکر فکر عالی در از تر از شرفان  
 ہو کہ البتہ ہمارا یہاں معاملات عبادت و ریاضت میں ہین ہر شخص کو کہ کچھ تخصیص ہو اور  
 فی الحقیقت وہ دوسروں کے واسطے تخصیص ہو کہ اگر وہ ہی کو صلح و مناجاہی خداوند  
 کہ بیگے اپنا منصب بلند کہ بیگے پایگاہ رفیع پایگاہ معاذ شمع پایگے چنانچہ سرگذشت ہر تہتر  
 شہرہ آفاق ہے اور ہر گاہ صدق پیام کی صداق ہو جو کوئی او پر عمل کریگا اپنا دہ  
 ادنی درجہ اعلیٰ سے بدل کریگا پہل حکام و پادشاہی کل کہ لئے سفید ہین اور باعث ترقی خیر  
 جسکے واسطے نازل ہین اور اہل حق کو حامل دیکھے کہ کسی بات میں موجب شیعین ہین

اور وہ طلاق ہو رہا ہو کہ روایاتی علیٰ غرر کے ساتھ عاقلانہ سے حدیثی انتقادات رکھتے ہیں کہ یہ اس  
 مساوات رکھتے ہیں ہر چند سودہ کو ازواج میں شمار کرتے ہیں مگر بہت سی مخفیہ سے عاقلانہ امور  
 یہ تمام سرگزشت کتب کا حدیث میں مرقوم ہے اور مولوی جی کو جو بی معلوم ہے کہ وہ چنانکہ تسلیم  
 بن جلال نیشاپوری روایت کردہ ہے اگرچہ حسبِ نصیب طر فداوی سے عاقلانہ اور ہر ایک جانی  
 سے اس کی نوبت کے دن برابر پیار کرتے تو حضرت کو گھرا اور ایک بستر پر باریہ جادے کے ہم غوش  
 نہوتے اور استدرج فراموش اور شراب ہوا ہوس سے مدحوش نہوتے روایت ماریہ کا بھی  
 وختہ الاسلام میں اس طرح بیان ہوا کہ حسین و سرخاضین در گریبان ہوا علاوہ اس کے اگرچہ  
 ہر ایک بی بی پر سہاوی توہین منسلک کر تو کہو کہ نوبت عائشہ ہی کو رفتہ تھے قبول کر تو بخاری و مسلم  
 میں منقول ہے کہ اگر کوئی شخص کچھ شکیں پنہ کرنا تو بروز نوبت عائشہ دو سو دانسر و درہم تائیں حضرت  
 اس کے راضی ہو تو اور شکر گزار فیاضی دوسری ہمدیان آتش رشک سے ملتین اور جوش غضب  
 مانند دیگ و ملتین ام سلمہ نے حضرت سے اس امر کی شکایت کی بنیں نہیں پنہ اسلام کو بیتا  
 کی کہ تخیم عائشہ دور کیے اور یہی دستور کیے کہ لوگ تھے اسی بی بی کے گہرائیں جس کو گہرا ہے  
 شریف از دانی فرمائیں تاکہ کسی بی بی کو رشک آئے اور کوئی نیرنگ اشک بہا کہ حسبِ حدیث  
 ام سلمہ کی کہا کہ تو عائشہ کو با بین بھکوا ینا پنیانی ہو اور بی طرح ستانی ہو سو عائشہ کو میں  
 جس بی بی سے بہتر ہوتا ہوں اور جس کے بستر پر سوتا ہوں میرے پاس جبریل نہیں آتا اور  
 تنزیل نہیں لاتا البتہ بستر عائشہ پر میرے پاس وحی آتی ہے و ظاہر اپنے جبریل وہی آتی ہے  
 یہ اہم سلو و غیو نے فاطمہ کو اپنا سامی کیا اور خدمت حضرت میں راہی پس فاطمہ نے اس شخص  
 میں حضرت کو خطا کیا حضرت نے اس کو یہ جواب پا کہ اے فاطمہ عائشہ سے محبت کر اور ایسی بات  
 سے درگزر جس سے او کو کلفت ہو اور جو باعث ترک الفت خطا اس کے کہ بعض فقرات حدیث  
 کا نتیجہ ہے اور بخاری و مسلم کا مسلم یہی ظاہر ہے کہ حسبِ حدیث عائشہ میں سائل کی طاعتی کرتی  
 تھے اور جملہ ازواج کی حق تلفی مانتے کہ ایسی خلافِ مائل تھی کہ جس سے تمام پیغمبروں پر شرور

۵۵۸  
 لکھنویت محمد علی پیرا درویش گار مہا لکھنویت سے لکھنویت حیات انصاری کے واسطے خاطر  
 کندہ ہو شایکہ مہاروی جی کو اگر کسی خدا کی جو کہ جو کہ وہ کہیں وہ سہ ہوتا وہ جو کہ کہیں وہ وہ  
 ہو کہ **قولہ** آ رہے برجاتا تفسیر دوم کہ ارتفاع قسامت لازم ہے ایداع شکر خدا کے مہاروی  
 جی نے ہمارا اعتراض جمل کیا اور دوستان کہیں میں شمول کیا مگر کہا انکار باقی ہو نہ شکر  
 شمار باقی ہو اگر اسطرح مباحثہ ایک زمانہ رہیگا اور اسی شراب لبریز پیانہ رہیگا تو جلد ترک کر  
 شمار سے رہنمائی ہوگی اور خواب غفلت سے بیداری **قولہ** حواش این است کہ تا وقتیکہ  
 مذکورہ سابق اور باب متفقہ دونوں میں جبکہ کلمہ کے آخر کلمہ (مذکورہ سابق) بطور صفت و  
 ہے تو حفظ در سے لیکر کلمہ کو ابھی تک تمام عبارت داخل ہو مگر سمجھا کیجئے کہ ابھی اصل میں نہایت  
 ہے اس واسطے محکمہ سند و نامہ ہو جاوے افظاظہ انداکر ناقص طول دیا اور کار نامہ متحول کیا ہو  
 حقیقت یہ کہ میان محمد علی کو واسطے رونق بازاری اور رواج و کارزاری کے بطور عمل عبارت  
 متحول ہوا اور اظہار و لکھی سرشت میں مجمل ہو لہذا ہم یہی بنا رہا مقابہ لاتیار میں اور ہر حکم  
 و مباحثہ گم گشتار میں **ع** جہدہ ہو کہ و رانا کو قسم ہو دے ہ سنبھل بانع سوطہ جانہ زدی  
 کیس کو کہ اگرچہ بحث عقلی طبیعت پر ناگوار ہو مگر سمجھا کیجئے کہ کلمہ تحصیل ہا یہی جواب کلمہ مذکورہ بالا منکر  
 ہوا کہ ظلم و زبان ہوا اور مہیسا کہ چاہئے ایک اطمینان ہو اگر ارباب زات ہو کہ تو وہ باب تفسیر رموز  
 حق و علی کیا ہو اور از سر نوئی محمد علی اب پیر مہاروی صاحب اپنی اصل کی طرف رجوع کرتے  
 ہیں اور جوئی تقریر شروع **قولہ** باین ہمہ حضرت قسامت را دراز و اج خود مرئی شیدا  
 لکھ اگر محمد صاحب اپنی عمارت میں قسامت مرئی کو تہو اور ہر ایک کام میں ہتھم عمل شرعی کہ ہو  
 تو کو بہت ہو کہ حدیث کہ نہ لائے شراب لکھانی رفیقہ کو نہ بلائی تفسیر اس باب میں کہ اور تفسیر اس کام  
 کی یہ تہو کہ جو وقت سودہ فقیر حضرت پیر مہاروی نظر حضرت میں خبر ہوئی پس محمد صاحب فرما دے  
 کیا کہ سودہ کو اپنے حوالہ نکاح سے رہائی دیں اور دیدہ انہما میں سلامی سودہ شوق منظر کا  
 لائی اور اپنی نوبت عایشہ کو عطا فرمائی جبکہ سودہ فقیر اسطرح حضرت کی مٹانج دانی کی تو حضرت

خداوندین جو وقت آپ نقل مضامین کر چکے اور نام مفسرین نہیں ایک ایک کا دل پہنچا  
 ہوگا اور آپ کا بندہ مان ہوگا چونکہ تفسیر آپ اختراع کی ہو اور مفسرین قدیم و نواسع کی ہو  
 اس واسطے ہم کسی تکذیب میں دل کلام نہیں کرتے جیسا کہ چاہتے ہوتا مفسرین چونکہ مولوی حسب کی  
 ابکار افکار میں ناخوب ہیں اور بیوب نگانگ سیوب حوالہ قلم و ہوتو ہیں اور بروقت شکار  
 پیچہ و ذی بین **قولہ** خلاصاً بیکہ پر دو تفسیریں آیت ناسخ لایکل لکنا لایست قضا  
 آپ دو کچھ یہی تفسیر ہیں کی اور میں آیت میں ایک طرحی تفسیر نہیں اول ہی خلاصہ آفاذ کیا اور  
 اصل مطلب قلم انداز گذارہ یہ میل و حوالہ جبل ملاکتوم ہوا مگر اصل مدعا معلوم ہوا اس گفتن میں  
 بس ست کہ اس میں ابلق ست و ہمیں اپنے دل میں جو ہو و دیگر ہوشیار بلاشبہ آیت  
 (من ترجی من تشاء) ناسخ ہو اور مخترعات جنا ب کا یہی پانچ ہو اگر مخوم آیت (لایکل لک  
 انصار) منسوخ نہیں ہو تو یہی مخترعات سامی کہ لئے رسوخ نہیں اسکا بیان مغرب کا ہو  
 اور کہ مبارک پر میلی تکذیب مکتا ہو **قولہ** و قول مخرض کہ محمد از زمان ہر قد کہ خواہد  
 تعرف خود و آرد الخ بر تقدیریکہ آید (ترجی من تشاء) اور آید (لایکل لکنا) میں نشتر ثانی  
 و منوغیت متعلق ہوگا تو یہی آفتابا عرض اندر کن سماں اہلام پر طلوع ہوگا شہو و سبوتا  
 مانند چراغ روز بیرون ہوگا اور دعوی محمد علی مثل صبح کا ذب و روز غم ہوگا کیونکہ آیت ہے  
 مانند آفتاب و درختان پیداک اور مثل ماہتابا بان ہوید کہ محمد حسب طالب عورات ہر نشان  
 ہو دین اور فکر ہر و نکاح سے خارج البال یعنی ہر و کا یہ نہیں دین اور صفت عورت ازہر  
 جبین لیں ہمارا قول سزا دل نہیں ہو چاند پر خاک ڈالنا افتقار عقل نہیں **و خیال**  
 ناکم نیست تابا خن و غلو یعنی ہرگز نباشد طاقت نشتر گ گل راہ **قولہ** و چنانچہ  
 دئے در باب ریح قسامت تفسیر الخ چونکہ تفسیر اول درست نہیں ہو اور تفسیر دسویں  
 نہیں اس واسطے پہلے تفسیر مذکور کی سستی میں نباشد لکھا وہ نہیں تو دوا حد کیا جب تک کہ نام تفسیر نہ  
 ہو کہ وہ بخیر عبادت تحریر ہو کہ ہمارا اعتراض غیر وار و نہ ہوگا آفتاب غضب کہہ کن را و کان



از سر گذشت چه یک نیزه چه یک دست جوہر شاد نگاہین ہوتا کاغذ کا جہان پارسین ہوتا  
 کبھی ناؤ کاغذ کی ہستی نہیں کہ دیوار پستی کی رہتی نہیں ہا اگر مولو جیسا خیل کا ذہن نہیں  
 بین نامہ رحمان الیہام کے ہمشین نہیں تودہ حکم جس میں پشیمان ہونہ و اپنے حق میں شہر  
 و خمار طامہ شہر اپنے میں اور دو سر کے حق میں کبر الکرار حرا حرا تحریر کیجئے اور براءت خوشتر  
 منیر و کیجیو اب سولہ صفا کا جو یہ بینک تے ہیں اور سنی آید (ترجی من نشان گین گوی  
 بعترہ سوط الجبارہ تفسیر آید (ترجی من نشان نہیں) مفسرین را و قول مست یجو  
 ہینکہ ترجی سنی تطلق و تودی سنی تمسک برین تفسیر اطلاق قسامت ہیچگونہ لازم نموی آید قول  
 دوم ترجی سنی تو خود تودی سنی تعنم برین تفسیر البتہ قسامت از آن حضرت مرتفع میشود و ظاہر  
 ہینکہ ہر تفسیر این آیت ناخ لایل لکل الناس را لایہ نیست و قول تعرض کہ محمد از زنان  
 کہ خواہد و تصرف خود را و ظاہر البطلان است و چنان عرض کردہ باب رفع قسامت  
 بر تفسیر اول ہیچگونہ وارہ نمیشود آسے بر بنا تفسیر دوم کہ ارتفاع قسامت لازم ہو آید جو شہر  
 این است کہ تا وقتیکہ کلیہ مذکورہ سابق در باب متمنع بودن یہ تخصیص معذور او امر و لواہی  
 ثابت نشود ہیچ محل عرض نیست با این ہر آنحضرت قسامت را در اراج خود مرعی  
 سیداشت و گاہے رعایت آن نمیکذاشت چنانکہ سلم بن حجاج نیشاپوری با سنا و جو  
 روایت کردہ کہ بود در نکاح پیغمبر زن پس چون روز گاہا و شان قسمت میکردند زوہر و اولی  
 نمیرسید مگر بعد از روز **جواب** کہ چون چو تابہا نابنائی ہوا و کسواسطے مسئلہ کہ ایک ساتھ ہونا  
 کہاتے ہو اگر کچھ ہو تو نام اہل تفسیر لیجئے او را و کچی اہل عبارت تحریر کیجیو راست و دفعہ میں  
 تفاوت بسیار ہر ہوا و بوم میں عداوت آشکار **۵** راستی اور کذب میں ہر فرق آئینہ کو دیکھ  
 کہ عکس مثل رو بہی بر قہر ہر اینہی ہوا اگر میان محمد علی بر تنگویی کی عادت کرتے تو منبر سولائی ہو  
 کیونکہ حکایت کہ **۶** چون غرض آمد ہر پوشیدہ شدہ صہ جان دل بسوئے دیدہ شد  
 ہا بنابرین او نکاح یہی مول کہ خود بنشاکلی ایکارا فکاکہ فرماؤ ہیں اور دو سر افشا مس ہا

او تہذیب شہوت رانی خواہی خواہی نکالی سب طرح سے اپنے حق میں دست مری نمی نکلی  
 نفس کو سوا حق ترتیب نہ دی رکھی تھے رسالہ مولت ہند و پاداش اسلام میں یہ مطالبات  
 سے انبات کیا ہوا اور مخالفین کو بات بات میں مات دیا لہذا یہاں اون آیات کی تکرار  
 خوب نہیں ہو چلا بار بار فرمودہ نہیں اس جگہ و تین احادیث قلمبند کرتا ہوں اول طبیعت  
 اول مذاق خرمند اگر مولوی حسب کدول میں انصاف ہوگا اور آئینہ قلب رنگ نصیب مٹا  
 ہوگا تو بعد ازین نفسانیت حضرت سواعاض کھینکے اور فقیر اندک پر اعتراض کھینکے کو حدیث  
 مسلم میں ہے کہ اول محمد حسب ذی اپنے خاندان کی ستایش کی بعد ازاں طايفہ امت مسلمین پر  
 تین غمائش دی انما حدیث یہ ہیں (يقول ان الله اصطفى كنانة من ولد اسماعيل و  
 اصطفى قريشا من كنانة و اصطفى من قريش نبى و اصطفى من بني هاشم) یعنی محمد حسب  
 قریش ہے کہ بیشک اللہ نے جن لیا کناز کو اولاد اسماعیل اور جن لیا قریش کو کناز کو اور  
 جن لیا قریش کو نبی ہاشم کو اور جن لیا محمد کو نبی ہاشم سے خطا پر حدیث مسلم میں ہے کہ محمد صلی  
 علیہ وسلم کہ جن قیامت کے روز بہرگز و شان ہوگا اور خلیل انسان سب سے پہلے قبر سے برآوگا  
 اور سب سے اول شفاعت فرمادوگا چنانچہ قال رسول اللہ اناسید ولد آدم یوم القیامتہ  
 لیسول من یشق عنہ ابقر و اول شافع پہر اسی کتاب میں ہے کہ محمد حسب ذی فرمایا کہ روز قیامت  
 میرے لیے بڑی توقیر ہوگی اور میری امت کل ایسا کثیر ہوگی اور سب سے اول میں ہی جنت  
 پر جاؤنگا اور دروازہ و اگر اونگا چنانچہ قال رسول اللہ انما کثر الانبیاء بتعا یوم القیامتہ  
 و انما اول من یقع بالجنة سبطی کی صحاح میں ہزار بار آیا ہے جن جو غایت خود ستا  
 ہیں اپنی تعریف آپ کرنا برعکس عادت اہل کمال ہے بلکہ ظہر فی و فرد مایگی پر وال ہے  
 خود ستا ہی نیست ہر مہم حسب کمال ہ آب لب لب است انہد چون گوہر یکمانہ نشد  
 چنانکہ شہر یان ہنود قمار و شراب حق خود روا سید ہشتنہ الخ جبکہ در ونگوی میں  
 کوئی آہکا ہر نہیں جو آیت شریف اللہ علی الکافین سے بنا کیا اصلا درہین آب چون

کے لئے اجازت نہ دیا اور جس سے وہ سورہ اعراف میں آیت میں پڑھتا اور اسکی کتاب چاکر کرنا  
 بالائیں طریقہ اور ماہل ناسوت و ملا ملا علی بن شہرہ کی قول کہ وہ بایں : متباک عائدہ بنوین را  
 طلاق و تبدیل ہم بعد اسے منع محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی اجازت طلاق و تبدیل دی تھی ہوا پیشہ و اسکی کتاب  
 تسلیم کی گئی جو ایک منہ کی باریک نگاہ میں کر دے سبب یہ کہ بایں پڑا علی ہی جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 سوا زانوہاں اسکا کہ شہدہ شہد کہ قولہ نبی پڑھتے دیکھتے تھے خود غلط قرآن کو کسی سورہ پڑھنا  
 یہ مطلب نہیں جو اور کسی مفسر کا نہ نہیں ہو تو نشان دیکھو اور اول و آخر اسکا بیان کہ چوتھے  
 نہیں آتی کو خود حکایتیں بناتی ہو اور راہ نکو آیتیں بناتی ہو شاید کہ تعبیر پڑاؤں میں جبریل گذرا  
 ہے اور محمد علی کے اوپر ادا ہے کیونکہ ایسا ہو کہ وہ حضرت کا ہننام ہو اور قصبہ مذکور مولوی  
 کا بیت الحوام کی قولہ انہیں جاتوان یافت کراہن اوامروہا ہی مفسر حکم الہی بودہ اند غلط کیا  
 تفسیر سے ظاہر ہے کہ یہ تمام اوامروہا ہی ریائی ہیں اور یہ بخیرہ راہی و خود سالی محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 دام بیلا پلا تھے اور دام و اپنے تئیں سرور انبیاء جلالتے ہو اپنی توحید اپنے تئیں نہیں  
 دیتی ماہ کسان کو اپنی نہرو جینی فریب نہیں دیتی کہ تہا خود کردون نزدیک مرد و انارہ چور  
 پستان خود مالہ خلطہ انفس کے یاد کہ قولہ جہ و رآن مصلحتہا کونگون مستترست الخ سوا  
 اسکے کوئی مصلحت نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم توشہواتی پر تعاون نہیں ہو اور چار عورت پر صاحب نہیں ہو  
 اور ہون و احکام خیر ناخوب بگا اور بجانب خداوند محسوس نہائے اگر ادا میں کہچہ مصلحت ہو  
 تو بیان کیجئے اور نہ نہانی عیان کیجئے کہ شہدیان آشکارہ کہچہ نہ تو کوئی سحر کنارہ کہچہ نہ  
 قولہ کہ شہدیش و اینجا ضرورت غلط ہے مہربان شیخ کو کی کی ضرورت نہیں ہے اور کہ سوا  
 آچہ شہدین بگا خدا کہچہ شہد کہچہ اجمال تفصیل کو ترجیح دیکھو کہ شہدیان کیا ہو اندر زیر و  
 دو کیچہ پر وہ از راہ کرم و جہت مولوی جی مصلحتہا مذکور کی تفسیر کہ شہدیان ہم و نہ کی مصلحت بہ  
 تفسیر کہ شہدیان مولوی صاحب کا دم بند ہو گا انجام مسلمانوں کو باعث بند ہو گا قولہ اگر اوامروہا  
 مذکورہ از طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و کتب و الخ بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود ہوتا اوامروہا علی

بایں پڑا علی

سادات کے مارچ کسکیت کو بہرہ سے چاہے زیادہ عورتیں کہہ لائے اور یہ جو تعمیل آیت  
 سورہ نسا میں اُسیر چسپگان باتوں کا جلد ترحوان بچو اور افراط و تفریط حضرت ابو جہشہ سے  
 اب ہمارا حکم گوہر افشان مولوی حسب کی انکار افکار پر داخل ہوتا نہیں نہیں حوران جنس و اصل  
 ہوتا **قولہ** نیز حکم میں نظر رسیدگانہ اچیکہ و جلال نکاح سپارہ برآن زیادہ کنز فطر  
 جسوقت محمد حسب کے پاس جبریل آیا اور یہ حکم جلیل لایا اسوقت کسی مسلمان کے نکاح میں مان  
 سے زیادہ عورتیں نہیں یا نہیں بر تقدیر اصل اوس مسلمان کے حکم حضرت چاکر زیادہ عورت سے افراط  
 کیا یا اتفاق اگر افراط کیا تو تعصب مظهر ہے کہ مسلمانوں کا چار عورت سے زیادہ فراق کیا  
 اور آپ نو عورتوں کو خاق اوٹھایا اگر اتفاق کیا تو محمد حسب کو لئے وحش زلی اور کجا مشریت  
 سلی بر تقدیر دوم اس حکم سے پہلے محمد حسب نے نو عورتیں کس حکم کو دیا ہے جس میں اس کی عورتیں  
 عشرت کی شش کہیں شاید کہ اسوقت حضرت فطر احکام نہیں ہو اور عقد جرم و راح نہیں کسی طرف  
 دل انگاہیں نہا سبج و زنا کا کھانکا نہیں **قولہ** نہ بیکے را ازناہا طلاق دادہ بجا دو دیگے  
 بنکاح و آرد و خط جس حکم کا ذکر اپنے بار بار ایراد کیا ہے وہ حکم حضرت ذی اسوقت ایسا کیا ہے کہ  
 او کو خواہے دینی نے جواب دیا تھا او کھسپا پیری نے جواب کیا تھا اگر اس میں ہی محمد صاحب نے  
 اپنے لئے بہتارہ ارکبی ہیں انداج کے سوا آئینہ روار کھی ہیں وہ حکم سورہ انزاب میں ہوا  
 او کی تفسیر یہی کتاب میں ہو جسکا **محولہ** تمام ہے اور جسکی شہرت از ہند تا سندھ عالم  
 ہے اوس حکم کو اصل تمام کو کتب بیکہ مولوی جی کی تقریر تحریر سب خط ہی **قولہ** میں باین  
 متباکہ بروقت رسیدن این حکم عدو ادواج سطر ات قد بود الخ یہ تو فرمایئے کہ اس حکم کے  
 آنے سے پہلے کیونکر محمد حسب نے تمام مسلمانوں کو خلاف کیا تھا اور طبع حکم سورہ نسا و احرام  
 کیا تھا کس آیت کی موافق عورات زیادہ از چہ نکاح بند تین ہیں اور یہ مسئلہ بسیار پسند اہل  
 اوس حکم کو نہ کلام و دین کی جو بعد از ان متقابلہ کہہ کن کیجئے اصل مسئلہ گریز کرتے ہو اور تشریح  
 حیلہ و حوائیہ جسکے حکم مذکور کو منقول کر دو گہا رہے سزا و اعتراض قبول کر دو جس حکم میں حضرت

حق کہ تادمے کے لایں یکے اور سطر میں مہر لکھو یا دینے کو چاہیے کہ یہاں پر ایک ہی لفظ قرار دیا ہے اور سطر میں  
 اس سے پہلے لکھا گیا ہو اور اگر کوئی کو غلط میں ڈالنے پر عمل بات نہ آئے ہو اس طرح برائے  
 سطر میں لکھو یا کہ وہ حد کو جس سے آئے گل ہو سطر میں ڈالو اس طرح تخصیص نہیں آیا جاوے یہ کہ یہاں پر  
 کہ جو کوئی اپنی ذات کو لئے احکام خاص نہ لکھا چکا وہ بات بات میں اختلاف نہ ہو رسالت  
 مائیں ہیں اور جو صاحب کتاب نہیں اگر کوئی صاحب یہ کہ یہاں پر یکے شری بہرہاں اعظم کہ یہ  
 صاحب سے اخوان کہیں کو ایک آن میں تخصیص نہ کرے کہ وہ ایسا ہی کہ یہ کہ یہاں پر یکے  
 اقراض نمودہ چنانچہ نہیں کہ اب ایک بلطف حق بیچ نہیں جبکہ کا حاق حق سطر میں لکھا وہ بدل  
 بہل حرکت جوہر میں ہوا اعتراض کیا کو بیچ و بیچ کہہ گئے سکونت کو کوچ کہو گئے یہ آج کی نوگوئی  
 ہے اسی ڈیویر تخصیص لکھی کہ کوئی جو کہ نوگوئی آدمیت کا جوہر ہو سکے و سایہ انسان نہ  
 انسان کی برابر ہو سکے اب کوئی جوہر ملے روزانہ جو نوین کو حاکم چاہتے ہیں اور ایک ایک  
 کی پیشانی سے آب غم و حیا چھینیں **مسوول الحیا** غنی نیست کہ عدد و انداز ہر چیز  
 نوین زیادہ انچہ شروع نشدہ بنیچہ حکم دینے میں غلط نہ کہ انداز جبکہ و بحالہ نکاح سیدار و  
 بیان زیادہ کنندہ نہ کہ را انانہا طلاق دادہ ہوا ہے دیگر سے بکاج و رار و بین میں انقباض  
 کہ یہ حق رسیدان این حکم عدد و انداز سطر میں نہ ہو کہ جو حق نہیں دادہ شدہ یعنی اخذت را امر  
 بطلاق زیادہ انچہ رعا و نشدہ و باین اعتبار کہ عامہ نوین را اجازت طلاق و تبدل ہم ہوا  
 است و غیر این اجازت نیست بنسبت پیوستہ دیگر نوین و کو دادہ شدہ ہر میں انقباض  
 کہ این او امر و نہا ہی محض حکم الہی بودہ اندہ در ان مصلحتہا کو تا کوں نہ عرت کہ شریعت میں نہ  
 نیست اگر او امر و نہا ہی مذکورہ مازون پیوستہ نہا ہی نہیں لیس و کوہ بہرہ و جوہر و ستر حق خود مرعی  
 داشتہ چنانکہ پیشہ ایمان ہوا تو فارغ نہا ہی خود را پیشہ تہذیبی و دیگران انرا کہ اکبار شمرہ  
 ایشان را شریعت ہوا و نہا ہی جبکہ نوین کو لئے چاہے نہا ہی عورت شروع نہیں  
 ہو کہ بین طہرین بطون افراط جوہر نہیں تو جوہر نہا ہی کو فیصلہ نہیں کو خارج ہو کہ کو طہر

او امر و نواہی واجب است کہ بر اسہ عام باشند و جائز نیست کہ در سکو از ان احکام  
 خاص یا عموم مخصوص باشند و ملکہ کہ خاص بر خاص باشند از احکام الہی اعتقاد نباید کرد تا  
 وقتی کہ این کلیہ را مترض ہمہ فرمایند اقراض مترض سر امر نیست و این جواب سوالی  
 فی فریب شی و شیوہ بگیا اورا و نکی صلح سو یکہ بگیا یا ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو حکم خاص  
 واسطہ خواص کے ہوا و جو اختصاص واسطہ اہل اخلاص کے ہو وہ انساب اولیٰ نہیں ہوا و  
 از جانب سولی نہیں بلکہ ہمدی عرض یہ ہے کہ جسکے ذریعہ سے احکام آئین اور عبادت و سادات انجام  
 پائیں اگر وہ ہر حکم میں اپنے لئے خاص کرے اور برگزیدہ اشخاص تو لاجرم وہ سرور دنیا نہیں ہے  
 اور اسکا حکم از طرف کبرا نہیں اگرچہ مولوی جی پیر فرقت میں مگر وقت ختم منی مثل طفل سوتل  
 بہوت ہیں **فقہ** بزرگی مثل ست نہ بال تو نگری بدل ست نہ بال اگر جنبہ ہندو مت  
 پاتے تو کسواسطہ خیال خام پکاتے **۵** رہ نہ روی بہ نہان خانہ معنی از لفظ ذوق جہل مرکب  
 چند چون قلمی و تہیز منی کے لئے دہم رام و رکار ہے اور فہم تام ایک ت کسب ل پچا اور زمانہ  
 حسب حال **۵** در او اثر باید تیار شود اسے بہ بسیار سفر باید تا پختہ شود غلے ہ گھوڑے کے  
 فہمیدی نصیب ہیں ہوا و بیچارہ ابد طیب ہیں چونکہ محمد حبیب ذہر باب میں اپنا فقر جلا گیا لاویں  
 کہ پہلایا، اون میں سے حکم خدا کوئی نہیں ہوا و محمد حبیب میں جسے رہتگوئی نہیں جہ کو فریاد  
 اسکو علم حق و باطل پہچانے اور جسکو وسیلہ سے دیدا قدس نازل پہچانے اگرچہ وہ سرور انسان و ملک  
 او شیعہ نے زمین و فلک گرا و کوحی میں کوئی حکم خاص نہیں ہوا و سونہا تہمت نہت اخلاص  
**قول** ملکہ کہ خاص بر خاص باشند از احکام الہی نباید اعتقاد کرے فقط اگر وہ حکم خاص و سی  
 شخص کے ذریعہ سے نازل ہوا و اسکی او متاثر نہ شال تو لاکلام وہ حکم اللہ نہیں ہوا و ہشت  
 پناہ نہیں پس محمد حبیب کی شجاعت میں جہد و امر و نواہی ہیں لکس حکایت اور ہی میں ترانہ  
 آنحضرت میں اسواسطہ بکثرت ہیں کیونکہ سوا کلام و زبان کچھ آلات و کار نہیں ہوا و بزرگ  
 حکم و دوشاد کان میں صاحب ازواج ہی حضرت کو آلات حق و باعت رفع حاجتوں رہا ہے

صاف ہو کہ بلا تکلف آپ کی زبان سے نکلتا ہے جیسے کہ ہر صیدان سے نکلتا ہو اصل وہی ہے  
 کہ مولوی صاحب کی اصل میں تخریص پر اور وہی وصفت جلی بات بات میں عاید ہو جھٹ نکلتی ہوتی  
 بس ہر کہ مولوی جی کو زیادہ گوئی کی ہوس ہو بالیقین محمد صاحب کو حکم سونہ اخبار خود مختار  
 فرمایا اور اسی کو ذریعہ سے چار حورت سے زیادہ کا اجتماع فرمایا جو کہی اس کو وہی تیس  
 کرتا ہے وہ شب تار سے نور اقتباس کرتا ہے **قولہ** یہ بعد تسلیم وہی بودن آن صورت  
 کردن محمد آن آیت را چہ سنی وارد خط بنے یہی بات تسلیم کی ہو کہ چون اہل اسلام غیبی پر  
 اس کے نزدیک محمد صاحب نبی ہیں اگر محمد صاحب کو رسول سمجھتے تو کس واسطے اونکو دعویٰ کو  
 قبول سمجھتے اگر محمد صاحب کو نبی مانتے تو کیونکر اونکا رد بہتر مانتے اگر چاہے کہ اسلام میں  
 بتقدیری جو ہر شے عقل نہوتی تو نبوت محمد کی کوئی عقل نہوتی چو کہ اون لوگوں کو عقل  
 وادراک نہیں ہوا دیر تک ساک نہیں ہو چکی سو شخص دیکھتے کہتے ہیں اور کہو تو جہرہ امی  
 مذہب رکھتے ہیں محمد سوطا اجماع کا محیط طالع ہوا و غریب طالع چال کہ فضل نبیا و کتب میں خبر  
 خدا و کتاب کبریٰ کی تحقیق کرنا ہو اور شری بہا وہ یہ اقدس کی تصدیق سن بعد خیال خام لکھتا کہ  
 اور دیگر انکار سے طام کہتا ہو یہ شخص کی بات کا کیا اعتبار ہے خواہ وہ مولف قرآن  
 خواہ مصنف سوطا الجبار ہے اپنے طور پر یہ چند جواب اعتراض لیجئے اور اصل بیاض کی بھیجی ہو  
 آپ کی پاس خاطر ہے ورنہ بندہ ایسی گفتگو سے نا فر ہے مولوی جی کے کل فقرات کا جواب جواب  
 یہ ہے کہ مخالفین ذہن لوگوں کی ثبوت کا اعلان کیا ہے جنے فصل انبیاء میں اون ہی کا  
 چہرہ رسالت نقاب بکھریں میں پنہان کیا ہے کہونکہ اہل حق کی اخلاق حق و افعال اہل نظر  
 ہے اور یہ آئینہ دل شہر محمد صاحب نے از خود مجھوئے آیات بنایا اور اپنے سر سے بار سادہ  
 اگر ایسا لڑن کو تاج قرآن کیا ہے اور اپنے تئیں مطلق انسان اب مولوی محمد علی کا دست  
 حل و فرہنگ فلم ہوتا ہے اور غدر رنگ **مسموط الجبار** میں اعتراض تہنی ست  
 سادہ کالیک غلط حسن ست وہ ان ایک جملہ احکام خداوند متعال و جملہ آداسا مات قرآن

یہی خواہی کی گئی نہ پہلی قول کہ جس جہان انداز آنحضرت را بر زمان و یکہ میاس سیکند از حق  
 کھ کو زمان و یکہ بل سلام پہنچاں کر نامزد ہوا و دلائل دہراہین مذکور کا پاس کر نامزد ہوا  
 اپنی ترجیح میں جہد محمد حسب کی کہ تم گنہاری ہو وہ متلع حیا و تہم کی سہو بازاری ہو سہو سہو  
 ہے اور عدالت الہی میں رخنہ اندازی اب تک ذیبت سوطا التجار ہوتی ہو اور یکہ طبیعت میان مجلی  
 اشکار سوطا التجار مقرر میں فصل را بر کا اعتراض برانہیا منعقد ساختہ است پہل  
 آیات مذکورہ را بغرض ایراد اعتراضات بر محمد آورده معنی تسلیم آن آیات تقدیرا و اعتراض  
 محمدیہ و خیال باطل ست چہ کہ درین حالت امر یکہ خلاف تصریح و حکم الہی باشد از خان باطل  
 بطور زنیہ کہ بسبب آن مورد اعتراض باشد و ہم برین تقدیر قول او کہ محمد این آیت را آورد  
 خستہ و باطل ست چہ تسلیم ہی بودن آن حرف وارد کردن محمد آن آیت را چہ سنی دارد  
**جواب** جب تک کہ رد سوطا التجار سے سہو کار رہیگا بندہ کہ کن مولوی حسب کا شک گذار  
 رہیگا کہ اونکی زبان سے ایسا کلام بر آیا کہ جس رد سوطا التجار نے ذرق و برق کلام پر پایا ام  
 ہم کہہ کی تفصیل کی سوافق کہہ سکتے ہیں کہ مولوی جی ذوقا و لون و دیوتون کے حق میں جب قدر  
 الزام دئے ہیں اور اتہام کئے ہیں وہ آپکا خیال باطل ہے اور یہاں مدق و عاقل کیونکہ  
 اپنے او کو اقرار اور دیوتا تسلیم کر کے اور شل خدا و ملائکہ تعظیم کر کے خدا و فرشتوں کو مقابل  
 میں قبول فرمایا ہے اور وسیلہ تشریل خدا و رسول شہید ایسا کر دے آپکے قصود میں ہرگز ملائکہ  
 و انبیاء نہیں ہیں اور برگزیدہ خدا و اوتار کہ یہاں نہیں تو کسوا سٹے آپنے اونکا ذکر خیر فصل انبیاء  
 ملائکہ میں ایراد کیا اور کیونکر او کو ہر جگہ تعظیم و تکریم یا کیا اسطرح اول آپنے ویدا قدس کو  
 کلام الہی تسلیم کیا بعدہ فصل کتب میں ترجمہ الکتب داری سند ترقیم کیا جبکہ آپنے نزدیک بیعت  
 نسخہ آسمانی پر وہ مختلف مرض جل فدا وانی تواد پر جو کہ آپکا اعتراض ہو وہ حکم خدا و رسول  
 ہے آپنے ان فقرات ماہیات کا یہی اہلی جواب کہ مخالفت آپ قول جواب کہ وہ مناسب  
**قولہ** دہم برین تقدیر قول او کہ محمد این آیت را آورد خستہ و باطل ست خدا و دیوتا



خبردار ہوتا کہ سوائے پیام سے الزام صدق پیام سے بیزار ہونا آپ کو مبارک نام خیر حسین علی  
 کرنے ہے اور اسی کو سند دینی منظور برآید اس آیت کی تفسیر حسین بنی پر نگاہ کیجئے اور رسی کی  
 راہ لیجئے اگر آپ کو سلاوہ تفسیر حسین کی مستند ترین ہوا و درین فضل و ہند یاد نہیں تو ترجمہ رفیع الکریم  
 سموعہ کیجئے اور بجانب خود خدہ بین رجوع (ترجمی من تشار نہیں و توفی) ایک من تشار و تین آیت  
 من عزلت فلا حدح علیک (یعنی ڈھیل دوگو تو جسکو چاہی اوں میں سے اور جگہ دو گولٹ اپنی جگہ  
 چاہے اور جسکو بلو آجی تو اوں میں سے کہ ایک کنارہ کر دیا تھا او کو پیش چین گناہ اور پیر سے  
 مضایہ ہاتھ ظاہر ہے کہ محمد حبیب چاہیں جس عورت سے دور رہیں اور دل چاہیں کو دور رکھے  
 حق میں کوئی بری بات نہیں ہو اور کس طرح ضرورت مسأدا نہیں البتہ دوسرے مسلمانوں کو  
 حق میں یہ بات گناہ ہے اور مخالفت حکم اللہ **قولہ** سنئے ہند کہ تبدیل زنان آنحضرت را  
 جائز نشدہ و دیگر مسلمانان جائز شدہ لے جبکہ محمد حبیب کے لئے تعدا و عورات غرض نہیں ہوا اور  
 بہمستری میں مسأدا ضرورت نہیں تو تبدیل ہونا ہونا سادی ہو بلکہ عدم تفرقہ او و مسأدا ہستی صحت  
 تبدیل پر حاوی ہے البتہ فرق یہ ہے کہ جس عورت کو محمد حبیب اپنی قربت سے دور کریں اور غرض  
 سے موجود دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی اور غیر پر اپنے تین مباح نہیں علاوہ اسکے خود  
 آیت (ترجمی من تشار) سے حضرت کو حق میں تبدیل زنان ثابت ہوا اور بخوبی آپکا بطلان  
 ثابت اس آیت کی تفسیر جو علوم و یکجئے یا جاح التفسیر طلب الدین مرحوم دیکھئے عبارت  
 پیچھے لکھدے تو الخ یعنی چوڑو تو مسأدا مسلمانا جبکہ چاہا تو اوں میں سے اور مسأدا و تو  
 جسکو چاہی یا طلاق دیوے تو جسکو چاہی اور رہنے دے تو نکاح میں جسکو چاہے یا زنا و تہ  
 کہے تو اسے جسکے اوں میں سے چاہے اور زنا و تہ کہے تو جسکے لئے چاہی یا چوڑو کر تو  
 نکاح میں لانا جبکہ چاہی عورتوں اہل کی ہو اور نکاح کرے تو جس کو چاہے انہی پہلے  
 سے ظاہر ہے کہ جیسے عام مسلمان ایک عورت کو دوسری عورت سے بدل کر سکتے ہیں ویسی  
 ہی حضرت بھی عمل کر سکتے ہیں پس اونکی نسبت مسلمانوں کے لئے مسکو نہ دست نہ ملی اور

اگر حق نشانہ نہ تھا تو اور ایک لفظ تار کے انیکل قرار نہ ہوتا کہ حق قدرت پروردگار ہوا چہ ضرور  
 سے ایک پیشہ نامہ ہو چہ قدرت خداوند ہے یہاں زبان چون چہا بندہ ہوا **سیات** یہ اعجاز  
 اگر حق خداوند ہے ہر موند بسدیو اور نند ہے یہاں لب بٹانا ہی دشوار ہے ہر کسے بات  
 کوئی تو بیکار ہے یہ را ز نہاں آشکارا نہیں یہاں فہم کا کچھ بار انہیں ہر ایک یوتا کو جو حیرت  
 یہاں ہر کچھ کسی پر نہ را ز نہاں ہر کوئی کہ کواد کی پیو پنا نہیں مکے ایک با آسان وزین  
 اگر ذات محمدی کا صلح جوتی اور اس بات کی کتب سلاستین شیخ جوتی تو کثرت ازواج محمدی کا نام  
 نہیں تھی اور باعث کسر شان اسلام میں **قولہ** سادہ و غشیل ہر الا فر اخط آیت حاکمنا  
 کا وہی مدعا مخالف جو ٹون کا پیشہ ہے کھڑی و غاشی ہر اپنے پیر خان کا عیب پوش جو اگر  
 ہمارا افرا ہو اور مخالف سچا تو فرما ہے کہ محمد حبیب ذی قرآن کی کوئی آیت کو ہر ہر چہ عورت زیادہ  
 کی طرح کی ہو یا کس حیلہ کو اس قدر دولت جمع کی تھی اسکی سند جلد تر نہ کر کر دیا ہمارے غیر منظور  
**قولہ** ہمین قدر فرق شد کہ توبہ حق آنحضرت حکم دہشتا الخ یہی خلاف عقل و شرع ہو اور برعکس  
 اصل و فرع کو کا چار ہونا محال ہر مانند اجتماع محست و اقبال ہر ندج فر دہین ہو سکتا اور یہاں  
 زندہ نہیں جنت طاق نہیں ہو سکتا اور نکاح طلاق نہیں غرض کہ توبہ کا رعبہ ہونا دشوار ہے شل اجتماع  
 روز روشن و دشتا یہی چھوٹی محالات عقلی ہو قطع نظر کر لگا کر دن عقل و حکمت پر خجود ہر لگاؤ کی بنا  
 کیا اعتبار جو وہ جاہل تر از ٹون سوط الباب ہے اگر ضعف ہدیہ الامنام ای طرح خلاف غرض عقل  
 و شعور کام کرینگے تو ہم ان کا فاضی جو پور نامہ ہر نیلے حاصل آگے کسی حق میں نہ سوار ہو ہو سکتے ہر  
 اور نہ از تجربہ یہ آپکا خیال خام ہو بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب میں اتہام ہو **قولہ** چہ الزام نہیں ہو سکتا  
 کہ سادہ و ہر ہر تھی زمان آنحضرت بایہ ترجی سن تشاد لازم نشدہ الخ بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 بذیل اس آیت کہ اپنے دہ سے ہر ہر کی سادہ و ہر کی اور بطرف بعض ازواج کثرت التفات  
 منظور کی تاکہ عائشہ وغیرہ حق طرہ ہر ہر ہم آغوش دین اور شب و روز زخول خورد و نوش و ہر  
 ازواج و ہر حضرت پسند کریں اور **قولہ** لب نہاں اگر مخالف تفسیر آیت (ترجی سن تشاد) ہو

سیکند و فرق زمین و آسمان را پہنچ بنظر آئے آرد جواب اگر حسب ہدیہ کہ بحث و مباحثہ  
 میں رسائی ہوتی اور کتاب علم و حکمت کی آشنائی تو آپ اپنی شکل آشنائی کرتا کسوسا طوسیہ  
 ہرزہ دعائی کرتا کیونکہ آیت (اعلمنا لک) ہی ثابت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قطع نظر از تعداد کرین  
 اور جہد و عیش سے دل چاہا طبیعت نشاد کرین مقید شمار میں اور کسی عورت کے خنجر چھو کر دل لگا  
 کرین جسکی محبت میں بیتاب نہوین اسی سے لذت یاب ہووین کسواسطے کہ جیسے آیت  
 سورہ نساء میں عورات مسلمانوں کے لٹوہ قرار پائی ہو اسطرح آیت ہذا میں ازواجِ غیر  
 کے لئے کہاں مقدار آئی ہو بلکہ اسقدر کہا ہے کہ جہد و عورات کا تو فی خبرہ کاہن دیکھا جوتقدیر  
 عورتوں کو تو نے دشمنوں سے چھین لیا ہے بالکل تیری لئے طلال چہن اور لایق استعمال  
 پس اس کو یہی ثابت ہوا کہ پیغمبر اسلامؐ نے جہد و عورت کے نکاح کیا خدا فی سبکو او سکے لٹو  
 سباج کیا بلکہ سیلج کی تنگی نہ ہو اور رسم ترکی و فرنگی نہ ہو اب رو فقرات ہدیہ الاصنام  
 کرتا ہوں اور ترسیکدشن عالی مقام **قولہ** چنانکہ کرشن داشت الخ جس جگہ شانزدہ ہزار  
 رانی کا ذکر جیل کیا ہو وہاں یہی حوالہ قلم تفصیل کیا ہے کہ کرشن فرشا نژدہ ہزار عورت  
 میں بطور کیا تھا اور ہر ایک کا گہرہ ۴ اعلیٰ نور کیا تھا ایک پیکانی یہی جانتی تھی کہ شب  
 مذکر کرشن میرے گھر جلوہ گر ہیں اور شام و سحر پیش نظر رعایت ہو کہ نار دہنی کو شک ہوا  
 کہ کرشن کیونکہ شانزدہ ہزار رانی کی ولدہ ہی کرشن اور اسطرح اسقدر دختر و فرزند کی  
 نمکساری لہذا اس سبب کو معلوم کرنے کے لئے سو گہزار رانی کے گہرائے اور کچھ دیر  
 ملاش ماہیت کرشن میں بسے گا ہر جگہ ذات کرشن جلوہ گر پائی اور گھر گھر ایک ہی مویش  
 نظر آئی **۵** ذرہ میں او غدر میں پیدا ہو تیرا ہر شے میں دیکھتا ہوں رنگ فطرہ شیدا  
 فطریہاں کہ فطرت ہوتی ہے کہ عقد شانزدہ ہزار تکلیف رازی اور حیرت افزا و اہل عمارتیں  
 مقابلہ محمد میں ذکر کرشن کافی نہیں ہو اور جو آشنائی نہیں کیونکہ کرشن فرشا نژدہ ہزار عورت  
 پہنچ کر کیا تھا اور بصورت جد اگاہ ہر ایک کا شانزدہ رنگ تہلی طور کیا تھا پس ایک ہی

کوئی مسلمان جو کہ کسی عورت کو نکاح کرے تو اہل حج کے نزدیک میں منع کرتی ہوں  
 حسب کے لئے یہ منع طلال پر بلکہ حسب مناسبت خداوند الجلال پر وصال میں حسب مناسبت  
 ہے نہ رکھا سرمدی اللہ اللہ خدا کو رکھا خاطر رسول بدرجہ غایت ہو کہ بنا برآں جو اگرچہ شہر  
 نزول آیت پر سورہ نسا میں ہو کہ اگر کوئی مسلمان متعدد عورت کرے تو درمیان اسکے  
 اعتیاد سادات کر چنانچہ خان ختم الاقدار و افواجہ یعنی پس اگر تو تم پر کہ عدل بخود تم  
 یعنی اپنی عورتوں کے درمیان پس ایک عورت پر فقط محمد حسب ذہ اس حکم سے انخواف فرمایا  
 اور اپنے لئے حکم خاص اسکے برخلاف بنایا تاکہ حکم سادات پر یہ دئی کریں ورنہ اس  
 حسب الخواہ و مل و جدائی کریں وہ حکم سورہ احزاب میں ہے اور مخصوص حضرت کی انتخاب  
 میں ہے چنانچہ ترجیح من تشاء نہیں و تو دئی الیک من تشاء من تمینیت من عزلت فلا یجاء  
 علیک یعنی تو اپنی عورتوں میں جسے چاہا سکتا ہے اور جس کا تو ارادہ کرے اپنے پاس رکھ  
 سکتا ہے اور اوں میں جس کو چاہا ہے جدا ہو چھپر گناہ نہیں ہے فقط مصنف اجماعی و  
 خلوت المہود فی یہ تقریر بسیار پسند کی اور زبان انکار بند مگر حسب حدیث الامام موطا  
 کچھ چون و چرا کرتے ہیں اور بہت کہہ کن گمان افترا اب دل ہدیۃ الامام کار و ہوتا ہے  
 من بعد تکذیب موطا الجہاد میں کہ ہدیۃ الاصنام میں کس از کہا میں حکم حق ہے  
 ثابت کہ وہ کہ از کثیر کان و زمان ہر قدر کہ دل اور خواہش نماید خواہ شانزدہ ہزار باشند  
 یا زائد از ان چنانکہ کرشن داشت آنحضرت باز واج و رازند خاد اللہ من مثل ہذا الافترا  
 خطا ہمین قدر فرق شد کہ تسبیح آنحضرت حکم از ہدیۃ و حق امت و در حکم مملوکات بیچ فرق  
 نیست تمیما و اطلاعا یعنی جواز مملوکات بلاتمین عدد دست و حق آنحضرت و ہم و حق است  
 بلا فرق بینہا و چرا الزام این جنی سیکند کہ مسافر و در ہستری بحق زنان آنحضرت بایہ (ترجی  
 من تشاء لازم نشد بحق زنان دیگر مسلمانان لازم نشد نحو سید کہ تبدیل زنان آنحضرت  
 جائز نشد و بحق دیگر مسلمانان جائز نشد پس چرا از واج آنحضرت را بر زنان دیگر قیاس

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 در بیان حجاب و عفاف  
 و نکاح و طلاق

ماتنہا جود مفہوم ہے پس عام کفار و سیار برین جمیعہ ہیں جو اور کسی ہو بہتری کی امید  
 نہیں البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دین آبائی کو نبی ہوئے اور ابوبکر وغیرہ رفتہ رفتہ اوکو یار و مددگار ہوئے  
 اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دینی تعصب بیان ہو گا اور زیبستان کہ عام مسلمانوں کو آیت سنائی  
 اور ہدایت فرمائی کہ غایت و حد چار زنا و کفرین اور خواہش زیادہ کاشت از غلطی سے اخراج  
 چنانچہ سورہ نسا میں ہر خانکھو مالابکم من النساء یعنی ثلاث در باع یعنی پس نکاح کہ  
 جو نکاح خوش کاوین عورتوں سے دو دو اور تین تین اور گیارہ گیارہ خط جبکہ حضرت کی گیارہ و تین ہزار  
 ہوئی اور دو کھریض جبل نہیں تلبیت مذکورہ اپنی حق میں لا طائل شہر ائی اور واسطے بنائے  
 اس آیت کے طبع مائل فرمائی یا ایہا النبی انا اصلنا ک ازواجک التی اتیت احرہن ما  
 ملک یمینک مما افاد اللہ علیک نیاہ عمک نیاہ عماتک نیاہ خالک نیاہ خالک  
 التی باجرن سواک امراۃ مومنہ ان وہبت لنفسہا للنبی ان اراد النبی ان یستکما غایبہ  
 ملک من دون المؤمنین یعنی اسے پیغمبر ہونے حلال کہیں بھگو تیری عورتیں جنکا عہد تو فرمایا ہے  
 اور تیرا دائرہ ما تھ جنکا مالک ہو اور جو کہ خدا نے بھگو غنیمت پر مئی ہیں اور حلال کہیں ہم نے  
 تیرے چچا کی بیٹیاں اور پوپھوں کی بیٹیاں اور تیرے ماسوں کی بیٹیاں اور غالا لون  
 کی بیٹیاں جنہوں نے وطن چھوڑا ہے تیرے ساتھ اور حلال کی ہمیں عورت ایمان والی اگر  
 بخشے وہ اپنی جائز نبی کو اگر نبی چاہے کہ اوکو نکاح میں لے یہ حکم خاص تیرے لئے ہے سوا  
 سب مسلمانوں کے انتہی یہ آیت سورہ احزاب میں ہو اور اس باب میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بقدر  
 خواہش کو عورت جس کرین اور خاطر خواہ خندق طبع بہرین تاکہ تنگی عورت نذر ہو اور  
 دیگر مسلمانوں کے ساتھ ساتھ از ہر مذہب و مادی ہر مادی آیت کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق دیکھ ہی چو  
 نہیں مسلمانوں سے ممتاز کیا اور طریق اختیار کیا کہ اپنے لئے عورت بلفظ مہر مباح کی  
 اور قطع نظر از مہر و نکاح کی یعنی اگر کوئی عورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نفس عطا کرے اور جو  
 شہادت کی التجا تو وہ حضرت کو لئے جو مہر و نکاح جائز ہے کہ شراب و غیرہ مباحی فائز ہو اگر

شک لا ینوالون من سکر اور دست ہوا دن کو کون کرے پہلا تو دین ایات اللہ ہیں ہوا دیکھ کر تو  
 پا ینوالون سے فقط سورہ انعام میں یہ سلب محکم بیان ہے کہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماں ہے کہ بڑا  
 صفات رب عالمین شک ہو کر دل و حوت پیش حکم کو چنانچہ ظالموں میں اکثرین  
 یعنی مست ہر شک لا ینوالون قطعاً حدیث بخاری میں یہی ہے مرفوعہ ذکرتہ بار یک ہوا و دنان  
 ابراہیم خلیل اللہ محمد حبیب کا شریک ہو چنانچہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابراہیم اذ قال  
 رب ارنی کعبتی الموقی یعنی فرمایا رسول خدا نے کہ ہم لائق ترین ہیں ساتھ شک کرنے کو ابراہیم  
 جس وقت کہ کہا ابراہیم اے میرے پروردگار میرے دو کہا جھکو کر کیونکر زندہ کرتا ہو تو فرمودہ کو فطرتی  
 حدیث یہی ہے کہ چنانچہ اسلام شک لا ینوالون اور ابراہیم اوس کو فطرتی و اعلیٰ ہوا دونوں کا قبل  
 یعنی ہوا و تیرہ تین ایمان و دین حاصل آنگاہ ابراہیم کو خدا کی خدا ہی میں گاہو گاہی شک تھا اور  
 ذات احمدی کا اول و آخر تک جنہ لا ینفک تھا پھر محمد حبیب نعمت سے محفوظ نہیں ہو بلکہ تسلط  
 شیطان واجب اللعنہ و محفوظ نہیں چنانچہ سورہ انعام میں ہوا یا ینسینک فلا تقعد بعد الذکر  
 مع انہم انظالمین یعنی اگر پہلا دیکھو شیطان پس مست جہلہ بعد یاد آنے کے ساتھ ظالموں کے  
 قطع کیا بلکہ تمام انبیاء کو اقول نبی ہاں مہربان تیس بیانی ہیں اور محمد حبیب اس گروہ با شکوہ  
 میں نہیں خاندانی ہیں چنانچہ سورہ حج میں ہوا مارسلناک من قبلک من رسول و لا نبی الا  
 اذ تمسک الیٰ ہشیان فی انیسۃ یعنی جو رسول پہچانے پہلے تجھ سے یا نبی پس جس وقت مگا  
 خیال باندہ ہوشیاران ملا دیا او کو خیال میں فقط اس آیت کی تفسیر ذکر ابراہیم میں ہوئی جس  
 بت پرستی محمد کی شہیر ہفت، علیم میں ہوئی سورہ توبہ میں ہوا کہ محمد مجاہد کی توبہ قبول ہوئی ہوا کو  
 سرزد ہوئی حصول چنانچہ قد تاب اللہ علی انہی و الہا جین و الانصار ظاہر ہے کہ توبہ بعد از گناہ  
 ہوتی ہوا و طبیعت بخت کفر راجع باللہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم گناہ نہیں کیا تو کس واسطے یادوں کی  
 مانند تائب ہو کر دیکھو کہ آپ نے غائب یہاں کیا جاتا تھا کہ چنانچہ برس تک محمد حبیب تابع دین  
 باج کام ہوا و مکر طبع سلطہ منام جبکہ بت پرستی کی مباحثوں کو خبردار ہو کر تائب سے ہوا

راجع بہین اب غلات و بطالت چل سنا حضرت لا جواب ہوئی اور سبب شداد و سولہ سیدہ الامراء  
 و سولہ انبیاء و غیر نقش بر آب ہے چنانچہ انکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم گنہگار ہو گئے نہایت روز آمدش کو طلبگار  
 تھے یعنی اس بات کے ثبوت میں جعفر طاعت و امامت پر تقیم کر کے تمام شریعت ہدیۃ الامنام و  
 سولہ انبیاء نے تسلیم کر لیا اور بدل نہیں کیا اور سہل و سہری و شیرین و جلی و حل و عمل نہیں اس واسطے  
 ہم ہی نہیں دراز نہیں کرتے اور دو حصہ احباب نہیں اسے مسلمان اب شراب مہوش نوش کر اور  
 دیگر کیفیت محمد گوش آیت سورہ انفصا پیدا کہ حضرت اہل خیانت کی رعایت و حمایت کر تو حق  
 اور مخالفت آیت و رتبہ خیانت پر پلنے میں لیتے اور نعمت امانت و دیانت سیر اس واسطے  
 خدا سے محمد پیغمبر کو بطرف ایمان و ہدایت کی اور بنا بر توبہ و استغفار کنایت چنانچہ دلائل و تائید  
 خیمہ و آخر اللہ کان غفور رحیم و لا تعادل عن الذین یمنون انفسہم فی موت ہو خیانت کرنا  
 دالون کی طرف سے جھگڑنے والا اور گناہ بخشنے والا اللہ سے سختی اللہ ہی بخشنے والا مہربان اور مت  
 جہلک تو ان لوگوں کی طرف سے کہ خیانت کرتے ہیں جانوں اپنی کو خطیہ پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 شریک میں قدم فرمائی کرتے تھے اور بتوں کو حاجت روائی لہذا آخر الامر سورہ یونس میں دیکھ  
 حکم ہر کہ شریکین کا شریک مت ہو اور بتوں کو نزدیک مت ہو چنانچہ لا تکن شریکین ولا تدع  
 من دون اللہ الا ینفک لا یفرک ان خلعت فانک ذال ان نکالیں یعنی مت ہو شریکوں سے  
 اور مت چکا رسوا اللہ کو اس چیز کو کہ نہ فائدہ نہ جھگڑا اور نہ ضرر سے جھگڑیں اگر کیا تو نے پس تھوڑے  
 تو نکالوں کہ ہر خطیہ پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کلام الہی میں شک کر تو تھے اور پختائیں بدگمانوں میں شریک  
 اس واسطے اور کو تہدید شدید کی گئی اور تاکہ اکید اگر شک لیکھا نک و شہائیکہ چنانچہ سورہ  
 سورہ بنی ہاشم کتب فی شک مما نزلنا ایک مسئلہ لایق ہوں اب کتاب بن عبد اللہ بن عباس  
 الحق میں ربک نکالوں بن التمرین و لا یکن بن الذین کہہ دیا ابیات اللہ فلکون بن الحارث بن  
 یعنی ہیں اگر چہ تو در میان شک کو اس خیر سے کہ نازل کی ہم نے طرف تیری پس سولہ  
 کر اور لوگوں کہ پیش تیری کتب پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق پروردگار تیری سے ہیں مت ہو

حدایت مذکور کا مطلب فوت ہو کر نہ کہ شنی صدر باعث موت ہو حیات کو ساتھ اس کا اجتماع  
 غیر ممکن ہو مانند اجتماع رات و دن ہو جو کوئی اجتماع یقیناً اور درخ نقیضین قبول کر چکا ہو  
 ہے تین آپ متول کر لیا ہم اوش شخص سے تباہیں کر تو جہ بطرف و اسباب نہیں **قولہ** کہ  
 شرف بودن باین نور از رو استحقاق نبود الخ اگر مولوی صاحب کا یہ عقیدہ راست ہے تو خدمت  
 مبارک میں دیکھ اسے کہ لو لاک غیرہ احادیث مشہور ہیں یا ہیں بر تقدیر اول تو زیوت کو ساتھ شرف  
 ہونا محمد صاحب کا از رو استحقاق چونہ بتائید آسانی خوش اتفاق ہو بر تقدیر دوم و قدر احادیث  
 ہے تبدیل گوشت **قولہ** چہ نزد اہل تحقیق یہ یکس را ہیچگونہ بر آن ذات معنی الصفات استحقاق  
 ذاتی نیست الخ جو کوئی اہل تحقیق ہو اس کے نزدیک یہ عقیدہ کچھ بڑا ذوق ہو ہر چند کہ اس کا نام  
 نام بوط و پیام نام مضبوط کے متوسط میں جائے ہیں ہر گز طبیعت کو نہ تکذیب کی نسبت ہی اس واسطے نہ  
 کہ کن جواب دیتا ہے اور محمد علی سے مواجبات ہے اگر اس ذات لہی الصفا پر کسی کا استحقاق ہو  
 ہے اور کوئی بات ہو کہ اتنا حق نہیں تو لازم آتا ہے کہ اگر خدا سے محمد یہ ایسے کو منصب عطا  
 کر دے تو کیا خطا کرے کہ اس کے نزدیک املین محمد ایک ہو نہ کوئی بدنہ کوئی نیکہ نہ آغا شیطان  
 و آدم واحد ہو اور آواز زیر و بم واحد پس صحیح بلا مرجع لا علاج ہو اور خدا سے اس قدر متعصبین کا  
 اثر نہ ہو یہ بحث ہماری کتابوں میں اسطرح پیشہ شرح ہو کہ جس کو خاطر مخالفین صحیح ہو **قولہ**  
 ایک نام محمدی کہ بعضات حمیدہ موصوفہ کچھ (ماکت درستی میں بالا کلمہ ایمان) فظ شرع محمد  
 ہے یعنی محمد صاحب قبل از نزول وحی جسے منایح قرآن تو بخیر تھے ویسے ہی شرایع ایمان کے بعض فظ  
 سادہ و بھی جو معنی ثابت ہو کہ محمد صاحب چاہیں پس تکمیل کفار عرب دوس دہو اور علم شرع انبیاء  
 مایوس نہ نہایت موسیٰ کو قائل ہوئے نہ وہیں پر مائل نہ تکلیفات دین نفع کے حامل ہوئے  
 وہ تعلیمات شیخ ابراہیم پر حال آیت تبارک میں فظ کتاب ہی اسی دعویٰ کو مدلل کرتا  
 ہے اور اسی قبالہ کو سبیل کہیو کہ تمام کتب پر مادی ہو اور مفہوم تو ریت قرآن مساکم ہی مائل  
 بحث سے پہلے غیر اسلام کسی نبی کا تاج نہیں تھا اور غیر شریف بطرف تو ریت و انجیل وغیرہ



وہ کیا اور دل اوی جا کر ہاں ہم پر ہو گیا سچ عبد اللہ کی ڈنکھا ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ چھو ہاں میں کیا گیا  
 پہرہ بڑے فحاشان مطلق کیا گیا فطیہاں سے کئی امر ہاتھ میں اور خلافت عقل و شمع نظر آ کر زمین  
 اول آنکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نفس پاک نہیں ہوا جب تک چار بار سینہ چاک نہیں ہوا پس مولوی محمد علی کی  
 ساری بھائی غلط ہو اور بالکل نترانی غلط وہم آنکہ فرشتے ہر چند بے در پے سینہ حضرت میں نکلا  
 کرتے تھے انفس مبارک نہا مگر قبول شخصے صبح کہ خواشن شن از رنگی سیاہی مادہ پرست  
 اصلی پر آتا تھا اور درخت جلیت نمرات آتا تھا مال آنکہ تین مرتبہ فرشتوں کو واسطے دور کرنے  
 سیاہ دل حضرت کو کوشش بلج فرمائی مگر وہ کچھ کار نہ لائی لہذا بار چار مسمی کی اور تہہ پہلو دل  
 نہی و یکجا چاہی جو تہی با فرشتوں کی سہی شکوہ ہوئی یا نہیں ممکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو افعال و اعمال  
 معلوم ہو گیا کہ تا دم مرگ طلب بارک خون سیاہ سرشار تھا اور واسطے خون عصمت و عفت کو  
 تیار سورہ یحییٰ کی تفسیر غریزی میں عبد اللہ بن مسعود مروی ہے کہ جسوقت بندہ گناہ کرتا ہو اور اس کے  
 دل پر ایک خال سیاہ پیدا ہوتا ہے اگر اس کو توبہ کی آئینہ دل اسکا مٹا دیتا ہو اور گناہ دور  
 خال سیاہ اس کے دل میں قائم رہا جسوقت اس نے دوسرا گناہ کیا دوسرا خال حادث ہوا اگر  
 ہر ایک گناہ باعث حدوث سیاہی ہو نہایت آنکہ تمام سطح قلب پر تاریکی چھا جاتی ہو بلج میں  
 سے ظاہر ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بد حال سے گناہ کرنے میں ارتکاب نہ کرتے تھے اور توبہ سے اجتناب حتی  
 کہ سیاہی صحت خاطر ماطر استعد تیرہ کی کہ اس کے دفع کے لئے فرشتوں کو در پڑی سہی کثیرہ  
 کی چار بار نیچیرا گیا مگر شوقی گناہ سے بچ رہی تیرہ رہا سوم آنکہ دین محمدی میں لطف و مہربانی  
 محال نہیں ہوا و تعالیٰ استعمال نہیں پس کس واسطے ملائکہ نے طشت زرین کی جستجو کی اور  
 کیونکر اس برتن ناپاک میں قلب بارک کو نشست و نشووی اگر فرشتوں کو عورت و ہیکل شہور  
 نہیں تھا تو پیغمبر ہی چند ان دونوں میں تہا چارم آنکہ قلب پیغمبر میں اسکان خون سیاہ محال ہو  
 کہ وہ بے عیہ اہل اسلام نے خدا سے ذوالجلال پر مقام حیرت ہوا و گناہ عیرت کہ جو کوئی ذرا بند  
 پاک ہو جسکی شان میں حدیث لولا کہ ہے اسکا باطن تیرہ ہو و گناہ بد تیرہ پیغمبر آنکہ

یہاں سے لے کر  
 اس کا ذکر ہے  
 کہ اس کا ذکر ہے  
 کہ اس کا ذکر ہے  
 کہ اس کا ذکر ہے

ایمان و کتاب فقط اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جب موت خدا نے حضرت کو ایمان و کتاب سے  
 الکی اور دیانت رسالت و ہدایت ہی اس وقت مکمل ان ہوئے اور غارِ اذکارِ حقستان و حرم  
 کھٹان اس سے پہلے دین آباء اجداد میں عمر تمام کرتے رہے اور بت پرستی تو رک میں آیام گذشتہ  
 رہے **قولہ** پس ازین کلام ملا فکلی بیان از ذات حضرت مستفاد نیست قطعی کہ کتاب  
 ایمان کا قریب جو اہر اور ایک کا دور کمر بند کا تو دونوں کو اتصال سے چکد ہیں یہ کہ یہ کمال  
 گماں ہیں (بخشیدم ترانہ ایمان و کتاب) اپنے اس فقرہ کو یاد کیجئے اور زبان مبارک سے ارشاد  
 کہ جب موت حضرت کو نسخہ قرآن ملا اور وقت آپ کا غنچہ ایمان پہلا بین شیرازہ دہوی نبوت قرار  
 ہے کہ حضرت مستفاد ہوا اسیر اسے سورہ شوری میں متوکل (ماکت تدری ما الکتاب) انور  
 ہوا **قولہ** نفس قد سیر آن سرور و زمانے ان نور ایمان میں اور فقط اگر نفس محمول ہی ہو تو  
 ایمان نورانی ہوتا اور ظلمت زد اسے داخل ظلمانی تو ظلمانی کا نورانی کرنا بیجا نہ ہو اور اسلامی کا کمال  
 کرنا بیجا نہ لہذا فرمائیے کہ آیت میں فقط نور سے کیا قرار دیا اور کلمہ جملہ کسو اسے ایزاد ہو جو عمل  
 قرآن میں کس جیت کو کہتے ہیں اور اس کو کیا مطلوب ہے اس معیار کو گناہ کیجئے اور اسلامی کو افاض  
 دیکھئے یہاں صحیح معلوم ہوتا ہے کہ ذات حضرت ہمیشہ بہ نور ایمان جلی نہیں ہر جگہ از خاک و غبار  
 کفر غفل نہیں حدیث میں ہے کہ کئی بار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شکم چاک کیا گیا اور آلائش اندرون پاک اگر  
 نفس حضرت ابہ انظر انوار لایزال تھا اور آلائش کفر سے خالی تو کسو اسے اونکا شکم دیکھنا  
 شوق کیا گیا اور کسو اسے گندگی سے خالی خندق کیا گیا مدارج النبوت میں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے دو فرشتے بصورت جانور آئے اور ماتھ میں پانی سے ہر آفتاباد و پشت زرد لائے پس  
 فرشتوں و شکم حضرت میں سینہ سے زیرات تک شکات کیا اور اندرون بیوں مان کل صفا  
 یعنی جو کچھ اندر تھا او کو باہر نکالا اور پشت مذکورین ڈالا بعدہ بخوبی چوٹ آلائش کی جستجو کی  
 اور قرار دیا کہ شستنجوئی پس بجا خود ہر دیا اور ویسا ہی کردیا پھر باختم شکم مبارک کو اندر  
 ڈالا اور دل شریف باہر نکالا احمد راہ کے اندرون سیاہ تھا اور جو کچھ شدراہ حضرت اندر وہ

میں جو کچھ اندر تھا او کو باہر نکالا اور پشت مذکورین ڈالا بعدہ بخوبی چوٹ آلائش کی جستجو کی اور قرار دیا کہ شستنجوئی پس بجا خود ہر دیا اور ویسا ہی کردیا پھر باختم شکم مبارک کو اندر ڈالا اور دل شریف باہر نکالا احمد راہ کے اندرون سیاہ تھا اور جو کچھ شدراہ حضرت اندر وہ

وہ صفت والا ہے اور سبیل پر رہنے والا ہے حالانکہ آیت میں منافقین پر یاد ہے کہ انہیں  
صفت میں زمانہ قریب نئی صفت میں زمانہ استمراہ قرآن ماضی اور ترجمہ رفع الدین و  
عبدالقادری سورہ شوری کا دور کیجئے اور نئی لفظ ماکنت اور جملہ پر غور آپکا تراشیدہ ترجمہ  
اگرچہ سبیل اصل پر اگر اس کو بھی ہمارا مطلب اصل پر اخذ اوسکو از پر کیجئے اور دوبارہ ریختل  
متصور وہی ہے کہ دعوی نبوت سے پہلے محمد حبیب ہمیشہ دین و ایمان سے نافرتو اور نہ  
بنی آدم توڑیں کافر جبکہ اوسکی عورت جالوس برس گندے سراج کھنڈو شرک سے اور خدا پر ایمان  
لائے اور یمنان کہلائے بیان پر اگرچہ میدان سخن تنگ نہیں ہے مگر صفت و رنگ نہیں ہے  
مولوی حبیب کی جلد بکار انکار ظلم تک یہی ہے سراج پسند ہوتی ہیں نہیں نہیں نکاح بند ہوتی  
ہیں **قولہ** چنانکہ وار دست و مار میت اور میت و لکن اللہ می الخ اگر مولوی حبیب اپنی  
سستندہ مثال پر نظر اٹھا کر نیلے کمر چل سالہ حضرت پر جلد تراعتہ ان کر نیلے کہونکہ مان  
دو فون جگہ ایک ماہ ہوا آیت سورہ شوری میں دو فون جگہ وقت جدا گانہ ہی پیش ہے  
وہ شبہ بین یل نہیں ہوا اور برات حضرت پیل نہیں جو موت تم اپنے واپس تھا آج خبردار  
ہو گئے مثل ابرہہ ہنگام ہو گئے اپنے سید پر کو وون دلو گئے اور کھنڈ افسوس ملو گئے **قولہ**  
یعنی تو کہ بالذات غیر اعتبار مہبت و الطاف نبوی الخ اس ترجمہ کا کیا اعتماد ہو کہ  
تخصیلا در حبیب کا طبع زاد ہو کی پویشی پر مثال ہو اور تبدیل و توحیف کا حامل ہو تسلیم کیا  
ہے کہ محمد حبیب بالذات دین و ایمان آگاہ نہیں تھا اور غیر الطاف خدا بر گزیدہ درگاہ  
نہیں بلکہ حبوت و ان پر خدا نے الطاف کیا تو اوہون نے سجد توحید میں اعتکاف  
کیا مگر اس صورت میں محمد حبیب کو حق میں کچھ رسوخ ہوا اور فرماں ضلالت منسوخ ہوا  
کیونکہ جبکہ کفار عرب اسلام کا ادبنا برج بیت الحرام آئے انکا ایمان ہی بالذات  
نہیں تھا اور غیر اللہ خالق کائنات نہیں پس محمد حبیب کو ان پر ترجیح نہیں ہوا اور  
مولوی جی کی سنی تراشی و سمع خراشی صحیح نہیں **قولہ** معنی بالکرام خود بخشید ہم تمام

محمد حبیب اللہ  
نہایت شریف و پاک  
وہ صاحب اور نہایت  
کیونکہ کیا جو غیر  
اور کھنڈو شرک سے  
عبدالقادری سورہ  
نیلے کمر چل سالہ  
دو فون جگہ ایک  
وہ شبہ بین یل  
ہو گئے مثل ابرہہ  
یعنی تو کہ بالذات  
تخصیلا در حبیب  
ہے کہ محمد حبیب  
نہیں بلکہ حبوت  
کیا مگر اس صورت  
کیونکہ جبکہ کفار  
نہیں تھا اور غیر  
مولوی جی کی سنی

قرآن کار و چینی من اعمار محمدی کی تفسیر کی اور دماغ را سبک بنا دیر **قولہ** بامداد باطل  
صلوة است خطا اگر محمد حبیب کو یہی انداز ہو کہ پائش برس بڑی روزہ و نماز رہے تو او کو  
کفر جہل سالہ میں کلام نہیں ہر اور رستی و دوری پر آغاز اسلام نہیں اول تاخر نسبت وار  
انجام کا یہی یہی حال پیکر اور یہ ساری ترقی عین زوال لگنے اگر نظایان سے  
مفہوم صلوٰۃ مطلوب ہو تو باوجود سبب ایمان وہی مکتوب ہو تا سبک جزا پر اوکل کیا حرم  
تہا شاید کہ سلا نون کو فریٹ پنا منظور تھا اب یو لوی محمد علی اپنی فکر فکری پیش کر تو ہیں وہ  
سنان ملاست ملکہ عروس ذکر پیش **سورۃ الحج** رضا بلکہ کلیت کہ اگر وہ غور از شخص  
نہی میکنند و ہمدان کلام براسے او یہاں وصف را ثابت میکنند نفی آن وصف از خود  
لازم نہ آید بلکہ در چنین صورتها اعتبار دو حیثیت واجب آید کہ باعتبار یک حیثیت نفی  
صفت و باعتبار حیثیت دیگر آنرا ثابت کردہ میشود چنانکہ وارد شدہ (و ما ریت اوریت  
ولکن اللہ رمی) یعنی نہ انداختی اپنی انداختی لیکن اللہ انداخت فقط پس نفی آیت کہ نہ  
تدری ما الکتاب لا الایمان و لیکن جملہ نورانندی) این ست کہ نفی تو کہ بالذات بغیر  
اعتبار مہبت و انطا بنودی کہ سیدائی کتاب ایمان را میکن اعتبار عنایت انطا کہ بر  
حال تو مبذول ست محض با کرام خود بخشد م ترا نور ایمان و کتاب پس ازین کلام ملا  
فلک ایمان از ذات آنحضرت مستغاث نیست نفس قدسیہ آن سر و کائنات در زمانہ  
از نور ایمان حرا نبود آسے مشرف بعدن باین نور از رو استحقاق ذاتی نبود بلکہ محض  
لمکہ مہبت پروردگار و بوجہ نزول تحقیق سچ کس را ہیکو نہ بر آن ذات علمی  
استحقاق ذاتی نیست کہ بسبب آن استحقاق ذاتی دادن چہیے وجوہا بر او تعالی لازم  
آید **جواب** لا کلام رضا بلکہ کلیہ ہر او مشہور سنی و شیعہ لیکن نفی صفت و اثبات صفت  
میں ایک ہی زمانہ عمل ہو سکا ماضی یا حال یا مستقبل ہو سکا مثلاً کہیں کہ او تعالی محض ذات  
ہے اور موصوف بصفات ہے تو لاہرم یہی حاصل ہو گا کہ کسی طرح پر

کی طاعت اور سکونیا نہیں ہوا اور کوئی اس کا انبار نہیں تو جواب یہ ہے کہ اس قدر تو مکہ کے  
 گھارے ہی جانتے تھے اور ایک فرید گارہی ملتے تھے پہلے مل وہی ہے کہ حضرت دین بائی  
 رکھتے تھے اور پاکہات و غریبے بیسائی قطع نظر ازین یہود و نصارا ہی ایک کر دگار پر  
 اقرار کرتے ہیں پس مسلمان اور کچھ کچھ کفار شمار کرتے ہیں اگر محمد حسب ک خوش واقربا است  
 بے بہرہ ہو کہ خدا کی عداوتی سے بغیر ہو تو یقیناً ابتدائیں محمد حسب ک تسلیم توحید یہود و نصارا  
 سے پائی تھی بعد ازاں رفتہ رفتہ بے نبوت و مانع میں سمائی تھی مقصود وہی ہے کہ کچھ  
 برس تک محمد حسب ک تاثیر تین اعتقاد تھا اور مدینہ دین و ایمان چاروں طرف سے آباد تھا۔  
**قولہ** والا انحضرت با ایمان ہو پیش از دعوی نبوت سے پہلے ایمان حضرت  
 عیسیٰ کوئی برمان ہوا ورنہ آیت قرآن اگر ہووے تو بیان کچھ اور مسجد سستی میں اذان  
 و بجے ضلالت حضرت تو آیات قرآن سے ظاہر ہے اور حضرات کو بیان سے باہر کہوں کہ جس  
 صورت میں تم خود کہتے ہو کہ محمد حسب ک نے چالیس برس کی عمر میں اپنے تئیں نبی قرار دیا اور نبوت  
 قریش سے بطرف مدینہ فرار کیا تو اس کو بھی یہی عیسیٰ لازم آیا کہ اگر محمد حسب ک اہل ہی و مملکت  
 قوم اختیار کرتے تو اور اپنے تئیں مسلمان آشکار تو قوم میں رہنا دشوار ہوتا اور بجانب غیا  
 فرار جانا چاہتے کہ ایسا نہیں ہو دعویٰ حسب ک عجزاً تھا نہیں **قولہ** یا مراد ایمان کی تفصیل  
 بشرا یح فقط اجمالی تفصیلی دونوں طرح کا ایمان غیر کتاب و شواہد ہے و طلوع آفتاب صحیح  
 صادق شتاب رہے چونکہ دعویٰ رسالت سے پہلے محمد حسب ک سنت و قرآن کو خبردار  
 نہیں تھا اور خواب گراں بیدار نہیں پس انہوں نے کہا کہ ایمان اجمالی پایا اور کہوں کہ کفر  
 آباہی ہو انکو ہاتھ سوتے فارغ ابالی آیا قطع نظر ازین جو کوئی ایمان اجمالی رکھتا ہو وہ  
 کفر و شرک ہے فارغ ابالی کہہ سکتا کہ کسی نسبت یہ کہنا کہ تو ایمان کے سراسر بہتان ہو خدا سے  
 محمد ذراست گفتاری بیلا ت مای او چوئی کتاب تاریح میں محمد حسب ک کہیدنی کو ستا  
 سلون کیا اور بیدارنے انصاف کا خون عبارت عجزاً محمدی کا یہی مقصد ہے اور یہ

آیت سے جانا جاتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تابع دین آباد احوال ہو اور دینی  
 سو او کفر آباد واقع نہیں ہو کہ ایمان و کتاب کیا ہو اور میزان و حساب کیا ہو لغت  
 ہدیۃ الاسماح نے یہ تقریر پسند کیا کہ اور ہند زبان انکار اب حسب اعجاز محمدی کہ یہ جیل  
 و حوالہ کرتے ہیں اور سرور رشتی نیلا اور کالا **اعجاز محمدی** مالکنت مدنی مالک لکھا  
 و لا ایمان نبی محمدی و نبی یاقوتی پیش از وحی کہ بخوانی قرآن را و چگونہ دعوت کنی خلق را یا ایما  
 و بعضے گفتہ اند کہ مراد بایمان فرائض و احکام است و الا آنحضرت بایمان بود پیش از وحی  
 بتوحید حق پس ازان نازل شد فرائض کہ دستور یافت آنرا یا مراد ایمان تفصیلی است بتبرع  
 یا مراد بایمان صلوة است **جواب** یہ ترجمہ سرسبز ٹھکانہ ہو گیسوے ناستی کا شاخ  
 ہے سو ہو بافتہ صاحب اعجاز ہی پریشان تر از زلف دراز ہے وہی ترجمہ پسند علما و مریض  
 ہے کہ یککیدہ کلک فیح الدین ہے چنانچہ (مالکنت مدنی مالکنتا لایان یعنی نہ  
 جانتا تھا تو کیا ہے کتاب اور نہ ایمان غلط اب جو کچھ حسب اعجاز کی سحر کاری ہو وہ حوالہ  
 علم تکبیری ہی **قول** بعضے گفتہ اند کہ مراد بایمان فرائض و احکام است غلط بعضیوں کا  
 کہ باوجود غلطی و سیاحت کمال اختلاف ہو بلکہ ابطال اسلاف ہو مثلاً ایک چیز کو حق میں  
 چند شخص مختلف بیان کریں اور گونا گون گمان لادہ ہر ایک کا بیان غلط ہو گا اور باہم کمان  
 ربط ہو گا **س** زانضافہ این دآن سر رشته را کم کردہ ہند پریشان خواب تو از  
 کثرت تعبیر ناچ قطع نظر ازین اگر لفظ ایمان ذرائع و احکام مراد ہو تو تو قرآن میں یہی  
 کلمات کام نام کام بخدا ہو تو شاید کہ خدا و مسلمان معنی قرآن کا زور ہو اور لوگون  
 کو اختلاف میں ڈالنا منطوق **س** خدایت با سفاہت کا روادہ حیا و حریم با پس  
 خوار اور قطع نظر ازین اگر محمد حسب لیسٹیک برس تک فرائض و احکام کی خبر تھے اور یہ  
 اسلام پیچہ تو طرح کا ایمان رکھتے ہو ان ارکان اطمینان کو چھوٹے اگر کوئی کہے  
 کہ او کو اس قدر معلوم تھا کہ جہان کا کوئی پیدا کرنے والا ہو اور وہ سے افضل و اعلیٰ ہو کسی

اور یہ تدبیر ہو چکی کہ بن ابراہیم کی طرف پورا پورا بیعت ہو جائے کہ وہ جو کچھ کہے  
 ابراہیم پر کوئی نہ چلتا تھا اور کسی کتاب سے وہ نہ نکلتا تھا تو محمد حبیب نے یہ ذکر معلوم کیا کہ دین  
 ابراہیم پر کوئی دین ہوا اور سزا آفرین کوین جو جلد تر اس کا جواب بھی پانچویں فریضہ غریب  
 کیے **قوله** بالفرد اوس دین کو احکام کو جو اور تلاشی کرنے میں بہت قرار ہوا کہ تسبیح پیل  
 کلمہ اے عکاف ادا کرتے تھے الخ اس سے لازم آتا ہے کہ حضرت قرآن کی تسبیح وغیرہ کو بلفظ  
 منہل تعبیر کیا گیا کہ براق کو تخریر تحریر کیا **س** این چه گرفت و این چه زار و فشار و جنبہ  
 اندوہان خود بشارہ اگر کوئی مسلمان عبد الغفرین کا پیغمبر ہو گا پھر یہ کہ گناہ گار ہو گا تو اس سے  
 شرم سے آب ہو گا آتش غضب ہو گا بلکہ کباب ہو گا شاہ عبد الغفرین سے اس مقام میں  
 بہت باتیں ایسی سرزد ہوئی ہیں کہ باعث شیخند نیک و بد ہوئی ہیں وادری تقریر پر  
 ایک شاہ صاحب کا سند ملتا ہو گا بلکہ ہر مغیر و کبیر کو مثل آئینہ سکتا ہو گا **قوله** اس میں  
 اس راہ پانے کی بقراری کو راہ بہلنے سے نسبت دی یعنی ضال فرمایا فقط تلاش دین  
 حق کو ضلالت سے نسبت دینا بہت بڑا ہے گویا واسطے گردن عدالت کے پھر اس آدی کو  
 لئے امتیاز حق و باطل فرد ہو اور فرق عالم و جاہل ضرور **س** امتیاز این و آن کہ  
 سرشت آدمی است پگاؤ گردون را نگوید کس کہ این گاؤ زمی است ہ اگر کوئی مسلمان  
 عبد الغفرین کا پیغمبر ہو گا حد سے زیادہ زبون بھیگا شاہ دہلوی کی ڈاڑھی کا ارادہ  
 کریگا میدان کالی پہاڑی کا کشادہ کریگا جو کوئی دین حق کو ضلالت کیسکا اور صحت  
 کو علالت اوکے بات بلا اثبات معتبر نہیں ہو بلکہ دنیا میں اوس سے زیادہ کوئی وادھیا  
 خبر نہیں علاوہ اسکے تاویل عبد الغفرین کا بھی وہ ہی حاصل ہو کہ چالیس برس تک محمد  
 حبیب دین حق سے دور ہو کر گویا بدشعور رہے یہی مدعا آیت سورہ شوری ہو اور  
 میان محمد علی کی ناحق شعور شوری ہو چنانچہ اگلی تدری ما الکتاب لا الايمان ولكن  
 جملہ نورانی نہ جانتا تھا تو کیا ہی کتاب ورنہ ایمان سکین کیا ہم فرماؤ کہ تو نقطہ

اور خود ہر وقت جواب ہر ایک کتاب کے اندر معنون کرنے میں اور سخنان کو ناکون کہی رہا  
 سے غالب مہرہ مارچو تو میں اور کہی تفتازانی کے کشف بردار گاہنہ عشری حبیب کشف  
 کے قائل ہیں اور گاہے بطرف شاہ عبدالغفری مائل ہیں گویا یہ بیت آپ کی حسب طالع ہو  
 اور یہی جناب کا قال و مقال ہے جو کتاب مذہبی ہو غیر قرآن و حدیث و معتبر میرے  
 لئے ناستمبر تیرے لئے و ہر حال اگر آپ کو تفسیر عزیز سی مقبول ہو تو فسق ہاروت و ماروت و  
 یوسف و داؤد سے کیونکر خفا طر لول ہے کہ جیسے شاہ عبدالغفری نے (دو جدک منالام کی  
 تاویل کی جو دیسے ہی ثبوت فسق یوسف و غیرہ میں گفتگو سے طویل کی ہو پس دو نون کو تسلیم  
 کیجئے اور مسلمانوں کو تعلیم دیجئے یا دو نون پر پشت پاماریئے اور ستارہ دورنگی سر و تارائیے  
 اب ہم فقرات شاہ عبدالغفری پر اسحاق نظر کرتے ہیں اور مولوی حبیب کو شل آئینہ حیران  
 شش **قولہ** اور پایا بھکورا ہوا لائحہ ترجمہ آیت ٹھیک ہو اور اس میں یہی رضی  
 باریک ہو کہ اول میں پیغمبر اسلام منال تھا اور تکلیفات شرعی سے فارغ البال ابناہ عبدالغفری  
 معنی آیت تبدیل کرتے ہیں اور نام اسکا تاویل دینے میں **قولہ** کہ بدشوہر سے آنحضرت  
 لعل علیہ السلامی کو سب سے معلوم ہوا لائحہ ہجرت کی باریہ میں مدی بن شہد علی بن ابی طالب و عبدالغفری ہوا  
 تیرہویں صدی میں وہی علی بن سواک اوسٹ بارہ تیرہ سو برس کا حال محمد عربی کا طالع کال کو نہ کر جانا  
 اور بدشوہر محمد حبیب کو قتل و شمش میں صدمہ کمال کیونکر پہچانا اسکی دلیل قرآن و حدیث کی اصل  
 پیش کیجئے یا چہ حال بنا خن اصلا پیش کیجئے اگر محمد حبیب و عوی بنوت سے پہلے پیش  
 اصنام کو بڑا کام جانتے اور رسمیات جاہلیت کو حرام مانتے تو بعد از دعوی رسالت ترا  
 حمد اصنام نہ گاتو اور بیت الحرام کو قبلہ اسلام نہ بناتے ذکر شفاعت اونان نکرتے اور  
 کلمات غریب و لات زبانیہ بان نکرتے تفصیل اسکی دور دورا ہے اور ذکر ابراہیم میں حاکم  
 ظلم اسکی طراندہ ہے دوبارہ اسکی تکرار فرمائیے ہو اور دور و سر تحصیلدار سنطو نہیں  
 حدیث عشق درازست و یار نازک طبع و مانع در سرش نیست میدہم تخفیف و -



پائی اور مصداق اعتقاد اسلامی اس واسطے اونیکی بدائینی بھی اپنی تھی اور بیدینی بھی یہی  
 زلف و تاج تین آدھ تو پریشانی بھی اپنی پہ دل آئینہ ہو جا تو میرانی بھی اپنی ہیچ ہی مولوی جیک  
 حاصل تقریر پر اور باقی کر و تہ ویراب مولوی محمد علی اپنی بے تمیزی عیان کر دیں اور مضمون  
 تفسیر غریزی بیان سوط الجہار دین تمام نقل تفسیر شیخ با تمیز عبد الغفریز نوشتہ  
 میشود (وہ جسک ضالا فہدی) اور پایا جھکوراہ پہلا پیراہ بنائی تجھے اس پتہ ۱۲ فیصل  
 کا بیان وہ ہے کہ بدو شمسے آنحضرت کو کمال عقل و دانائی کے سبب معلوم ہوا کہ بڑے  
 کی پوجا اور کفر و جاہلیت کی رسمیں اہل و پوچہ میں تو دین حق کی پوج اور تلاش کو  
 دسپے ہوئے اور یہی تدبیر سوچی کہ دین ابراہیم کی طرف پورا پورا رجوع کر دیں لیکن جو کہ دین  
 ابراہیم پر کوئی اور سوقت نہ تھا اور نہ کسی کتاب میں لکھا ہوا تھا اور نہ آنحضرت کتاب پڑھ  
 سکتے تھے بالظہور اس دین کو احکام پوچھ اور تلاش کر دین بقیار ہو کر تبسیر تہلیل تکبیر  
 احکامات وغیرہ ادا کرتے تھے اور سوقت تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کو انکو پاک  
 دین پر مطلع فرمایا اور سدھم وہ اونکی بقیار ہی جو دین حق پانے کے واسطے رہتی تھی جاتی رہی  
 گو یا اپنی کھوئی ہوئی چیز پائی اور جس راہ پر چلا چکے تھے وہ راہ مل گئی اس سبب اس  
 ماہ پانے کی بقیار ہی کو راہ بھولنے سے نسبت دی یعنی ضالا فرمایا جواب تفسیر  
 غریزی زبان فارسی ہے آپ نے کھواسطے عبارت مذکورہ کی اردو کی ہر شاید کہ پھر  
 میں کالا ہے مولوی صاحب نے اصل مضمون بدل ڈالا ہے ۵۷۲ داروآن پیر چاندیدہ  
 پرفتن ماہ ہر مہرے را بدلے ہر فلک و مفاطرہ چونکہ عبارت سوط الجہار فارسی ہی اس واسطے  
 مناسب یہی ہے کہ نقل تفسیر غریزی ہو ہو ہو دے اور دل تعرف کیسویہ قطع نظر  
 ازین مولوی صاحب کی عجیب و غریب بات کہ فقیرانہ دین کو حکومت جلاتے ہیں  
 اور رعونت دکھلاتے ہیں کہ سواسے قرآن و حدیث کے دوسری کتابا بل لغات  
 جانے اور لائق انبات نہ مانے صرف ان ہی کو الزام برلائے اور تکذیب اسلام فرمایا

کسی کتاب میں سلطانین جو اور لوگ باسٹھ چنان دو تین کثر جو دیوں کو پا بھی جو  
 ہے مگر جلد نسخ سے آپ کا قیاس منہو جو افسوس تر جو داراشکوہ تک ہی آپ کی رسائی نہیں  
 ہے کہ ہے پاسفہ چہرہ سائی نہیں **قولہ** بعد سائید آزادی و کثرت تغیر الخ آزادی  
 بتفکر ایک دور کے خلاف ہیں مثل انصاف و اعتدال میں راجحہ زمین و دونوں کا جملہ مگر  
 نہیں جو اسکان اتحاد ملک جن نہیں جو کوئی اس کلام سہی انجام سے پہنچا اور شکست  
 بام سے گریگا **قولہ** نئے اپنے دشمنوں کو اسیر و فرمان بردار کر دیا ہے فقط جبکہ راجحہ  
 ایروہیا میں ایام گذر تھے کاروبار سلطنت برکتا تھی اور کما کوئی دشمن نہ تھا مقابل برقی  
 خوں نہ تھا پس اس وقت اور کئی نسبت یہ کہتا کہ تم نے اپنے دشمنوں کو اسیر و فرمان بردار  
 کیا اور پانچیمہ در وارض دفع ہے اور شل شمع روز بخیر و غ اگر آپ کو فی الجملہ عقل شعور  
 ہوتا اور گردو اچھا ہے عبور توجہ و باقون کا اثبات نکلتے اور ناحی تغیر اتفاق کرتی  
 آپ کے مستندہ بانی فقرات کا یہی یہی حال ہے کہ ایک لکھ کو بطلال ہر بیان ہستہ  
 کار و کافی ہے کہ نمونہ انبار بقدرت وافی ہے **قولہ** این رہ گم کردن و ازین گراہی  
 ہر اور سیدان آچنان نیست الخ لاریب طلائ محمد صبا باعث عداوت حق ہے اور موجب  
 شقاوت مطلق البدن اس گراہی سے راہ پر آنا اور پایگاہ پہنچنا مستعرض کے نزدیک برا  
 نہیں ہے اور مخالفت خدا نہیں گم کر دیدن و براہ رسیدن ایک نہیں ہے اور تحریر میا محمد علی  
 نیک نہیں **قولہ** این گراہی کہ شہر وایت عظمیٰ ست سعاد تو ست الخ اس فقرہ کو لازم  
 آتا ہے کہ جعفر کفر محمد صبا پر ایمان لائے اور مسلمان کہلائے تمام کافر سعاد عظمیٰ  
 ہو کہ اور افادات کہی کہ کل کلائے شہر وایت ہو اور اکثر کے لئے نیج ولایت ہیں محمد صبا  
 نے کسی کو مسلمان نہیں کیا اور کسی کو خلعت ایمان نہیں دیا کیونکہ اسلام سے پہلے ملات  
 حضرت و صبا کا ایک طال تھا اور ایک ل لہذا ایام سابق از اسلام کا نام جاہلیت  
 و ہر ناجہالت ہے اور مخالفت عدالت الغرض چونکہ آخر الامر کفار قریش و دولت اسلام

کی پہل پر پیچ آئی کہ فقرات کا سقوط خلافت را مابین بالمیک ہو جو کہ راجہ چند کی تاریخ صحیح  
 کے نزدیک ہے **قولہ** خود راجہ راجہ چند تا وقت کہ برکتہ نبشت و بشو امتر کی کمالات راجہ  
 کو تلمذ نبشت و بشو امتر کی احتیاج نہیں ہو شہباز شکار مسعود راجہ ہین راجہ چند کو  
 تمام کمالات خود بخود حاصل ہیں کہ وہ ذات پر مآئد مل ہیں روایت ہے کہ راجہ شش سال  
 کی عمر پر خراب کر تے تھے اور آتش غم سے دل بشو امتر کیاب بشو امتر راجہ دشر تھو کے پاس آ کر  
 اور زبان پر کلمات ہر اس کا کہ شش تنگ کرتے ہیں قصہ ناسوس و تنگ کرتے ہیں لہذا  
 راجہ چند کا ہمارا تھوین ماتھو و بھو اور حفاظت کے لئے ساتھ کچھ بھو راجہ دشر تھو فرمایا کہ راجہ چند  
 ہنوز صغیر سن ہیں کہ لائق مقابلہ دیو جن ہیں بشو امتر فرمایا کہ انکو انسان بنائیو اور طفل  
 و جوان بنائے یہ جملہ کہ دگا ہیں اور پر مآئد کے اذکار ہیں **ابیات** شمیم خلد علی ست  
 نام رام مرا بہار باغ تمناست نام رام مرا بہار رام کہ پاک ست زندہ ابد ہم بہار  
 ہزار سیماست نام رام مرا ہجوم پنج بخاطر نیاد و دل شاد کہ قاتل صف غم بہا نام رام  
 بہار بیرینان نیست التجا ہرگز بہ شراب ساتی و سینا نام رام مرا بشو امتر کی بات پر اور  
 راجہ چند کی کہ امات پر نبشت نے یہی گواہی دی اور راجہ دشر تھو کی تسلی کیا یہی کی پس  
 دشر تھو فرامچند کو چند روز کے لئے رخصت دی اور واسطہ حفاظت بشو امتر کے اجازت  
 پس راجہ چند نے کرشمہ سون کو ہلاک کیا اور اس کے قتل سے رنج زمین پاک انتہی جبکہ راجہ  
 کا یہ کمال ذاتی ہو تو نہ کہ واسطہ غیبت و قاتل دیہاتی ہے بلکہ جو کچھ نبشت و بشو امتر  
 کو منصب حاصل تھا اس سبب الطاف راجہ چند سبب مل تھا **قولہ** چہ قدر صوبہ ہارین را  
 پیش آمدند الخ یہ میان محمد علی کا خیال خام ہے بلکہ سر اسرا تہام کیونکہ راجہ چند ردا کا  
 اسرا ہیں اور مجاہد ساکب جو خوار ساکون کے ہادی ہیں اور اہل حق کے لئے باعث  
 خرمی و شادی ہیں جو کوئی کہو کہ وہ تلاش راہ کرتے ہو یا تنہا شتم و جاہ وہ جاہ ضلالت  
 پڑا ہو محمد حسد سے جہالت میں بڑا ہے **قولہ** چنانکہ دشر تھو جو کہ نبشت الخ یہ حال

سید و پندہ راہ نئے یافتہ چنانکہ در شروع جوگ بشت این حال مفصلاً مرقوم است مختصراً  
 بر آملات مستعرض بحر عرض تحریر مآرم کہ چون راجہ و شرتو بعد سایہ آزادی و کفرت تفکر راہ  
 را مچند پریشانی خود و مجمع بشت و نشو و نما ترغیرہ طلبیدہ پر سید ہلالت بکذا را راجہ و شرتو نے محظوظ  
 سے پوچھا کہ پر شیر کی کہ پاس سے تھو قتل سلیم و علم حکمت میری اور اسکاتجربہ سربازندہ و حریف  
 کہ تھو او سن غم اور اندوہ جو جا بلون کو چاہیے مایہ حال ہو بشت فی را مچند سو کہا کہ تم  
 نے اپنے دشمنوں کو اسیر و فنانہ و اگر کیا ہو پھر کس واسطے غم و فکر کے دریا میں غوطے کھاؤ  
 ہوا الخ این رہ گم کہ دن و ازین گم را ہی براہ سید ان پخوان نیست کہ مسترض آنا صاحب  
 شقاوت سے پندارد این گم را ہی کہ شمر ہدایت عظمیٰ ست سادو ست کہ خواص بشر آرد  
 آن دارند جواب یہ بھی از اول تا آخر کی طرح پر غلط ہے و تلزم الزام ہر نقطہ ہے  
 اول آنکہ جوگ بشت کتاب ہمار مذہب کی نہیں ہر او مقبول سب کی نہیں ہر نتیجہ کی  
 مغرب ہو چکی اور خاطر خواہ آپ کی تکذیب ہو چکی دوم آنکہ جوگ بشت میں یہ مسئلہ  
 سے تھو بات کہ یہ کا مذہب میں جب تک کہ آپ کی اصل کتاب رسائی نہ ہوگی جو طرہ جو کس کارروائی  
 نہ ہوگی اصل عبارت جوگ بشت ترقیم کیجئے اور بحث و مباحثہ کی تعلیم کیجئے چنانچہ حقیقت  
 آپ ہم سے کتب محمدیہ کا اصل معنون طلب کیا ہے ہنسنا کی تسلی کے لکھ و نقل کتاب  
 کیا ہے جو بھی آپ کی تسلی کی ہر او ظلمت کدہ درون میں تجلی ہر گاہ آپ اس کتاب پر نظر  
 بصارت کہو لیکن تنہا صلاح شرارت کہو لیکن گے سوم آنکہ معنون مذکور دارا شکوہ کو ترجمہ  
 نہیں ہیں کہ کنیاں الکہداری کے مسلمین ہیں بس وہ آپ کی سکاری ہر یا فزیر لکھداری  
 خواہ خواہ وہ نون بین ایک شق منظور ہو گا محمد علی یا الکہداری کا زور ہو گا ہم واسطے کہتے  
 تھے کہ یہ ترجمہ الیق ساعث نہیں ہیں اور سزا اشاعت نہیں چہارم آنکہ معنون مذکور شاہ  
 الزام نہیں ہے کہ اوس میں گم را ہی منسوب نام نہیں طرح قرآن سے ضلالت خیر الانام علیہ  
 ہے او طرح و ان ذکر مآرم کہاں ہیں بطور الزام اوسکا ایراد فضول ہر او تفصیل دارا

نہیں یہاں سند ہم ایک فقرہ حدیث مسلم رقم کر دی ہیں اور باقی سے رحمہ اللہ سید کا فی  
 ہے اور مولوی حسد کے قول کا جواب کافی ہو گا۔ اذ اللہ سبحانی کما یوہی کہ شیخ ہدیان  
 کہتا ہے فقط اگر مولوی حسد بنی چرمین تاویل بنائینگے تو ہم انکو نہایت ذلیل بنائینگے کتاب  
 صراح و کلماتین گرامر اونچی راہ میں مصباح جلائین کو مسترض کو اپنے پیغمبر پر قیاس کئے  
 اور غلو کی میں تفسیر انھاس کیجئے **قولہ** و بایستین دستو کہ ساکنان طریقت مایع نزول  
 (وود جدک ضالا) سے پہلے محمد مصباح ساکن طریقت نہیں بن سکتے اور وہ حقیقت نہیں کہ لاؤش  
 ملک و محکمہ بحکم خرمیت نہیں تھے اور آگاہ از آغاز و انجام شریعت نہیں حالانکہ طریقت کے  
 اول شریعت مروجہ حیح مذہب کی جو یہی دستو ہے کہ جب تک کوئی شریعت میں کامل نہیں ہوتا  
 اہل طریقت میں شامل نہیں ہوتا ایک دوسرے پر بھروسہ یا نند سایہ و نور ہے پس جس موت  
 میں محمد مصباح پیش برس تک بوسنت و کتاب ہے اور راہ و رسم آباء و اجداد و اجتہاد  
 کو کیونکر ساکن طریقت ہو اور مالک حقیقت علاوہ اسکے جو کوئی میدان طریقت میں قدم  
 دہرنا وہ آسائیں ابدی کا دم بہر نگار او کو سختی و مصیبت کیا کام ہو وہ بری از مصائب و آلام ہو  
 اگرچہ وہ خدا نہیں پر لیکن خدا سے جدا نہیں ہو جو کوئی او کو شعبہ معین میں بیٹھتا جھٹکتا اور  
 سنگ جیرانی و پریشانی پر سر ٹکنا وہ بڑا نا لایق ہے بلکہ از نا لایقان رکوزین فانی ہو  
**قولہ** تا آنکہ الطاف الہی دست نشان گرفتہ را منزل مقصود مے نماید الخ ساکن ہونا  
 خود الطاف الہی ہو اور اعطاف نامتناہی الطاف کو الطاف کی احتیاج نہیں ہو اور  
 اوصاف کو اوصاف کی احتیاج نہیں **قولہ** سین ست سخی راہ گم کردن و براہ آوردن  
 الخ جبکہ آپ کی تمام سلیق صحابہ سے تو اس توجہ کا بھی وہ ہی مابعد آج کی تصدیق کر لئے کوئی شکل  
 نہیں ہے کہ جناب کو تصور سنی میں چنداں خیال نہیں **سوط الحجاز** رو بروک نشین  
 اگر کتاب حکمت و معرفت نہایت قمرض ست ملاحظہ فرمائی کہ خدا را بھر را بچندتا فقر کہ بر  
 نکلد نشین و شہر مہر مہنگال فائز نشین و چہ قد مہربان مودین را پائیں آمدند ہر

خبر دو بار برابر بگردانید و باز داشت پروردگار میں فعل خود را از ان افعال جواب بطاعت  
 مملکت اراده کر نیوالا ضال نہیں ہو عاقل فعل و فاعل ضل کا ایک نال نہیں ہیں کیونکہ جو معنی  
 قرآن نے محمد حبیب کو ضال قرار دیا اور طبع ارادہ فعل و عین عمل میں اتحاد اختیار کیا چونکہ  
 تذکرہ پوست میں اس کا بیان تفصیل سے کیا گیا یہاں سید پیر ناگزیر اقتضای کیا گیا اب ہر کو  
 محمد علی کا خد کے گھوڑے دوڑاتے ہیں اور اپنے تئیں پانچ سواروں میں داخل فرما کر  
 ہیں رکاب حبیب اعجاز یا تھو میں لیتے ہیں اور شہب سلم کو کا وہ اسکے ساتھ میں تیر ہیں  
**سوط الحیا** اگر مقرر از کتب تصوف خود ہم آگاہ بودے انجین ہدایات بر زبان  
 نیاورد و بالیقین دانستے کہ سالکان طریقت را و ابتدا شعب صوب و راہ کا سخت پیش مؤانہ  
 دوران تا چند توحید و تہجد و مے مانند و راہ بجانے بر نہ تا انکو انطا الہی دست شان گرفتہ  
 انہرل تصوف و دنیا پیرین ست سخی راہ گم کردن و براہ آوردن کہ در آیت (و بعد کذا لایمکن)

واقع شدہ جواب اگر مولف سوط الحیا کتب مقرر سے خبردار ہوتا اور پردہ استثناء  
 تار تار ہوتا تو جوگ بہشت کو ہمارے مذہب کی کتب میں شامل بناتا اور تصوف کی حامل نہ  
 پہچانتا وہ کسی وجودیہ نے مغریب بنائی ہے اور کہ و فریب شہرت عیب پائی ہو اور اسکی  
 تفصیل بار بار ہو چکی اور گوشگداز اہل روزگار اب بچی ابکار افکار زین شوق قلم تکذیب ہوتی  
 ہیں اور گورہلان میں طبع زاوگان صاحب عجاز و ہدیہ کے قریب ہوتی ہیں **قولہ**  
 اگر مقرر از کتب تصوف خود آگاہ بودے فقط مقرر تو اپنے مذہب کے تصوف سے جوئی کا  
 ہے اور اسی شاہ قدس کی خاک راہ پر آپ سطر مار گا وہیں اور چوٹوں کے بادشاہ **قولہ**  
 انجین ہدایات بر زبان نیاورد و فقط ہدایان تو زبان پر تا دم گک بچے سرور انبیاء  
 رہے اور حضرت محمد و انکوم زہد را بتلائے ہے جو کہ کسی طرفداری و تعصب آزاد ہو گا اور  
 قلم و قلم و قلم یا د ہو گا کہ جس وقت و محل الموت میں حضرت و قلم طلم طلم عیون  
 نے حاضرین سے کلام عیب کیا کہ اس وقت پیر کی بالائی اعتبار نہیں ہر کہ سو مذہبان اور انکا گشت

شتار الخ **جواب** یہی ہو طرح پر غلط ہوا اول آنکھ آیت (وہدک ضلالا) سزا دینا  
 سے پہلے نازل ہی پس کس طرح کیفیت حجاج کی حامل ہو اگر بعد از حجاج نازل  
 ہوتی تو حسب اعجاز کی کچھ مراد حاصل ہوتی جسوقت آپ سلطانہ سبب بنو ل کرینگلو بلا بد  
 ہماری بات قبول کرینگے دوم آنکھ صاحب بیان ضال نہیں ہو اور فقط ضال کا جہنی لسی  
 ہرگز ہشمال نہیں نسیان و ضلال میں تفاوت ہے عیسیٰ و دجال میں عداوت ہے **جواب**  
 خود ستا حق شاہین فرقی ہو یہ بیگانہ بوم و ہما میں فرقی ہے **اعجاز محمدی** نام  
 آنکھ مراد آنست کہ یافت ترمایان اہل ضلال پس سوم کردانید از آن و ہدایت کہ ہدایت  
 ایمان و ارشاد ایشان **جواب** شکر تادری علی الاملاق ہو کہ ہمارا حسب اعجاز کا اتفاق  
 ہے کہ اوہون نے ضلالت حضرت قبول کی بلکہ اوکو اثبات میں ہی سبزل کی **جواب** شکر  
 ایو کہ بیان سن و اوصاف فتادہ حویان قصص کنان ساعرو پیمانہ زندہ بلا شک مراد  
 یہ ہے کہ او تعالیٰ نے محمد حسب کو در بیان اہل ضلال پایا اور ضلالت کے معصوم بعد چل سال  
 بنایا پس حاصل وہی ہو کہ و مدت تک با دافوتان رہے اور دوران دین و ایمان اگر اول  
 ہی یہ بات آپ قبول ہوتی تو کس واسطے استدلال گفتگو طول ہوتی **اعجاز محمدی** نام  
 آنکھ یافت تراخیر در بیان چیز سے کہ فرستادہ ہو تو از کتاب پس ہدایت کہ در تارم بیان  
 آزال الخ **جواب** مفہوم ضلالت و حیرت واحد نہیں ہے اس دعویٰ کو ثبوت میں لانت  
 و محاورہ شاہد نہیں اگر ضال بھی شجر ہو تو مخالف مخیر ہے کہ کتب لانت سے سند پیش کرے  
 اور ثبوت دعویٰ خویش علاوہ اسکے یہ تاویل اس صورت میں بن سکتی ہے کہ خدا تعالیٰ  
 نے محمد حسب کے پاس کوئی تفسیر قرآن ارسال کی ہو و تفصیل اجمال بھی ہو یا ایک لفظ  
 کی دوہر تفسیل ہو یا ثبوت دعویٰ کی دلیل لیکن چونکہ نظم قرآن اس طرز آئین نہیں  
 ہے حسب اعجاز کی تعدیق کرنیوالا کوئی روز زمین پر نہیں **اعجاز محمدی** نام  
 فرود آنحضرت کہ قصہ حکوہ امسن در بیج وقت و حال بھی جزو از پنچہ کہ اہل طہت علی سکر ذہ

فظ ضلالت بمعنی محبت ظلم نہیں کیا اور مخالفت بمعنی متعذرین متعذرین کا معنی نہیں اول  
 تعارض کہ ضلالت یعقوب کو محبت قیاس کرتے ہیں و محبت مذہب سے برتر نہیں کی اس کے  
 ہیں اور نکالنا فظ قرآن پر دہیان نہیں ہو اور کلمات آسمان پر ایمان نہیں **قولہ تفسیر**  
 محب بضمال بسیار آمدہ لے محب خدا کو کوئی خیال نہیں کہتا یعنی کہ کوئی کنگال نہیں  
 ہیران یعقوب خود یعقوب کو گمراہ جانتے تھے کہ یہ پیر بتگیر و قبلہ گاہ مانتے تھے اگر وہ اس کو سولہ  
 اللہ سمجھتے اور متصل گمراہ کو کسو اسطر اس کے نو ختم لخت جگر چو چاہ میں گرا تو اس کو چھوٹا  
 میں پھر علاوہ اسکے آیت سورہ یوسف میں جو علی صوفی ضلالت کہا ہے لاجرم مطابق تھا  
 و حسب حال کہا ہونی الحقیقت اس قدر محبت فرزند ضلالت ہے کہ اہل بدرجہ نہایت حیالت مذکر  
 الا و دیا میں ہے کہ سر سخی ولی نے خواب میں یعقوب کو نہایت سرزنش کی اور نہایت کجوش  
 کہ تو بڑا بے شوق ہے کہ محبت پس میں منحور ہے پس ہیران یعقوب نے محبت ناپہ خدا ضلالت قرار  
 دی ہے لاجرم عدالت آشکار کی ہے اگر یعقوب عشق غیر نکوتا اور عبادت و پرستگاری تو  
 اس کو ضلالت کہنا خلاف ادب کیا کہان اس طرح محاورہ و تپا طالب معرفت کو کوئی خیال  
 نہیں کہ یہ کجاست کو کوئی اقبال نہیں کہ یہ کجاست آئندہ آیت سورہ یوسف واسطہ ہر اثر  
 حضرت کو معنی نہیں ہو کہ اس میں کوئی بات محاورہ بعید نہیں ہو علاوہ اسکے آیت اول میں  
 ضلالت و گمراہی زلیخا مذکور ہو کہ مشہور و منظر انات و ذکر ہے معنی زمان سہر کا بیان ہے  
 کہ گمراہی و ضلالت زلیخا صحیح و عیا ہے پس یہ آیت بیان ایراد کی لائق نہیں تھی کہ ضعف  
 اعجاز محمدی کے مراد کی موافق نہیں تھی منہ قرآن کہ رفع الدین و عب القادسین جگر  
 ترجمہ تفسیر کی نگاہ میں لائمانی و نادین کے بھی حسب اعجاز کو بطلان پر گواہی بہرتے  
 ہیں اور فظ ضلالت کا ترجمہ گمراہی کرتے ہیں **اعجاز محمدی** سان آئندہ بتلا  
 مای پس تذکرہ کرد و تراوین برعالت لیلۃ الموراج محل نکند کہ از دہشت و ہیبت آن مقام  
 فراموش کر دے کہ چو گویہ و چو خواہد کہ کیفیت تراجم بسرا پس ہدایت کرد و اور اس کو تعالیٰ کیفیت



نیز انہیں اعجاز محمدی اربعہ آنکھ عجب و درخشے را کہ تہا و بیباکان باشد ضال بحر  
نامند گو یا سیکو پیوستے سجانہ کہ تولے محمدیگانہ در ہست بودی و را نہ باقول آن و دخت کہ فرید  
و وحید دست و در بیباکان و با امیدار و پیوہ ایمان و توحید و ہدایت کہ دوراہ بنمود حق تعالی  
بسبب تو ظن را بہرہ و گشتند تہ توجہ اب اگر گایت (و وجہ کہ ضالا) میں لام ضال بہ  
تشدید کہ تو ضال است عجا عجز فرید از فرید کہ اگر طرہ ضال تخفیف لام ہے تو بخشی و دخت لاکھ  
ہے اہل علم تو سنی ضالات و دخت میں طیرح امتیاز دیا ہے کہ تشدید تخفیف لام کا  
ذکر کیا ہے اگر عجا عجز قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتے اور تشدید تخفیف میں تعداد نہیں تو  
کسی ملاحظہ معلوم کریں اور سوا الجہ طبعیت منکر کم کریں قولہ ہدایت کہ دوراہ بنمود حق تعالی  
بسبب تو ظن را بحکم (فہدی) کا یہ تہجہ ہرگز نہیں کہ اگر کوئی مفاسد پر نہا زبیر اہل عجا عجز  
ناس آنکھ گاہے مخاطب کہ وہ شیعو و سید و م و سرگروہ ایشان و مراد ان قوم دست یعنی فایت  
تہا ہے ایشان مگر اہل پس ہدایت کہ و ایشان باہر تہ توجہ اب اگر سہل طے تہا  
قرآن ہوگی اصلیت فغان نہاں ہوگی سہل نون کو پاس قرآن کی کچھ بھی نہ سیکھا ہو سکے  
بیان تو سیر کو کوئی و تھی نہ سیکھا بلکہ اضافہ قرآن کا نزول فضول تہیریکا اول سے آخر تک تہا  
کا طول تہیریکا ضعف قرآن پر سہا الزام لگے تمام قال و مقال خدا سمجھتین اختتام لکھی  
کہ سوا سہلے ایسی کتاب نازل کی جس میں سہل نون و تہا و ل لاکھ کی علاوہ اسکے جس وقت تہا  
و وجہ کہ ضالا بہر تو انگن ہوئی تھی تمام قوم حضرت کی دشمن ہوئی تھی باز انھیں صحت کہ تم  
کہاں حرف صلیح و ازہم تھا پس اس وقت محمد صلیح کہ سید و سوار نہ ہو کہ لو کہ و کھو صلیح  
و فرما بہر وار نہ تھے اعجاز محمدی ساوے آنکھ مراد بھناں محبت یعنی فایت تہا محبت طلب  
سورفت میں تہیریکا ضال بسیار آمدہ کہ کم سیکھ نہ خود و از اختصار و تہا و چنانکہ ان تہرکھا فی  
ضلال سہین و انک فی ضلال کہ قدیم جواب سب کہ کوئی ضال نہیں کہنا اقبال  
کہ کوئی زوال نہیں بلاشبہ ضلال تہا ہی جہوہ و تہا و آخرت کی سہا ہی آج تک کسی نہ

کیا تسلیم کیا ہم کہ حالت مخیرین پیغمبر اسلام راہ بیکار تھا اور اشد ان جور و محضرت و ہنگام  
 تھا مگر یہ تو فرمائیے کہ پیروہ خود بخود گمراہ کیا کوئی دلسوز سکان پر لایا وجہ اول اس لائق نہیں  
 ہے کہ بطریق احسان بیان کیا جاوے اور وہاں کتاب سمان کیونکہ یہ تھکا اکثر انسان کو پیش آتی  
 ہے اور جو سب بھی اپنا جوہر کم و بیش دکھلاتی ہے پھر وہ راہ پاتا ہے اور اپنی منزل پر پہنچتا ہے  
 اتنا ہے مگر اس سے اسکو کچھ سوخ حاصل نہیں ہوتا اور اس کے نام فرمان منت نازل  
 نہیں ہوا عرض کہ اس قسم کی راہ دکھلائی اسی نہیں ہے کہ خداے تعالیٰ اپنے پیغمبر کو زیبا  
 احسان کرے اور تذکرہ احسان ریت بان کہ تو گمراہ تھا میں نے تجھ کو آگاہ کیا دیکھا اکثر  
 اوقات دماقین جنگل میں گم گشتوں کو راہ دکھلاتے ہیں اور پیاسوں کو پانی پلاتے ہیں  
 مگر اسکو احسان نہیں سمجھتا آیا خداے سلطان شل دماقین بھی نہیں ہے بلکہ انکی نسبت  
 کوتاہی ہے بر تقدیر دوم یہی دلسوز محمد صبا کا مادی ہے منت خدا دال بر بیدادی ہے کہ وہ  
 خدا نے اسکو رہبر لایا اور دلسوز گمراہ لایا **قولہ** مشہور آنت کہ طہیر موصوہ حضرت را از جا  
 خود بکمرے آورد الخ اگر یہی مشہور نام ہے اور یہی ہی منظور امام تو مضمون آیت متاخرہ وہاں  
 ہے بلکہ غلط خواہی خواہی ہے کہ یہ نہ محمد صبا اور نہ راہ و میل و واقعہ نہیں ہے جو حقیقت  
 فرنگ میل کے کاشف نہیں کہ اس وقت حضرت ظلمت فیر خوار تھے اور قتل و تہمت سے برکنا  
 تمام آپکا گہوارہ تہا صرغ شہر سے گذارہ تھا پس انکی نسبت یہ کہنا کہ تو گمراہ تھا اور سرگرداں  
 بیابان جا کٹا ہم نے مجھ کو رہبر لایا اور آگاہ کیا کہ تھکا کیا محض خیال خام ہے بلکہ سراسر  
 اتہام ہے **اعجاز محمدی** ثالث آنکہ یہی محمود و مغلوب و کفار و کفار ہیں قوت  
 و اوقاف ایشیالی تا ظاہر و غالب کہ یہی دین اور **جواب** قوت میں خدای سبحان  
 و مغلوب ہیں یہی اور آیت (و جبکہ منالام) میں مسی ثالث مطلوب ہیں اگر آیت کا یہی  
 مفہوم ہوتا تو آخرین کی ہر کلمہ فیدی مرقوم ہوتا مگر اس طرح مضمون آیت چکا تھا کہ تو مغلوب  
 ہم نے تجھ کو مال کیا اور تو مغلوب تھا ہم نے تجھ کو جائیداد کیا چونکہ ایسا نہیں ہے معنی تراشی معنی

اگر اوسکے سے اور پیچھا اوسکے سے بکھیاں حفظ اس بات پس بھیجی وہ چلا تا ہے  
 اسے بٹھاتا ہے اور بٹھاتا ہے ہانگے اور پیچھے اوسکے چوتھی بار کہ رکھیں اوسکے خطہ پائل  
 سے کارہ یعنی کرتا ہے عیسے آگاہ ہا اپنے ہریک رسول کو اللہ پروردہ رکھتا ہے اوس پر  
 چونکہ دارہ تانہ شیطان و خیل ہوز نہارہ اور نہیں بڑھنے پائے اوسکا جی ہا غلط فہمی و کمی و  
 کمی ہا ہو گیا اس کلام سے معلوم ہا کہ نہیں اصل انبیا معصوم ہا بعد ازین مہنت اعجاز محمدی  
 نے دس و چہرہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عیب پوشی کی ہے اور گندم نمائی و جو فروشی اب ہم ہا ایک چہرہ  
 بلغظہ رقم کرتے ہیں تو شیخ ضلالت حضرت بوجہ تمام **اعجاز محمدی** سنی آیت و وجہ تک  
 ضالہ بارہ جوہ کثیر بہت اول آنکہ یافیت تراضال و نادان از عالم نبوت و احکام تہریت و  
 این مردویت از ابن عباس وغیرہ و مودیان ست آیت (ما کنت تدری ما کنت ابدا) الخ  
**جواب** بعد بلغ غریت و نادان فہی عین ضلالت ہا اور اگر اسی پر دلالت خود انسان  
 کرہ کہ جو چالیس برس تک قرآن سے پیچہ رہا وہ کیونکر مخالفت ملت جد و پدر را لا ریب حضرت  
 مدت تک تعلیم اصنام کرتے رہے اور اسی کام میں عمر چہل سالہ تمام کرتے رہے جا بجا  
 امر کی تفصیل قرآن مجید میں ہے اور آیت ما کنت تدری بھی اسی بات کی تائید میں ہے  
 جو کوئی اول سے نبی آخر زمان کو ایماندار جانتا ہے وہ قرآن کو سیکار مانگا یا یقین جتا  
 کہہ کن کو مقابلہ میں سلمان گزشتہ ہیں یا قرآن سے برگشتہ اسل مرکی تفصیل اکثر بدہرگی اور  
 اون کی ہٹ و ہرمی اون ہی کے گلے کا ہا ہوگی **اعجاز محمدی** انانی آنکہ یہاں  
 کردہ شدہ است کہ فرمودہ آنحضرت کم شدم من از جد خود عبدالمطلب و رحالت صغرتان نزدیک  
 شد کہ بختہ جوع مرا پس راہ بنمود مرا پروردگار ذکرہ الامام محمد الدین کذا فی المواہب  
 مستہدات است کہ طبرہ صغرتا آنحضرت را ازجا خود بکھے آورد تا بسپارہ ہا پس خود  
 را کہ کم شد ظاہر امر و امام نہایت **جواب** روایت کردہ شدہ بصیغہ مجهول ہی لہذا  
 بے اعتباری پر محمول ہوا اگر آپ نے حضرت کو فرمایا ہے براعتہا و کیا تو کس واسطے صیغہ مجهول پر

الخ مؤلف المجاز محمدی واس سنانہ میں درپردہ انکار اور کیا ہو گیا سیرا سلام فرمایا پس  
 برس تک میں آباد اجداد اختیار کیا ہے **س** چشم فتانت مہربان شاد سیکشہ و غفر  
 اقرار ما از پردہ انکار ما **قوله** و لیکن نقل بسبیل سسی بران ست کہ میں ہاؤ نہ ہوجع نہیادہ  
 نقطہ و منہا عنک و ذرک الخ اس آیت کی تفسیر میں سسی سے کہ عالم اہل سنت ہر پوچھ  
 کہ یہاں و ذر سے مراد شرک ہر جو جامہ توحید کا چوک ہر کوئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تک  
 و اجداد پر عامل تہو اور کفار و نیش میں شامل انتہی پہر مسلمانوں کا دین پناہ جن شاخست ہر  
 میں تقریر رستی طراز کرتا ہے اور تکرار یہ صاحب عجاز کہذا عبارت قبل از نبوت نزد کعبہ ہور  
 اہل سنت جا آنت کہ گاہے گناہے حقیقی صادر شود و مدو مدید تیغ و زاری و مالہ و شکار  
 بکار رود و مصداق کامل اصل شدہ ربوبت دست و ہد انتہی جبکہ ہم ہی حقیقت حال ہر کوئی  
 محال ہر کہ اسقدر آیات و روایا کہ بیکار کرے اور کفر و شرک چل سال حضرت انکار **قوله** و انبا  
 ہر صومہ پیش از نبوت دلیل عقلی و قلبی اسی بات پر قائم ہے کہ ابراہیم و محمد و غیرہ ہر ایک  
 سزاے لوم لاکم ہے کہ گھر گروہ پشت کفار سے پیدا ہوا اور مدت مدید تک و کج گفتار و فتنہ  
 پرشیدہ پس کیونکر بطون ملت آباد اجداد رجوع بہنن لایا اور کس طرح اوس جائز و توہر  
 بہنن پایا بیٹا با پکا راز ہے چنانچہ حدیث صاحب اعجاز ہے اللہ کہ میرا یہ سورہ جن کی ایک لیت  
 سے ورتا ہوتا ہے کہ بذات انبیا کو عصمت کچھ نسبت بہنن ہے انجوبہ ان حضرات کو گناہ سے  
 نفرت بہنن اگر اوتالی چوکیدار انکے آس پاس نہ رکھے اور اسقدر نبوت کا پاس نہ رکھو جو غیر  
 شبہ و فرحکات شیطانی میں بسر کریں کس واسطے شرک و زلم سے و گدیز پس اکثر اہل  
 یونینہ غیر ہون سے ایچہ جن کہ مدت المرجعہ سے بچے جن باوجودیکہ کوئی نگہبان نہنن ہر  
 اور چوکیدار در میان نہنن وہ آیت یہ ہر عالم الغیب فلا یظہر علی عبد احد الا من رضی عنہ  
 رسول فاذ یسلک من بین یدہ و من خلفہ و ما بینہ وہ ہر بلنہ و لا یعیبک یا بہنن خبردار  
 کہ تا او پر عیب نہنے کے سیکو ہر جسکو کہ پسند کرتا ہے پیغمبر ہون میں سے پس تحقیق وہ جلا

یعنی چوکیدار  
 ہر

ہماری بات پر یقین نہیں جو تو قرآن و حدیث پر ساتھ دہرین اور کلام خدا و رسول سے ثابت  
 کریں کہ تا عمر حیل سالہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دو نصرا رہے یا جو س و قریش کی طبع آقا پر **قولہ**  
 نقل نکرده است یہ حکم از اہل اخبار الخ کل الہل خبر از ہذا کہ اول میں برابر ہم کا یہ بھی مذکور  
 تھا کہ ہر ایک ستارہ اور سکا تپا شصت سراج العارفین ہی حسب اہجاز کی تکذیب کرتا ہے اور  
 تقریر اتنی قریب کہذا بلغظہ بایزید بسطامی میفرماید کہ دو از وہ سال روح خود را اخذ تصور می  
 دہستم کہ این روح ست باز کہ از مقام روح گذشتم معلوم شد کہ این مقام روح ست  
 مقام ذات باری برترست و ہین سبب حضرت ابراہیم را نیز دین مقام گشتہ اولگا انوار  
 ستارگان را از چشم ملاحظہ کردہ گفت کہ این خداست و باز متنبیاء لاین نور قلبت دیدہ  
 کہ این خداست بعدہ آفتاب دیدہ گفت آین خداست الخ اپنے ہی ابراہیم کو حق ہیں  
 یہ بھی بات گوارہ کی ہے اور اسکی بیدینی بدعات آشکارہ حال ابراہیم ترقیم ہوا اور آویزہ  
 گوش ہفت قلیم دوسری بار ہم عاودہ نہیں کرتی ماحی کتاب زیادہ نہیں علاوہ بحث سنی کے  
 فقرہ ہذا میں جب تک کہ کلمہ زانیہ کے بعد کاف ہو گا مضمون فقرہ ضابطہ کا اسو اسلو کات فی  
 الیہ اود کاخ معانی بنائیے اگر صاحب عجا ز کم استعدا و ہوتا اور مدینہ فضل و امتیاز برآ  
 ہوتا تو اسقہ عبادت گندہ ہنوتی اور بدست کو بکن پنج صاحب عجا ز بر کندہ ہنوتی **قولہ**  
 ستر لبر آئند کہ جائز نیست عملاً الخ اگر بعضے ستر لبر آدین تو یہ کلمات لایق صا دین اگر کل  
 فرقہ ستر لبر مضمون ہو تو فقرہ حسب اہجاز مراد ہو کیونکہ ابوالہذیل و ابوعلی کہ اعظم شاخ ستر  
 کے ہیں بیشتر از بخت انبیاء صدور کبار تجویز کرتے ہیں فرقہ بخاریہ کہ شاخ ستر لبر ہی اود سکا یہی  
 مقولہ ہے کہ پیغمبر اسلام نبوت سے پہلے ایمان بخدا نہیں رکھتا تھا اور مذہبک با و اجداد ہی  
 مذہب جدا نہیں (ماکت تدری ما اکتتاب) اوسکے دین کی برہان قاطع ہے جو کہ رتبہ  
 نبوت سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کی مانع ہے تفصیل سہل باب بلہ ہو چکی جس پر سہلانی زار زار  
 و چکی **قولہ** و نزد اہل سنت این ہم جائزست کہ حق تعالیٰ یکے را از چاہ ضلالت بر آورد

تفصیل دیتے ہیں جو اس حدیث سے انکار کیا ہو وہ اپنے ارتداد کا شہکار دیاتے ہیں جو فقیرانہ  
 کی حق بیانی جو جس کو جگر محمد علی پانی پانی ہے **س** زبان پر نہ لائے انکار کا ہر باہون  
 کس کے انکار کا پشیمت اعجاز محمدی فی ہر ضلالت حضرت کا جواب دیا نام دوم سرخا کیلئے ہے لہذا  
 بندہ کہہ کن سامان بحث درست کرتا ہے اور عنان شہرہا خیریت **اعجاز محمدی**  
 انحضرت ہرگز پیش از نبوت و نہ بعد از مسے تصف بصلالت نشدہ و نثار اور توحید و ایمان  
 ست و چھین تمام انبیاء بر آن ناشی اند و نقل نکروہ است پیچیکے از اہل اخبار کہ یکے از آہنا نبوت  
 و رسالت اصطفا و اجتبا یافتہ اند و صوف و محروف بود پیش از آن کہ بغیر مملات اختلاف  
 در ان ست کہ آیا جائز ست عقلاً یا نہ متزلزلہ پر آئند کہ جائز نیست عقلاً کہ آن موجب تعجب و غیر  
 ست و نزد اہل سنت این ہم جائز ست کہ حق تعالی یکے را از چاہ ضلالت بر آوردہ بہدست  
 رسانیدہ بر تہ نبوت رساند و لیکن نقل و دلیل سمعی بر ان ست کہ این جائز بود وقوع نیامدہ و نہا  
 ہر حصہ پیش از نبوت **جواب** اب جو کچھ موافق رہے جوابے اور جو کچھ اسکا جوابے بقید  
 تحریر لانا ہوں اور پرنیائی حسب اعجاز سے عرق تشویر بہا تا ہوں **س** غرض جو کم و کاست  
 لکھتا ہوں میں وجوہے واقعی راست لکھتا ہوں میں و فقرہ اول کی ترکیب غلط ہوئی ہے  
 نفی کی ترتیب غلط ہے حسب اعجاز کو عبارت نویسی کا شور نہیں ہر او دل سائل کا تا حاصل ہوتا  
 نہیں صرف غلط شدہ کے اوپر نون چاہیے عقل دو برین رہنمون چاہیے اب رد اکثر فقرات حسب  
 اعجاز کرتا ہوں اور یعنی ازان علم افنا **قول** و نثار اور توحید و ایمان ست الخ بلاتامل نشأ  
 محمد حسب شرک و بت پرستی جو ہے و بادہ کشی و بت پرستی پر کیونکہ او سکے مان باپ عبادت اصنام  
 کرتے تھے اور پریش نے مگھ نام قاعدہ کلید ہے کہ ابتدا میں شہر خردین آباد اجداد پر مدامت  
 کرتا ہے اور ان ہی کے جمود کی ملازمت پس بالفرد محمد حسب چیل سال تک حق جو نہیں ہے  
 بلکہ کفر و شرک سے کیونہیں ہوئے مسیواسطے حضرت ذیابنی و ختروں کا کھار سے نکاح کیا تھا  
 حوران جنت سے شیاطین کو انشراح دیا تھا اگر کچھ گفتگو بر طواف عتیدہ مخالفین ہو اور ادھر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ  
 کان اکثر خیر من غیرہ بشیر منی رسول اللہ کذا اذ اتاہا را تون کو پہنچے ہم خالی پیٹ وہ اور اہل بیت  
 اسکے نہ پاتے رات کا کھانا اور تہی اکثر روٹی اذ کی جو کی فطرت حد تک نہ لے صبح صبح ہودی  
 غدا صبح کا کھانا تہی اتنی بیشک جہا حضرت کا زہر گرو ہودی کے پاس پہنچا یا با اس قدر کہ  
 چوڑا دین اور سکویاں تک کہ وفات پائی انتہی اب ایک روٹا ابوداؤد کا ترجمہ تحریر کرتا ہوں  
 اور طلحہ محمد صبح واسطے صغیر و کبیر تک ابوداؤد میں لکھا ہے کہ حضرت علیؓ فرمایا  
 ابن ابیہد کو کھانا بیان کروں میں رو بہ تیرے ایک بات ابنی اور فاطمہؓ بیٹی حضرت کی اور تہی  
 فاطمہؓ بیت پیاری حضرت کی اسکے اہل بیت اور تہی سچ پاس آپوستی تہی چکی یہاں تک کہ نشان  
 ہو گیا تھا اسکے ہاتھ میں اور بانی مائی تہی شک میں یہاں تک کہ نشان ہو گیا تھا اسکو  
 سینہ میں اور جھاڑو تہی تہی گہر میں یہاں تک کہ خاک لودہ ہو گیا اسکے اور پکاتی  
 تہی ہاڈی یہاں تک کہ سیلے ہو گئے تہی کپڑے اسکے اور تہی تہی اسکو سبب چوڑا  
 شقت و محنت و اذ امتنا میں گئے کلام لڑائی آئے ہیں کسی غرور سے حضرت کو پاس کہا  
 میں کہ جاتو اپنے آپ کے پاس اور مانگ حضرت کو ایک خادم کہ کفایت لے رہے تھے ان کا ایک  
 پس آئی فاطمہؓ حضرت کو پاس پس پایا اور کو پاس چند نوجوانوں کو کہ بیٹھے تھے پس چلا  
 اور پھر آئی لیکن عاشر نے یہ قصہ روبرو حضرت کے بیان کیا حضرت یہ قصہ سنکر فاطمہؓ کے  
 گہر تشریف لائے کہتے ہیں حضرت علیؓ کہ اے حضرت ہمد پاس اور ہم لیٹے ہوئے تھے اپنے  
 بستروں میں کپڑے اوڑھے اور وہ کیا ہم کو کہے ہوں فرمایا طہیچ لیٹے رہو پس تشریف  
 لگا اور بیٹھ گئے در میان کچھ اور فاطمہؓ کے یہاں تک کہ پائی میں بیٹھ نہ سکے دو دن پاؤں حضرت  
 کی اپنے سینے میں الخ اس حدیث سے آہستہ کہ جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رونق ہو دیے ہی  
 یہ کیا سلق تہی کہ جس جگہ امادو دختر موتی تھے حضرت او کو کمر بچلوہ گرہوتے تھے ہم فریاد  
 داؤدی کلشن ابوداؤد سے چنا ہے آج تک ایسا کس نے دیکھا کس نے سنا جو اب جملہ ہند میں

میں محمد حبیب چالیس بیالیس برس کی عمر تک حکام شریعت سے آگاہ نہیں ہو کر اور اتھ عبادت  
 الہ نہیں تو لا جرم استغناء و تک ایمان خالی ہوا و خداوند خود لا ابالی رہی پس وہ بھی مذمت  
 میں کیا شک ہو اور حبیب کو حق سے روگردانی کیلئے ہے فی الواقع اس فوجدار اعتراض حبیب  
 مان لیا اور دعویٰ نبوت سے پہلے محمد حبیب کو کافر مطلق جان لیا لاکلام حکام شریعت نادہی  
 ہی ضلالت ہو بلکہ بدرجہ غایت بطلان ہو اگر آیت مذکور سچ ہو تو لا محالہ محمد حبیب ضلالت  
 میں پڑے تھے اور اس کے میدان خاطر میں کفر کے جہنم سے گئے تھے اگر خود ہم آیت جھوٹ ہو  
 تو مصنف قرآن رہنکار نہیں ہے اور اس کی تصنیف سزا اعتبار نہیں حال حضرت سب پر  
 پوشیدہ ہے غیبت شعلانی صرصر نادانی سے خوشیدہ ہے اب حبیب ہدیہ کے بانی حضرات پر نگاہ  
 کرتے ہیں اور خدا سے محمد کی مثل پر قہار قہار قولہ تو یتیم بودی خدا تعالیٰ پر سایہ پوش تو  
 ابو طالب را گماشت الخ کسی کو بابا پ کی جان لینا اور اس کو پرورش کر لے وہ سب کی گود میں بیٹا  
 ہو گا انعام نہیں ہو اور کام کا کام نہیں بلکہ بیدار انعام ہے اور شیرہ اہل انعام **۵** ما پر خم  
 ازین کو رہا طے انعام اگر گشتہ ست بقا ہم آشیان انعام یہو معاملہ بتلایل انعام نہیں ہو اور  
 شریف اگر انہیں شاید کہ عبد اللہ و آمنہ کی جان و تن پر دست بردو کر نیوالا عیب ہے اور محمد حبیب  
 کو ابو طالب کے سپرد کر نیوالا غیر قطع نظر اس کو کہ حبیب ہدیہ امور مذکور کا نام انعام ہو کر یا اور کو  
 سو سو ہم باکر ام کہے جو کوئی ایزہ سنان کہلا تا وہ کب دفی امر کا احسان جلتا ہے **۵** بزبان  
 خاش کن منت استراہ پردہ شرم مکش شاید کہ پہننے را خود شامی اور ہے اور خدائی  
 اور قولہ تو فقیر بودی خدا سے تعالیٰ تر یعنی فرمود بنار اموال الخ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ  
 بعد دعویٰ نبوت ہی محمد حبیب غفلت سے بڑھ کر اور مزع زبیر بہت بابہو کہہ مرتے تھے اور اکثر اوقات  
 تان جوین سے گذر کرتے تھے گاہ اپنے سلاح بہن دھرتے تھے اور دیر شکم و دہن کرتے تھے  
 چرخ شعل تنہی سینک باغیج آل محمد بن خیرا شعیروین شتا بعین حتی قبض رسول اللہ یعنی  
 بہر بیت کھائی اہل بیت محمد کے نہ ہو کی، وہی دو دون: بابہ بیان تک کہ بعین کی گئی روح



ہم جھگڑا البتہ نزدیک تھا کہ سیل کر کے لو طرف اوس کے چہرہ پہ ڈال دیا سوقت البتہ چکا کہ ہم جھگڑو مگر خدا  
 زندگانی دنیا کا اور دو گنا عذاب موت کا خطا حاصل آنکہ غصہ قریب تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرما کر  
 اگر کبھی دین و بطون کا جو کچھ بتایا میں نے اس میں کوئی ایسا نہیں تھا کہ میں نے عذاب میں سوره یوسف میں آیا ہوا ۲  
 کثرت میں قبلہ میں انفاطین میں بھی تھا تو پہلے اس آیت غافلون میں خطیبانک واضح ہے کہ محمد صلی  
 پر شتر از نزول قرآن دین و ایمان بہرہ مند ہیں تو اوستا میں حکم خداوند نہیں اگر کوئی کہو کہ  
 آیت ہذا میں ارکان ایمان غفلت مراد نہیں ہے بلکہ تصدیق ہے کہ حضرت کو قصہ یوسف یاد  
 نہیں ہے تو جواب میں کہ آیت سوره اعراف اس تاویل سے انکار کرتی ہے اوسینہ اہل  
 تاویل سے پیکان تکذیب پار کرتی ہے مثلاً واذکر ربکم فی نفسک تغرما ذیخہ و دون الجہنم لعل  
 بالعدو والاصال و لکن من انفاطین میں یاد کر پروردگار اپنے کو دل اپنے میں عاجزی اور  
 ہمت سے اور کم آواز ہونے سے و شام کو اوستہ ہونے غافلون میں یہ خطیب آیت حجت ساطع ہے  
 کہ ابتدا میں محمد صلی آیات حق سے غافل ہو اور چل چلی ہو شاعل اس واسطے سوره بقرہ میں  
 صحبت جہاں کو حضرت کو پہنچا دیا گیا اور گریز کیا گیا ہے مثلاً و اعرض عن الجاہلین یعنی متنبہ ہونے سے  
 جاہلون سے خطا سوره انفاس میں یہ مطلب فصل بیان کیا گیا ہے اور غافلین کا تغفل مان چکا  
 و وجہ کہ خداوندی یعنی پائیکو گرام پس راہ و کلامی خطا اس آیت کا ہے کہ محمد صلی دعویٰ  
 نبوت سے پہلے خدق ضلالت میں پڑے تھے اور کو چہ جہالت میں اڑے تھے غافلین کو اس کے  
 سنی میں طبع طبع کی تاویل کی ہے اور غن بمیدل اب بندہ خدا و المؤمن کہیں اوستہ قاف  
 حرا غفل کرنا ہے اور ازلہ علم دخل حدیثہ الاصلہ ص خداوند تعالیٰ جلال انعام  
 و تبارک اکر ام خود با نسبت آنحضرت رسالت منزلت ارشاد فرمادے کہ تو یتیم بودی خدا تعالیٰ  
 ہر گاہ پرورش تو ابو طالب راگشت و تو انین احکام شریعت فرما و اوقف و نا آگاہ بودی  
 خدا تعالیٰ ترا و اوقف و آگاہ گردانید و تو فقیر بودی خدا تعالیٰ ترا غنی فرمود و بنا و اسوال  
 جواب اگر یہ جواب قبول کیا جاوے تو مصنف ہدیہ کو اس طرح متحمل کیا جاوے کہ جس صورت

میری خطبہ آیات وال چوگرانی بزرگنامہ سے حضرت کی پیشہ داری بھی اور خزانہ عصیان  
 اور مکی شاع عصمت کوئی بھی بلاتامل اول بن محمد صبا سے کا رہ ہوا وہ گناہ کبیرہ سرزد  
 اس واسطے عطا محمد نے لکھا ہے کہ حضرت بسبب نامالیم سابقہ کے غم کہاتے تھے اور اشک  
 ماسم پہاتے سورہ الفتح کی (یوسف) لکھ ما قدم من ذنبک لیس آیت کی تفسیر سالہ التزلزل  
 لکھا کہ سورہ ہذا کے نزول کو پہلے ایام جاہلیت میں محمد صبا جنتہ کبار پر تھامد ہو اور ان  
 حضرت نے جسے صبا رسا در جو کھل اور تعالیٰ نے مناکے اور دفاتر اعمال کو خوش بکاشا  
 مناکے اگر میان محمد علی اہل عبارت عالم کی گفتگو کرینگے تو ہم اس طرح بات کرے کہ علی  
 کی وارد کرینگوی الجاہلیت قبل الرسالہ و ما خالی قیوم نزول ہذا السورۃ قبل ما خالی  
 یحون و ہذا علی طریقہ من یجز العناثر علی الانبیاء وقال سفیان الثوری ما قدم معاملت  
 فی الجاہلیۃ و ما خالی شئی لم تملک و یدکر نزل و ملک علی طریق التاکید الخ یہاں تک کہ تمام  
 عبارت پر انظار التفات ڈالئے اور خاطر خاطر سے غائب ہوتا نکلائے سورہ انعام میں جو  
 و لو شاء اللہ لمحجم علی ہدی فلا یکن من الجاہلین یعنی اگر چاہتا اللہ البتہ جمع کرتا اور کوکھ پر  
 ہدایت کو پس ہرگز مت ہو جاہلون میں خط اس آیت کو جاننا ناہے کہ محمد صبا جو شہن  
 تیر طاقت کا نشانہ کرتے تھے اور حکمت جاہلانہ جاہالت کا جو کچھ انجام دے وہ شہور خائن عام  
 پیرا ہی سورہ یحییٰ وان تلح اکثر من فی الارض یضلک من سبیل اللہ یعنی اگر کھانا نکال کر اکثر  
 اور لوگوں کا کہ در میان زمین کے ہیں گمراہ کر دینگے تجھ کو اللہ کی راہ خط اس آیت سے  
 سلوم ہوتا کہ عہد سلمان میں وقت گزر بھی یہ رہتا یہاں تا اب انہی پر اسلام کشادہ و ذلتا کفار  
 پر جلتا تا اس واسطے سورہ اخلاص میں اور کو اعانت شہاد سے مکرر باز رکھا اور سکھایا  
 پر باب خط باز کھانا جو یا ایہا النبی اتق اللہ و تلح اکافرین یعنی اتق اللہ سے  
 ست کھانا کافرون کا خط سورہ نبی اسرائیل میں آیا ہے و لو لان شہنک نقد  
 کدت ترکن ایہم شہن قلیل اذا الا ذلک ضحک الیہ و اذ وضع المائدۃ یعنی اگر نہ بابت

واحدی گفت مسلمانیکہ رونق معلوم اند و روایت آید ہا صبح کردہ چنودہ ہجرت  
 یوسف قصہ سیم کہ کہ مر تکب نہ ناشود و غشت بیان دعان زن قسیمکہ مرد و رقت ارادہ  
 چون خوشیند ظلمہای البرهان من ربه زالت کل ہودہ عندہ ازین رتقا نمودہ از اما حکم  
 بقرباناد او علی بن ابوطالب گفت طعت فیہ طمع فیہا و کان طمو فیہا طمع یوسف با  
 زلیخا این بود کہ ارادہ نمود کہ گرہ از اربند بکشاید و از این عباس رتقا کردہ کہ زیر جامہ  
 زن را بکشاد و مجلس فیہا مجلس انھایں و ہم از مرد و ست کہ شرف کردہ بود بر ہنر کردن  
 او ہم گشتہ کسانیکہ تا بہت کردہ اند کہ این سل از یوسف محل آمد عارف تر اند محبتی انبیا  
 و ارتفاع سناز لہم عند اللہ الذین فوالہم عنہ انتہی یہاں کہ ظاہر ہے کہ نسق یوسف کا  
 مدار قول چاد و تقاسیر یہ ہے نہ اہل تواضع کی تقاریر یہ یوسفی محمد علی نے برائت یوسف  
 میں جس قدر ترانی کی تھی اور داغخ رانی دی تھی بالکل رد ہوئی اور نہ امت ملائی یک  
 سے صدمہ ہوئی **۵** ذکر یوسف باقتتام رسیدہ شہر تیش تا بمصر و شام رسیدہ حاصل کچھ  
 اگر پیرویون قصدا گناہین کیا تو کیونکہ روز قیامت ہر ایک بغیر مسلمانوں کے سزا ہے  
 گناہ پتھر ہوگا اور کوساٹے شفاعت سے منکر حدیث قیامت بالارقم ہوئی اور صالحین  
 حق میں مسایہ مذم یہاں تک دم و حیر و انہیا کا حال تھا جن میں خاص خاص بات کا  
 کمال تھا اب نہ کمال عیا محمد صبا میزان نظر میں تکتا ہے رحمہ مسلمان کی کہتا ہے  
 حضرت میں ہر ایک بات کا کمال جس سے رونق مسلمان آہ و سہاں **۶** خوبی و عقل  
 و شمائل حرکات و سکنات و اپنے خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری بخش و ہجر میں مذکور ہیں  
 اور کہوند میں شہر چوری میں طاق ہیں او کہینہ ندی میں شہرہ آفاق بچہ حضرت وہ  
 ہی ہیں کہ جودہ عنونیں کو حبیب ہیں اور او کو دل بہار و خیرین کو طیبے و مشوق ہی  
 گناہ کی گمراہی انہی مانتی ہی جودہ آفرین خدایا کہ چنانچہ سورہ الم نشرح میں ہے  
 و مننا منک زکری الذی انقضی علیہ کفنی او تارکھا ہنود جہ تیرا جس توڑی تھی پٹھہ

سزا خیزان تخت کرد و در رتبه نایب کم خست و که این سطر درین مقام محض بطرح  
 فریق خود نوشته ام الخ آپ کی نصیحت کو انھی مسلمان زشتیگا خیل عصیان کوئی سنگ  
 زیان نہ چیکا **۵** کون سنتا ہے کہانی آپکی و خود ہے سب ان ترانی آپکی **۶** قولہ  
 نماز تو راجح پنج معنوں اخذ کنند و در امور دین الخ کسی مسلمان نے تعصیر و سفت تھا  
 سے نہیں لیا۔ سب کے قول منسریک اخذ کیا ہے معنوں تفسیر عزیز سی و غرالی و انصاف عالی  
 ہوا اور مقبول مسلمان جو بی و شمالی ہوا علامہ زعفرانی نے بھی منسریک کی خوش چینی  
 کی ہے مگر آخر کا یہ متنا تنکظنی و اکو تہ مینی دی ہے مینی کا نام منسریک انکار کیا ہوا  
 اونکو خنویہ وجہ یہ قرار دیا۔ سب سے نقل ترجمہ زعفرانی ہے کہی شہی جو بری ہے کہ اہل  
 ہم یوسف را تفسیر کردہ اند با نہ حل لہ بیان و طس منہا مجلس الجاس و باز مل تکرار اولہ  
 و تہذیب جہا الاربع و ہی تلیتہ علی قفا و ابرمان تفسیر کردہ اند با نیکہ آوانے شنید  
 کہ ایک دایا با پس از آن زمانہ پس متہ ثانیہ شنید پس باز معقبات آن عمل تکد پس  
 دفع ثالث شنید کہ کسی سیکرید اعرض انہا باز از آن خیال دست بردار شد تا سیکرید  
 یغویب اتوخل گشت کہ اگشت خود را بدندان سیکرید مذویل ضربیدہ فی صدودہ موجت  
 شہوتہ سن انالہ و بعضے گفتہ اند کہ صیور سید باو کہ یا یوسف لا تکن کا لطار الخ و بعضے گفتہ  
 اند کہ دستے از غیب آشکارا شد کہ بازو نہ داشت و رآن مکتوب بود اینکہ وان علیکم السلام  
 کہ اما کاتبین و با وجود آن از آن کار نا شایستہ انصاف نہ نمود بعد و رآن مکتوب  
 لا تقر لہا الزان کان فاختہ و سار سہیلہ و جہذا از ان اعراض نہ نمودہ بعد از آن و  
 کہ در آن نوشتہ شدہ و اتقوا یو ما ترجون فیہ الی اللہ ہا از آن ارادہ باز نیامد پس  
 حق تعالی جبریل فرمود کہ در اینکہ بہ ساقبل اینکہ مرکب نشو پس جبریل نازل گردید  
 و کتبت ایرست بخوابی کہ محل سفہا کنی و ما لانکہ نام تو در دیوان انبیا مکتوب شد تہی  
 اب تفرخہ الدین را بی مقوم مہتی کہ جس کو یوسف کی خیانت پر دوزخ سلیم مہتی کہ کہند انظر

بن حسین آئندہ است یوسف گفت مرا کہ یہ آید کہ تم میں کیا قسم کی چیز خدا بڑا کرتا ہے کہ آدمہ  
 است ویرین بودم کہ یوسف طلبہ اسلام تحت خود آمد و مرا در کنار گرفت و با خود بفرست نشاند  
 بدین پست خویش گفتیم یا نبی اللہ میں کہ ہاں قسم کہ ہاں میں این لطف کنی گفت در آن عشا کہ دختر  
 باو تھا و ہرب باغایت جمال خود پیش تو انداخت تو خود را بحق تعالی سپردی و پناہ بدو  
 حبیبی خدا سے ترا برین وجہ ملا کہ عرض کرو و جلوہ فرمود و گفت بنگرے یوسف تو آن  
 یوسفی کہ قصد کردی بزیخا و او آن یوسف است کہ قصد کردی دختر شاہ عرب بگرفت الخ بیانا  
 سے لایع آتا ہے کہ فرید الدینی عطار ہی از میں کتاب جو کہ او تذکرہ الاولیاء مانند و نحو  
**کتاب جو کہ خوشتری** و امامہ از یوسفیہ خود برانچہ میں کس سخت نصیرین کردہ اند  
 فقط اگر خوشتری و رازی نے چنان و چنین کہ ہے تو سلمانی پر نصیرین کی جو اگر آپا کی راہ  
 میں خاک چہانین کو تو سلمانی آچو برباک ہانین گے علاوہ اسکے مذہب خوشتری اور  
 ہے مٹاؤ نصیرین کتاب شاہ ہال ہے و نصیریت اگر خوشتری تمام اہل سنت کی کتاب  
 کہ ہے تو کیا بھی کہ بر لطف پہ ہے کہ خوشتری و رازی نے اول یہ یوسف یوسف اپنے بزرگان  
 کی زبان سے تحریر کیا ہے اور وہ اہل کتاب و کیر کیا ہی بعد از ان اوں پر زبان طعن و از  
 کی ہے اور نہ میں آواز سخن بخون کا یہ گفتار و مقام ہے اونکی بات کا کیا اعتبار  
 لاریب مکرر و قتا وہ و متاقل و متاک حسن بصری و مجاہد و غیرہ میں سے بھنے بشر  
 صحبت حضرت ہر فراز میں اور بعضے بزرگہ تابعین و علماء متاخر میں چنانچہ تصنیف ابن شہر  
 فنی جامع الامول ہے و ان ان مجاہد تابعین کو ذکر میں عبارت طول ہے مٹاؤ  
 کتاب نہ کہ ہے واضح ہے کہ یہ شخص خاص ماہمیں اصحاب میں اور خدمت پیچ تن و جگر یار  
 نصیب میں بارہ یوسف میں شاہ عبدالغفریہ کا بھی میری عقیدہ ہے کہ جائز عصمت میں  
 وہ بیچہ ملاحظہ غفریہ فرمایا و رد او کو تمیزی کر ایسے عبارت فتح الغفریہ ذکر و او کو  
 میں مرقوم ہوئی او کیفیت اسکی میں و عن معلوم پس شاہ عبدالغفریہ آپکی را میں

دستگیر و پہلا تہہ پافت بنا کیا پڑی کہ تو کرتا ہے آسان کھل لڑی کہا اوس نے تہا ایک  
 خدا کا حبیب و نہایت ہی پاک و نہایت عجیب و بڑی محنتوں کو کیا اور سکرام کہ کر کہا تو کھلا  
 اوس سے کا حرام و خداؤ دیا بیچ جبریل کو و یاروں میں بندہ اہل کو و دیا پیڑ پر اٹھ کر کھلا  
 نے مل و پڑا تھامین اوس کے نطفہ نکل و گیا بہاگ و کھڑا کر و ان سے شباب و میرا ہر کھلا  
 سینہ کباب و کہا بعض لڑ ایک دیکھی تھی حمد و ہوا حریق قلب یوسف کا چہرہ کہا واسطے کس  
 ہے تو بتا و کہا اوس نے جو چہرہ دیوے زنا و واحدی مشغف بسیط کا ہی بیوی عقیدہ ہی  
 کہ مفسرین معتبرین کے نزدیک صحت یوسف آفت رسیدہ قول واحدی بالاشدوح ہوا جس  
 سے انکار محمد علی بدیعہ اعلیٰ مقدوح ہوا **قول** پس ہر کہ انجمن خرافا بزبان آوردہ از  
 کذابت نظر اس لازم آتا ہے کہ مکرر رسید بن حیر و قضاہ و مقاتل و واحدی و خالی  
 و جامی وغیرہ صحابہ و تابعین و علماء میں کذاب ہو دین اور خفائہ رحمان الیہامہ سے مست و  
 خراب ہو دین مولوی محمد علی ابطال اسلام کی راہ چلے ہین جناب کے کیا خوب صلیہ ہین  
 صحابہ و علماء کی مذمت کرتے ہین اور کعبہ کفر کی مرمت جس وقت مسلمان مولوی صاحب کلامات  
 گوش کہینگے مخالفت کہہ کن فراموش کرینگے کل کے و منو شکست ہو گئے حوصلے پست ہو گئے  
 فرید الدین عطار مشغف تذکرۃ الاولیاء نے ذکر یوسف بن حنین میں تسبیح کی ہے کہ یوسف  
 نے نیت صحیح کی ہے کہ زینما سے بڑا کام کہے اور مخالفت اسلام کہنا بلغلہ چون دختر اسرار عرب  
 یوسف بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ را بدیدفتہ او شد کہ عظیم صاحب جمال بود آن دختر فرست  
 بہت دنیا گاہ خورشائیں او افکند او بلرزد و دختر را بگذاشت و قبیلہ دوتہ رفت و آن  
 شخت سر بزافو نہا وہ بود و خواب شد و صحنہ دید کہ در عیش آن ندیدہ بود و جاتے ہنر و شایان  
 دید و بیکے برخفت نشستہ بود با و شاہ دار یوسف بن حنین را آرزو کر د کہ بداند کہ ایشان کیا  
 خود را ہنر و یک ایشان افکند ایشان اور راہ دادند و تعلیم کہ دنگفت شما کیا ہنر گفتند  
 فرشتہ گانیم و اینکه بر تخت نشستہ است یوسف پیغمبر صلیہ اسلام کہ زیارت یوسف

وہی اسنے کہول و نہ جہا لکھا وہ سہیلی کا بول و اسطرح گفت پرچو دیکھا لکھا کہ یوسف  
 قہنے کی یہ خطا بہتر نام بیوں سے کٹ جائیگا بہ بنوت کا فرمان پہٹ جائیگا بہ ہر اسیر  
 اوسٹ نہ کی کچھ نظر و وہ دسی کہول چہ ہی گرہ بنظر و وہی کٹ ہوئی سہی ہر تمام و لکھا بہ  
 یحیو زما کا تو کام و یہ ہے فاض اور یہ ہدی راہ و اسے دیکھتا تیرا اللہ ہو کہ کیا کچھ نہ یوسف  
 اس پر خیال و گرہ پاچہ یں کہول دی بڑا مل و لکھا دیکھا جو کچھ کہ کر تو ہوا وہ سچہ کہ کر داسکے ہم  
 ہین گواہ و نہ اسکا ہی اسٹ دیا کچھ جواب و چہٹی ہی گرہ کہول دی ہر شتاب و اوسی کٹ بہ  
 دیکھا لکھا یہ تمام کہ یوسف نکرہ یونی کا کام و تو اولاد جو انبیا کی سمجھ و نصیحت تو ہم کو خدا  
 کی سمجھ و اسے بھی وہ سبھا کان لہم یکن و گرہ شہادین کہول دی اوسکوشن و نہ اوسکو دی  
 ماف خبے کہ کہ لکھا عالم انیسے کہ اسے سیر مدیق کرے نظر و پرندے کی جو تو بال بال  
 و پر و پون کو تو قائم کر اپنے ضرور و اگر ان میں آیا ذرا ہی قصور و تو اڑنے سے اٹھ نہ جا  
 و بہت اوسکی اذہلا با نیگا و پرندے کے فامین جب کہ پر و ہوا پر اڑے ہے یہ باور تو کہ  
 کئے بر تو گر شہل سہل و ولے جو کہ آئزہ لڑکون کا کیل و زنا کر کیا تو نے سیر و حبیب و  
 بنوت سے جائیگا تیرا نصیب و معایت ہے یہ بھی کہ اک جانور و پرندہ کٹ پر پڑا آکر و کہا  
 کان میں کی جو ست زنا و کہو ناجو ہے دہ انبیا و ہر اسیر ہی بیٹھا وہ مردوں کے طور و زینیا  
 او کچھ بھی اس نے غور و خدا کا ہوا حکم جبریل کو کہ یہ بندہ خاص ضایع نہو بلکہ کے چلتے  
 ہی روح الامین و کھٹوئل ہو تھے بس وین و گویا و انت میں اپنے اذنگلی دے و  
 یہ کہتے ہین یوسف میں تیرے لئے و بڑی دور قصد کر آیا ہوں و کہ اس کام سے میں تجھ  
 روک دوں و نہ فائد ہوں جس کام کے اولیا و ہر لایق ہین جو کہین انبیا و او کچھ کہو  
 آئی حیا و کہادل میں ظالم تو کہتا ہے کیا و معایت ہے یوسف نے جس وقت پر و زینیا کی  
 آکر ہر نظر و لگا رہے ابیس آواز مار و لگا پٹنے سر کو کپڑے اٹار و ہوا جس شکر سب لکھا  
 تمام و کہا تجھ کیسیا پڑا سخت کام و ہمارا تو مرشد ہے اوسکا پر و ہمارا ہر سبب تین

وہ نہایت بہ دہم بہا اس بات زلیخا نے یوسف پر قصد کیا کہ وہاں اس نے یہی ارادہ کیا کہ ارادہ کیا یوسف کے تہا یہ سبب بلا انبیاء پر اقرار ہے کہ بکتایا دکر وہی حالت کریں و عبادت میں اللہ کی دہرین و یوسف پر گزری تھی جو عبادت و تجھے اوسکی بتاؤں میں ساری بات و کہا اپنے دل میں تہا یوسف کیون و پہلا پہلیوں سے میں اپنے ہون و کہ دے ہیں گنہگار اللہ کے و میرے نفل پر سارے ملتا رہے و گنہگار میں ہون بہت پاک منہ نہ مجھ سے ہوا کہ خدا کا خلاف و خدا کی ہدایت کیا بتلا و زلیخا نے جو بارادہ کیا چہل مرد کی اوس میں نہوت ہوئی و اوسے اوس گہری سخت غفلت ہوئی و چچاس عورتوں کی زلیخا میں تھی و شو شہوت بہت اوس پہ غالب ہوئی و ہوئے جبکہ گھر میں وہ دونوں سیم و رکھا آگے لپٹنے و مان قدم و بدن کو لگا اتہر سے روکی و وہ یوسف کی گہرین لگا کولنے و رکھا و سولہ زلیخا یہ ماتھ و ہوا جمع آکر وہ دونوں ساتھ کیا جمع دونوں کو یکا م پر کیا قصد و فی بائد کہ وہاں ای ہوتا رہے و نہیں بیکتاگر خدا کی دلیل و توفیق کے ماتھوں سے ہوتا دلیل و کیا بیگ بران میں اختلاف و کہ کیا تھے تھی جس کو بچاؤن منہ و دیا کوب جباری یون یہ کہہ کہ یوسف تجھوسات دی تھی گروہ ارادہ کیا تھا کہ بولے اوسے و چو پہلی گروہ تھی ٹولے اوسے و جو دیکھی تو خوش ایکٹ و وہ تھی مشتاقات نسل و فیصل ہوئی ایکٹ ہر دمان کسی ماتھ کا دمان نہ تھا کہ کلاں و کیا کہ نہیں ماتھ ظاہر دمان و خطا اوس کہت دست کا نشان و کہا اوس پہ یہ تہا کہ اونیکیات و وہ جانے جو کہ کہ ہے دل میں تہا فیصلی تھی جبرئیل کی جان تو نہ بکھا اوس پہ یہ تھا اوسے مان تو نہ یوسف اوس پر کیا اتفاقات و دیا کہول اوسکو یہ بھی یہاں و اسی طو سے ماتھ ظاہر ہوا و کہا تہا یہ اوس ہوا و نہ بکھا کہ جو شہوت میں میں چچا و توجہ تہا اوسے جاننا ہے خدا اگر بائیں میں کے ہوشورت و چٹا ہو خدا اوسکو تو بہت و چٹا اور اس پر کیا اتفاقات و کہ کہول دی و دوسری سن یہ بات و کہ تیسری سن وہ



حق بیانی پسند ہوگی زبان باد خروانی بند ہوگی کعبہ کن کو عباد حق جانے لگے اور یوسف  
 کو فاسق مادہ کے کیونکہ اس کو وسوسہ علم کیا اور لوح زلیخا پر غم و غم اب اپنے فراق کا  
 رہو استماع کچھ اور مجاہدین اسلام کو اطلاع دیجئے **قولہ** چہ جا آنکہ مرکب دعائی اسباب  
 الخ ہنسیہ یوسف مرکب سبب فتنہ و مجرم ہوا اور دوسرا آئندہ ایک دور اندام بنائی زلیخا فتنہ  
 آئندہ ناسل کیا مگر بشا بد برمان ربائل کیا جو ہی مقصود قرآن ہے اور یہی تفسیر  
 مفسرین میں ایک ملامت ہے جسکی یہ تحریر تین جہ و قدیمت بہم بہا یعنی ہر ایہ تحقیق قد  
 کرد زلیخا یوسف و قصد کرد یوسف بزلیخا میل طبع و شہوت غیر اختیاریت گفت ابن عباس  
 کہ گشتا و بند از او نشست میان چار شجرہ کا کہ نے نشینند مردان مرغان را و مباد کہ میل  
 سر او بد و سیکتا بند جابر این قول آئندہ متقدمین است گفت سعید بن جبیر جس بصیری کی کہ  
 جاری نہ شیطان میان ہر دو ابو عبیدہ گوید کہ شیطان ایک ست انداخت در گریبان  
 ایک و جین لیا تاکہ جمع کر دیکھا انتہی اگر احقاق حق مقصود ہو تو مراد بادین آفیدہ لا حسین جو  
 ہے مانتہ فرمائیے ہٹ و دہی سے شرمایو فخر الدین رازی کو تفسیر کیرین لکھا ہے کہ جن  
 شرمہ کے بطرف یوسف نسبت مصیان کی ہے برمان رب کی طبع یہ بیان کہ ہے مکرر  
 و سعید بن جبیر و قتادہ و عمار کے مقابل و غیرہ کا قول ہو کہ جہوت یوسف در میان دوران  
 زلیخا کے استاد ہوا اور دخل پر آما و جبریل فرما اپنے تین صورت یحویہ آشکار کیا اٹھا  
 سینہ یوسف پر اٹھ مار دیا پس نئی یوسف انگلیوں کی راہ سے باہر نکل گئی اور جوم کی طبع  
 پیکل گئی ریا ابن عباس میں ہو کہ ہر چند یوسف نے یحویہ کو دیکھا مگر اپنے ارادہ باز نہ رہا  
 تب جبریل نے یوسف کو سر پر ایک لات ماری اور اسکی دستار عصمت سنہاری پیش ہوتی  
 دور ہوئی اور جبریل شکوہ تفسیر کیرین ہو کہ جن لوگوں نے عصمت انبیاء میں سکوت کیا  
 مگر کہ یوسف میں نبوت دیکھا و آسان اسلام کو مہر و ماہین و ماز تعلق منازل انبیاء  
 آگاہ ہیں سورہ یوسف کی ایک تفسیر تصنیف مام غزالی ہے اس میں یہ حال حالی جو خلیفہ

ہر ایہ تحقیق قد  
 کرد زلیخا یوسف

اعتماد نہ کرے اور صحاح کی حرافات پر کوئی مبالغہ نہ کرے بیکار برین نقد پر جس شخص کو عصمت یوسف پر یہ خبر  
 ہے اور اس کی مصدقیت جس شخص کو پیشین ہے وہ مقدم محمد علی ہے اور اوش راہ مخالفت حق علی  
 ہے **قولہ** آنوقت زن عزیز بزبان صاف آورد فقط مشہور جوانب طاعت کہ مولوی حسام  
 کا تکیہ کلام حکمہ مناسبت ہے اختیار و بان سے نکلتا ہے جیسے شمار و بگھان سے نکلتا ہے اس کے  
 لئے سوئے درکار نہیں ہے جنون زدہ کو ہدایان سے عاری نہیں **قولہ** اکنون روشن شد حق  
 صرف من طلبگار شد مبالغہ جو جزا آیت نہیں ہے اور کلام ہدایت نہیں مولوی محمد علی نے بنایا  
 اور دباویوں کو بھکایا غلام مسخرین و متبرعین اور برکس دین و آئین کی پوشی سے بچ رہے  
 نامر بوط تر از گنگوے کہ ہے ترجمہ رفیع الدین مجاہد ہے اور لطف المومنین سے کہ کتب لکھا گیا  
 حق میں ملک کیا تھا اس کو جان اس کی سے تحقیق وہ شخص ہے **قولہ** مینی ہنگام این او کا  
 سن کہ ادا را وہ بکر وہ المبالغہ فیضیر باخیدہ مولوی محمد علی ہے خزانہ حاکم کی کلی چرسانہ  
 دماہی چرہ سلام کی خرابی ہے لہذا سکا فون کو نسخہ سوطا بخبر گو کہ نہیں حرکت لگان نہ رہے  
 دیدار کا مشورہ بچہ سے گذارہ نہیں برائت یوسف کی ولایہ ماتندیش ابلیس خوار و بزمین بلکہ  
 نویل تر از موسے (۱۱۳) باب و سکا بقیہ رقم کہ تاہون اور مخالفت کا ناک مین دم **سوطا** الخ  
 میں چون ازین آیات بنیات واضحاً تحقیق شد کہ یوسف از ارادہ گناہ ہمہ بری بودہ چہ جائے  
 آنکہ مرکب و داعی و اسباب آن گردیدہ مبتلا بہ صحت یعقوب زان باز ماندہ باشند پس  
 ہر کہ نہیں خرافات بر زبان آوردہ از میں کذاب ست بخشتری و امام رازی و فیضی خود  
 براہین کس سخت نظیر کہ وہ این سطور و درین مقام محض بتطبیق فریق خود نوشتہ ام کہ این  
 النصیرتہ تا از قوارخ بیچ مضمون اخذ نکنند و در امور دینیہ پابند اصول مذاہب نہ باشند جو  
 دروغ زنی کرتے ہو کہ ہماری کہ فرمودہ سے کہ فرغ نہوا آگ کو دودہ کہہ ہی دفع نہوا  
**قد** انسان کی بڑا کیا کہین حرف دروغ ہر شیعہ تصویر کو ہوتا نہیں مگر فرود  
 وہ بھی تکلف ہے کسی آیت سے تحقیق نہیں کیا کہ یوسف ارادہ نہا بری کہ اور نہ پیر جبر

ہمیں ہوتی ہے جس باید کہ جس را داند غیر کتاب نوشتہ کو خواند **قولہ** چون دیکھا  
 فقط سور کہ نکرہ است الخ سیاقی فہم و فراست کما کہ مجز سائی عقل و دانش سے جا میم  
 کہ امداد ہی میں ہی نہیں بجز کنارہ ندی میں ندی نہیں عمل اور اوراد و سکا ارادہ اور ہے  
 و وزن میں تفاوت مثل انشاء و جوبہ **قولہ** می برک و بیج ہی خواہ از قسم عمل باشد  
 الخ فقط خواہ کے ہمراہ خواہ ہی تکرار پاتا ہے اور کلہ یک کے ساتھ یا ہی دوسری بار آتا ہی  
 چنانچہ حافظ کے دیوان میں اور سعدی کی گلستان میں **سن** اپنے شرط بلاغ  
 ست بانو میگویم کہ تو خواہ از ختم نیکہ خواہ طال **سن** یا کمن پیل بانان دوستی یا بانا  
 خانہ در رو نیل و غرض کہ اجمل خواہ دیا کہ زبان فارسی سے بیگانگی ہے یہ کہ عیاران  
 بچہ راؤن کی بانگی ہی علاوہ اسکے عمل و ارادہ عمل میں اتحاد نہیں ہے لہذا آئیگا یہ  
 فقرہ لائق واد نہیں عمل و ارادہ عمل میں بہت فرق ہے تفاوت عرب و شرق میں حاصل  
 آیت وہی ہے کہ اگرچہ یوسف بدکاری سے محفوظ ہے مگر ناہنجاری سے محفوظ ہے کہ اگر  
 پسے برصیدا پر سر کیا اور موضع نہانی زینچا پڑ کر کہا ارادہ نہا کیا اور بیت الحوام میں  
 نہا کیا **سوط الحجار** ساد سا چون عبدازین بشہادت زمانہ ہر عصمت یوسف  
 برہنہ کنان بدرجہ عین رسید آخر وقت زن عزیز بر زبان منہا اور و آلاں حصص الحق انا  
 را و دین نفس وادملن امصافین یعنی اکثون روشن شد حق صرف من طلبکار او  
 شدہ بودم او و بدبختیکہ او از صا و قان ست یعنی ہنگام این ادعاس کہ او ارادہ بد  
 کردہ و اواز ارادہ خود انکار آوردہ بود و انکار خود صادق ست **جواب** اگر قدر  
 موجود ہے اور احقاق حق مقصود تو فہم شہادت مرقوم کیجئے اور حقیقت حال معلوم  
 ہرگز اسطرحہ ہر مضمون گواہی نہیں کہ کہ یوسف عانم و سیاہی نہیں علاوہ اسکے  
 عورتوں کی بات کا اعتبار نہیں ہے کہ او ٹکڑاستی سے سر کا نہیں **سن** نہیں کہ  
 متعجب نہ تکی ہی تھا نہ اسکی بات کا ہر گز ہے انتہا ہاں شہادت عورت پہنچی

بیچون سوط البحار غامسا زنان مصر پہنچا ہم ہفت سقا بقسم بیان کر دے کہ ماہیچ گوئے  
 بدی ہوئے پنداریم وادینکہ و محل خود قرار یافتہ ست کہ چون نکرہ و خیر نفی مے آید فایہ  
 تقسیم میدہ و چون برآن نکرہ فظ سن خصل شد زیادہ تر سفید ستغراق و شمول افراد  
 میگرد و چون درینجا فظ سود کہ نکرہ است بعد از سن و خیر نفی واقع شدہ فایہ تقسیم  
 و نفی هیچ افراد بدی کہ از انہما را وہ بدہم ست بخشید یعنی برکہ و بیج بدی خواہ از قسم عمل  
 باشد یا ارادہ سن پنداریم چنانکہ گفتہ ما علمنا علیہ سن سو جواب اگر فی الحقیقت از ان  
 مصر کا بیان ہو گئے ہوتا تو ہا مصر و قرآن میں قلمب ہوتا اگر قرآن میں ذکر قسم طوری  
 تو فوراً علی نور ہے عبارت قرآنی ایراد فرمایے چشم ایمان روشن دل مسلمان فی شاد و فرما  
**قولہ** کہ ماہیچ گوئے بدی برکہ و پنداریم نقطہ پنداریم پنداشتن سے بنایا جاتا اور  
 پنداشتن برکہ یعنی غلط جاکو آتا ہے چنانچہ **س** پنداشتن تکر کہ جبار یا کر و ہ برگردن اور  
 ہاند و برگذشت **س** ما زیا ان چشم یاری و چشم خود غلط بود انچہ سے پنداشت  
 پس عبارت سامی کا یہی سائل ہے کہ زمان مصنف نے اپنی غلطی پر قرار کیا اور یوسف  
 کو بہکا قرار دیا بلاشبہ آپکا یہی ہی مقصود ہے کہ عصمت یوسف مردود **قولہ** ازینکہ و محل  
 خود قرار یافتہ ست الخ فرمایے فظ ازینکہ کسی کلمہ سے متعلق ہو یا او ہر حلق ہے مگر  
 نے مہمل الفاظ لاکر کتاب بڑائی ہے اہم ہر زہ و راہی میں طبع آزمائی ہے ابھی شب  
 فظی سے قطع نظر کرتا ہوں اور قباح سنی سے خبر اوس محل خفیہ کو آشکارہ کیجئے اور  
 اشارہ و کنایہ سے کنارہ کسی کتاب بن قرار پایا یا آپکی انکار افکار میں سما یا بر تقدیر  
 اوس کتاب کا نام لیجئے اور نشان مقام دیجئے بر تقدیر دوم مردان سنی کو اپنی انکار افکار  
 و کلمہ ہے اور منظور نظر کر ایسے **قولہ** و چون برآن نکرہ فظ سن خصل شد الخ فرض  
 کیا ہے کہ جس وقت نکرہ مذکور پر فظ سن خصل ہوگا تو فایہ نفی افراد حاصل ہوگا مگر ایک  
 جنس کی افراد میں دوسری جنس شامل نہیں ہوتی عربوں مسلمان یا بار الہیس کی حامل

یہی ساقی  
 کہ ماہیچ گوئے  
 بدی برکہ و  
 پنداریم

انظار ارادہ اور پانچ بار اوسکا اعادہ نصیر قرآن ہے اور مختصر مفہوم ان رستوں کی رہنمائی اور  
 مضمون آیت ہذا پر نگاہ کیجئے وان کا ان قیصہ قدس قبل قصد وقت و مہینہ انکا دوسرا  
 وان کا ان قیصہ قدس و برکات و مہینہ انکا دوسرا قیصہ قدس و برکات و مہینہ انکا دوسرا  
 کہو کن یعنی اگر ہے کرتا اوسکا پہنچا ہو آگے سے پس بچا بولی یہ عورت اور وہ ہے چوٹوں  
 سے ادا آگے کرتا اوسکا پہنچا ہو پیچھے سے پس چوٹی ہو یہ عورت اور وہ ہے چوٹوں سے  
 پس جب دیکھا کرتا اوسکا پہنچا ہو پیچھے سے کہا تھیں یہ مکر تھا اسے ہے خط یہاں تک  
 ثابت ہے کہ سب کچھ نے نفی ارادہ از خود بنائی ہے اور قرآن میں صلاح فرمائی ہے  
 حاصل ہو ہی ہے کہ اگرچہ یوسف نے عین زنا نہیں کیا مگر ارادہ خطا با یقین کیا تھا غرض  
 زینچا پر اپنا آؤ تناسل لگایا اور زینچہ پر اپنا سکہ ٹھہرایا اگر برہان رب غافل ہوتا زنا  
 کاران کامل بین شامل ہوتا **سوط الحجار** راہگاہدین واقعہ زن عزیز خود پیش  
 زنا بخیر باعلان حال عصمت یوسف و مامودہ چنانکہ گفتہ و تقدیراودہ عن نقدہ فاستعصم  
 طلبکارا و شہد پس او پہنچ کر **جواب** اگر زینچہ نے یہی کہا کہ یوسف نے زنا سے  
 پرہیز کیا اور طریق کو یز لیا تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یوسف ابتداً خطا سے بری ہے  
 اور وہ ایسا محو فرمان بری بلکہ اسکے یہی جہی جہی ہیں کہ اول یوسف نے زنا کا ارادہ کیا اور کرنا  
 زینچا کشادہ اسکی جائستہ پر اپنا آؤ تناسل رکھا اور مودہ تنگ شکر چکھا بعد از ان جہت  
 برہان سبب نظر تنگاری کی قربت زینچا سے مادہ فراری انسان کا ایک طور پھل نہیں جو  
 اور نمائیکی باہمی سا ہمارا سال نہیں گا ہے انسان سے ملکیت ظہور فرمائی ہو اور گاہ  
 شیطانی ظہور باقی ہے **۵** بہر خطہ بہر ساعت بہر دم ہا و گرگون شیوہ احوال دم  
 ہا اگر مدت اللہ انسان کا ایک شمار ہوتا تو انجام کار برصیما کیونکر فی النار ہوتا اسطرح  
 آخر لامر غرض یہ کہ ہم ہوا اور رحمت سے محروم اول بن ہندہ نیک نہ تھا اور فرشتوں کا  
 اور نہ جہنم سے نافرمانی کی اور نہ شیطانی کی تا ابدالآباد ملعون ہوا اور راندہ ہو گا

حضرت لکھنا صحیح غلط الفصحی کہ کہیونکہ فایده اسنی وجود لفظ پر مبنی ہو بلکہ اس لفظ پہلی سنی دور میں  
 اگر فایده تفویض نہیں بدون الفاظ حاصل ہے تو وضع لفظ شخص وصف و غیرہ لایا جائے کہ  
 تفویض ہو کہ جس صورت میں واسطے معنی تفویض کو الفاظ کی ضرورت نہیں کہ تو کاغذات  
 شرعی سے تحقیق حالات کی کوئی صورت نہیں ہے لہذا یہاں پر جو کچھ آپ کی تقریر پر کوئی  
 مسلمان مین سوئے کا تیرہ سہیلج مسلمان اشتیام پائیگی اور حدیث تیرہ صدی کا کی تکمیل  
 تمام حسن اتفاق ہے کہ جن محدثوں کی بدولت رونق اسلام ہوئی اون ہی کے ہمنام کی  
 باعث ترکی تمام ہوئی **قولہ** وچنان سنی ہی راوتی عن نفسی این ست الخ اگر  
 یہ معنی حسین کو مقبول ہے تو کسی تفسیر میں منقول ہے کہ کسی تفسیر میں نہیں ہیں کثرت کو میں  
 نہیں تراشیدہ ملا پھر اون میں اوٹیل سو خرس نامہایوں اگر آپ مسلمانوں کو روہر و یہ  
 تقریر کرینگے نووی آپ کو غرق عرق تشویر کرینگے اگر آپ سے کوئی مسلمان دریا کرینگا کہ  
 منہم قمہ کجاک بنایا اور ترجمہ (من معنی) اس واسطے اوٹایا تو کیا جواب دوگو کیونکہ راہ موجب  
 دو کے **سوط الخیار** در چون مطابق شہادت شاہد محکمہ برین قرار یافتہ کہ اگر قیصر  
 او از پیش دریدہ باشد آن زن در دعویٰ ارادہ یوسف صادق ست دیوسف کہ شک  
 ارادہ خود ست کا دیتے و اگر او پس دریدہ شد زن در دعویٰ ارادہ یوسف کا دیتے و اگر  
 ست و باقر زن در دعویٰ خود کہ حرف نسبت ارادہ بدیسوس یوسف بود کا دیتے یافت  
 پس اشتقاق ارادہ بداز یوسف تحقیق و ثبوت **جواب** اول تو اس میں کوئی  
 دلیل نہیں کہ وہ شہادت صحیح تھی اور اس سما کہ کو محاکمہ جان لیا کہ پر ترجیح تھی  
 اگر کوئی دلیل کتب محمدیہ میں مرقوم ہو کہ اور آپ کو معلوم ہو کہ تو بیان کیجو دوسرے سما کہ اسی  
 بات پر قرار پایا تھا کہ اگر قیصر یوسف اس کے سے پہلے ہے تو وہ جو ملے ہے عورت سچی ہے  
 اور برسر راستی اور اگر قیصر یوسف پیچھے سے پہلے ہے تو وہ سچا عورت ہے سچی ہے اور را  
 راستی اس سچی جوئی ہے قرآن میں اس سے زیادہ نہیں کہ اور ذکر ارادہ نہیں پس

جو یہی ہے کہ یوسفؑ جو حرکت شیطانی کی ہے اور میل و سرزدالی جو بہا شریعت کا ہے  
 نکاہ ہے اور مدد مالکین کو مرڈا ہے کیونکہ اس صورت میں یوسف کو سزا کا کاروبار ہی ملتی  
 بہت دولت و خواری ملتی اہل انصاف کی رائیں زلیخا بھی تھی وہ یہ سنت نیت ناما کی نہیں **قولہ**  
 یوسف از دعویٰ مے کہ ارادہ فعل بدلہ دانا نکہ کر وہ جواب گفتہ خط پرست و دعویٰ زلیخا سے  
 انکار نہیں کیا اور بر خلاف اسکے انکار نہیں دیا قرآن سے دو گردانی کرتے ہو اور آپر سے  
 مسلمانی پانی آپکی مستندہ آیت سہ واسطے ایراد کی گئی ہے اور اس سے یہی مراد لی گئی  
 ہے کہ یوسف زلیخا کی بات قبول کی اور خاطر انکار بطول **قولہ** قال ہی را و دوسی عن  
 نفسی خطا آیت ہذا کا ترجمہ ترین یہ کہ او کیلئے مفسرین یہ کہ کہا یوسف نے اس عورت سے  
 طلبہ جملہ جاں میری سے فقط ظاہر یہ کہ جس شخص کو کوئی عورت اس کی جان طلب کرے گی  
 اور امید و اس میں قن و پسند اب کرے گی تو بعد نہیں ہو کہ وہ ایس موت کی خواہش کرے اللہ  
 آپکی محبت میں اپنی جان و تن کی کاہش نہ کرے پس یہاں واضح ہے کہ یوسف از دعویٰ  
 زلیخا کو انکار نہیں کیا اور آپکی طرح جوٹی بات یہ امر انہیں **قولہ** یعنی این زن طلبکار  
 شدہ بود الخ یہ دونوں فقرے ایکے تراشیدہ دین قلم غلط قلم جناب علیہ ہین ترجمہ قرآن  
 نہیں ہیں او کیلئے مسلمان نہیں اگر وہ دوسری صاحبہ نہ ہو کہ ہوتے تو طاقت مفسرین کو  
 کسواسے کنارہ جوہرے **سوط الخ** از رو قوالہ علم سانی در محل خود مہذبہ کہ ترکیب  
 انما خلقت الذکر و الماثلہ کہ اعانت فعلت کذا فایہ فقرہ تخصیص یہ بد چنانکہ کوئی انما نسبت  
 فی ما جلت معنی آن میں است مومن و محبت لاسی کہ وہ ام بھی نہیں نکدہ و پیمان سخی  
 (ہی را و دوسی عن نفسی) این است کہ عرف این زن طلبکار شدہ ہو نہ سن جواب **مسلمانی** کہ  
 بنام کرتے ہو اور علم سانی پر اتہام اس محل مخفی کو مکشوف کیجئے اور یونہیہ گوئی تو وہ  
 علم سانی کی کس کتاب میں مہذبہ ہے اللہ علیہ علم کی زبان قلم سے سرزد جو نام کتاب لیجئے  
 او نشان بابی جو انشائی سے کام نہیں چلتا آگ سے پانی نہیں نکلتا **قولہ** کہ ترکیب

سراسر شافی اخلاص است **جواب** اگر بالفرض قرآن کلام حق ہے تو یہی آج بھی غلطی نہیں  
 خواہی ہے کیونکہ دایا آدمی کا ایک انداز نہیں رہتا اور ہر دم کوئی بازیختہ سنا نہیں کہی  
 بطرف نیکو کاری رجوع کرتا ہے اور کبھی گنہگاری شروع کرتا ہے برصیحا مادت ۱۰۰ آدم  
 عبادت پروردگار ہوتا آخر الامر زنا کار ہوا اسی طرح اگر یوسف کی سبقت مخلصین میں شہور ہوا اور  
 کی سبقت ترکہ فتنہ فوج تو بعید نہیں ہے امد مخالف قرآن مجید نہیں بلکہ یہی مقصود قرآن  
 عیان کا کیا بیجا **قولہ** اخلاص کہ از عبادا طلبت فقط لفظ اخلاص میں وہمیشہ ہے  
 اور اسکی جزئیات یہ سولوئی صبا کی کم استعدادی جو امد مدینہ فضل و ہنر کی بربادی خبر شہر  
 نہیں ہے تمام سولوئی جی کی ابتدا نہیں ہے بحث فظلی سے کہو کیا کام ہو و سلام مذکور  
 ہے **قولہ** اگر یوسف ارادہ آن میگرد زہار باخلاص متعفت نشدے لیکن حیثیت یوسف  
 ارادہ زنا کیا اور سبقت خدائے او سکو رسوا کیا اور حیثیت یوسف نے ارادہ اخلاص کیا اور حیثیت  
 او تعالیٰ نے او سکو برگزیدہ اشخاص کیا چنانچہ ہر گاہ آدم نے کار خلافت کو انجام دیا اور تعالیٰ  
 نے او کو محمد و انعام کیا اور ہر گاہ اوس نے اطاعت شیطان کی خدائے او کو سلطنت جنان  
 لی غرضکہ اوقات متضامین و مخالف کا وجود ممکن ہے جیسے کہ اسکان زیان و سود ممکن  
 ایک سے دوسرے کا ابطال باطل ہے یعنی تراشٹی محمد علی لاجل ہے **سمو ط الجہار**  
 زن عزیز و عویٰ این نکرہ بود کہ یوسف باہ فعل باکرہ دعویٰ اہمین بود کہ اور ارادہ بدی  
 باہن کرد چنانکہ گفتہ اجزا میں ارادہ ہلک سو رہی چیت سزا کہ باہل تو ارادہ بد کردہ  
 و زہار آن زن این گفتہ کہ باہل تو کردہ و یوسف از دعویٰ و سہ کہ ارادہ فعل بد بود انکار  
 کردہ جواب گفتہ ہی را دیتی عن نفسی یعنی این زن مرا طلبگار شدہ بود و من طلبگار او نشدہ  
 بعد **جواب** لاریب ز لینا صادق ہے اور یوسف غاسق کہ او سنے ارادہ کار بد کیا  
 اور اپنے لئے سزاوار حد اپنی مالکہ پر وارد ہوا اور زنا کے لئے ٹھہرا اپنا آلہ مناسب فرج لینا  
 سے ملایا تشہد حجاز کو چاہہ ہضم یہ پیش کیا اگر زینا جھوٹ ہوتی اور یوسف پر ورا نہ میت کہوتی



یوسف بشا بہر بران ربنا یل جوئی دورا کل صہوت نایل جوئی اب ہو لوی جوئی بران  
یوسف میں قرآن سے دلائل چند ملتے ہیں گویا غفلت کو قذباتے ہیں **قوله** وانیض  
کلام مجید ہویدا غلط سیاحی ہوش کی شراب نوش کیے اور تصریحات کلام مجید کا جواب کو حق  
انتہیل تصریحات قرآن کرتا ہوں اور سر سیاحی درگربان **سوط الحبار** اولاد و سہ  
ذکرست کہ وقت پیش کردن زن غمخوارادہ خمدابر یوسف یوسف انکار از ان کہ گوسف  
کہ (مساؤ اللہ از ربی احسن خواہی اند لا یطیع انعامون) یعنی پناہ میگیم بعد از غفلت بل پناہ  
گرفتن بدستی کہ او پندش کنندہ سن ست و بچاس تکیوی کردہ است اگرچہ ان کلام ہم  
و نشان این ست کہ ظالمان و شکاری نے پناہ **جواب** یہ تفسیر نہیں ہو کہ ایک وقت  
انسان جب اپنے پرہیزگار سے تو ہمیشہ اوس گریز کرتے چنانچہ ابو بکر و عمر و غیرہ اول میں  
اسلام انکار کرتے تھے رفتہ رفتہ او سپراہر کرنے لگے اس طرح یوسف اول زلیخا سے  
گریزدادہ مانندہ ہوا بعد آئینہ زدہ مثل شکر و شیر ہوا اپنے آلہ تناسل کو اوس کے اندام نہانی  
سے چون دیا آتش سوختہ کو شہوت قند دیا اگر یوسف کو ابتدا زلیخا سے کنارہ ہوتا تو مفیدین کو  
کیونکہ انبات فتنی یوسف گمراہ ہوتا آیا تفسیرین جناب یوسف بناوت رکھتے تھے یا راست  
گوشی سے عداوت ایساں محمد علی ترجمہ آیت تحریر کرتے ہیں اور اپنی کم استعدادی کی تفسیر  
**قوله** یعنی پناہ میگیم بعد از غفلت پناہ گرفتن الخ یہ تفسیر غلط ہے کہ ہم غفلت سے توبہ  
رفیع الدین یہ ہے کہ توبہ پناہ پکڑتا ہوں میں اللہ کی توفیق و ہر سیرا سے  
جو بھی طمع سے کیا اوسنے بچنا میرا توفیق نہیں طالع پاؤں ظالم غلط سیاحی نو ایک فقرہ قرآن  
فارسی کی وہ بھی لکھنی نہ ہو سکی اسی استعداد پر دعویٰ فضل و کمال ہوا اور امید اخذ دولت  
و مال **سوط الحبار** ثانیاً درہین قصہ خداے تعالیٰ اور مصیبت انعام یاد کردہ  
کہا قال (ایں عبادنا مخلصین) یعنی یوسف انبندگان مخلصین ست و انعام کہ از عباد  
آفتاب ست اگر یوسف ارادہ آن سیکند نہ ہا با انعام مخلصین ست چہ ارادہ عسبان

ست دست بچون کیر و موت ناخوش ست۔ **قول** چنانکہ شیخ رضی علیہ الرحمہ وشریح کا فیہ  
 تشبیح برآں کردہ فقط علما اسلام میں ایک نام جانی ہے جو شیخین میں گرامی ہے اوس ذہنی  
 کا فیہ پر شرح کن ہے سبکی استاد آپنے طے دی ہر شرح علما کا مستند ورس جادگی اگر راہ بہرہ  
 جلد شیوخ ماری ہے جس جانی کی یہ نشان ہے اوسکایوں ہی بیان ہے کہ یوسف نے  
 زنا کا ارادہ کیا اور ازربند زلیخا کشادہ اپنا آلت ناسل اوسکے اندام نہانی پر رکھا تھو  
 نے چشمہ آسمان کا مزہ چکھا ناگاہ یوسف کو ایک پردہ نظر آیا پس زلیخا سے فرمایا کہ یہ پردہ  
 ہے اور اسکے اندر کیا ہے اوس نے جواب دیا کہ عمدہ اصنام ہے جسکی عبادت میں ہندی مروت  
 سمجھو شام ہے چار ناچار اوس پر پردہ ڈال ہے اپنی پردہ پوشی کا ڈھنگ لےتے **ع** زن  
 آئین بیدنی نہ بندیدہ دین کارم کہے مینی نہ بندیدہ یوسف یہ بات سنی تھی بدستوری ہوش  
 میں آیا اور شیل تم بادہ جنس و خروش میں کہ جس صوت میں جھلکے تہتر سے شرم ہے اور بدہ  
 سے آرم تو جھلکے پردہ کار دانتا کیون ڈر ہو اور اس کا راز سبکچون نہ خطر ہو پس یوسف  
 خوف خدا کیا اور اندام نہانی لیسے اپنا اکر تینا نسل جدا کیا **ع** الف کہہ اردو سلاخ  
 لام الف دو چہ نا انداز کار یہ سین شرح کا فہرہ **قول** عو ملک با اتفاق مفسرین از ہمیں کہ بیت پیدا  
 ست اشع کون مان و مدع بیانی کہو کہ ہو کسو اسطے عرق شرم میں بدن شلمانی کہو لے  
 ہو **ع** کوئی کذب میں تیری ثمانی نہیں سخن راست ہے لن ترانی نہیں کہ کسی مفسر و میان  
 نہیں کیا کہ یوسف نے ارادہ عصیان نہیں کیا جملہ مفسرین یہ محدثین کا اتفاق ہے کہ یوسف  
 خیل ابو باش میں طاق ہے کہ امنے اپنی مالکہ سے ارادہ زنا کیا اور بیت الاحرام میں بجایا  
 فوج زلیخا سے اپنے اکر تینا نسل کہ اتصال دیا حوالی بیت الاحرام حوالہ و جال کیا چنانچہ نام  
 فخر الدین مازی نے تفسیر میں کہا ہے کہ داعی نے کتاب سبط میں لکھا ہے کہ مفسرین نے  
 متفق ہیں کہ یوسف نے قصص صحیح کیا کہ زن عزیز سے زنا کرے اور اپنے تین فاسقوں میں  
 کرے اور پیشا در میان دوران زلیخا کی جیسے کہ موقوفہ جامع کے بیہتا جیسے جبکہ طبیعت

ازدہند کہو لے اویہ میں ان محبت میں مشاع لذت کو لے پرفیہ کیر میں ابن عباسؓ کا حدیث ہے کہ یوسف نے زلیخا کو برہنہ کرنا شروع کیا اور بطرف بیت الحوام راوہ رکوع کیا پھر کچھ گفتگو کہ مفسرین قرآن تفسیر میں آیت بدینطور مرقیہ حضرت یوسفؑ کے ہیں اور بہ ظرافت تفسیر سنڈیاں گوشتیہ تاویل سبیل کریں اور شاید ہی کو ذیل مکر آپ کے لئے مفید نہیں اگر تفسیر قرآن مجید نہیں **قولہ** وسمی برمان رب علم و معرفت و عصمت نبوت است فقط بھی و سبیل ہے اصل ہے ایک ظرافت عقل ہی دوسری بر غلطی ل کیونکہ قرآن سے یہ بھی ثابت ہے کہ ان برمان رب یوسف کو نظر آئی اور اس نے چشم خود ملاحظہ فرمائی اور یہ تو کہ لے انیت خود ہے بدون رنگ سیاہ و مسخ و غیرہ رویت بالکل معذور ہے حالانکہ معرفت الہی و عصمت نبوت لون و رنگ سے بری ہے بلکہ اسکے لئے جو اس شخص سے برتری ہے پس آپ کی محض تراشی صدق سے خالی ہے گویا مسئلہ کذاب کی خوش متالی ہے اگر برمان رب سے معرفت الہی و عصمت نبوت مراد ہے تو چشم محمد علی کو ردول مسلمانانہ ناشاد ہو اگر مولوی صاحب کی چشم باطنین پر دال نہیں ہے تو کس واسطے الفاظ قرآن پر خیال نہیں فقرہ (ان را می کے کیا معنی ہیں کلمات قرآن آیا الہی ہیں علاوہ اسکے تقریر مباحی مخالف تفسیر مفسرین ہے لہذا لایق اعتماد نہیں ہے اگرچہ مفسرین تفسیر برمان رب میں اختلاف کیا ہو مگر تفسیر غلطی پر اظہار صاحب ہے اہل تفسیر نے برمان رب سے معرفت الہی و عصمت نبوت ہرگز مراد نہیں لی اور خوش فہمی محمد علی کی کسی نے داو نہیں دی دل کہہ کن مسرور و شادمان ہے کہ مخالف اپنے کئے سے پشیمان ہے **قولہ** و دینحہ کہ در سخاۃ در جواز و عدم جواز فقہاء معمول اداۃ شرط واقع شدہ الخ اگر آپ کے مخیون میں سب سے نزاع لفظی بحث معانی نہیں ہے تو طاقت میں کوئی اونکا ثانی نہیں تو میان محمدیہ نے بحث نہیں کی ہے لاریب مخالفت خود خردہ میں کی ہے جب تک کہ نزاع معنی سے نشان نہیں ہے بحث لفظی نشان نہیں بلکہ مردودا رہا بقول ہر اور یک بحث فضول ہے **پس** معنی کی صورت نادر ہے

اصلاً ارادہ فاسد ہوا مہانت و اباحت مرام زن عزیز نگردہ و تائیدش بہر سجات کلام ہر  
 ہویدا است **جواب** کیون چہ بولتے ہو کہ واسطے میزان زبان میں لحم الخنزیر تلوی  
 ہو مفسرین ذی اعتبار کہہ دیتے ہو شعلہ ناکہ دود کہتے ہو جملہ مفسرین شیعی نے مسطور کیا ہے  
 کہ یوسفؑ ارادہ فسق و فجور کیا ہے اگر اتنے پر ہی آپ سواریت یوسفؑ انکار کرینگے تو ہم  
 آپ کے سامنے اسکا مفسرین شمار کرینگے اب مولوی صاحب کی ابکار انکار مقابل ہوتی ہیں اور  
 ہر ایک پر بلیت شرم و عار نازل ہوتی ہیں **قولہ** لہذا بمقتضا مقام بارائناست کہ مسطور چند  
 ورین باب تجرید و تأییم الخ جو کچھ آپ کی تحریر پر وہ عین تندی ہے بظلال آیت قرآن ہے  
 اور برعکس درایت مفسران غیر و تبدیل آیت ہے بدیع غایت عوایت اگر کسیکا نام نہیں  
 قرآنی ہے تو خوبی تقدیر سلماتی ہے **قولہ** مفسرین قرآن تفسیر این آیت بدینطور مفسر یا نہ ظہر  
 کیون مفسرین کو بدنام کرتے ہو کہ واسطے ترکی سلماتی تمام کہتے ہو کسی مفسر ذی سطح نصیر  
 آیت نہیں فرمائی اور جرت تبدیل و غیر نہایت نہیں پائی تفسیر شیعو کا اعتبار نہیں ہے  
 کہ اوکو سوکھا و یلات بعیدہ کار نہیں جو کوئی تاویل جیسے مسرور دہ سنی اصلی سے دور ہے  
**قولہ** کہ میل کہ وزن عزیز یوسف و میل کہ دے یوسف الخ یہ ترجمہ قرآن نہیں ہے اور  
 کلمہ ایمان نہیں لاکام تاویل امامیہ اور کیک ترازیل کرامیہ آیت مذکور کا وہی اصلی ترجمہ  
 ہے جو ترجمہ شیعی کا مسئلہ ہے چنانچہ و قد سمعت بہ وہم بہا لولان را بر بان ربہ یعنی اللہ  
 عورت نے قصہ کیا ادسکا اور اوس نے قصہ کیا عورت کا اگر نہوتا یہ کہ ویکی اوس نے  
 زبان ربہ پنی کی فقط یہ ترجمہ عبد القادر جو کہ شیعوں کی معاون و ناصر ہے اگر مولوی  
 محمد علی ملت اہل سنت انکار کرینگے خاطر شیعو باغ و بہار کرینگے یہی ترجمہ پسندیدہ نبی  
 دہلی ہے کہ مطابق روایت تفسیر علی ہے روایت علی اعیان سنیہ کا درہ التاج ہوئی ہے  
 تفسیر کبیرین اندراج چنانچہ طس فیہ و طس فیہا و کان طمر فیہا یعنی طس کی زبان نے بیچ  
 یوسف کے و طس کی یوسف بیچ زبان کا وہی طس یوسف کی بیچ زبان کا انہی زبان طس یوسف کی بیچ کہ گہ

ہوگی بیان تک عبید اللہ کی وہ گفتگو کہ انبیاء چری ہیں کرتے مردود ہوئی اور کسی حدیث علی بن  
 سوداب گفتگو سے آئندہ عبید اللہ میں گفتگو نہیں ہے اور تکذیب جوئے محمد علی وہ بد قول کہ  
 غزو مکہ پیغمبروں سے قصداً کوئی گناہ نہیں ہوتا فقط یہاں تک ثلث تحفۃ الہد کا یہ دعویٰ  
 تھا کہ پیغمبر تمام عمر گناہ نہیں کرتے اور ابداً روئے عصمت سیاہ نہیں اب کہتا ہے کہ انبیاء پر قص  
 عسیان کرتے ہیں گویا نسیان کرتے ہیں مگر یہ محض بے اصل بزدل مردود عقل کیونکہ گندم  
 کھانا اور اطاعت خدا سے ماتھا و شہا تا کہ فعل آدم ہے اور مذموم عالم بالظن و رائے و ارادہ  
 اور آدم عصیان پر آمادہ ہو قتل طفل قطعی و اور یا کہ خضر موسیٰ و داؤد نے کیا بڑا ارادہ نہیں کیا  
 اور عیسا کا آئینہ خاطر نقش گناہ سے سادہ نہیں بدہر یوسف مر تکبیل ماسقول ہوا اور اندھا ظم صر  
 مالک میں آمادہ دخول بارادہ گہر بای زلیخا پر چڑھ گیا اور فریض و مجرمین بڑھ گیا اسکی جاہ  
 مخصوص پر آئندہ تناسل بکھیا و ہن دیک شہوت باکل ڈکدیا غفر تیبا کہ دخول کر دیا اور اپنے  
 کو مخدول کہ اس آئنا میں عالم غیب ہے بران رب مکشوف ہوئی اور اسکو دیکھتے ہی شہوت  
 یوسف سقوت ہوئی فقط خود بخود یہ کام نہیں ہو سکتا اور بے ارادہ اسکا سر انجام نہیں ہو سکتا  
 محمد علی یوسف کی تطلیق کرتے ہیں اور سنی آیت میں تحریف فضا و خاری نشید کرتے ہیں اور  
 اتباع پریشان گتاری امیہ سوط الجمار در قول او تعالیٰ یضی انا انان خضر  
 مختہ مات یہو و برزبان آئندہ لہذا بقضائنا تمام مارا مناسبت کہ سوطے چندہ دین بابہ تجویر  
 و آریم قولہ تعالیٰ (و لقد بہت بہ و ہم ہا لہ لہا ان را بران ربہ انفسیرین قرآن فی سیرا بن  
 آیت بدین طویفہ بایند کہ میل کر دزن عزیز ہو سوت دلیل کہ بر یوسف بسوئے زن عزیز  
 اگر ندیدے برمان رنج و سستی برمان رب علم و صفت الہی و عصمت نوت مست غفر انکار  
 در جواز و عدم جواز تعلیم رسول اوۃ شرط واقع شدہ محض بسوئے کی فضیلتی ارجح است و  
 حمزہ خلاف در نہی پہنچ نیست چہ بن حین المفی جزائے شرط خداست چنانکہ شیخ زنی علیہ  
 الرحمہ در شرح کافیہ تصریح بر آن کہ وہ عرض کند با اتفاق مفسرین از ہمین آیت پسند کہ یوسف

اور ادھیاسینو ہم میں اسے قدر داند کر رہے ہیں ہر ہلکے شری کرشن کی عظمت نشان کا استعارہ  
کرنے کے لئے پھر رونا اور رونا کون کو ایک طرح سے اونٹن یا اور دوسری جگہ بٹھایا چنانچہ

अभोजनमजनिस्तदेतर्गतो मायार्मकस्येशितुर्द्वष्टुं  
मञ्जुमहित्वमन्यदपि तद्वत्सानितो वत्सपाननी  
त्वान्यत्र कुरुद्वहांतरदधात्वेऽवस्थितो यः पुरे द  
ष्टाऽघासुरमोसरां प्रभवतः परमविस्मयम् २

بہاگوت میں یہی عبارت ہے اور استھان کرشن پر اشارت ہے دل کا جس ایک ایک  
کلمہ ٹیڑھ ہوئے اور دل کا جس ترجمہ کر دئے جسے لوسی حساب دے دئی یوسف کا جواں  
سے سکے تو بقول شخصے دیوانہ راہو بس ست حیل ڈھونڈنے لگو **قولہ** ادھیاسینو ہم

ماں ملنے لگے جب کرشن ٹیڑھے ہوئے تو ایک دن دودھ ماہن کی چوری کو گئے الخ یہاں یہی  
وہ ہی آتش و در کا سہرا اور خیانت مولوسی حساب بلاشبہ یہی عبارت بہاگوت نہیں ہے اور  
چلیدہ ظلم حضرت نہیں کسی گنوار کی ساخت ہے یا محمد علی تحصیلدار کی پرداخت بہرہ و صورت  
لانی اعتماد نہیں ہے اور مطابق اعتقاد نہیں ہے کہ اگر آپ اس عبارت کا ایک فقرہ  
بھی بہاگوت میں دیکھا گئے تو آپ کے سارے غد غول کئے جائینگے جسوقت اہل حق آپ کی

عبادت پر نگاہ کرتے ہیں بے ساختہ قہار قہار کرتے ہیں اور جسوقت بہاگوت میں اونکی شہرہ  
فرماتے ہیں فی الفور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں انہیں انہیں فراموش نہیں ہے اللہ کی دلیلیات  
بہاگوت نہیں بہاگوت دیکھ ساگر میں تفاوت آسمان کی جاک اور فرق پران و قمر  
ہے **ک** برابر میں صادق و کذاب و فرق ہے درمیان دودھ و حباب و یہاں آپ نے

جستہ چو پائی جوا کہ بہاگوت رقم فرمائی ہیں وہ بالکل اللہ کی نے بنائی ہیں بہاگوت میں  
اونکی اصل نہیں ہے اور آپ کو کینک بد کی عقل نہیں دزدی یوسف مشہور ہوئی اور  
عصمت نبوت مقدوح جبکہ محمد حساب کی چوری و سید ندی بیان ہوگی سلامتی سرور کی

موقوف ہوتا اور اس کا نام جو مذہبی دوست سے انکار کیا اور وہ اوس پر زور دیا ہی ہے  
 یا قرآن و تفسیر سے بڑی پرواہی کیونکہ اوسکی مستند تفسیر شیعہ سے پیش کیا کہ یوسف کو بیانیوں  
 نے خیانت کرکھا اور یوسف نے بیانیوں کو اپنے سے بڑھ کر کہا پس معلوم ہوا کہ دونوں  
 خیانت گر ہیں و ذہن و ذہن ترین محل عبارت میں یہ ہے کہ انتم شہداء کا نام بدترایا از بہت  
 منکرات و مذہبی کہ پسرا از ہند و زوزیدہ تھا کہ دیدار تہی چشم شخص کو کلاس جہت برادران  
 یوسف کی طرف نسبت ہرقت کی اوس نے بالضرور راہ تہمت لی کہ بی اسرائیل کو یوسف  
 کو چورا یا کہاں تھا بلکہ محبوب کی اجازت اوسکو دکھلایا بیابان تھا موقوف اعجاز محمدی نے  
 تفسیر یوسف کو نہ محمول لیا اور ہمارا اعتراض قبول کیا کان نہ ملایا اور دنان نہ بنایا  
 اب مولوی محمد علی شہری بربہا و شہری کرشن پر پتہ تان کرتے ہیں اور مخالفت وید و ویران  
**مسووط الجبار** در ادہیا ہم سکند ہم بہا گوت مرقومست کہذا بلغفہ تس سخی  
 برہا آد سب یوتا اپنے اپنے ہواون میں بیٹھے گوال منڈلی کا سکھ دیکھ رہے تھے کہ  
 تن میں سے کسے برہا چھوٹے چور الیگیا الخ در ادہیا ہم بہا گوت ملاحظہ کر کہ جن  
 بڑے بیٹے تو ایک دن وہ وہ ماگھن کی چوری کو گئے **چوہا سی** سونے گھر میں ہوا  
 جات بہ چوہا و خود کا چہ نہیں کہیں سوتے پاوین و تن کی دہری ڈھکی دہینڈی اوٹھا  
 لاوین و الخ **جواب** ایراد کلمہ کہذا بلغفہ بجا نہیں ہوا اور بہا گوت میں اس معنون کا  
 پتا نہیں کہ برہا نے چوری کی یا کو دینہ زوری دی یہ خرابی مسلمانی ہے اور سامان  
 بے ایمانی لادہ آپ لمون بھرا اور مرد و کلان کے نزدیک ملعون ہرزہ گوئی سے کام نہیں نکلتا  
 دریا جہالت کا ڈوبانہیں اوچھلتا **ہرزہ** گو کو حاصل قسمت ہی تروا منی کہ ہرزہ  
 گوئی سے ہمیشہ عدت و اس رہا جو کچھ اپنے بھالہ بہا گوت کہا جو وہ نہ بہا گوت ہے  
 و ترجمہ بہا گوت فی التوحید بلکہ جوئی کہانی ہے موافق عادت مسلمانی ہے اگرچہ بہا گوت  
 کتاب پر نہیں ہے لیکن برہا کی نسبت دمان چوری کی معنی کا کوئی کلمہ نہیں دشمن سکھ

اوسکو نظر کیا سائے اوس و اوس بت کو دہرہ یہ یوسف کی مان نے کہا جلد جا کہلے  
 بت کو آگے سے اوسکے اوٹھا تو لڑکا ہی ہرگز نہ تھرا امام دیکھا یہ یوسف پورا یہ کام دیکھا  
 جب نعت عبادت سے تب دیکھا اوسکی نانی نے بت کو طلب دیکھی ڈھونڈنے ایسے جو  
 دیکھن پہنچی وہ مقصود کو دیا اسکے بہائی و اوسو اوٹا کہ میں اوسکا پانہ ہرگز پتا  
 تغیر جو سراج میں آیا ہے کہ یوسف فرخانہ خالہ سے بکری کا بچا چڑایا ایک ریت میں ہر  
 کہ یوسف فرانی نانی کو لکھتے خجوزین چورایا اور اپنی ماں کے حوالہ فرمایا اس طرح دوسرے میں  
 تغیر کرتے ہیں سرکہ یوسف شہر ہیر کرتے ہیں جو کوئی عصمت یوسف پر افتخار کریگا وہ تکیہ  
 متغیر میں چارنا چاکریگا اگر مولوی محمد علی اپنے دین کا پاس کرینگے تو ابطال تفسیر سے  
 ہر اس کرینگے **قولہ** تماشائیت شریانہ فقط مولوی جی صاحب نہیں ہر اور انکو تمیز خانہ  
 غائب ہیں طفل کوستان پہنچا ہر ہے کہ اندھیر غائب تماشائیت حاضر ہے ان دونوں میں  
 میل نہیں ہر اور عبارت زبانی میل نہیں اگر مولوی جی کو عقل و شعور ہو تو بجا شریانہ شیر  
 ایذا کہ ہوتا ہے کہ کن بحث فطری متروک کر اور راہ معنی سلوک **۵** اتحاد یا با یا ان شکر  
 است دہ پلے سچی گیر و صورت سرکش است دہ میانجی یہاں ہی بعد فقط شریک تر سطر کیجئے  
 اور مخالفت قابل و بعد دو کیجئے و گر نہ لاک پکو دیوانہ کہینگے اور چراغ جنون کا پودہ لگا پکو  
 پیش پس کی خبر نہیں ہے اور قابل و بعد پر جناب کی نظر نہیں اگر اپنے گہر سے اچھے و  
 ہوتے تو کہو اسطے بار بار تیر ملائیک نگاہ ہوتے شاید کہ یہاں بجا لفظ تر کلمہ نہایت پس  
 غایت غوایت ہر ہر صورت اس کو یہ ہی ثابت ہے کہ یوسف شریہ ہے اور شریارت بلور  
 کثیر سے امام غزالی نے ہی تغیر (قال انتم شرمکانا) میں یہ ہی تحقیق کی کہ یوسف نے  
 یہاں یون کی تصانیق کی ہے چنانچہ (قال انتم شرمکانا) **ابیات** سبھی چوری کر دیں  
 تم سب ہو دہ جھٹکا تمہا ہے ولون میں حسد دہ چورایا نہا یوسف نے گھر میں نہ نہیں  
 تم ہی چوری میں یوسف کے کم دہ تبارک ہوئے کا زنا تر تمام دہ راستہ پوشیدہ یوسف کا کام

۵  
 غایت غوایت ہر ہر صورت اس کو یہ ہی ثابت ہے کہ یوسف شریہ ہے اور شریارت بلور



ترجمہ مرقومہ ترجمین یحییٰ اور سلیمان دین یحییٰ کہ کہا اور یونان کے اگرچہ اسے یحییٰ پس یحییٰ مرقومہ  
تہا ایک بیانیہ لوگ نے پہلے اسے پس چھپایا اور سکویوسف نے درمیان دل پرے کے اور نہ  
ظاہر کیا اور سکودا اسے اونکو کہا کہ تم بدتر ہو جگہ میں فقط مولوی جی نے ازراہ بیانت ترجمہ  
فہم کیا اور بجا آن کلمہ عجیبہ نیست مضم کیا تحریف قرآن کرتے ہو اور خلافت نعمان پہ ترجمہ  
لفظ سکا نامور کیا اور اپنے تین خیانت پس نہ شہور کیا **س** راستی پیشہ خود کن کہ خیانت  
کردن و درود و یوہا جان **ر** سے میسانہ وہ **ق** شہر تیر تیرا یزید فقط لفظ تر سے ظاہر  
کر یوسف نے ان آیات میں اور جاری بات میں تطبیق دی اور اپنے بہائیوں کی تصدیق کی  
کیونکہ حیرت بنی اسرائیل نے کہا کہ ابن یامین و یوسف بانی خرمین اور یوسف نے اسے جواب  
میں کہا کہ آپ تیر تیر ہیں تو اس سے یحییٰ ہی ظاہر ہوا کہ یوسف نے اپنی شرارت پر اقرار کیا اور  
بہائیوں کو اپنا سردار کیا یعنی اونکی بات صحیح کی اور اپنی ذات پر اونکو ترجیح دی اگر یوسف  
کو قول برادر اس کے انکار ہوتا تو اسطرح ہر گرم گفتار ہوتا کہ تم صادق نہیں اور ابن یامین  
سارق نہیں جبکہ بہائیوں نے یوسف کو خیانت کر کہا اور یوسف نے اونکو تیر تیر کہا تو یحییٰ  
ثابت ہوا کہ سرق یوسف بخیرہ اور سرق بنی اسرائیل کبیرہ **ق** یعنی یوسف اصلیت  
ان تہمت سرقہ الخ یوسف نے چوری کی یا نہیں بر تقدیر اول کسوا اسطے کلام بنی اسرائیل کا  
نام تہمت دہرتے ہو اور کیونکو اسطے مکذیب ہا و ان یوسف کی نعمت کہ تو ہو بر تقدیر دوم  
کسوا اسطے مفسرین ثبوت دزدی یوسف میں روایا نقل کرتے ہیں اور کیونکر اپنے پیغمبر پر ہوا  
آیات دخل کر دین چنانچہ تفسیر امام غزالی ہے جسکی نسبت اسطے ہے قالوا ان یسرق قد عرف  
انہ لیسبل **اسات** کہا بہائیوں نے کہ اسنے جواب دے چایا نہیں کہ یہ ہر اسکا عجیبہ  
کہ بہائی نے اسے جو گم ہو گیا کہ چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے  
چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے  
چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے  
چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے چھوڑا ہے

حشمین شہوہ این تہا کہ بہرین بہنا و حق بہ تار و د انصاف مارا و حق بہ از تر از و کم کنی من کہ  
 کنم بہ تا تو با من شہنی من شوئم پچنین تاج سلیمان کیل کردہ روز روشن را بر و چون کیل کردہ  
 بہ گفت تا جا کہ مشہور فرق من بہ آفتابا کم مشہور شرق من بہ راست یکدہ او پتا آن تاج را  
 بہ با کج مے شد بہر و تان اے فتاہ بہشت بازش بہت کہ و گشت کہ بہ گفت تا جا پچہست آخر  
 کہ مشہور گفت اگر مے کہ کنی تو راست من بہ کہ نشوم چون کہ نشوی اے موشن دہیں سلیمان  
 اندرون را راست کردہ دل بر آن شہوت کہ بودش کہ ہرودہ جدا از آن تاجش بہا نہم  
 راست شدہ بہ آفتابا کہ تاج را بخوارست شدہ حاصل بہا پچہ ہے کہ جب سلیمان بہ بہشت  
 بادہ غواپت کہائی تو باد و تاج نے او سکورا بہا پچہ کہائی خدا کی قدرت ہے کہ جو نبی استرا  
 کا سلیمان اور جبکا نام نامی سلیمان او سکا باوی تھے پچہ جسکی شمارا بوعہ ناصر کہ  
 در بہا پچہ یہا تک عبید اللہ کا وہ قول کہ انبیا کسی پر ظلم نہیں کرتے و دفع ہوا او چہناع  
 او کہ محمد علی بنو نع اقبل آئندہ عبید اللہ ابرا کہ تا ہوں اور آیت دزدی یوسف  
 یا **قولہ** ایک لقمہ کی چوری بھی اونک درست نہیں ہے فقط معنی عبید اللہ تو سلم کہتا ہے  
 کہ انبیا ایک لقمہ نہیں چور اور مال حرام نہیں کھا مگر صحیح نہیں ہے اور طائفہ دزدان پر  
 انبیا کو ترجیح نہیں چنانچہ قرآن کے در بیان اور برادران یوسف کا بیان کہ یوسف  
 چور ہے اور دیکھ نہوت کو رابع لوسی محمد علی چون چہا کرتے ہیں اور مصنف قرآن پر افترا  
**سوط الحیا** تمام آیت اینست کہ (قالوا ان لیسرق فہد سرقی اخ لہ من بل  
 ناصر یا یوسف فی نفسه ولم یبد بالہم قال انتم شرمکنا لہ معنی برادران یوسف گفتند کہ اگر تہا  
 یا میں دزدید مجھ نیست کہ دزدی کردہ است برادریکہ بود اور پچہ حریس پنہان کرد و این  
 برادر یوسف در دل خود نہ ظاہر کہ و برایشان و گفت شما شہریر تہا یعنی یوسف اصلیت آن  
 تہمت سہر تھا اگر برایشان و اسیکہ پردہ از روی کار ہرے آفتابا لہا بہین قول  
 اکثفا کرد کہ شما نہایت شہریرا نہ **جواب** ترجمہ آیت سراسر خطا ہے مصنف قرآن پر افترا

کیا استفہر مول حسن و خوبی اسپان را کہ وقت یاد الہی را یگانہ کیا پس مہیا کی کس  
 سترہ سے کہتے ہیں کہ سلیمان فرخسن و خوبی اسپان پر نگاہ نہیں کی اور سنا یاد اللہ کسی  
 چیز کی چاہ نہیں **قولہ** میں محل اعتراض نیست فقط بے شک فعل سلیمان محل اعتراض ہوا اور  
 ابھی ہر ایک بات کا خاطر عدل ناراض ہو کہ آپ عالم و جل کی تعریف کرتے ہیں کینہ کا نام شریف  
 دہرتے ہیں یہ عجیب ہے لایق خود ہر عدا کی نیت اور سے اور ہے و جمیع مجاہد و جہاد  
 این چہ شور است کہ در وقت غم بنیم و ہمہ آفاق پر از قند و شری بنیم **قولہ** بلکہ محل  
 ست الخ اگر اسپان نام ستایش ہو تو مولوی جی کو فہمائش ہو کہ بن افیاء سے اور کو غبت  
 ہے اور جن شخص سے محبت کہ فی الندا کریں اور جو انہما کے سزا ستایش  
 ہو وہ ان اور با آزمائش **قولہ** اگر اعتراض محض کشتن جائدارست بیتا فقط سلیمان  
 اس سبب مورد ملامت اور خاص و عام کے نزدیک بدنام کہ اونٹنے بے سبب بدون  
 حکم رچا نڈارون پریم کیا اور بسلسلہ عدل پریم اسطرح کا کشت و خون افویل زہت ذلوان  
 مخالف دین انبیاء اور یکس جگہ کیا اگر کہیں یہاں ہو تو ثبوت دیجئے ورنہ سوط  
 پر موت و مجر **قولہ** چہ در مذہب تفریق کشتن سپان در جملہ عت و عبادت غلط است  
 فقط گیارہین مجھڑون کا ماننا ہرگز عبادت نہیں ہے بجا اسطرح حدایر اور لفظ اسپان کو  
 عبادت نہیں مخالف ہی ہے اور یہ اوکی بے ادبی ہے اگر گیارہین کشتن اسطرح ہے  
 تو یہی مسلمان کے واسطے شناعیت کہ فعل سلیمان موافق مذہب مسلمان نہیں ہے اور ظلم  
 جہل کے سوا نہیں اسکا تو کیا ذکر ہے کہ طاعت ہو اور قابل تبعاعت ہو کہ میان مجر  
 کا پیر محمد و مولوی روم ہے اور سخی فتویٰ کے دفتر چارم میں مرقوم ہے کہ سلیمان نے  
 شہوت پرستی اختیار کیا اور کئی آئینا مگر مسلمان شہوت رانی و مجوسی سلیمان سے  
 انکار کیلئے ہم اہلکے سامنے پورا شعلہ پڑھیں گے **ابیات** باد بخت سلیمان فوت  
 کرہ ہیں سلیمان گفت با داکرہ مغرہ باد ہم گفت و سلیمان کو مردود و دروی کو آکر نرم

الحاصل بیت پہر ہی جو کہ یاد دوست رہ کر وان کرنا لاٹا ہو سکے اور نیکل جن اور بہت مقرر  
کو قرب دوست باز رکھتا ہے اور نہ ہو کہ ذکر بہا و سبک مگر یہ تو فرمایا ہے کہ دوست کے مقرر ہونے  
کل نام پر یاران دلا نام کیونکہ صوفیہ صحیحہ مذہبی یا نو مذہب کے عشق میں بینا بہتے ہیں اور  
نسل ماہی بڑا آب و ہوا ہی کے ذکر میں اشعار کہتے ہیں اور مانند بیل زار غزل سرا گلزار تر تری  
ہیں بہر کیف اس بات سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ یاد دوست باز اور زندہ کو شیطان جانتا چکا  
اور دشمن دین و ایمان ماننا چکا مگر قتل شیطان ہر اسے اور خلافت مرضی خدا کیونکہ خدا کی  
محمدیہ نے ابلیس کو زندگی ابدی دی اور سلا فون کی جناب میں بدی کی علاوہ اگر کچھ اور  
کو شیطان فوگے قرآن کو بے بنیان مانو گے کہ معصفت قرآن و نسل سپان خطم ٹھہرائی  
ہے حتیٰ کہ اسکی قسم کھائی ہے پس لیماں کچھ کیونکہ گھوڑوں کو شیطان ٹھہرایا اور کسواسطے  
نقارہ مخالفت قرآن بجایا قطع نظر از قتل شیطان تا وہ اسے مخالف رہنا خود ہے اگر خدا  
اسلام قتل شیطان پس نہ کرتا تو کسواسطے اسکی عرصہ چند کہ تا **قول** ہر گاہ اور دل حشر  
سلیمان خلور کر دالغ بلا شبہ خطہ سلیمان خطا کیونکہ دین اسلام میں خیر و شر جناب الہی سے  
خطا کا عامل نیکی و بدی آفریدگار ہے اسکی دست قدرت پر خیر و شر کا مدار پس سلیمان  
کیونکہ دین اہل سنت و ائمہ کا کیا اور کیونکہ محبت اسبان کو فاسل فوت نماز قرار دیا شاید کہ  
خوہل مذہب الہیہ ہوا ایک شنی نصیہ ہوا اگرچہ سلیمان نے سنیوں کو بر غلاط کیا اور آئی دین  
نصیہ پر اعترا ف مگر گھوڑوں کا کیا شر ہے طویلہ کی بلا بند کے سر ہر اگر سلیمان عدل کرتا  
اپنے تین قتل کرتا کسواسطے کہ اپنا ہی قور تھا گھوڑوں کا کیا قصور تھا اگر دل سلیمان  
حسن و خوبی سپان پر ناکل نہوتا وقت نماز زائل نہوتا سلیمان نے بڑا ظلم کیا کہ بیگنا ہوا  
کو عوض جرم دیا **قول** و بمقابلہ یاد الہی التفاتے حسن و خوبی و گران بہائی اسبان  
نکرند فقط یکسر بسر غلط ہے اور مخالفت قرآن ہر خط ہے کیونکہ آیت قرآن و دین و اعمال  
سے یہی ثابت ہے کہ سلیمان نے حسن و خوبی اسبان پر التفات کیا اور اپنا تفصیح التفات

سرکار سے آپکا جلد قبول دور ہوگا سزا کو دروغ مطلق پانچ گے سات برس سو کم بجاؤ گے اگر  
 حکام بالا دست عاوار ہوتے تو آپ سے دروغ کو کہہ کر تھیلدار ہوتے اب کذابان سلوی جس کی  
 تفریح کیجاتی ہو اور انکو دروغ کو پان دنیا پر ترجیح دیتا ہے **قولہ** مطابق تفسیر بنو نصر  
 مراکوشن اسپان باشد فقط غریب پ ہی کی زبان سے ثابت ہو چکا کہ مفسرین میں سے  
 صرف فخر الدین رازی سنی آیت میں تبدیل و تفر کرنا ہو اور برخلاف جاعل اہل تفسیر توجیر  
 کرنا ہی میں ایک فخر الدین کے مقابل میں تمام مفسرین کو حفظ بعض کو ساتھ تعبیر کرنا مکر و فریب  
 ہے بانع البلیس سبکے کہا تنکنا بابت مسلمہ کذاب کرگو اور مخالفت سنت و کتاب و عمو  
 ذیل و عوار ہوتا، صحیح کا ذنب کیا اعتبار ہوتا؟ **سہموتے** کذب کو بچی خریدار بکھل کاغذ  
 نہ ہو کر زینت سارہ **قولہ** ہم اعتراض وار و نیشو فقط اگر قتل سپان بدین ہے اور سزاوار  
 حدین تو کسو اسے فخر الدین رازی اس سے ہزار ہا اور تاویل آیت پر تیار شخص عقل  
 و شعور ہوگا فصل سلیمان پر اعتراض بالفرد ہوگا چونکہ آپکو چند ان عقل وادرا کہ نہیں ہر سلیمان  
 رک جناب میں سفاک نہیں **قولہ** چہ نزد کالمین مازنین اچھا زیادا الہی میگردد اندالغ مانع  
 یاد الہی زن و فرزندین اور تعلقات چند چند چنانچہ قول سعدی ہر **سہ** شنب عقد  
 نماز بر بندم چہ خرد با مداد فرزندم آج تک نے نہیں سنا کہ کوئی عارف و کامل مجاہد  
 در پی ہستیصال آل و عیال ہوا اور غور از تلاش آل و منال بلکہ ہر ایک نبی و ولی قیامت  
 مرگ طالب زندہ زن و ناما اور بھو آسائیں جان و تن اگر قول محمد علی راست ہوتا تو ہر  
 جدائی یوسف چن کسو اسے روتا بلکہ یوسف جبار ہوتا اور روز و شب بھویاد خدا کہ یوسف  
 او سکے لئے مانع یاد الہی تھا اور بشت تعلقات خواہی خواہی محمد حبیب کا بھی یہی حال تھا  
 جمال عایشہ مانع یاد خدا کو ذوالجمال تھا اگر حضرت حرکت سلیمان پر عامل ہوتے تو لایق  
 کے قابل مہرے کہ یاد الہی سے باز کہتی تھی اور قبول راز و نیاز **سہ** خانہ ختم کر تو  
 اب اس دکان پر قہر ہو طویل اسکی کہانی مآثر **قولہ** اچھ میگردد وادنت از یاد دوست

خیانت الگ اعرصہ یہ بلکہ فخر الدین رازی ہے تو بھی آپ کے لئے کیا جاسم رازی ہے کہ  
 او سکی رشتہ شہرہ آفاق ہے اور بیچ مفسرین کی نگاہ میں لایق طلاق ہو اگر راستی سے  
 فخر الدین پر اتفاق لازم و زبرد ہوتا اور کوئی محدث و مفسر شاہد ہو تا تو یہی وہ سنا و اتفاق  
 نہیں تھی اور سوا انویات نہیں کہ وہ آپ کے مخدوم ملا سے روم کے نزدیک مطعون ہے اور  
 او سکی گردن پر عرمان کا خون ہے جس وقت شہنوشی شریف کا اول دفتر دیکھو گے دینے تین  
 عرق زدامت سے تر دیکھو گے **قولہ** وقدرہ اما میں شیخ محی الدین ابن عربی الخ اگر محی الدین  
 ابن عربی نے اپنی کسی کتاب میں تبدیل معنی قرآن کی اور تاویل ظلم جمل سلیمان تو را  
 باب و کتاب فرد ہے و گرنہ مولوی حبیب کی امانت و دیانت میں فتور ہو سکا اسکے محی الدین  
 ابن عربی وغیرہ مفسرین نہیں ہیں اور داختر روزین نہیں ہیں و نکی تاویل کا کیا اعتبار  
 بوزن سے کار بخار دشوار ہو آپ نے اونکو کیونکر مفسرین میں شامل فرمایا اور کس واسطے کرک  
 شتاب کو ماہ کامل پھیرایا آپ کو چند ان عقل شہر نہیں ہوا و تیسرے روز روشن و شب سحر نہیں  
 اب مولوی حبیب تاویل فخر الدین سے عدول کرتے ہیں اور ظلم جمل سلیمان قبول **سورۃ الحج**  
 بر تقدیر یکہ مطابق تفسیر یعنی از خسران مرا کشتن اسپان باشد ہم عمرہ افتور وارد منیشود و  
 نزد کالمین و عارفین انچہ از یاد الہی میگرداند و تہ سال آن سیکوشند **۵** انچہ میگردد  
 از یاد دوست و بالیقین پندار کہ طاعت اوست و ہر گاہ در دل سلیمان خطور کر کہ محبت  
 این اسپان مرا از یاد الہی میگرداند اسپان را بکشت و بمقابلہ یاد الہی اتفاتی برین  
 و خوبی و گران بہائی اسپان نکند و محسوس اعراض نیست بلکہ حاصل کمال ستایش است  
 اگر اعراض محض بسبب کشتن جانداران است بیجا است چہ در مذہب متصرف کشتن اسپان  
 و دیگر طاعت و عبادت غلطی است **جواب** اول آپ نے اظہار کیا کہ سلیمان نے کھوڑوں  
 سے پیار کیا اب و سکی بغلاف اظہار کرتے ہر اور اپنی دروغ طعنی پر آپ قرار کہ سلیمان  
 نے کھوڑوں کا خون کیا اور روزین گلگون اگر گورنٹ ہند کہ عدل منظور ہو گا تو کمال

دوست مکیا نہ سبقت کی باو کے پس الفاظ عن ذکر ربی اس تادیل کو ملاحظہ ہوں اور افسان  
مولوی حسام الدین نے قولہ چون دور شد ندا از نظر فرمود الخ اس فقرہ کا رد فقہاء و متکلمین نے فرمایا  
ہوا و تحصیل از فلان قاضی جو پور ہوا اگرچہ اس کے لئے موت کا مقام ہے مگر میرا مقصد یہ ہے کہ  
کام ہے **پ** بہرے کہ قضا نے رسید جان سپرد و تہجیب تک بقاضی قضا رسید و فرمود **قول**  
و د آیت ذکر شمش ذکر سین اصلانیت الخ اگر انصاف مزاج مبارک میں ہو تو اس کا جواب بغیر  
ملک میں ہے اگر وہ نظر جناب میں نہ آئیگا تو بندہ آپ کو کتاب میں و کہلائیگا قطع نظر ازین  
جیسے آیت میں اس وسیع مذکور نہیں ہے ویسے ہی احوال جہاد کا کم و کثرت سطوح میں ہر  
پس تادیل مبارکی کیونکر صحیح ہو اور کس لئے اس کے لئے ترجیح ہے **قولہ** بہین تو تفسیر کردہ  
است آیت را امام حکمین فخر الدین رازی حفظہ الامام حکمین عظیم علم کلام کو ہوا یہ حضرت خاتون  
امام سے حالانکہ علم کلام متعین محمدیہ کے نزدیک نیابت مذموم ہے چنانچہ فضائل جامی میں قوم ہر  
کہ شیخ شہاب الدین ہر وہی تفسیر کہ درجانی علم کلام قبول بود و چند کتاب آن یاد کردم و علم  
ہما از آن شیخ سیکرہ و نہ علم من زیارت شیخ عبد القادر در آمد و من باو بودم مرا گفت  
حاضر باش کہ ہر کسے در آیم کہ دل و کار خدا تعالیٰ خبر رسید و متطہر باش برکات دیدار وئے  
چون مستم علم گفت با سیدی بلو زادہ من علم کلام قبول ست ہر چند وہاں سیکویم از آن ز  
منے ایستد شیخ گفت کہ کلام کتاب خطبہ کہ گفتم فلان کتابے فلان کتابے ست مبارک خود  
ببینے من فرود آورد و اللہ کہ یک لفظ از ان کتاب خطبہ نہ خواند و ہمہ مسائل آنہا بر خط  
من فراموش گشت انتہی کتب محمدیہ میں علم کلام کی جہت بر ایمان و دستیاب ہو گئی غمغیر  
رسالہ ہذا میں بیان بالاستیباب ہوئے چونکہ تحقیق اسلام تکلم سے راضی نہیں ہیں لہذا  
فخر الدین رازی وغیرہ ناجی نہیں ہیں جسکی نجات کا کلام ہر اسکی تحقیقات برنامہ ہے ظاہر  
ازین اگر امام فخر الدین رازی نے تادیل کی تھی اور تھی صورت تبدیل تو کس واسطے آپ نے غم  
فریب ہی کیا اور تفسیر عبارت اسکی ہر پہلو تفسیر بلاشبہ یہ ایک ہی خرابی دیانت ہر ملک میں

اس فقرہ کی نسبت جو کچھ بالیک کے منقول میں آیا ہے پادشاه اسلام میں آئیے اور اس کا جواب  
 منقول کیا بیان اس کی تکرار مذکور نہیں ہے پادشاه اسلام باید و نہیں ہے **قولہ** آجنگ  
 مدین پر جیسا بہتر قوم است الخ راجا و شہرتہ ذرا چھند سو بن جانے کے لئے زہار نہیں کہا  
 بلکہ کیسی کو لانا دشمن کہا پس آپ کا الزام ٹھیک نہیں ہے اور مطالبی بیوہ بن پر ابے رامین  
 بالیک نہیں جو بڑا کا نام لازم نہ ہو یہی خواہ مخواہ موت حرام نہ ہو گئے کذا ایک سیانہ نہیں ہوتا  
 پیشاب نہیں ہے **دروغ** و کذب سے انسان کا میاں نہ ہو سکتا چنانچہ سے پیدا بھی  
 کھاب نہ ہو یہاں تک بیان واقعہ ابراہیم ہے جس سے خاطر مخالفین دو قسم سے مرعوظ  
 کلام ہے مگر مقبول انام کے اگر مخالفین سے عجیب کرینگے مخالفت علما متجربہ لاریب کرینگے **د**  
 ذکر بطول مقابلہ کن مخالف عیب بنفس درازی عوام را ہرگز نہ بد ظلم موسیٰ اور ذکر  
 ہے سو فتنہ خاندن قتل قطعی ثبوت اور اصل زبوں یعنی کشت و خون میں ختم تمام انبیاء  
 ممتاز ہے جسکی عرفان و ایتقان پر مستمل فوج کو ناز ہے اس خضر کا ہاتھ سے ایک مسلمان  
 کا فوہ مال نہ تیر ہوا لہذا سر و عمر خضر ہے میر **د** جو کہ عالم خود ہرگز نہیں لیتا یہاں نہیں  
 سبز ہونے کی کہیت ہی دیکھا کہ پیش کشیدہ کا طائفہ انبیاء میں ایک آؤد ہے جس کا ظلم شہود را  
 اہل اسلام یہود ہے بالکل مرقوم ہوا ادنیٰ و اعلیٰ کو معلوم نہ کیا مضمون خوشنما نہیں ہے اور  
 پسندیدہ مضمون لہذا ہم کر ذکر نہیں کرتے اور کتابت کو بلند ہونے کی فکر نہیں ہے **د** بہتر  
 مضمون رنگین بار و دیگر خوبت و رنگ نہ ہا کے بندہ کتابت ماہ اس داؤد کا سلیمان  
 نامی ایک پور ہے جو کہ طرسیم کا نوہ ہے چنانچہ حدیث و قرآن میں آیا اور مشرین کی زبان  
 میں سمایا کہ ایک یو چالیس سو پائی لیکن خدمت سلیمان میں حاضر ہوا اور سلیمان اونکی  
 مملکت و خوبی پر ناظر شامی میں سے پہرے شام ہوئی اور ترک نماز عہد کام ناکام ہوئی  
 تسلیمان اس بتا سے گھوڑوں پر غصہ کیا اور پیرا دیکھو ملک انیشین خیر تم میاں سے نکالی  
 بیگناہوں کی جان ابدان سے نکالی بیچاروں کی ساق و گردن قطع کرنی شروع کی



معلوم ہوا کہ وہ ہونے سے ہی قبول کیا کہ ابراہیم نے عدالت سے عدول کیا اگر وہ ظلم ابراہیم  
 سے احتراز کرتے تو لاجرم غفلت سے دراز کرتے چونکہ وہ ہونے دوم بند کیا اس سے ظلم ہوا کہ  
 ہمارا اعتراض پسند کیا اب بچو اختیار خواہیم جانیں کہ ابراہیم نے حکم خدا کو سوائی مانجھ  
 کرائی خواہیم مانیں کہ برضا جوئی سارہ جاہنائی بیچارہ کٹوائی اگر سیاحی کو بحرین فیہ میں  
 عبور ہوتا اور نکتہ سخی کا شعور تو ہم گوناگون نکات ترقیم کرتے اور اس کتاب کا نام نامہ ابراہیم  
 دہرتے **۵** آنکس سے اہل بشارت کہ انشانت و اندہ نکتہا ہست بے محرم سدا کجاست  
 اب مولوی حسد کو حوصلہ اتہام ہے یہاں تک کہ لیاہم **سوط الجبار** ابراہیم مانجھ  
 زہار پیاس خاطر سارہ بیابان نگھانشتہ آری حکم الہی آنچنان کردہ نہ آنچنانکہ شری پانچ  
 محسن از راہ جہالت باوجود ثبوت صحت سینا اور در بیابان بخطر انداخت چنانکہ در شری  
 پر مہیا بہارت نوشتہ نہ آنچنانکہ درین پر مہیا بہارت مرقوم ست کہ راجد شری پیاس خاطر کیلی  
 را چنبد را جو انوروی تخریب **۶** جواب بلا تامل ابراہیم فر پیاس خاطر سارہ اپوز عزیزہ وغیرہ  
 کو بیابان میں ڈالا اور یوسف انصاف کو چاہ فندان میں ڈالا خدا سے تعالیٰ ہرگز کسی ستم نکر چکا  
 سگناہ کے سینہ پر اصل سنگ لہم مہر یگا اگر خدا ایسا کرتا تو دعویٰ عدالت کیسا کرتا ظلم سارہ  
 خدا پر ڈالتے ہو سارے چھ ہار ڈالتے ہو یہ کہی نا انصافی ہے عدالت کی منافی ہو **قولہ**  
 نہ آنچنانکہ شری را چنبد را الخ اشوید پر بہا بہارت میں اصلا ذکر ائمہ نہیں ہے بلکہ سینا وغیرہ کا  
 نام نہیں ہے یہ آچکا اشوید پر بہا بہارت سے سحرستی کی خاتم ہے جبکہ بہا بہارت کے اشوید پر  
 میں یہ بات نہ کھلاو گے مکافات دروغلوئی سے نجات نہ پاؤ گے جوٹ بولنا بہت برا ہے جوٹ  
 پر لعنت خدا ہے دروغلو کے لئے دنیا و آخرت میں عذاب ہوگا محمد علی و ترجمہ کا ایک حساب  
 ہوگا اگر یہ جوٹ ترجمہ نے بولا تو اپنے او کے فضل سے روزہ کھولا اس واسطے دو لون کو  
 براہر گوشمال ہوگا ترجمہ مولوی جی کا ایک قلم ہوگا اس جوٹ پر نہ ہونے گوارہ میل  
 ابن نہ چہ لئے **۷** دروغ پر ہونا زان عبت خراب ہوہہ برا فحش سر آ

مطلوب غلبہ رکنا کارہ کرتی تھی اور ابراہیم کو اشارہ کہ باجرہ کو آدھار کسے اور قتل اسماعیل وغیرہ  
 جبکہ سارہ عیارہ کو دل میں استعداد فتنہ و فساد تھا تو کب سکھ سبق صلاح و سداد یاد تھا **قول**  
 ابراہیم زان انکار کرد الخ یہ بعض غلط جو کیونکہ ابراہیم یا یاسارہ کی عفت کرتا تھا اور اسکو  
 سنانے باجرہ بیچارہ کی شفاعت اوس سے ممکن تھا کہ خلاف حکم سارہ کرتا اور بد اتباع ظالم  
 گذارہ **قول** آخر کار حکم الہی رسید الخ یہ ہرگز حکم الہی نہیں جو اور تقاضی عدالت نامتناہی نہیں  
 کہ محسوم کو ذلیل و خوار کرائے اور آوارہ و دشت و کوہ سار نشاید کہ ابراہیم فریادی کا بہانہ بنایا ہو  
 اور اپنی برائت کا ٹھکانہ لگایا ہو تاکہ لوگ جانیں کہ وہ فرمانبردار سارہ اور پرستار عیارہ  
 اگر یہ حکم خدا سے محمدیہ کہ یہاں نازل ہوتا تو نظم قرآن میں داخل ہوتا یقین تو یہ ہے کہ ابراہیم  
 نے ایسا نہیں کہا فرمانبرداری سارہ کو حکم خدا نہیں کہا شاہ عبدالعزیز فرماتے ابراہیم  
 کے لئے بات بنائی ہے اور ایسا پیغمبر اولی الغرض کی واپسیات چھپائی ہے لیکن شاہ عبدالعزیز نے  
 کا عقل نہیں کیا اور ملاحظہ کتاب عقل نہیں کرسکے کہ اگر عقل نکلتا ابراہیم بطرف الہی ہوتا  
 ہوگی تو ذات نامتناہی محبوب ہوگی کہ سارہ خدا سے محمدیہ کو خرسند کیا وراپنی رضا جوئی کا  
 پابند تہا پس ابراہیم سے اسماعیل پیغمبر ستم جلوئی اور سارہ کے ماتحت سے فرج باجرہ فلم  
 کرائی اگرچہ شاہ عبدالعزیز مسلمانوں میں ممتاز و مشہور تھا مگر ابراہیم سے عہدت و راز  
 و دوستی ہیں اوس کچھ نکو جاناکا ابراہیم نے اطاعت حکم العالمین کی اور خوشنودی سلام  
 نہیں کی **قول** مخرض کہ دیگر واپس درین قصہ الخ مسلمانوں کا ہر ایک قصہ برتوت ہے  
 اسماعیل عصمت مروت و مروت ہے واپسیات کی بنیاد ہے اور حضرت علی کی ایجاد مخرض  
 یہ بہتان یکجہ اور مخالفت حایت و قرآن کہ یہ مخرض و خچہ شکت و کتاب میں قابل  
 اعراض پایا اسی پر اعتراض جایا ابراہیم نے باجرہ کو کان میں سوراخ کر دیا اور اسکا  
 اندام نہانی کھرا یا یہ بات آپکی امام مولف غلطت الہند و ہدیۃ الاصنام نے نبی سلیم کی ہے  
 اور زبان ترسیم دومینی یہ قصہ تختہ الاسلام نقل کیا اور چون وجہ کو قبول نہ دیا اس سے

اور خطائے دوست کو واسطے ظلم انداز کر کر مولیٰ کہ جیسے فتح الغزیزین حال سارہ و ابراہیم موجود  
ہے ویسے ہی ذکر خیر مارت و دماروت و دیوسف و داؤد و ہیریاں ہی وہی ماجرا ہے کہ اگر معنون  
تفسیر غزیزی ہماری حسب چکا تھا قرآن اور اگر مولیٰ جی کی حسب دہی تو سزا و عقاب ہر مقصود  
آنکہ میان محمد علی کو تفسیر غزیزی پر ہی عقاب و کلی نہیں ہوا اور اعتقاد کلی نہیں **قولہ** خلاصہ  
آفت الخمولی حسب ذیل پر وہ درجی سارہ خط نہیں کی اس واسطے عین عبارت فتح الغزیز مطہ  
نہیں کی نقل مطابق اصل میں ابراہیم و سارہ کی ذلت ہے یہی اس خلاصہ کی علت اگر کہ  
وال میں کلام نہ تھا اور مولیٰ جی نے شرابانت میں نمک لایا نہ تھا تو چراغ کا نقل و ماکر نقل  
کو واسطے عبارت غیر میں تصرف بجا کرتے اصل تو یہ ہے کہ مولیٰ جی سے امانت داری و قتل و  
کریات کاری اور نکاح سارہ اگر آپ بفضلہ معنون تفسیر غزیزی تحریر کرتے تو ہم چار سکو عالم میں  
عصمت سارہ ہیر کرتے چونکہ آپنے متاع کا سدہ سارہ کی عیب پوشی کی اور گندم نمائی و  
جو فروشی لہذا ہم ہی زیادہ تر توین سارہ نہیں کرتے پیشانی محمد علی پرچین آشکارہ نہیں  
**قولہ** ماجرہ را بابراہیم بنید فقط یہاں جانا جاتا کہ ماجرہ بہشت خصوص کی پاس رہی تھی اور  
آخر کا خدمت ابراہیم میں گئی تھی ابراہیم کے لئے بنے نکاح سبح ہوئی تھی کب ترتیب بزم  
نکاح ہوئی تھی حاصل آنکہ ماجرہ بہشت خصوص کی دخول تھی اور ابراہیم کی مقبولہ یہ مسلمانوں  
کی دادی ہے اور مدینہ اسلام کی آبادی **قولہ** و چون اسمیل از بطن ماجرہ متولد شد  
فقط اس سے یہی تراوی کہ جب محمد کہیک کی اولاد چاہے محمد اسمیل نبیا بنی اسمیل نہیں  
کیونکہ شرفا پر اولاد چہ ستار زادہ کو تفضیل نہیں ہے جس محمد کی شرف و شرف مسلمانوں کو اتنا غور ہے  
کہ کہیں کنادہ ابراہیم کا پورے **قولہ** روزے ابراہیم اسمیل را در کنار گذر بود الخ یہاں  
معلوم ہوتا کہ خود سارہ حاضر تھی اور اسکی نیت فاسدہ او سکو اپنی بات کا پاس نہیں تھا  
اور مخالفت قول فیصل کا ہر سن نہیں کہ خود باعث آل ابراہیم ہوئی اور خود دشمن عیال ابراہیم  
**قولہ** و از ابراہیم خواست کہ اور الخ اس فقرہ سے واضح ہے کہ سارہ نہایت ادب تھی اور

کی کیا ضرورت ہے **قولہ** وابتلاطو ذانت کہ مستعرض برآن کا بند شدہ الخ مستعرض نوبات  
 بات میں قرآن و حدیث سے سند لانا اور وہ مخالفین میں کد فرماتا ہے اگر جسے کہیں آپ کی طرح  
 مطلق تجربہ چھڑ کیا ہو تو اول حوالہ دیجیو بعدہ گلہ کیجئے معلوم نہیں کہ مستعرض نے آپ کے ساتھ کیا کر  
 نا کر دنی کی جو کہ ناحق اوس بیچارہ کو الزام دیتے ہو اور طرح طرح کے دستانام **قولہ** بلکہ وہ  
 سناطو آنت کہ چنانکہ ما اقول الخ خود سنا کی نیکیجئے اور دایہ چیمائی دیجیو خود فروشی سے  
 بے نوشی بہتر ہو اور اس عقل فخور سے مدہوشی بہتر **سہ** عوار و زندہ باش ولی خود ناساں  
 بے نوشی و طریقت حق بہ خود فروشی بہ مخالف اپنے تئیں عالم عامل جانتا اور فاضل و کامل  
 ماننا حالانکہ پیرایہ علم و فضل سحر عاری ہے اور عریقی دریا ناداری لہذا او کی ساری ساری سبکی  
 ہے بلکہ باعث عار **سہ** زشت باشد و تھی و دیبا کہ ہو و بدوس نازیبا **قولہ** مستعرض اقرار  
 اعتبار ان کر و علی جھوٹ چند در چند نہ بولے صراحی در و غلوئی سو بند نہ بولے یہ جھوٹ آپ کو  
 بہت خراب کر لگا بہ نام و ہم انجام ملکہ کذاب کر لگا کذاب بڑا عیب ہے اور سب کے باطنی لایک  
**سہ** چشم بیش کذب ہوتی ہے کورہ چشم کا گل چشم سے کہوتا ہے نورہ تم نے ہماری مستند  
 کتب سے ایک فقرہ ہی نقل نہیں کیا کسی جگہ دید و بہارت خیر دل نہیں کیا اگر ہماری کتاب  
 سوائے کوئی عبارت ملی ہو کر اور اہل حق کو بشارت دی ہو تو حوالہ دیجیو الکہد باری وغیرہ کی  
 وابتلا وید و بہارت نہیں کر آپ کو تمیز حق و باطل میں بہارت نہیں جو کچھ آپ کی تحریر ہو وہ عین  
 نزویر ہو ہماری مستند کتابوں کا ایک کلمہ نہیں ہو وابتلا الکہد باری وغیرہ ترجمہ نہیں جیسے  
 کہہنے اصل آیت و روایت سے رد اسلام کیا ہے اور اسل مرین جد و جد تمام اگر سلیط آپ  
 بھی سند وید و بہارت ہی پر کفایت کرتے تو ہم کس واسطے آپ کی شکایت کرتے اگر مخالف ترجمہ  
 صحیح فہم کتنا اور دست افراط و تفریط قلم تو ہی خالی از شاعت ہوتا اور لایق مست **قولہ**  
 ایچہ دین باب تفسیر فتح العزیز مرقوم ست فقط اگر آپ فتح العزیز کو قبول کرتے ہو تو نہ صرف  
 وہت پرستی مارون و ماروسیک کیونکہ عدول کرتے ہو اور ظلم داؤد سے کس واسطے اقرار کرتے ہو

لکائیے اور ہوسکے نوجواب جواب پر جان لڑائیے **فصل** در بیفادی و کشفات الخ و عرض کیا ہم  
 نے کہ مطالب مذکورہ بیفادی وغیرہ مفسرین نے ترقیم نہیں کی تھی کہ یہ کہاں معلوم ہوا کہ انہوں نے  
 تسلیم نہیں کیا کہ یہ کھنڈار با تین ہیں کہ ان مفسروں کے نزدیک داخلین ہیں مگر انکی تفاسیر میں شامل  
 نہیں ہیں مثلاً اعاویث بخاری و سلم بیفادی وغیرہ مفسرین کے عقیدہ میں بالکل متبرہین بلکہ  
 بعض اسوین قرآن سے بھی بڑے ہیں حالانکہ اشخاص مذکور کی کتابوں میں اول سوا آخر تک  
 اصلاً مذکور نہیں ہیں اور مرقومہ تفسیر بیفادی و کشفات و کبیرہ وینشیا پور نہیں پس موافق کلیہ کے  
 ہم کہہ سکتے ہیں کہ بخاری و سلم کے اکثر مضامین و مطالب فقراء و عظیمین اور مانند ابکار و کار  
 محمد علی تیمین علاوہ اسکے جسوقت کوئی مضمون آپکی موافق ان تفسیر و کشف برآتا ہو اسوقت  
 آپکی جو مجوزہ معتبر نظر آتا ہو اور جسوقت کوئی مضمون ہمارے مطلب کا نکل آتا ہو اسوقت اس مجوزہ  
 کا خاصہ بدل جاتا ہے یعنی اعتبار ہوتا ہے اور مانند اوراق خزان قابل ناچنا پڑھنے حملہ ہند میں  
 لکھا تھا کہ تفسیر کشفات ایک ظلم سے ظہر کر کہ محمد سے جبرئیل بزرگ ہوا و سچو جواب میں یہ قول  
 محمد علی کہ حسب کشفات تغزل ہر ہمارے علماء کا مستزلہ سے طواف مشہور ہوا اور غشیہ و واقفیت بر  
 سنگ فتور ہے عرض کہ میانہ کی کے نزدیک ان تفسیروں کا مستبر ہونا وغیرہ متبر ہونا یکساں ہو  
 ایک کو دوسرے پر ترجیح کہاں ہے ہر مستزلہ قابل دیدار خدا نہیں ہیں اور اس مسئلہ میں شیعوں کا  
 خدا نہیں اگر آپکا کشفات پر دار و مدار ہو گا تو دیدار الہی سے انکار چار ناچار ہو گا یہ چار  
 کشفات شفاعت انبیاء کا قابل نہیں ہو اور اسکی راہ میں عدالت الہی لا طیل نہیں ہے ہر  
 صاحب کشفات کا عقیدہ ہو کہ نیکی خدا ہے چنانچہ ہر او سببی نفس دوں ہے چار کشفات کہنا ہو  
 کہ مرتکب گناہ انسان و جن ہے اور نہ کافر و مومن اسطرح مستزلہ کے مدعا مسائل ہیں کہ اہل  
 سنت کو حق میں زہر طائل ہیں پس جو کوئی تفسیر کشفات پر یقین کرے بکا وہ ملت ملت  
 جماعت کو پیوند زمین کرے گا جو صراط ہو کہ میانہ کی کہ جن کے مقابلہ میں ہرگز جد و جد نہیں کرتے  
 جب تک کہ شیعوں کا رو نہیں کرتے اگر آپکی تحریک و تقریر کی یہی صورت ہو تو ہم کو رو اسلام

ہے میں چھوٹا سیل اسی سنت و کتاب میں جو اور درویشہ و عتہ الہاجب میں کہ بیان  
 واقع میں ہمارے کوئی غرض نہیں ہے انکار اس کو خالی از علت و مرض نہیں مباحی کہ چاہیے  
 کہ علاج مزاج عظیم کرائیں اور علم علیہ السلام فرمائیں **۵** نے غرض یا بی چو حرف نکشت ہو کر  
 منہ و حاجت سوا کہ کہ باشندہ ان پاک ہا مولوی جی کی عقل پر کیا تہر پڑے کہ اپنے بزرگوں  
 کے کلام میں شک کر رہیں اور لوح دل کو کلہ جی تک **سورۃ الحجار** میں فقرائے عظیم  
 در بیضادی و کثافت تغیر کبیر و نیشاپوری و دیگر تفاسیر متبرہ اپنے نوشتہ املا مذکوریت و اب  
 مناظرین نایب مت کہ متعرض بران کار بند شدہ بلکہ ماننا ظہر آنت کہ چنانکہ اقوال پشوریا  
 ہنوز از ہماں کتب ہنود کہ متعرض اقوام اعتبار آن کر تفسیل سیکھم پنچہ درین باب تفسیر فتح الغفر  
 مرقوم است خلاصہ آن این است کہ ماجرہ کنیز سارہ بود سارہ را چون آرزو وصول اعلیٰ  
 ابراہیم در دل جا گرفت ماجرہ را با برہم غنجد و چون اسمیل از بطن ماجرہ متولد شد روزے  
 ابراہیم اسمیل را در کنار گرفتہ بود کہ سارہ را خوش نیامد و از ابراہیم خواست کہ او را وادار  
 و بگذازد بوند و آبیاشد برساند ابراہیم از ان انکار کر وہ بگفتہ سے عمل بکند تا آخر حکم  
 الہی رسید کہ ماجرہ و اسمیل را درین چنین موضع باید رسانید ابراہیم آن ہر دو را بکلم الہی قرب  
 رسانیدہ و عاف و مود متعرض کہ دیگر وادہیات درین تعداد طرف خود افزودہ ہر اسرا افتراست و  
 و دروغ **جواب** جو کہچہ ہنہ اپنی کتاب میں ترقیم کیا ہے وہ بیان اصل حال ابراہیم کیا جو  
 اگر مولوی جی اس کا نام افترا و ہیکر تو ہم او کو بہت رسوا کر سکو مخالف کی عادت کہ انہو بزرگوں  
 کو مضرتی کہنت ہے اور او کو وہ بے پردہ درسی دیتا ابراہیم نے سارہ کو گستاخ کیا اور سارہ فر  
 ماجرہ کہ کان میں سوراخ کیا ماجرہ بے شرم کی اور او کی بکاسنہائی کہ روی ابراہیم فر اسمیل ماجرہ کو  
 گھر سے بڑے تصور نکالا اور بیابان میں وود ڈالا ایچہ تمام حال تفسیر زاہدی و عدولت آبادی و  
 مواہیل غیرہ میں منقول ہے اور سچے مسلمان نزدیک تفرل جو آپ سے نامقلد تو بسیار چن او شہید  
 اسلام پر تیار ہیں مگر کون اعتبار کرتا ہر شخص را کہ کہتہ ہے اب اپنے فقرات کے جواب پر کان

یعنی چو دروغ و عتہ  
 کہ کہن از نوشتہ ضعیف و غلط  
 خلاصہ اسلام مذکوریت

اس پر اہام ہو اور باندھو کسکا نام ہے تو آپ اس لایں نہیں کہ جھٹ دی کرین اور زندگان  
 ہندو کی عیب بینی باوجودیکہ آپ کو اول و آتش کی صحبت پر ترین ہی پہر ہی عبادت نہیں گئی صحبت  
 کی اوی جگر تاثیر ہے کہ جہاں استعداد ہو اور کیا خدا داد **۵** باران کہ در فلک طیش غلاست  
 و در باغ لالہ روید و در شمع بوم خس و مہربان سن جن پر آپکا اتہام ہے اور نکا بسد یونام ہے  
 البتہ شری کرشن کا نام لمب دیو ہے جو کہ دین و دنیا کا خدیو ہے جسکے جیم سے جن و ملک غرور کر رہے  
 ہیں اور جسکی حیثیت کو دیو و فشتے ترک کر دیو بہر حال یہ آپکا افتراء عظیم ہے بلکہ برتر از کذب  
 ابراہیم جو بسد یو دیو کی نے کنس کو سنا ہرگز خلاف واقعہ کلام نہیں کیا اپنے ناحق اپنا نام  
 شریل منترین کیا اگر آپ فخرین نہیں ہیں اور برمایہ مدبری نہیں تو کتب ہندو کی سند کا اور اپنی  
 برائت میں کد فرمائیے و گرنہ او تعالیٰ اول آپکا نام کذاب ہر یگا بعدہ حساب کریگا اور سوت آپکی  
 دروغ پردازی کا کل کھلیگا سوا خدا خارسر ز نش کیا لیگا **۵** نہو دروغ سے جز سوزش جگر  
 محل ہ سوا دودہ نہ آئے گل چرخ ہے بوہ **قول** تعبیرین ست کہ این فریب مدفع رالغ  
 یہ بھی محض زبانیان ہے بلکہ سراسر بہتان ہے آپ نے صدق و سستی کا خون کیا اور اپنے آئین ملوں  
 کیا آج تک کسی ہندو کے دماغ میں یہ خیال خام نہیں سما یا آمد کسی نو آپکی طرح دف اتہام نہیں  
 بجایا میا یعنی ہر زمان جنگ تہمت طراری نیچو اور آہنگ خراب واری نیچو خلاصہ مقام اور حال  
 معلوم آنکھ یہ ماکنی ذال کی دسکر کی ہر ایجاد محمل لڑکی ہر یہاں تک عبید اللہ کا وہ قول کہ انبیا  
 کہیں جھوٹ نہیں بولتے مدعہ ہوا اور انکار مولوی محمد علی بے سوداب عبید اللہ کے قول آئینہ کا  
 رد و طعن کرتا ہوں اور تحصیلدار بلائی کا دم بند **قول** کسی پر ظلم کریں فقط اس قول کو بھیجی  
 سنی **۵** کہ انبیا مگر نہیں ہیں اور یہ کہنے باعث فخر نہیں مگر محض خلا کہ ظلم انبیا مشہور مرض  
 و سبب ظلم آدم اور بند کو ہر تفصیل تمام ابراہیم منظور ہے جیسے کہ ابراہیم جو ٹون کا بادشاہ تھا وہ  
 ہی ظالمون کا پیشہ و پناہ تھا چنانچہ باجرہ پراوس شمشیر تم بلایں یعنی سارے ہاتھ سے اوسکی  
 جان خالص کر لی پھر ابراہیم نے عدل و قتل کا طریق چھوڑا اور اسماعیل باجرہ کو سحر اتی ووق ہر

بایک گفت کہ این کلمات ابراہیم محمول جبرن نیت و عدم مغفرت و دیگرے مختل صدق است یا  
 مختار شری کرشن و نیز در غلوئی باسد بود و یوکی بار ابراہیم کس بر آغا و خست شود اگر این دختر و پلن  
 ہشتم و یوکی متولد شدہ است شہرہ ہندست قجیلین است کہ این فریٹ مدوع را ہنودہ  
 ستایش و مدح باسد بود و یوکی باون دے میر آیند **جواب** خدا ویر ہوئی کہ سولوی جہا  
 در دوع ابراہیم کو در دوع کہتے ہواب نور کہنے لگے دم بدم آپکا قول فعل آوڑ اور ہوا و لا تہی  
 ہے **۵** ازین پیش بودی ہوئے دگر ہ کنون سیکنی غرم سو دگر **قولہ** بالذبت کشی  
 الخ اس جہٹ کا آپ جواب پانچکے اور نہاست جہا اب ہٹا چکے جہٹ بولنا اچھا نہیں ہوا و  
 درو غلوئیچا نہیں تحصیلدار سرکار و آبدار شہر یا اگر جہٹ بولیکا اور شربت بین زیر گبولیکا تو سناے  
 اعمال پانچکے اور قرار قہمی گوشمال کجا ییکا اسواسطے آپکو خوشید روئی چاہیے اور صبح صادق کی  
 مانند راست گوئی **۵** گیتی بایدت خوشید روئی ہا چو صبح دیکھیں کن سہ گوئی **قولہ**  
 کہ این کلمات ابراہیم محمول جبرن نیت و عدم مغفرت و دیگرے مختل صدق است فلفظ دین مجوس  
 ساجہ تمسک نہ حسن نیت نہیں ہوا و تفسیر سستی کی ماصلا اصلیت نہیں جو کوئی دین حق و سوا حق  
 کر یگا وہی حیت کلمات ابراہیم پر اعتراض کر یگا البتہ جو کہ بہن کہنے سے ابراہیم کی رسوائی  
 تھی و دوسرے کو لے کیا برائی تھی کیونکہ ابراہیم ہی بہن سے ہمستر ہوا اور ابراہیم ہی عرق نہاست  
 تر ہوا و دوسرے مسلمان کا نقصان نہیں ہوا و زید کی رسوائی سے بکریشمان نہیں ہم بہت دلائل سے  
 ثابت کر چکے کہ ابراہیم فوساہ کو حقیقی بہن آسکا کر کیا اور پانچ تین گبروں سے متفقین قرار دیا  
 پس قول ابراہیم قطع صدق پر محمول نہیں ہوا و ماصلا مقبول ارباب قبل نہیں **قولہ** یا  
 مختار شری کرشن فلفظ شری کرشن نے کہی درو غلوئی نہیں کی بلکہ ہنشدہ کاذب پڑھیں گئی آپکو  
 خوف خدا نہیں ہوا کہ شری کرشن پر اتہام کرتے ہوا و حق سے اختتام اگر جہٹ بولنا ثواب  
 ہوتا تو کوسواسطے تہب ہنگام کذاب ہوتا **۵** علی جو کذاب سے توفیر کسکو ہا گل خزر ہر سے  
 حاصل ہوا **قولہ** و نیز درو غلوئی باسد بود و یوکی بار ابراہیم کس جہٹ غلوئیہ بھی خبر نہیں ہوا کہ تمہا



بننا کر کیا اور اپنے کو اوسکی خواہر حقیقی آشکار کیونکہ خواہر دینی کہنا بجا یہ بات بھی خواہر دینی  
 کہنے میں اوسکی نجات تھی کہ شاید بادشاہ اپنے دین کے مسئلہ پر غور کرے اور سارہ کی رہائی  
 فی الفور کیونکہ دین مجوس میں خواہر حقیقی بہائی کے لئے مخصوص ہر چنانچہ مشاہد حق میں مخصوص  
 ہے بلکہ عبارتہ اعتراض کیا ہے علماء نے کہ کیونکہ کہا ابراہیم نے کہ یحییٰ بی میری ہوا مالک  
 بی بی کو اوسکے میان کے ہاتھ سے کم لیا کرتے ہیں اور یہ بھی ہے کہ ظالم کجیاں پاک رکھتا  
 ہے بی بی جو یاہین لیلیٰ ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اوس ظالم کی عادت یہ بھی تھی کہ بی بی کو  
 میان سے لے لیتا تھا یہین کو اور وہ مجوسی ہی تھا اور دین مجوسی میں اگر یہین ہو تو اوسکا  
 بہائی حق وادلی ہے ساتھ اوسکے نسبت غیر کے پس چاہا ابراہیم نے کہ تمسک کر دو ساتھ  
 دین اوس ظالم کے باوجود اسکے اوسنے رعایت اپنے دین و عادت کی نہ کی اور قصد کیا  
 اوسکے لینے کا انتہی علاوہ اسکے آپکی عبارت میں لفظ معافی کیا ہے اور بعض جمع  
 کسواسطے ہے شاید کہ کذب براہیم کے بہت معافی ہیں مثل توجیہات قرآنی ہیں لفظ ستم  
 کہ صفت معافی ہے یہی بات جانی جاتی ہے کہ وے معافی بمعنیہ میں اور دیدہ فہم و فراست  
 پر شیدہ **قولہ** بالفرض درین مقام اگر ابراہیم دوع ہم میگفت موافق اصولی سمجھدہ بالا  
 رد البعد فقط اب مولوسی حسب راستی پر آئے اور اپنے لئے جوئے سے پھپھٹائے آپکی یہی مثل  
 ہے اور اسی پر عمل ہے **۵** چونکہ انا کذہاں نادان و نیک بعد از قبول رسوائی  
 اگر اول ہی آپ براہیم کو جو ٹون میں شامل کرتے اور مدینہ کذب کا عامل تو کسواسطے  
 ہستند طول کلام ہوتا اور ابراہیم رسوائے خاص و عام آئندہ کو جو ٹی بات پر اصرار کیجئے اور  
 برعکس قرآن و حدیث گفتاریہ بحث و مباحثہ و سیموقت رونق پائیگا کہ دل میں احقاق  
 حق سائنجا جب تک کہ مد نظر ابطال باطل نہ ہو گا مدعا حاصل نہ ہو گا اب مولوسی حسب عقل و  
 دانش کو سلام کرتے ہیں اور ارادہ الزام **سوط الحجاب** تو ریا براہیم و سارہ ما  
 با کذب بختری کرشن کہ برآگرفتن اسباب را فہمور الذی کفشد سوز نہ باید کرد و از رو انصاف

کیا کشتی ناموس تھا پس بلاشبہ ابراہیم نے سن دوم اختیار لیا اور سارہ کو ابی غوہی  
 نمودار کر بادشاہ اپنے دین پر خیال کر کے اور ابراہیم کا رخ ہلال بھی ہی وجہ ابراہیم کی بخت  
 کے لئے مناسب تھی اور بادشاہ کی اسکات کے لئے واجب ابراہیم پر مشورہ تھا کہ آپ اپنی  
 سوت کی تدبیر کرتا اور سارہ کو دشمن کے ہاتھ میں اسیر پس سخن تراشی میا بخی خلاف مدعا  
 ابراہیم ہے بلکہ غلطے عظیم ہے ہر ایک کام میں مشورہ عقل واجب ہے وہ نعل مناسب ہیلا  
 یک سن علم راہ سن عقل بانیل شہور جو او کتب فلاسفین مذکور اگر بیان محمد علی گلشن حکماء  
 علماء سے عقل نصیحت بخیر تو کسو اسطے کار گاہ ہرزہ درائی میں کلیم نصیحت بخیر **قولہ** حق تعالیٰ  
 ترا از دست آن عالم منوط خواند و فقط اگر ابراہیم کے نزدیک خدا کی کچھ حقیقت جوتی تو کسو  
 تعلیم دروغ کی حجت ہوتی اس کا بنا کارہ سے یعنی تعلیم سارہ سے سحر ہی معلوم ہوا کہ ابراہیم  
 کو حق تعالیٰ پر ایمان نہ تھا اور سوا دروغ او کی راہ میں کوئی گمان نہ تھا اگر ابراہیم کا  
 خدا پر تکیہ ہوتا تو کس لٹو استدھ قضیہ ہوتا یہاں تک کہ یہی جا نا گیا کہ وہ عامل تدبیر تھا اور تنکر  
 تقدیر اسوا اسطے یہ دو لون فقرے بخاری موطن میں نہیں ہیں سناخ میا بخی کوتاہ بین بین یا  
 سورین جو سنے ہیں اور تواریخ محمدیہ کو چنے ہیں اصل یہ کہ در باطن سیا بخی تواریخ محمدیہ کا  
 اعتقاد کرتے ہیں بلکہ بات بات میں اوس سے استعاذ کرتے ہیں بظاہر کہتے ہیں کہ تواریخ محمدیہ  
 مستند نہیں ہوا و تا مل سند نہیں ہم مولوی جی کی عادت طفلی اور خلعت شعلی سے خبر دایم  
 اور قدیم الامام سے محرم اسرار گلب پر نہیں ملتے زبان نہیں جلاتے **س** راز عالم ہر رنگ  
 بوسے گل دل میں نہان ایک نعل چنچل بندہ مراد مان **قولہ** ناموس مرا ہم مناہر  
 نخواہد کرد فقط اگر بادشاہ اول ابراہیم کو قتل کرتا اور بعدہ سارہ بہ دخل تو زندگی سوا یوسی  
 تھی نہ جلتے بے ناموسی کیونکہ شریعت اسلام میں بعد مرگ اسطے زوجیت جھوٹ جاتا ہے  
 اند نکاح ٹوٹ جاتا **قولہ** چنانچہ سارہ مطابق ہدایت ابراہیم اخوت ابراہیم کہ بپا و گمان  
 آن عالم و امجدہ بعبانی مضمرہ دروغ نبود فقط بلاشبہ سارہ تعلیم ابراہیم پر گہر صدق

مانند پروا نہ تھے جس ہونیں پس اسی عورتوں کو وہ کیا کرتا تھا کہ ہر سنی خاتم الانبیاء علیہ السلام  
 نظر میں بادشاہ مذکور صرف سٹافروں کی عورت لیتا تھا یا اپنی رعیت کی بھی زوجات لیتا  
 تھا بر تقدیر اول وہ ہفت اقلیم میں ہو رہا تھا ابراہیم کو اسکو حال سے واقف فرما رہا تھا پس اسکو  
 اسکو ملک میں جاتا اور اسکو اسطرحی لپٹے لے بلایا میں پنہانا اگر ابراہیم فریدہ وہ ہوتا ہوا تھیں  
 آوارہ کیا تو کارنا کا کہ کیا بر تقدیر دوم ملک تباہ ہوتا کیونکہ انظام رعیت و سپاہ ہوتا سلطنت  
 میں زوال آتا اور خلیفہ حوالت میں لے آتا سپاہ و رعیت اپنی راہ لیتی اور دوسرے بادشاہ کی  
 پناہ لیتی ظالم اکیلا ہوتا کون آقا اور کون چلا ہوتا **قولہ** اگر شوہر شہر باک سے بود اور سنگشت  
 الخ برادر و غیرہ وارث سے کسواسطے روگردانی کرتا تھا اور شوہر بیچارہ کی کسواسطے تلف زندگانی  
 کرتا تھا تنج شوہر بیان کیجئے ورنہ اس فقرہ کو بہتان جان لیجئے اگر آپ تنج بلا صبح سے خروا  
 ہوتے تو جناب پر اس حکام سرا سرتہام کے جوہر نمودار ہوتے لہذا آپ کی بات بڑا متناہ  
 اور شل تار عنکبوت نا پائدار علاوہ اسکے امیر یا فقیر جو دے ہر نایا پیر جو دے ہر اکاب کو اپنے کام  
 کام ہے اور اپنے کام سے آرام دہ سکر کی مخالفت میں کیا سوسہ گناہ بے لذت میں کیا ہوں  
 ہے اگر بادشاہ اپنی عادت مجبور ہوتا اور شہ نہ ہوت میں چور تو عورتا خوشتر دے صحبت کرتا  
 کسواسطے گناہ بے لذت کرتا قطع نظر میں آپکا سچہ قول قابل طمانین نہیں ہے کہ یہ اصلاح  
 و آیت قرآن نہیں ہر آپ تو صرف قرآن و حدیث پر اعتبار کرتے ہو اور تواریخ و تفاسیر مجیدہ  
 کو فی النار آپ ہی کا قول آپکے اسکا ت کے لئے کافی ہے اور عہد شکنی جناب کے انہات کے لئے  
 دانی **قولہ** کہ باعتبار دین برادر تو ہستم الخ ابراہیم نے جو سدا کو پس بتلایا اور سارے  
 جو ابراہیم کو بہائی بنایا تو اس سے عرض کی تھی کہ بادشاہ اخوت اسلامی و دینی مجبور  
 یا مراد یہ تھی کہ اخوت حقیقی و دینی سچے شق اول خلافت مقصود ابراہیم و سارے اور محض فعل  
 کا کارہ کیونکہ ابراہیم کی خواہر دینی بر تصرف کرنا شریعت بادشاہ کے خلاف نہیں تھا اور  
 وعدہ انصاف نہیں کسواسطے کہ بادشاہ مجتہد دین جو س تھا لہذا اسکے نزدیک یہ کی خواہر

دس راہتا جواب یہ ہے کہ وجہ الارض یعنی سبز زمین جو جس میں کھیتی باڑی ہوتی ہے  
 (پیش لی وجہ الارض مومن غیر ی دغیرک) کے یہی سنی ہیں کہ سبز زمین پر میرے اور میرے سوا  
 کوئی مسلمان نہیں چڑا دیکھیں یا ان کا نشان نہیں حالانکہ یہ خلاف قرآن ہے جسے مسلمانوں کا  
 ایمان ہے کہ چونکہ سورہ عنکبوت میں مرقوم ہے کہ جس وقت ابراہیم نے آتش نمرود سے امان پایا  
 لوط اور ہیرامان لایا چنانچہ فاس لہ لوط و قال انی مہاجرالی ربی یعنی پس ایمان لایا واسطے اذکو  
 لوط اور کچھ تھمتن میں وطن چھوڑ بیٹا لاہون طرف رب اپنے کے فقط اکثر مفسرین و مومنین کا یہی  
 قول ہے کہ لوط ہمراہ ابراہیم و سارہ فرکر تا تھا اور محنت و مشقت میں عمر بسر کرتا تھا غرض کہ جن غلامی  
 تسلیم پر مسلمانوں کا اعتماد ہو انکی خواہش خدا ہو کہ قرآن سورہ ہر نہیں کہتو اور مقابلہ کبر کن کا بیڑ  
 نہیں ابجی لوی محمد علی ابراہیم کا تیسرا دروغ تسلیم کرتے ہیں مگر قلم کذب سے یہ بیان نہیں کرتے ہیں  
**سوط الجبار** ربرگاہ ابراہیم و مصرفت اتفاقاً آغا بادشاہ جبار بود کہ مرزن خورشید را  
 بجبر سگفت اگر شوہرش آدھے بود اور اسگشت و اگر برادر یا دیگرے از اقربا بود اور اسگشت  
 لہذا ابراہیم با سارہ گفت کہ اگر پیادگان آن جبار بر آ آوردن تو بیایند و از حال بن میرند  
 بگو کہ برادرکست کہ با ستبار دین برادر تو ہستم حق تعالی ترا از دست آن ظالم محفوظ خواہد داشت  
 و ناموس مرا ہم منایع نخواہد کرد چنانچہ سارہ مطابق ارشاد ابراہیم عمل فرمود پس معلوم شد کہ  
 سارہ مطابق ہدایت ابراہیم اخوت ابراہیم کہ با پیادگان آن ظالم و انمودہ و حبیبانی متفرق و دروغ  
 نبود و بالفرض مدین تمام اگر ابراہیم دروغ ہم سگفت موافق اصول مہدہ بالا را بود چو  
 چونکہ مولوی صاحب فرودوغ سوم ابراہیم میں کچھ عذر و حیل نہیں کیا اس معلوم ہوا کہ آپ  
 نے کذب ابراہیم پر نہیں کیا **ع** عمت در انباد کہ این ہم غیبت است اگر اسطرح ساجدہ فایم  
 رہا تو آپ حق و باطل کو خدا کے یثکے اور اپنے کئے ہونے سے خدا خدا کر یثکے اب اپنے حق و حق  
 کا جواب گوش کیجئے و تیرا ب ہوش چو **قولہ** حادث چنان بود کہ ہمدن خورشید را بجبر سگفت  
 فقط اگر وہ ہر عورت حسین بچہ لیتا اور زن تر سارہ کو لیتا تو اس کے برابر ما عورت جمع ہوتیں

کیا اوس عالم کو کہ ایک مرد ہے اوسے ساتھ ایک عورت حسن و جمال میں بہترین لوگوں  
 سے پس اوس کو کوئی آدمی ابراہیم کی طرف روانہ کیا پس گیا ابراہیم نزدیک اسکے پس سوا  
 کیا اوس نے ابراہیم سے کہ کون ہے تیری یہ عورت کہا ابراہیم نے کہ یہ میری بیوی ہے یا ابراہیم  
 سارہ کے پاس ہیں کہا سارہ کو کہ اگر یہ عالم جائیگا کہ تو بی بی میری ہر تو مجھ سے جھگڑو بدستی  
 چہین لیکاپس اگر تجھ سے دریافت کرے تو یہ بھی خبر دینا کہ تو بہن میری ہے اسلام میں اور یہ راست  
 ہے کہ نہیں ہے روزین پر کوئی مسلمان سوا کہ اسے اویس سے فقط یہ حدیث اسی امر میں متحد  
 ہے کہ ابراہیم کو دروغ کوئی بین بڑا کہ ہے ورنہ واجب بطل ہر کہ غلط گوئی بخاری و مسلم پر دل  
 ہے مثلاً قولہما انھی فی الاسلام فقط غلط محض ہے کیونکہ دینی بہن کہنے سے مطلب ابراہیم حاصل  
 نہ تھا اور لوح دل سے نقش خوف و بیم زایل نہ تھا ابراہیم کی دینی بہن سے بادشاہ کو کب  
 اعراض نہ تھا البتہ جتنی بہن سے اعراض نہ تھا کیونکہ کسی کی سگی بہن چھینا خلافت دین بادشاہ  
 نہا کہ وہ جو سی بدستبہا نہا شریعت جو میں یہ بھی پسند ہے کہ خواہ براہ حقیقی کی نکاح سب سے  
 برا و حقیقی کے ہوتے کوئی بہن کا خوسہ گار نہین نہا اور کسی کے ساتھ اس کا عقد نہا اور نہین  
 بنا برین ابراہیم نے خدا کی عداوت میں تشکک کیا اور دین جو میں تمسک کہ بادشاہ اپنے  
 دین کے مسئلہ پر دہیان کرے اور ابراہیم کی مشکل آسان سارہ کی رہائی کرے اور ابراہیم کی  
 عقدہ کشائی یہ توحید ابراہیم کا استخوان ہے جو مسلمانوں کا پرستان ہے **قولہما ایس علی**  
 وجہ الارض مومن غیر می وغیرک فقط یہ بھی غلط محض ہر کہ کیونکہ اس وقت لوط ہی مسلمان نہا  
 بلکہ پینچنی سبحان تہا قرآن میں سورہ عنکبوت ہے ایس میں غلط گوئی بخاری و مسلم کا نبوت ہر  
 اگر بھی حدیث سورہ عنکبوت ہے تو کیونکہ امر خلافت قرآن کہتے یا ان محدثوں کو سورہ مذکور  
 از بہین تھی اور اسکی تفسیر سے خبر نہین یہاں بخاری و مسلم کی کیت تہا اور انکار جو میں بہ  
 شعبین کو بڑا افتخار ہے ان محدثوں سے ہمار کو وقت کے ثبات و نور باف بہترین کہ انکو  
 اکثر سورہ قرآن از بہین اگر کوئی کہے کہ جہان یہ ماجرا گذر اتہا و ان کون مومن سوا ابراہیم

میں ایک فصل ترتیب ہو چکی اس کتاب کے اوراق بالا پر نظر کیجئے اور اپنی کوریسولی چھپیم ترانہ  
 حیات و حرم مطلق نہیں بکرجاہ بذاتِ سخن باتے ہوا میری سخن بناتے ہو آخر کتاب میں ہی ایک فصل  
 ترتیب نیکو سکالون کو تکلیف بخاری مسلم کی ترغیب تیکہ بیان تک براہیم کے تین چوٹ عاصی  
 مخالفین بکرج اور سولی محمد علی کے سارے غدیہ تین ہوئے اب چوتھے چوٹ کا بیان کرتا ہوں اور  
 حواسِ حسدِ مسلمان پریشان جبکہ جہانے نمود سے ابراہیم کو فکر ہوئی توجہ ہلک مصر ہوئی پس سارہ  
 کو ساتھ لیا ماہ پارہ کے ہاتھ میں ماتھو دیا دونوں خیر پر سوار ہوئے اور آوارہ گاموں کو ہمارے منتظر  
 مصر میں داخل ہوئے اور بوقلمونی روزگار سے غافل ہوئے کہ سارہ سپت حسین تہی رشک است  
 حسین تہی دمان شہرت حسن سارہ دمان لاہوئی گوش زد اونی واطلی چوئی بادشاہ عاشق زاہد  
 تیر ترکان سے دل فگار ہوا حضور کو حکم دیا کہ سارہ کو حاضر رہا کر و اور دو کا دل بجا جبکہ  
 بادشاہی لوگ براہیم و سارہ کے پاس آئے یہ دونوں بقیاس گہر لئے اول ابراہیم و سارہ  
 بادشاہ میں داخل ہوا اور بادشاہ اس سے سائل کہ یہ عورت تیری کیا لگتی ہے ابراہیم نے  
 کہا کہ خواہر سیری، بادشاہ نے ابراہیم کو آزا کیا اور سارہ کو یاد دل ہاہیم نے سارہ کو راہ  
 حیل چوئی دکھلائی اور دروغ گوئی سکھائی کہ موت بادشاہ تجھ سے فہمیا کرے کوتاہ اور  
 ابراہیم کا رشتہ کیا جو تو یہی کہنا کہ ابراہیم میرا بیٹا ہے سارہ نے ہایت ابراہیم پر عمل کیا اور  
 رشتہ زوجیت کو سخت سے بدل دیا یعنی جب بادشاہ نے سارہ کو بچا کر ابراہیم پر کیا لگتا کہ  
 سارہ بچہ کہ بیٹا ہے ابراہیم حدیث مسلم و بخاری کی سند کافی کہ جسکی کچھ عبارت ہم ہوئی اور کچھ  
 باقی جو چنانچہ (وقال بنیاموت یوم و سارہ اذاتی علی جبار بن الجبارۃ فقیل لہ ان ماہنا  
 رجلا سارہ اتہ من الحسن الناس فارسل الیہ فسلانہا سن ہذہ قال اختی فاتی سارہ فقال لہا  
 ان ہذا الجبارین سلم انک امراتی مغلینی علیک فان ساکت فاجیریہ انک اختی فاکنتی فی الاسلام  
 دین علی جبارا من مومن عیری وغیرہ کہنی فرمایا محمد مصفا: خود میان بیان تھم سے چوٹ  
 ابراہیم کے کہ ناگہان آیا ابراہیم ساتھ سارہ کے نزدیکی کا کلام کے ظالمین میں جو ہیں

نازل ہے جو کہ میرے ابا ابراہیم کے حق میں لکھا وہ میں خواب کی اور موافق سنت و کتاب جو کہ کیا  
 نے کرشن اور باون کی نشان دہی میں رقم کیا وہ میرے غلط ہے اور لائق ہے ہر غلط سے **قوله** میں غلط ہے گز  
 محکم آرزو دم مارا کہ تو خود امروز اپنے کوئی شیخ و فردا غلط **قوله** علی ہذا تنبہاس فقط تھیں  
 تھیں یہ کہ بیان کیجئے اور اپنی استعداد کا اعلان اگر آپ نے آفتاب دانش کی نور انبہاس کیا ہے  
 تو فیما کہ کس چیز کو کس چیز پر قیاس کیا ہے وقت ہوا آپ کے وہم و خیال پر تو سیریل و قال پر کہ بار بار  
 مدبر و دنا پر داری باز کرتے ہو اور قصہ دم بازی آغاز **قوله** سب حکایات کو ہم غلط کہہ سکتے  
 ہیں غلط ایچی کو کہیں اہل ہر اگر خود محمد علی گوشتے نکل آئیگو اور دستا علم فضل اطلالون و اسطو  
 سے بل آئیگو تو بیت مذمت اور ٹہنگے اور طے ملاست کہا نیگو اپنا مانتہ فلم کرینگے اور بنام کہیں  
 مختارہ رقم کرینگے کس کی مجال ہو کہ اہل حق کی کسی بات کو غلط کہہ سکیں اور عزت و آبرو کو کسی غلط  
 رہے **قوله** اگر ہم ایسا کہیں تو ہر آئینہ قول ہمارا گنجائش رکھتا ہے فقط سولوی حسب کی عمر خود  
 سائی میں تمام ہر دیگی اور ہر نہ راہی میں صبح سے شام ہو دیگی **قوله** صبح ہو دیگی شام  
 ہو دیگی و عمروں ہی تمام ہو دیگی و چونکہ نادانوں اور مسلمانوں نے سوطا البجاریہ کو ہر شتا  
 نثار کئے ہیں اور ملے میں دم و دینا دئے ہیں سولوی جی پیرا میں میں بچھوتے ہیں اور اپنی  
 اصل کو بہتے ہیں اپنی کتاب کو فانی جانتے ہیں صواب کو پانی مانتے ہیں مگر جو اونکی نادانی  
 ہے اور حافت کی نشانی ہے **قوله** مشہور ہے چیں گفتار خویش و تجمین نادان و پند از خوش  
**قوله** جو تھک لوی کتاب ہر وہ کی بسند مرفوع متصل مروی نہیں ہے فقط یہ کس خبر کا کلام ہے  
 اور مرفوع متصل کس جانور کا کلام اگر مرفوع متصل کوئی چیز ہے اور بخاری و سلم کی تہذیب تو ہر  
 اوکی کو اصل نہیں ہے کہ مسلمانوں کے پاس دعوتیں سو برس کے راویوں کو صدق بیان  
 وستی ایمان کی کوئی دلیل نہیں ہے پس یہ مرفوع متصل کو دعوتی روایا پر اگر تفصیل نہیں ہے  
 شیخ اسکی کئی بار ہو چکی اور ہو دیگی مسلمانان زار و رو چکی اور ہو دیگی **قوله** اور صہا ہا ہا  
 تو لہذا ردوۃ کے ذیل محض ہے فقط آپ کو اس دعوی کی مدلل تکذیب ہو چکی بلکہ اس بحث

کہ وہ اپنی خطا پر اپنا عرف کر دے کہ **قولہ** ہم بھی کہہ سکتے ہیں اہم سہارہ کے چپ رہنما ہی سرا ہو اور اور  
 کچھ کہنا خطا کیونکہ سیتا ابراہیم و سارہ کی طرح جھوٹی نہیں تھی اور اس سحر راہ سستی جھوٹی نہیں  
 پس وہ کس واسطے مل مرتی اور کیونکہ اس پر آگ عمل کرتی بالیقین جھوٹی کو آگ جلائیگی اور اپنا  
 جو ہر وہ کھائیگی جو کوئی راہی پر چڑھیں اور ان کو اربو عناص کے چلے جو کہ کوئی رستہ گاہین  
 دے گا مگاہین جو کوئی گنہ گارہین دے ذیل و خوار ہیں **قولہ** کہ رشن جس فرمد ہاتھ جھوٹ  
 بولا الخراب سیاہی باضر و صین ہوئے اور خیل مغربین اگر چھوٹ بونا ہتھ پوتا کو کس واسطے  
 بدنامی کا ٹوکرا آپ کے سر پر ہوتا کہ رشن ذی ان میں سے کوئی کام نہیں کیا آپ نے کبھی سستی کر  
 ساتھ کلام نہیں کیا **س** عمر گدزی کی مصلحت رستی دے تو کوئی میں بسر کی زندگی جیسے  
 کہ ہے کذب و شکر براہیم آیت و دین سے مل گیا اور اپنا دعویٰ بشہادت قرآن و حدیث  
 مکمل پہلج اگر آپ یہی عبارت و مدو بہارت و دل کتاب کر دے تو کس واسطے اپنے تئیں ہنسا  
 مسئلہ کذب کہ دشمنی کرشن کا شائبہ نہایت کہی حول نہیں ہوا لہذا دیکھئے ہاتھ سے کس ہت  
 سا لگی میں مقرر ہیں ہوا سچہ کہ رشن علی حجاب ہے ورنہ پہلوان روئیں تن کے سنہ لعل  
 شیر خواہ کی کیا تھا و ہا ہے اگر آپ تہر جہین کا ذب کی تصدیق نہ کر دے تو ہم آپ کی حق نہ کرنے  
 عرض آنکہ جسے حدیث و قرآن پر بخوبی دہیان کیا اور وعدہ ابراہیم بوجہ حسن بیان آتم  
 نے وید و بہارت رو کر عافی کی اور واد و روت بیانی دی پس ہماری اور آپ کی بات میں تفاد  
 بسیار کر اور عداوت آنکہ کار **س** خیال حق برہم و برت سر سودا بہ بین تفادات رہ از کجاست  
 تا کجا **قولہ** باون اوتار نے جو بار اوہ الخ اول بار جو کلہ ارادہ جو مدھخص نیا دہر مولوی جتا  
 بار بار غلط فاضل لاتی ہیں اور اپنے تئیں سودا یوں میں دال فرماتے ہیں علامہ اسکے فقرہ ہرین  
 اور یہی غلطی جو بولانی نال جانی جاتی ہر ہم بحث منتظی کلوالت نہیں دجرا دہر آپ کو زیادہ عجیب  
 نہیں جیسے آپ نے شری کرشن پر اتہام کیا بویہی باون اوتار کو حق میں جو باطل کلام کیا دیکھئے  
 آپ کی ہر شت میں ہے تعریف اہلس ہر شت میں جو درو غلو کے لہو کی مائل ہو سوا اسکے کہ آیت حضرت

سچا گاہی ہوتی



مجھ کو اپنے اور میری و باطل ملک ہے اگر سیاہی اسے پہنچی شری کرشن پر اہام کر سکی تو سو  
 حیا و شرم کی شام کر سکی ۵ منکران چون دیدہ شرم دیا جہم زندہ و جہمت آلودگی  
 برداس پا کم زندہ قولہ ازاں اب تا الخ سوطا لہجہ میں کہی جگہ لفظ ابا تا رقم کیا ہر اور ہر  
 جگہ لہ اوسکا وہم پر ہم بکھا ہر کیونکہ اس لفظ کے آخری لے معنی ہے اور وہ حالت حج  
 میں قائم نہیں رہتی ہر پس ابا بیا چاہئے آپکے کو ذرا جہم و ذکا چاہئے جبکہ مولوی صاحب  
 کا اٹا ہی نام درست ہے تو تقریر کج حجت ہے ۵ تو جو سمجھا ہے وہ سرتا یا غلط یا خود غلط  
 انشا غلط یا غلط بحث نقلی لائینی ہے کہ سداہ سانی ہے ۵ پائے سنی گیر و صورت  
 نا خوش ست ۵ صلح کل خوشتر کدورت نا خوش ست ۵ اب میا بخی حصہ سوم سوطا لہجہ  
 میں اوتارون پر اہام کرتے ہیں اور نام محمد علی کو بدنام ۵ سوطا لہجہ راجہ جی جو  
 قصہ عمدہ کو غلط بتاتے ہیں یہ اقوال اور کچھ سب ہیات ہیں اگر ایسا ہی ہر تو ہم ہی کہہ  
 سکتے ہیں کہ سیتانی انار ہوئی اور جل مری کرشن جس نے صد یا مرتبہ جوٹ بولا اور  
 فسق و فجور میں مبتلا رہا ممکن نہ تھا کہ کنس کو مار ڈالتا بلکہ وہ خود کنس کے ہاتھ سے مارا گیا  
 باون اوتار نے جو بارادہ فریب و غا کے ارادہ جلا وطنی راجا بل کا کیا تھا بل کو ہاتھ سے  
 مارا گیا اور کچھ اوس سے خرق عادت ظاہر نہیں ہوئی علی ہذا القیاس سبکیات کو غم غلط  
 کہہ سکتے ہیں اور اگر ہم ایسا کہیں تو ہمارا قول ہر تائید گنجائش رکھتا ہر کیونکہ کوئی کتاب نہ ہو  
 کی بسند مرفوع متصل مردی نہیں ہر اور مہا بھارت تو بلحاظ حال رواۃ کے بے اہل صفر  
 ہے جو اب بلاشبہ قصہ نمرد کا کچھ ثبوت نہیں ہے اور مسلمانوں کے پاس کوئی  
 دلیل غیر سکوت نہیں ہو بلکہ اسکی ابطال میں دلائل بسیار ہیں اور رسائل تیار حضرت  
 تم ہی اوس قصہ نظر انصاف ڈالو گے غلط بیان منا لکا لو گرا ب ہم طبیعت حق طویت کر  
 تحقیق عدالت میں لگا تو میں اور اب بھی ابکار افکار کو آب خجالت میں نہلاؤں تو قولہ  
 اگر ایسا ہی ہر نقطہ بالضرور ایسا ہی ہے اور آپکے بزرگوں کی خطائی مجبوریت غم نہایت

سلحہ کن کر کہو اور سوار پون کے نیچے ہو کر بھیجی اسکی بند بھری اگر تمہاری قدرت ہے جو  
 کوئی برہمہا سے جنگ چل کر لگا دو اپنے شین نفلہ مذکمل جل کر لگا جو کوئی اور کوئی  
 ہے ہتیار ہو گا وہ کامگار ہو گا سب شری کرشن کے حکم پر کار بند ہوئے انجیل اسی سے  
 برومند شری کرشن نے یہ حکم کر گز نہیں دیا کہ لباس تذلل و خواری دربر کر واد بخنوع و  
 خنوع آگ کو آگے سر و ہر داب مل عبارت مہا بہارت حوالہ ملک گہر بلکہ ناموں و ترجمہ  
 کا ذب کو ترسرا کا ذب سی وقت تک کا سپاہی کہ آفتاب رستی در حجاب ہے ۷ بود آن  
 زمان تاب صبح در دفع چہ کہ از صبح صادق نباشد فرو نم ۶

एवं ब्रुवति कौन्तेवेदाशाहस्वरितस्ततः निवार्य सै  
 न्यं बाहुभ्यामिदं वचनमब्रवीत् ॥१॥ श्रीघ्नं न्यस्य तश्च  
 स्त्राणि वाहेभ्यश्चावरोहत एव योगोच विहितः प्र  
 तिबधे महात्मना ॥२॥ द्विपाश्वस्यंदनेभ्यश्च सिनि  
 सर्वेऽवरोहत एवमेतन्न बोहत्यादस्त्रं मूमौ निरायुधा  
 न् ॥३॥ यथा यथा हि पुष्पं ते योधा हास्यमिदं प्रति  
 नद्या तथामवंत्येते कौरवा बलवत्तराः ॥४॥ निहो  
 प्यंति च शस्त्राणि वाहनेभ्यो वरुह्य ये तान् तेन द  
 स्त्रं संग्रामे निहनिष्यति मानवान् ॥५॥ यत्वेतत्प्र  
 तिबोत्स्यंति मनसा पीह केचन निहनिष्यति तास  
 र्वान् रसा तलगतानपि ॥६॥ ते वचस्तस्य तच्छ्रुत्वा  
 वासुदेवस्य भारत ईवुः सर्वे समुत्सृष्टं मनोभिः  
 करणौ न च ॥७॥

یہ مہا بہارت کی عبارت ہے اونیائی ترجمہ چنارت کی عبارت ہے اب دل پاؤ جس سے

اور وہ نیافت الخ صغر خلط ہے کیونکہ اگر ابراہیم کو غیبت پروردگار برا اعتبار ہو تا تو کس واسطے  
 خوف بادشاہ جبار ہوتا ہرگز دروغ گوئی گوارا لگاتا اور صلہ کی بطلان نہ بشارت نہ کرنا ہرگز  
 اس کی راستی سے اس خوف کیا اور غلامان انصاف تو معلوم ہوا کہ وہ بندہ تدبیر تہا نہ تابع تقدیر  
**قولہ** از کمال معرفت بدید رسیدہ بود فقط اگر ابراہیم معرفت خدا میں کمال رکھتا تو  
 کس واسطے گفتگو ہزار بی ہن ہشتال رکھتا اس سے واضح ہوا کہ ابراہیم پر ایہ معرفت ماری  
 تہا اور ستارہ پستی و شترک میں ہفت ہزاری **قولہ** کہ غنا صر حکم رب لغت تابع او شدہ بود  
 الخ اگر غنا صراحت ابراہیم کہتے اور قدم خلیل پر تسلیم ہوتے تو خود کو بیکو اوسکو گرفتار  
 کرتا اور کیونکہ فی النار کہتا کس واسطے بادشاہ مہر داد ابراہیم نہیں دیتا اور کس واسطے اوسکی جو  
 چہین لینا کیونکہ بادشاہوں کی یہی غنا صر سے سرغرت خواہ خوب ہو خواہ زشت ہے  
 بر تقدیر یکہ غنا صر ابراہیم کے تابع ہوتے تو مائرا نس و جان بجانب خلیل راجع ہوتو کل  
 عالم میں ایک بن ہوتا اور نبوت ابراہیم پر سبکو یقین ہوتا کیونکہ تمام دنیا کی غنا صر ہی سے  
 بنیا ہے اور سبکیہاں کی اہل خاک آتش و باد ہے جس شخص پر حقیقت معرفت نثار  
 ہے اوسکی رائے میں پانچواں آکاش ہے چونکہ مسلمان واقعہ کا نہیں ہیں لہذا گمان  
 اسرا نہیں **قولہ** ناچنانکہ مطابق قول جہا بہا تارون پررب ہر گاہ آتش الخ سہا بہا تار  
 میں یکہین نہیں ہوا و جہا تے کی بات کا کسی کو یقین نہیں ہو سکتا سبکو جہا بہا تار اصل میں  
 دکھائیے ورنہ اپنی یقین پر حد اتہام لگوئیے آپکو سو اوردو ملکوں کسی کا دین نہیں ہوا و  
 کوئی مستحق آیت لغت اللہ علی الکاذبین نہیں جو کوئی جہا تے بولتا ہے وہ اپنے بس زرا تہ و  
 کسی قلمی کہہ دیتا آئندہ کو اوسکی بات کا اعتبار نہیں رہتا اور اوسکے قول پر کسی امر کا دار و  
 نہیں **ع** خوبی آدمی دفع نہیں ہر شیخ تصویر کو دفع نہیں ہر انشوتہا مانے جو  
 شاخصانہ کہتا ہوا و پانڈون تو تیر آتشی کا نشانہ کیا تھا اور سکا ذکر دون پر سبک ادسیا  
 صد و نو و نہم میں اٹھ چہرہ کہ جہوت وہ تیر پانڈون کو نظر آیا تیری کرشن نے فرمایا کہ

اور ام نیافت و چون از کمال معرفت بدرجہ رسیدہ بود کہ غنا صریحاً رب العزت تابع او  
 شدہ بودند از آن آتش غلیم آزار سے برجہ مبارک ہو کر رسیدہ غنا خیاں کہ مطابق قول  
 مبارک شدہ و ن پرب ہر گاہ آتش از تیرا شوتہا مایدا اگر دیدہ شری کرشن از دفع آن ہو  
 لا پیش آتش آمدند و پاژندوان را مرفر نمودند کہ از آدابہ باخود آمدہ و لباس شاہی را  
 از تن کہشیدہ لباس تذلل و خواری در بر کرد و خجوع و خضوع تمام با آتش توجہ کردہ  
 پیش و بہند پاژندوان مطابق ہت کشی کرشن بجا آوردند چو اب سیان محمد علی نے  
 میدان سباختہ سے فرار کیا اور بیابان بیابانی میں قرار لیا مگر قبول سعادت ہر کہ دست  
 از جان نشوید ہر چہ در دل دار و بگوید ہر چہ بیجا ہر چہ کہ میوہی کہتے ہیں کہ ابراہیم شک ستارہ  
 پرستی سے بری ہوا و نرا دلویت و غیرہ بیانی تحقیقت ابراہیم نے استدر شاہ پستی و ست  
 پرستی کی ہر ہم ڈالی کہ حقیقت معرفت و خدا شناسی رودی کی طرح قوم ڈالی چنانچہ اسکی  
 کیفیت بالا حوالہ قلم سن و عن محمدی اور واضح راے انسان و جن ہوئی اب ہذا قلم کو ہر قسم  
 مولوی حمید کی انکار افکار پر دست اندازی کرتا ہے نہیں نہیں ایک ایک کو لئے تجویز خط  
 سر فازی کرتا ہے **قولہ** چون کفار عبد او آتش غلیم بر سوختن او از وقت فقطادہ اکثر  
 غلیم نہیں تہی اور لاین سوختن ابراہیم نہیں بلکہ کمتر از شمر تھی پس کیونکہ عاقبت و خطر  
 تہی اسیر اسلے ادنی جانور اسکے پاس جاسکتا تھا اور اسکو بھونک پہونک بگا سکتا تھا  
 چنانچہ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ جب ابراہیم کو آگ میں ڈالا تھا تو سبب نور آگ کو بچھراتے  
 تھے لیکن کہ گھٹ پہونک پہونک بھڑکاتا تھا اسواسلے اس بد ذات کے قتل میں تو ایک  
 فقط اگر وہ آتش غلیم ہوتی تو حر با وغیرہ خدات کو اسکو پاس جگے سے ہم ہوتی حالانکہ گل  
 جانور اسنے گر جس تھے خلی پر وہ از شمع شمع علاوہ اسکی ہر ایک جہالتا ایک گھٹ بھڑکاتا  
 تھا پیل ابراہیم استدر آگ سے کسواسلے خوف کرنا اور کیونکہ ڈر تا پس اس میں ابراہیم کے  
 لئے نہ کچھ امت تھی نہ کوئی علامت **قولہ** اصلاً از آن اعتماد ہمدہ کا خود بالکے بر دل

मुपास्ते द्वितीयवान्भवति नास्माद्वाग्मिह्यते  
 ॥११॥ सहो वाचगार्ग्यीय एवायं ह्ययामयः पुरुष  
 एतमेवाहं ब्रह्मोपास इति सहो वाचा जान श्रुर्मी  
 मैतस्मिन्संबदिष्टा मृत्युरिति वाग्रहमेतमुपास  
 इतिसय एतमेवमुपास्ते सर्वहै वास्मिन्नोक आबु  
 रिति नैनं पुरा कालान्मृत्युरागच्छति ॥१२॥ सहो वाच  
 गार्ग्यीय एवायमात्मनि पुरुष एतमेवाहं ब्रह्मोपा  
 स इति सहो वाचा जान श्रुर्मी मैतस्मिन्संबदि  
 ष्टात्मात्मन्वीति वाग्रहमेतमुपास इतिसय एत  
 मेवमुपास्ते आत्मन्वीहभवत्यात्मन्विनिहास्य प्र  
 भवतिसह तू श्रीमास गार्ग्यः ॥१३॥ सहो वाचा जान  
 श्रुरेतावन्न हृत्येतावच्छीति नैतावता विहितं  
 भवतीति सहो वाच गार्ग्य उपत्याद्यानीति ॥१४॥  
 دل چاہے جبر سے ترجیح کوں کیجے اور دل چاہے جس غم سے سوز ہوش پیچھے بیان تک  
 براہین نہیں ہو اور قول مغیرین و محدثین کو ثابت ہو اگر براہیم تادم آخر خدا کی خدا  
 میں شریک کرنا اور سلسلہ شریک کی تحریک پس یقین نہیں ہوتا کہ اگر کسی کے مانع  
 ہوئی ہوئی محمود ضایع منصب براہیم طویل ہوا اور لقب مبارک خلیل شریک پر لاجم  
 شورش نہت ہوگی کب بارش رحمت ہوگی اب ہر لوی محمد علی بارات براہیم کا سا  
 کرتے ہیں اور شریک کو شین پر پستان کہہ دیا کہ ڈولتے ہیں اور ملک خطا کو جاتی ہیں  
 سوط الجبر براہیم این نہیں حسب سرفٹ خدا شناس ست کہ چون کفار  
 اور آتش عظیم بہ سوزن ادا فدا خدا اصلا اذان با اعتماد پروردگار خود باکے در دل

सहोवाचाजातशत्रुर्मीमैतस्मिन्संबदिच्छाविशा  
 सहिस्निवाग्रहमेतमुपासइतिसयएतमेवमुपा  
 स्तेविद्यासहिर्हभवतिविद्यासहिर्हास्यप्रजामव  
 ति॥०॥सहोवाचगार्ग्योयएवायमसुपुरुषए  
 तमेवाहंब्रह्मोपासइतिसहोवाचाजातशत्रुर्मी  
 मैतस्मिन्संबदिच्छाःप्रतिरूपइतिवाग्रहमेतमुपास  
 इतिसयएतमेवमुपास्तेप्रतिरूपं हैवैनमुपग  
 च्छतिनाप्रतिरूपमद्योप्रतिरूपोऽस्माज्जायते॥८॥  
 सहोवाचगार्ग्योयएवायमादर्शपुरुषएतमेवाहं  
 ब्रह्मोपासइतिसहोवाचाजातशत्रुर्मीमैतस्मि  
 न्संबदिच्छारोचिश्चुरितिवाग्रहमेतमुपासइतिसय  
 एतमेवमुपास्तेरोचिश्चुर्हभवतिरोचिश्चुर्हस्यप्रजा  
 भवत्यद्योयैःसन्निगच्छतिसर्वास्ताननिरोचते॥  
 ९॥सहोवाचगार्ग्योयएवायंयंतंयश्चाच्छब्दोऽनू  
 दितेतमेवाहंब्रह्मोपासइतिसहोवाचाजातशत्रुर्मी  
 मैतस्मिन्संबदिच्छाअसुरितिवाग्रहमेतमुपासइ  
 तिसयएतमेवमुपास्तेसर्वं हैवासिंहो कश्चाचुरेति  
 नैनंपुराकालात्प्राणोजहानि॥१०॥सहोवाचगार्ग्यो  
 यएवायंदिहपुरुषएतमेवाहंब्रह्मोपासइति  
 सहोवाचाजातशत्रुर्मीमैतस्मिन्संबदिच्छादिनी  
 योनपगइतिवाग्रहमेतमुपासइतिसयएतमेव

दिष्टाऽतिष्ठाः सर्वेषां भूतानां मूर्द्धा एजेति वाऽग्रहमे  
 तमुपासद्भिति सय एतमेवमुपास्तेतिष्ठाः सर्वेषां भूतानां  
 मूर्द्धा एजा भवति ॥ २ ॥ सहो वाच गार्ग्यो य ए वासौ  
 चंद्रे पुरुष एतमेवाहं ब्रह्मोपासद्भिति सहो वाचा जान  
 शत्रुर्मामैतस्मिन्संवदिष्टा बृहत्या रादुर वासः सोमो  
 एजेति वाऽग्रहमेतमुपासद्भिति सय एतमेवमुपास्तेह  
 हर्ह सुतः प्रसुनो भवति नास्या चंहीयते ॥ ३ ॥ सहो वा  
 च गार्ग्यो य ए वासौ विद्युति पुरुष एतमेवाहं ब्रह्मो  
 पासद्भिति सहो वाचा जान शत्रुर्मामैतस्मिन्संवदिष्टा  
 स्ते जस्वीति वाऽग्रहमेतमुपासद्भिति सय एतमेवमुपा  
 स्ते तेजस्वी ह भवति तेजस्विनी हास्य प्रजा भवति ॥ ४ ॥  
 सहो वाच गार्ग्यो य ए वाय माकशि पुरुष एतमेवाहं  
 ब्रह्मोपासद्भिति सहो वाचा जान शत्रुर्मामैतस्मिन्संव  
 दिष्टाः पूर्णम प्रवर्त्तीति वाऽग्रहमेतमुपासद्भिति सय  
 एतमेवमुपास्ते पूर्यते प्रजया पशुमिनी स्यात्मा लो  
 कात्प्रजोद्वर्त्तते ॥ ५ ॥ सहो वाच गार्ग्यो य ए वायं वायो  
 पुरुष एतमेवाहं ब्रह्मोपासद्भिति सहो वाचाऽजान श  
 त्रुर्मामैतस्मिन्संवदिष्टा इन्द्रो वैकुण्ठो पराजितासे  
 नेति वाऽग्रहमेतमुपासद्भिति सय एतमेवमुपास्ते जि  
 त्वाऽस्मिन्सर्ववत्पुत्रस्त्यजायी ॥ ६ ॥ सहो वाच  
 गार्ग्यो य ए वायं वायो पुरुष एतमेवाहं ब्रह्मोपासद्भिति

وہ کا بخت نہیں غصہ منسکرت میں نقطہ بہت سمجھتی تھیں مگر یہ تو ایک اور بیان بطور صفت کہ  
ہے بہار نہ اونٹن میں ہلاکی کو کھینچ کر نہیں کہہا آپ نے فرق آسمان زمین نہیں کیا  
پس ملتا انکھداری سے روگردانی کیجئے اور دست داد استعداد و پیشدات میں جان فدا  
شہر نہیں آتی کہ ہم تو جیسے آیات قرآنی ارا کہتے ہیں اور آپ نے سچی عرض انکھداری  
کی کہانی یاد کرتے ہیں ہمارے نزدیک وہ قرآن سے بڑھ کر نہیں ہے اور مولف اور شاعر  
عثمان سے کتر نہیں بہار نہ اونٹن کی جس بیت کا ترجمہ انکھداری پر کاش میں اور اور سرسبز  
وہ اس طور پر ہے۔

ह प्र वलाकिः हानु चानो गार्थ्या ससहो वाचा जानश  
बुकाश्ये ब्रह्मने ब्रवाणीति-

یعنی ہلاکی اگر گتری شکریہ گفتا نے اجات شتر و کاشی کو را جا سے کہا کہ میں تیرے ساتھ  
بہم کی تفصیل کرتا ہوں نقطہ ہلاکی نے اجرام فلکیہ کو خدا قرار نہیں دیا اور برعکس حقیقت  
گفتا نہیں کیا یہ ایک غلط کاری ہے یا تقلید انکھداری ہلاکی نے اجات شتر و را جا کے  
رو بہرہ و مناہر و ازادہ گانہ کی تفسیر کی اور را جا پر بدیہی تفسیر کی کہ یہ تو میں ہی جانتا ہوں  
اور اٹلح ہی مانتا ہوں بعد بیان کرنے بارہویں منظر کے ہلاکی خاموش ہوا اور سارا  
جوش و خروش فراکش ہوا تب اجات شتر و بولہ اسبقہ نہیں ہے ہلاکی نے کہا اسبقہ  
بالیقین ہر اجات شتر و نے جواب کیا کہ اتنے ہی سے حقیقی عرفان نہیں ہوتا اور مجھ ہی کی  
نہیں فقط اس مجھ ہی لازم آتا ہے کہ ہلاکی نے جو کچھ منظر کے باب میں بیان کیا اجات  
شتر و نے وہی تسلیم بدل و جان کیا مگر انجام کار یہ کہہا کہ اتنا ہی پر اتنا نہیں جو ہلاکی  
انہا نہیں ہر اس مقام کی اہل عبارت تفصیل ارشئے اور گلشن راز سے نقل اسرار کیجئے

सहो वाचगार्थी प्र वला वाचित्ये पुरुष एनमेवाहं  
ब्रह्मो पास वनि सहो वाचा जानश बुर्मा मै नस्मिन्सं व



داشتی و موسی و فرعون کردند آشتی با منی جبکہ علم و قدم خدا سے محمد و محمدی حدوث  
 و جبل ہوا اپنے ہاتھ سے اپنا سر پہڑنا سہل ہوا بیکل موسی و فرعون برآ کر اور سال  
 جنگ ہم بیچا کر خود بخود لڑنے لگا آپ نبی عزت و آبرو کو دے پڑنے لگا جس وقت کشتی  
 سے رہائی پائیگا برسرِ بختائی و تنہائی آئیگا یہ مسجد محمدی کی تعریف ہے اور یہ خدائی تیر  
 ہے شاید کہ آپ فراموش کردہ معنون اقتباس کیا ہے اور کتاب قدس کو اسی برقیہ  
 کیا ہے کہ ساون کو اندھے کو ہر ای ہر اسوجیتا اور سحر سے کو سحر آجک معنون حضور  
 یاد آیا وہ ہی بحالہ لوگ شجاعا نہ پندارے اور فرمایا اب ترجمہ عبارت فصیح شاعر گردون  
 دہنیے تنزیہ نزدیک راجحیت عین تحدیدہ تقدیر است پس کسیکے تزیجہ می کنند حق تعالی  
 را یا جاہلی ست یا سواد ادب نموده و موسی ہر گاہ تنزیجہ کند و کتبہ تنزیجہ نماید پس او ہوا  
 ادب نموده و خدا و رسول را درو غکو و مستند و او گمان می کنند کہ اور اجیزے از حورفت حاصل  
 شدہ حال اینکہ اورا ہیج حال نشدہ و او بہتر از شخصے ست کہ ایمان آورد و بعض کتاب  
 و کافر شود و بعض کن ب و گفتہ است کہ خدا غایب از فہم مگر از فہم کسے کہ عالم را ہوتا  
 خدا و ہویت خدا و اند خدا و ان این بابائی نوشتہ رہا محی خان قلت بالتزجیر  
 کتب بخدا و ان قلت بالتشکیب حد و دہ و ان قلت بالامرین کنت مسد و اب و کنت  
 ایمانی المعارف سید اب پس اگر قائل شوی بہ تنزیجہ خواہی شد قید کنندہ و اگر قائل  
 شوی بہ تشبیہ خواہی شد حد و کتہ و اگر قائل شوی بہر دو و اخر خواہی شد راست گو  
 خواہی شد امام و معارف و سید انتہی قولہ در پست کا نزا و روید بلغظہ کہ بہتر تہیر کرد  
 اند فہم معارف بود کہ اکتہ از اجرام فلکیہ خدا قرار دادہ الخ حدیث کسی شخص کا نام  
 بہین ہے اگر عقل ہو کام بہین جس شخص سے راجہ اجاب شہر کی گفتگو ہوئی تہی او سکا  
 نام بلا کی ہے اور باقی آپ کی چالاکو ہے تر مات اکبر ماری پدایکا مادہ ہر جہ کہ مانند  
 قرآن نبیایان نماز و سرمایہ ماری پدایکا نہایت سوجا نہایت بہین ہے اور بطور فہم

वोयः प्रणवः स सर्वव्यापीयः सर्वव्यापी सो न नो यो न  
 नस्ततारं यतारं तत्कुलं यत्कुलं तत्सू ह्मं यत्सू ह्मं नै  
 द्युतं यद्वैद्युतं तत्परं ब्रह्म ब्रह्मं ब्रह्म स को वयः  
 सहस्रो योरुद्रः सहस्रानो यद्विज्ञानः स भगवान् मह  
 श्वरः इत्यथ कस्मादुच्यते ओं कारो यस्मादुच्चार्यमाण  
 एव प्राणामूर्ध्वं सुक्रामयति तस्मादुच्यते ओं कारः स य  
 कस्मादुच्यते प्राणवः यस्मादुच्चार्यमाण एव चक्षुः  
 सामायवीं गिरसं ब्रह्म ब्राह्मणोभ्यः प्राणामयति नाम  
 यति च तस्मादुच्यते प्राणवः

اور خداوند پروردگار مطلق کہیں نہیں کہجا ہو جیسے کہ قرآن میں خدا کو احدی کہیں  
 نہیں کہتا ہے یہ حلیق بحال بالمال ہے نہ موجب مدح و ملامت نہ نظر ازین پر تو اوم کا  
 مراد ہے پس اوسکو نیم مائرا اوم کہنا محاورہ کو مخالف ہے کیونکہ جس صورت میں پر تو  
 خود اوم ہے تو وہ نیم مائرا ہے اوم نہیں ہو سکتا کیونکہ خود سوم کلاے سوم نہیں ہو سکتا اوم  
 میں دو اوم نیم مائرا آتش کا میں اور اہ کھے نام اکار او کار سکار میں نہیں پر تو اور اوم کا چکر  
 ہے چنانچہ خود خویش کا ایک عالم ہے اگر مولیٰ حساب الکلہد باری وغیرہ کو مغضفات کا  
 یہ ہوسا نکو تو اپنے تئیں رسوا نہ کر تو اپنے ماتہوں اپنی کمبختی نہ لگاتے اپنے سر پر آپ بلانہ  
 لگاتے چو جنت بد کے راہیں آید نہ کند کارے کہ کردن را نشاید **قولہ** و نیز جوگ  
 سجا اچکھد سیکوید کہ ست و سج و تم یہ تینوں معنی اوسکو ہر وقت مثل سی کہ جگہ ہے رہتی ہو  
 الخ اور پند جوگ سجا میں یہ معنوں زہا نہیں ہے اور اکھد باری وغیرہ کی ترہات کا  
 اعتبار نہیں البتہ شتوئی شریف میں مرقوم ہے جو کہ نصیحت مولیٰ روم ہے اس  
 جو کہ بی رنگی اسیر رنگ شدہ ہوئی یا ہوئی مدبک شدہ چون بی رنگی ہی کا ت

اینست که چون ملک بجز مالی از خدا نیست و خداوند است و مصلحتش در حق  
 این ملک و این زمین است پس این ملک را زمین میگویند و این زمین را زمین میگویند  
 ساخته نمائید پس با ترجمه بدین که اگر آنچه ننگ ناموس کردار است تا تو کسرا و قول  
 ترجمین پروردگار و داور و تاس ۵ که ننگ ناموس کا پاس ہے کسی بات کا کچھ نہ  
 و سواس ہے اگر آپ نے قول دین پیچھے ہیں تو معذور مذکور او پیشداتہ رب زمین بجا  
 و کلامی اوداسی ختم بحث و مباحثہ نہیں ہے اگر آپ عذر عدم دستیابی اصل کتاب  
 کرینگے تو ہم او پیشد مذکور خدمت مبارک میں روانہ کتاب کرینگے غان الہی ہو کہ حضرت  
 اپنی ساختہ عبادات کا نام او پیشد و دیدہ ہوتے ہیں او اختیار حکم جادید کرتے ہیں ہم او کو  
 ہمیشہ آیات قرآن و روایات سرور سلام شانتے ہیں او کے عوض میں خوشنام کیا ہیں  
 اگر کسی کا بحث و مباحثہ نام ہے تو آفتاب میں محمد برب بام ہے ہرزہ و داعی سویں کچھ  
 اور عبارت مصنوعی واپس لے کر ۵ کون سننا ہی کہانی تیری اگر یا غلط ہے کہ خون بل تین  
 تو لے چم تگ طوا غلط اب اجلا قرآن و الکبداری کا بہتان بجا انبا کچھ اور جلد تر  
 فی انار ہمارے نزدیک و دونوں برابر ہیں بلکہ گزشتہ و باگ خسرا سر میں ہم اسرار وید  
 غلط نئے ہیں جیسا کہ چاہیے عشاق رموز محبوب پہچانتے ہیں ۵ بہ نظر میں جلوہ  
 سیکند لیکن ہر کس آن کر شہینہ بیند کہ سن جو گموم البتہ تہرب سراویشدین ذکر پر نو آیا  
 شاید کہ ترجمہ فی اوی کو سخی میں و ہو کہ کہا باہر اس واسطے وہ عبارت زیب قلم اس کتاب  
 ہون اور خدمت مبارک میں التماس کہ جس حکم کا آپ نے ترجمہ کیا ہو اسکی تعمین کیجیو  
 جو نئے پڑھیں۔

हृदिस्था देवताः सर्वा हृदि प्राणा प्रतिष्ठिताः हृदि  
 त्वमसि यो नित्यं तिस्रो वाचाः परस्त्वसः तस्योत्तरतः शि  
 रेदी सहातः पदौ उत्तरतः स ओंकारः य ओंकारः स प्रण

آپ اپنے دوستی میں سادگی میں تو اصل عبارت اوپنڈ داخل کتاب چچو اور لی اجمال  
 جواب با صواب لیجئے اگر آپ کا نام علیہ السلام حکم نہیں ہے اور رسائی جناب و نیشات  
 ملک نہیں تو کسی عالم سندسکت کو لائیے اور از اول تا آخر مجموعہ شجرہ کہ دیکھائیے کہ اور آباؤین  
 محل اوپنڈین تفسیر موجود ہیں جن سے شکوک بہ نادیدہ خود ہیں مگر ایک التماس ہو کہ امکان  
 سلا کو کتاب قدس بر مکان راجا جیکشن داس کو پریشا مکہ سے وہ ذات بابرکات مسکت  
 باکراست ہر کہ بدلت اوکی تہراد آباؤین جو اہر ویدو شاستر ہے شرم نہیں آئی کہ تہم و ہر  
 نہ روایا نقل کرتے ہیں اور آپ عبارت اردو کا نام اوپنڈ وہ تو ہیں اگر اسکا بحث وہ  
 نام ہے تو میا جی کو ہمارا سلام ہے کہ نثار خاکی سیکو پند نہیں کہو سیکی را حین شکر و  
 نہیں ۵ ہرزہ گو کی بات کا ہرگز نہیں ہے اعتبار مابل دس جاہن خود قول وہ  
 بہ ہر چند کہ یقین ہے کہ آپ حق بات نہ مانتے کہ اولیٰات الہدیٰ کو ربات نہ جانیں  
 لیکن چونکہ بندہ کو جناب گزشتہ گفت ہر اور اتھا کہ دورت و کلفت آپکو نصیحت کرتا ہوں اور  
 نصیحت جناب ڈرتا ہے ۵ تنگی سیدہ دلم با افغان سے آ رہے وہ نہ بانا تو خاموشی  
 فریاد کیے ست ہر گوتم کی ایجاد نیلے ہے اوی سے اسکا اعتقاد چہرہ گتا ہے بہر دو اہر  
 کی شمرتی بھی صنو عالم پر مرقوم ہے اسکا عقیدہ بھی اسی سے سلام ہو مکان شفات بشو ہتر  
 وجد گن وغیرہ بھی اوپنڈ و انہاس میں اندراج ہوئے ہیں اور توبیت و قرآن کے بلکہ  
 عرفان و گیان کے ورہ التاج ہو کر ہیں قطع نظر اس کو یہ لوگ ہمارے نزدیک بہ دعا  
 ہیں پھر خدا سے سچا وہ ادا کر غلطی کریں تو عجب نہیں ہوں اور منافی بشر نہیں حضرت اہم  
 کی نبوت پر کیسے شہرہ پر کیے شکر صبح کر ڈنگے اب میں نہال قلم کو آتے بتا ہوں اور آپکے  
 باقی فقرات کا جواب ۵ و نیز عرض حسب معرفت بانی و یارین یک کل  
 کہ وہ شکوک پنچرا تہرب ہر آنکہ ہند کو رست دیا بند الخ اوپنڈ اتہر بہر شظوم نہیں کہ  
 حقیقت ہر کہ معلوم نہیں اگر مضمون اوپنڈ مظلوم ہوتا تو اس میں شکوک قوم ہوتا جو ہر

کالی بن اور حضرات کے اسکات کے لئے دانی نہیں کیوں کہ بالائی اسی اہمیت کے حامل ہیں  
 ابراہیم جبروت پر خانی ہوا منکر تسمانی ہوا اشتادسا لگی بن اپنا آلہ کمال میں کیا کیا  
 وضع کیا جیسا پنجہ جاری بن ریوٹ ہے اور بے تہی ابراہیم سے شکایت (اختیار ابراہیم) جی  
 دہوا بن ثمانین سنت) یعنی ختم کیا ابراہیم نے اس آلہ میں کہ وہ اشی میں کا شتاد  
 ابراہیم زکشت ایجاد تسمانی دینیم شد کہ بر ۱۳۰ ست بنیاد تسمانی بدست شکر کہ ہر  
 اکثون کے کم ہوا اس خوش کام قلم پائے کم ہوا اب مولوی حسب ارادہ الزام ہوا کہ تو ہیں اور  
 کلام بے سود **سورۃ النجم** میں عرض حسب جواب بن بگویند کہ بشرا متروکہ تم و جگہ بن وہا رہا  
 و غیر ان شکست ہند چہ تم صاحب معرفت ہو نہ کہ دراتہ بن ویدار کہی پیکہ از اعتقاد آستان  
 بدین طو خیر وادہ کہ آسمان دشوئی و تار کی و برق و آفتاب را پروردگار قرار دادہ اند و دلائل  
 برا قوال بالظہر خود آودہ اند و نیز مقرر حسب معرفت بائی ویداز بن یکہ کہ کہ وراثت کہ پنجم ازاتہ  
 سر اپیکہ نہ کہ درست و ریابن کہ تمہاری حقیقت پر تو یعنی نیم ماثر اوم سے بھی پائی نہیں  
 باقی تم نیست مطلق ہو برین عقل و دانش بیاہر گیت ذاتیکہ عین وجود مطلق و ہستی مطلق  
 اور نیست مطلق اعتقاد میکنند و نیز درجک سجا اپیکہ و سیکو یکہ (ست و حج و تم تہی بنون  
 او سکھ و ہفت نسل رہی کہ حکم سے تہی بن او پر حضور کہ کچھ بن جن جن و نادانی سوا کو انکی  
 کیفیت نہیں معلوم ہوتی) و نیز جواب ان فرمایند کہ و ریت کہ آن را در وید بلفظ رکبیشتر  
 تعبیر کردہ اند چہ سم عارف بود کہ اکثرے را از احرام ملکیت خود اقرار دادہ و راجعات شتر  
 پر کو انکار کردہ در بردارند اپیکہ ملاحظہ کنند **جواب** کسوسو کشتی میں خاک کا ٹراتی ہو  
 اور بیانی میں ناگ لگاتی ہو کسوسو طے زمین سر براہ ٹہلنے ہوا و آسمان کو تین چلاتی ہو تہی  
 وید سے متعلق و پند چاس بن اور بالکل نہیں عوام الناس بن اول بن کو کہ کسانا کہی  
 نہیں ہے اور بحث نہ کہ کہیں کہی نہیں ترجمہ الیکہ ہاری اپشت نہیں ہوا و کلمہ ہم باز  
 سند نہیں جو کوئی ایسا کلام کر لگا وہ کہ تین بنام کر لگا خواہی ملی ہو کہ او خواہ اس علی کر

اس طرح نصیحت کی ہے کہ اول ابراہیم نے کوکب کی سبقت کہا (ہزارہی) دوم انور سوم کوکب  
 میں کہا (بل فل کہیریم) سوم کہا (انی شقیم) غلط چونکہ ابراہیم نے بعد حق دل ربوبیت  
 کوکب پر اقرار کیا بخاری نے ہزارہی کذب بات ثلاثہ میں شمار کیا یہی اظہار بخاری ہے اور سنکر  
 اسکا بخاری ہے یہی قول قطب الدین خان ہے جوہر مایون کا یہ مناسبت نظام حق کو پہلے  
 چہارم پر نگاہ کیجئے اور کلام صدق پیام قطب الدین پر دواہ وادہ کذب عبارتہ حضرتین کا اسلئے  
 کیا کہ جو تھا جو کہا ہزارہی وہ وقت تکلیف میں نہ تھا بلکہ پیام طفولیت میں تھا اور اسکا کلام مبارک  
 نہیں ہے انتہی اگر تحصیل درجہ ان دونوں بزرگوں کی گواہی سے اعراض کرینگے تو نفس  
 مسلمان پر اعتراض کرینگے پس ہماری مراد حاصل ہوگی اور عروس معادہ اس قولہ وایتنی  
 خود ظاہرست کہ طلوع و افول کوکب ہر روز مشاہدہ ابراہیم نے آمد غلط نہیں کیا یہی  
 قولہ ہے کہ غار کوہین ابراہیم جوان ہوا اور بچہ مشاہدہ کوکب ہزارہی گویاں ہوا پس اسکی  
 گواہی دعویٰ کہ ابراہیم ہر روز مشاہدہ طلوع و غروب ستارہ و ماہ و آفتاب کرتا تھا اور ربوبیت  
 کوکب سے ابداً اجتناب کرتا تھا خلافت قرآن ہے اور سنائی ایمان قولہ وادگیاہ کوکب  
 اور ترجمہ خود پروردگار خود نگھنے غلط شکر خدا کہ ہمارا حصول ہوتی اور مولوی صاحب کو تکذیب قرآن  
 قبول ہوئی کہ حضرت قرآن سے انکار کرتے تھے اور اپنے کہے ہوئے سے استقامت اس سے پہلے  
 کہتے تھے کہ ابراہیم نے از رو اعتقاد ہزارہی نہ لیا نہ سچا کہنے پر کسی اور عمر پرستاروں کو بددعا کا نہیں کیا  
 سورہ انعام میں مصنف قرآن نے تین جگہ قال ہزارہی ترقیم کیا ہے اور تینوں جگہ فاعل  
 ابراہیم لیا گیا ہے حکم سے یہی لازم آیا کہ ابراہیم نے کوکب کو اپنا سمود ٹھہرایا اس نکار  
 صیح سے مولوی صاحب کی عرض یہ ہے کہ قرآن لائق اعتبار نہیں ہے اور کلام پروردگار  
 نہیں اس بحث و مباحثہ پانزدہ سالہ نے حضرات کے دل میں تاثیر عجیبی کی کہ میان محمد علی  
 نے تکذیب قرآن کی ترکیب نکالی اہل توہمہ کا براہیم تا وقت پیری بت چستی میں متحول تھا  
 یا ستارہ چستی اور اسکا حصول تھا آیات سورہ قمر و سورہ ابراہیم ہمارے دعویٰ کو ثابت کئے لئے

چہاں سہری صاحب کی تحفہ پر اتفاق شرط سے مدینہ تھا ایک ایک کا سینہ پیا لیا تھا  
 بلکہ ان تحریر پر تکلیف والا زخم صدمہ بود فقط شاید کہ ابراہیم نے تحصیل دار سے کہہ کر شہر  
 ہے اور میری کہلائی ہے کہ قبول شخصے (کہ کس را بر شئی) دندان کند شوند و قاضیان بہار  
 آجے دندان آتے گندہین آؤرخان رہا تے گروانا آجی تحفقات دما نیگا اور کوئی باقی  
 اثبات نہ جانیگا ۵ خاتمہ کو چہ کاؤبہین دانا نہ ہو بلبل گل کا نذیر شیدا اور ابراہیم  
 نے (ہزار بی) بنا برا زام مخالفین کہا تو اون ہی کو الزام کے لئے (لا احب الفلین) کہا (انی  
 بری مائشرون) کا بھی یہی حال ہو گا اور (انی وجہت وجہی) بھی مولہ قوم بد اعمال ہو گا  
 کہ ان مقولات کا شخص واحد قابل ہے خواہ ابراہیم خواہ قوم جاہل ہے ہر جگہ خال کا فاعل  
 ایک ہے خواہ بد خواہ نیک ہے جبکہ یہ تمام مضمون فرسوسنجہم ہو گا تو اس کے برعکس ابراہیم کا غم  
 ہو گا پس خود خیال کر کہ مخالف توحید کون ہے اور پلید کون جو کوئی آزد و غور بھیگا جملہ  
 فقرات کو ایک طرح سے پکا اگر مولوی صاحب اس طرح چوٹی بات کو جلا دیں گے تو دفتر شہی کو جلا دیں گے  
 قطع نظر ازین فرمائیے کہ ابراہیم مضمون ہذابی اپنے اعتقاد کی موافق اگر کہتا تو کھل کر کہتا آتا  
 اور جسم کے اعتقاد میں کھلے امتیاز دیتا اور سطح راہ نشیب و فراز لیتا قطع نظر ازین سارہ پستی قوم  
 ابراہیم قرآن سے آٹھکان نہیں ہے اور قمار خ محمدیہ پر انکو اعتبار نہیں پس تارون کی نسبت ہذا  
 ربی موافق اعتقاد قوم نہیں ہو سکتا پانچ سو اردن میں شامل ڈوم نہیں ہو سکتا جس کے اعتقاد  
 کی موافق (لا احب الفلین) اور (انی بری مائشرون) اور (انی وجہت وجہی) ہے اس کے  
 اعتقاد کی مطابق (ہزار بی) ہے کیونکہ سب فقرات کا ایک ہی انداز ہے اور کل فقرات کا ایک  
 ہی سارا ایک کو دیکھ کر یہ شخص نہیں ہے اور بندہ شرک و ابراہیم کی تخلیق نہیں اگر تحصیل دار صاحب  
 نے ابراہیم سے ثنوت نہیں لی اور بر خلاف واقعات کیفیت نہیں لکھی تو دے اظہار محدث  
 ہمارے پر کریں نہیں پاک بخور کرتے اور اپنی کیفیت کیونکہ جن چالک فی اللہ کرتے اب ہم  
 اہل اظہار بخاری کرتے ہیں اور پہلے تحصیل بلاری صحیح بخاری میں گذشتہ ثلاثہ ابراہیم کی

اصل پریدین ابراہیم شرک سے بری نہیں تھا اور قابلِ تخریبی نہیں **قول** کہ وہ قبل ان جگہ  
 اسے بغیر کہ دلائلِ ثبوت و دوام یکدنِ مطلق ست بریکہ انتقامِ شرکِ زور سے امر متحد شدت  
 بلغ اوس جگہ بغیر کیا اپنے پہی ترجمہ کیا جو کہ نہ تسم نازِ شکرین غلط یہاں دوام کہاں جو  
 آپکا غلط و ہم دگمان جو کہ یہ نہ تسم متعلق بزبانہ حالِ شہور ہے امر ثبوتی و استمراری سے وہ  
 پس حاصل جگہ اسے بغیر یہی ہوا کہ آیام ماضی میں ابراہیم کو اکب پرست تھا اور یوں از غرابت  
 البتہ زانہ حال میں اوس کو شرک سے انکار کیا اور توحید میں عقیدہ استوار پس یہاں بھی ہوا  
 ہی معکال ہوا اور آپکا دعویٰ باطل کیونکہ توحید ابراہیم امر ثبوتی و استمراری ہے پس اور قابلِ تخریب  
 و پایداری نہیں جبکہ تمام ابراہیم سے انتقامِ شرک کے خود قائل ہو تو کیونکر بدوام توحید ابراہیم  
 باطل ہو کہ سوا طو ل انتقامِ یعنی نیست شدن ہے اور نیست شدن بعد بہت شدن کو ہوتا ہے جسے  
 کہ پیش آمدن بعد ست شدن کے پس اس سے خود معلوم ہوا کہ اول ابراہیم نے واسطے ہستی شرک  
 کے کد بہت کی اور غلط توحید شکستہ گاہے کو اکب کو رب الیہیں ٹھہرایا اور گاہے ماہ و افنا کت  
 مالک آسمان و زمین جبکہ کو اکب کو حسبِ نزولِ محمد پایا اور اس سبب سے یہ آیت وہ انتقامِ شرک  
 ہوا اور پھر شست و وضو سے چرک **قول** پس از آغاز و انجام تعدی بخوبی ظاہر شد کہ ابراہیم کلمہ ہذا  
 ربی زہار از رو اعتقاد بر زبان نیاوردہ فقط ہے قرآن و تفسیر کے لفظ غلط سے اور آپکی تقریر  
 و بیان کے کلمہ کلمہ ثابت کر دیا کہ ابراہیم نے از رو سے اعتقاد ہذا ربی زیب زبان کیا اور کلمہ  
 کفریک زبان و دوسان شرک میں چاہر پر کاون چاہر پر کی سات کٹی بیہودہ گوئی میں ساری  
 اوقات کٹی اگر ابراہیم تکرار ہذا ربی از رو سے اعتقاد نہ کرتا تو آخر میں یا شکلم پر گزیرا و نہ کرتا ایک  
 جلد ہی رشتہ دار میاں کی کہتا تھا کہ میں نے بیان محمد علی کی بغیر ملک مدج کے سانسو پیش کی نہیں  
 نے کانون پر ہاتھ دہرا اور کلمہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ اس تقریر میں جسے رخص آتی ہی اہل سنت کو کب  
 مستہاتی ہے بغیر ہر شخص نے کہا کہ دو شخص نے مولوی صاحب کی تفسیر و بیان کو نصرت کی ہے  
 اور وہ مولوی صاحب کی ہوگی وہ مرد خدا لا کلمہ کا یہی حال تھا کہ مولویان بابت کلام



یعنی تفسیر قرآن  
در باب تفسیر آیت

کہ اول وقت ابراہیم شرک سے نفرت نہیں تھا اور مشرکین سے جو کہیں آپ نے لفظ اٹھایا ہے  
بطور تظہیر اپنی ہی ذات کے ساتھ کہی ہے کہ فہمید سے دور ہو اور تقلید سے نفرت اگر آپ کو زبان نامی  
ہوتی تو بار بار پاک حافت پر کسوٹے جیسا ہی ہوتی مخالفت حدیث و قرآن نہ کرتے تاہم کہ کہیں  
کہ جواب اندر من گن مکتے بندہ آپ کے مکہ و کید سے خوب گاہ ہر سردی باز کرتا ان مقابل  
یاد ہے **ع** میں خوب سمجھتا ہوں تیری بید کی باتیں یہ اس سے کہ جو کہ خبر دار نہ ہو کر  
**قولہ** انی وجہت وحی اللہ فی فطر السموات والارض الخ بالیقین تحصیل امتداد فی ابراہیم سے  
شعوت کھائی کہ ہر ایک ترجمہ سے بالیقین اس کی راسخی فرمائی ہے **ع** قاضی کہ نبوت مجدد  
بجایا و ثابت کند از ہر تودہ خزینہ زار پر اس واسطے تصدیق حسب قرآن و حدیث کی پر وہ  
ہنہیں ہر تحقیق مفسرین و محدثین پر وہاں نہیں تمام اہل فہم و حدیث تو کہنے ہیں کہ ابراہیم نے فرمایا  
کہ اکب کو رکھا آپ فرمادے کہ میں کہ جسے خلاف او کہنا شاید کہ کسی شیعوں آپ پر لنگوٹ پہنا کر  
کہ جا بجا جانب ال شمس کا پودہ پہنا کر اور اسے ایمان فرمایا کہ آپ کے نزدیک فی وجہت  
وحی کی کیا تفسیر اور برائت ابراہیم کی کیا تفسیر دیکھو شرک پر ہم اسی ایت سے ثابت ہوتا ہے  
اور مخالف اپنے قول پر آپ کا کہ کہ وجہت فعل معلوم ہو اور مل کو لے تو قیوت مجرم و اور  
توقیت تقدم و ما نحو محفوظ نہیں کہ لہذا براہ راست ابراہیم میں دوام ملحوظ نہیں پس اصل آیت یہ ہے  
کہ اول میں ابراہیم راہ توحید پر نہیں آیا اور آخر الامر وہ بخیر رب العالمین لایا **قولہ** فتشاح جلد  
فعلیہ لفظ ماضی صلی بیت کہ این توحید ابراہیم در زمان حال حادث نیست الخ اب بطرح حق  
مائل ہر جو کہ جس صورت میں توحید عقیدہ زمانہ کی توحرف و حکایت علم ہو چکا نہ ہے شاید نسخہ  
ہر جو کہ کہ آپ کا کیا ہوا (انی وجہت) کا ترجمہ ہے اس کا یہی کلمہ طبرستانی بہر تیکہ میں متوجہ کر دے  
کہ خود را خاص بر آئند پیدا کردہ است تا سمانہا وزین را فطرا بپیوہ کوئی سو خدیجے  
کہ اپنے لئے ہوتے توجہ پر نظر کر کہ وہ ام صیغہ ماضی قریب ہے جو کہ بالکل آپ کی تفسیر ہے کہ کہہ کہہ  
آیت یہ کہ ابراہیم غریب چون بخدا ہوا اور غریب کفر و شرک سے جدا پس خود جان لکھ نہ

میں دشوار ہے مگر بعد از جوانی چلنا چار ہے اسطرح ابراہیم اول متحرک کرنا مارا اور دین  
 اعتقاد میں گروہ تدارک گاہی بطرت کو اکٹا کر لے کر اور گاہی روایت ماہ و خورشید کا قایل انجائے  
 کفر سے برکنار ہوا۔ تاہمین حیات کفر سے بیزار یہی مقصود کلمہ بری جو باتنی آپسی سکسہ کی  
 اگر میاچی سختی لفظ بری میں کمزور یا کرینگے ترجمہ کلمہ (اجلنا تلین) میں کیا کرینگے کہ سورہ بقرہ  
 کی آیت میں ہے اور ابراہیم کی حکایت میں چنانچہ رہنا و اجلنا تلین رکعت میں فریتا اشد  
 مسئلہ تلک یعنی ابراہیم و اسماعیل کو بچا کر اسے رب ہجرت کر کے مسلمان واسطے اپنے اور اولاد  
 ہماری سے ایکٹاعت مسلمان کرو واسطے اپنے فقط اس آیت سے جانا جاتا کہ ابراہیم و اسماعیل  
 دت تک کفر میں نہ شامل ہوا و مخالفت ربہ سالین جن کمال جبکہ شکر کفر سے بڑھ کر  
 ملتبر بنی آفرید گاہی ہوئے و تعالیٰ نے اسماعیل کو کچھ حجاب نہیں دیا، و اسماعیل براہیم بابت  
 کے قرین کیا یعنی ابراہیم سے کہا کہ مسلمان ہو بندہ رحمان جو پس دو مسلمان ہوا و محمد ایمان  
 چنانچہ قال لہ ربہ سلم قال اسلمت لرب العالمین یعنی کہا ابراہیم کو رب کے (کہ مسلمان ہو کہا  
 ابراہیم نے کہ مسلمان ہوا میں واسطے رب عالموں کو خطیبان کوئی ہو کہ کہ نبوت تک ابراہیم کو نہ  
 سے یہ کلمہ نہ آیا تھا نہ ہال سلمان سے نہ بربہا تھا بلکہ کافر تھا اور دین و ایمان سے ناخوہ  
 اسلمت زبان پر لایا راہ ایمان پر آیا اگر ایمان ہی کوئی تاویل بناو گے اپنے تئیں فیل کر اؤ گے  
 کیونکہ اگر اسلمت کہو والا اسلمت کہو سے پہلے ہی حسب ایمان تھا اور بندہ رحمان و حضرت کر  
 یار غار ہاجر و انصار کو راہ ایمان پر آنے اور اسلمت زبان پر لگا کر اول قرآن و حدیث میں  
 کہ واسطے بعدین کہا ہے اور کیونکہ شکرین لکھا ہے اگر یہ لوگ اذوقت فی الواقع تقدیر ایمان  
 سے تھے نہ شکر اور کافریت پرست تو ابراہیم میں اور ان میں کیا فرق تھا و دونوں کا پہلا  
 ایکے یا میں عرق تھا **قولہ** و جلا سمیہ و کہہ ناطق ستلخ جبکہ وہام برائت باطل ہوا  
 تو یہ مقصود بھی لاطلک جو ایسے اس فقرہ کی رد میں بول لانا محض غرض ہے تو تیسری سال پر **قولہ**  
 و پسین جہت بطریق استیذان بلانہ یہی جملہ ہی اسی امر کی تائید میں ہے اور اسی بات کی تائید میں

کہ ابراہیم نے آیت (انی بری ما لکھ کون) از برائی اوس وقت کے اعتقاد سے اس آیت  
 کے ساتھ خبر دی اور جس وقت کہ صفوں ہزار بی تہ سے نکالا اوس وقت ربوبیت کو اکب کا  
 شوق الاخرین شی کا یہ غلو ہرگز نہیں کہ ابراہیم براہ حق فائز نہیں ہو بلکہ کل اہل سنت کی  
 یہ بھی رائے ہے کہ ابراہیم قایل کو ناگون مذہب کے اول اوس نے کو اکب کو رب غفران ٹھہرایا  
 اور پرو روگا انس و جان بتلایا پس بعد اوس نو ماہ کو خبیال کیا اور ربوبیت کو اکب کا ابطال  
 بعد اوس نے آفتاب کو حسیل جاننا اور اوسکی جہا کو الوہیت کی دلیل گردانا جبکہ آفتاب  
 معصوب ہوا اور جہا رب مغرب میں محبوب ابراہیم اوسکی ربوبیت کے روگردان ہوا اور آیت (انی بری  
 ما لکھ کون) گویا اس کے بعد لازم نہیں آتا کہ ابراہیم کا ہمیشہ یہی مذہب اور وہی عقیدہ پر رہا  
 ورتبہ قولہ وکلہ بری کہ صیغہ صفت مشابہت مجتہد از دوام برائت فقط اگر دو اس سوا  
 مانی و حال و تقابل ہے تو خیال محال ہے کہ صیغہ صفت مشابہت میں مگر قسم کو دوام سے  
 اکثر بلکہ کثیر برکنائیں مثلاً علشان صیغہ صفت مشابہت اور معنی تشابہ ہے مگر وہ زمین پر  
 کون ایسا ہوگا کہ تمام عمر پیاسا ہوگا اگر مولوی محمد علی بطون امام حسیل اس طرح کا گمان کریں گے  
 تو مسلمان او کا جلد مروت پریشان کریں گے کچھ کہہ دے اگر یہ آخر وقت میں سیاتھے بیکار  
 میں کہلایے تھے لفظ جنپ بھی صیغہ صفت مشابہت میں شمول ہے اور معنی ناپاک منقول ہے ابراہیم  
 کو اول سے آخر تک پاک نہیں ہے سداً و روزیں ہے شاید کہ مولوی صاحب کا یہ بھی حال ہے  
 ایک ہی دیر پر ماہ و سال ہو کہ کلمہ عریان بھی صفت مشابہت ہے اور معنی برہنہ ہے اگرچہ وحوش  
 صحرائی میں دوام عریانی قرین قیاس ہے مگر مخالف کا فائدہ اس ہے کہ چونکہ انسان جس وقت  
 تن سے جامہ براتا ہے اوس وقت برہنہ کہلاتا چنانچہ شیخ محمد مصطفیٰ میں ہوا اور حال سوسنی میں  
 خواہ عریانی یا سنی پس دیکھا اوس جماعت نے سوسنی کو عریان نقطہ اب بقول آپ کے یہ بھی لازم آتا ہے  
 کہ سوسنی اول سے آخر تک نکلا ہے مگر اہل یہ کہ جس وقت سوسنی نے لباس تن سے دور کیا  
 تن میں عریانی کیا کلمہ مجرور صیغہ صفت مشابہت ہے اور معنی برہنہ ہے حالانکہ دوام پر ہی ہر وقت

ابو خاسحت تمام بنیوت رسید کہ این اشراک کو اکبر الخ اشراک اجرام کہ سورہ انعام میں مذکور  
 ہے اور علماء اسلام میں مشہور عقیدہ قوم ابراہیم زہرا نہیں کہ اور بکر فکرمحمد علی صدق و سیدی ہو  
 بار و ازہرین بلکہ خود عقیدہ ابراہیم ہے یہی سفیدین اہل سنت کی تعلیم ہے اگر آپ تغاشیر میرا  
 لایکھے تو لغز مخالفت ابو بکر و عمر و عثمان بکائیکے خلافت ثلاثہ پر عذر کبیر مارینگے اور چودہ تن پر پنجہ  
 حکمیز **قولہ** و ابراہیم صوف بطریقیت آزار بزبان آوردہ فقط اگر اشراک کو اکبر سے سوزش  
 قوم منطوری تو لغز مذہب کے آخریاد شکم کہ بکر مسطور مرقی ابراہیم اشراک اجرام کو اپنے ساتھ  
 منسوب بکرتا اور صولت قرآن ہزار بی کو متواتر ابراہیم میں محسوب بکرتا ارباب مناظرہ اپنے  
 کلام میں اور کلام خصم میں تعزیر بسیار کرتے ہیں اور یہی طریق اختیار کرتے ہیں کہ اپنے کلام کو  
 اول لفظ اقول یا یگویم اجواب دیتے ہیں اور کلام مخالفت کے اول کلمہ قال و اعتراض و  
 سوال پہل کتاب فرماتے ہیں بقول آپکے ابراہیم ذبحت و مباحثہ میں عجیب خیال خام کیا کہ  
 خواہ خواہ اپنی گردن پر شہید ہون کا الزام لیا سازوں کو اپنا رب قرار دیا اور شرک کا شکار کیا  
**قولہ** چرا کہ نسبت این شرک علانیہ بسوے قوم کردہ نہ بسوے خود مظلکیون جہوٹ بولکر اپنا  
 اعتبار کجھتے ہو اور کسو اسطے مرکب مخالفت آفریدگار مہوتے ہو ابراہیم نے تو علانیہ ربوبیت  
 کو اکبر اپنی طرف منسوب کی اور بقلہ زبان صغیر بیان پر آیت (ہزار بی) مکتوب کی آپ برعکس  
 نظم قرآن کے کہتے ہیں کہ ابراہیم نے نسبت شرک علانیہ بطرف قوم کی اور پنا خونیانہ دون  
 کو سوزش و لوم کی حکما محمد یہ کو اپنی عربی دانی کا امتحان دیجئے اور ترجمہ ہزار بی بیان کیجئے  
 اگر ہزار بی کا ترجمہ آپکی رائے ناقص میں رب او نکلا ہے تو کچھ کہہ پکتے ہیں وہ سب کچھ  
 اور اگر ترجمہ ہزار بی) یہ میرا ہے تو چراغ کے نیچے اندھیرا ہے آیا دنیا میں کوئی احمق ایسا  
 کہ آپکا ترجمہ تسلیم کرے اور تعزیر قرآن میں ترمیم آپکی تفسیر و بیان ہر ایک سلمان کا دل سے کھینکا  
 آتش غضب کیلئے بھلیکا آپکی کج مع زبانی کا ہے نقصان بیان کیا اہل اسلام ناچسپا کہ کیا  
 اطمینان کیا **قولہ** و اذا اعتقاد خود با این کلام کہ (انی بری مما شرکون) خبر واد فقط حصہ

زمان حال حادث نیست بلکہ در زمان ماضی ہم چنان بودہ و نہ میل آن جملہ اشیاء بخیر و  
 دلالت بتبروت دوام میکند مطلق است بریکہ اتفاقاً شرک زد و او سرمد شد نیست بلکہ الحیرت  
 ثبوتی و استمراری پس از نماز و انجام قصہ خوبی ظاہر شد کہ ابراہیم کلمہ ہدایتی زہد از رو اعتقاد  
 ہر زبان نیاوردہ بلکہ این تقریر برائے تکلیف و الزام خصم بود و این معنی خود ظاہر است کہ طلوع  
 و انوار کواکب ہر روزہ نشاندہ ابراہیم ہے آمد و او گاہ ہے کواکب ہلک و غرور و پروردگار خود مختار  
**جواب** جبکہ آپ تفسیر آیات اقتراح ہی میں حسن و خوبی عروسِ مسلمانی عیان نہ کیے  
 بلکہ قطع نظر از عمیق بیانی عجیب بمانی پنهان نہ کر کے تو بقول شخصے اول باخبر نیستے دارد تفسیر کیا  
 خاتمہ میں کیا کہ گے سوا اسکے کہ روپا کر گے **و** پردہ ہفت رنگ را بگذار و تو کہ در خانہ  
 بویا داری وہ اب ہمارا قلم جو امر قدم آپ کی ایک ایک بکر فکر کا مساس کرنا ہو اور کارالاس  
 سیاسی کے لئے بھی صلہ و انعام ملت ہے او خلعت سے پارچہ سلکا **قولہ** فلا اقلت قال یا  
 قوم الخ اسی آیت سے نہایت ہوتا ہے کہ جس وقت ابراہیم کے منہ سے یہ مضمون نکلا اور سیوق و  
 راہ توحید چلا اس سے پہلے شرابِ شرک کی مسرت تھا خواہ مبتہا خواہ ستارہ بہت تھا  
 آپکی بھی یہی تفسیر ہے اور اس آیت کی بھی یہی تفسیر ہے کہ جس وقت آفتاب چہ گیا ابراہیم  
 نے اپنی قوم سے کہا کہ میں راہ توحید میں چالاک ہوں اور شرک کی پاک خطا اس سے یہی ہے  
 سلو ہو و ملت ہے کہ جب تک خود شید آسمان پر موجود رہا ابراہیم کا وہ ہی سجدہ و راجس وقت غروب  
 ہوا ابراہیم کی رہا میں محبوب ہوا پس ابراہیم نے اس کی سبنا بی کی اور اس گفتگو میں نہابی کہ  
 پس ہندہ آفریدگار ہوں اور شرک دہی سو بیزار **قولہ** پس ہر گاہیکہ فروفت گفت الخ ایک  
 آیت کے ترجمہ میں دست اندازی کی اس میں ہی خیانت پر دلازی کی لفظ یا قوم و کلر آن  
 کا ترجمہ چوڑو یاد یہ امانت پھوڑ دیا جب تک میان محمد علی کے سینہ کی گینہ میں شورش و فاطمہ  
 و تفریط نہیں ہوتی اور خراج مبارک پر خیانت محیط نہیں تفسیر آیات نہیں کرتے اور نظر بر رویا  
 نہیں یہ فقرات آپ کے انداز پر ہیں ہمارے فقرات مخالفت کے ساز پر ہیں **قولہ** لے زین آیت

یعنی شکر و ثناء  
و تعریف و مدح  
و تحسین و تہلیل  
و تہلیل و تہلیل

ہے تو کہ کون سے جہان کند کیا و بخت بدستے بجا و غیر منہ کیا و دود و اداسے و مجبور  
شکر و ثناء و پاؤں ہوں جسکے آکر جو تپا نہا و دست و پا نہ پکا، انسان کو لے و لیک لکائش جو  
یزدان کے لئے و بولادہ تہ نے و بن میرا سیا و میرے پہلو کو جاننے دیا و اخلاص اکابر و پی  
اوس نے آہ و اگر گریبان چاک لی جنگل کی راہ و آیا پس موسیٰ کو پیغام خدا و میرے بندہ کو  
کیا مجھ سے جدا و مل کر نیکے لکڑا یا ہر تو بہ یا برگ فصل رو لایا، تو بہ کسی کو بن ذریرت می تھا  
و بشیر و ہر کس جدا گانہ کیا و ہم بری پاک و ناپاکی سے بن و سخت جانی اور چالاک سے  
ہیں و اگر خدا سے کہ کو اپنی ذات و صفات سے آگاہی ہوتی تو کہ بیکر حایت نشان ہی  
ہوتی بلکہ گفتگرے نشان و اہی و اس کش ہوتا اور موسیٰ سے خوش نشان پر عذاب کتا  
تو کہ موسیٰ پر عذاب و آیت کیا تفسیر کردہ شد شریع قضا است حفظ تفسیر کردن کا فاعل کون  
ہے اور اس قول یہودہ کا فاعل کون ایراد صیغہ مجہول سے معلوم ہوتا کہ یہ تفسیر کیسے ترکی  
میں متبہ نہیں ہے اور نام و نشان مفسر و جناب کو ہی خبر نہیں اگر موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رے  
میں یہ تفسیر متحمل ہوتی تو کہ واسطے ضرورت صیغہ مجہول ہوتی اب موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آیات خاتمی  
مادیل تفسیر کرتے ہیں اور موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں تبدیل و تفسیر سوط الجبار آیات خاتمی ہم  
بشنو (علما اخلت قال یا قوم انی بری مما تشرکون) یعنی میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں تشرک سے بری ہوں  
میں بری ام از انکہ شما تشرک میکنید و ازین آیت بوضاحت تمام بدہوت رسید کہ این شرک  
اکو ایک کے از مقولات بالا مضموم شدہ متقدوم ابراہیم بود و ابراہیم صرف بطریقیت آنرا بزرگان  
اگر ہزار بی نسبت این شرک طنائیہ سے قوم کردہ نہ بسوسے خود و از اعتقاد خود باین کلام کہ  
اور اگر ترجمہ ابراہیم و داد و کلمہ بری کہ صیغہ صفت خشیت مجہول است از دو امورات و جملہ سہ  
کہ آپ کا ترجمہ تسلیم نہ کیا و استمرار کلمہ برات و ہمیں جہت بطریق اسینا و جملہ سہ کہ بعد این  
آتش غضب کلمہ تسلیم نہ کیا و نا فرمان بیان کردہ (انی وجہت وجہی للذی و فطر السموات و الارض  
اطمینان کیا (قرآن) اقتراح جملہ غلط اصنی اولیٰ بن است کو این توحید ابراہیم

حضور انجم صحیح خویش و دشت بزم عالم با یکت و وقت خواب ہم بروئے جائیکت و تا  
 تجائی تا که خدمت انکم و جامه ارات را در زم و بنجیه زخم و گرد انهم خانه کوسن مدام و خیر و خوش  
 آوست بر صبح و شام و ہم خیر و نمانند زنجین و خیمائے جو عمارت نازین و سازم و ہم  
 پیغیت صبح و شام و ازین آور و ز تو خوردن تمام و این منطبی بود و سبکفت آن غبار  
 گفت موسی با که سبکست اعلان و گفت با آنکس که ما را آفرید و این زمین چرخ از او آمد  
 گفت موسی ما خیر و مرندی و خود سلمان نمانده کافر شدی و گد کفر تو جهان را گد  
 کرد و کفر تو بیک دین را زنده کرد و خیر او فرشت که در نشو و نماست و چارق او فرشت که او را  
 پاست و دست و پا و حق ما آستیش است و در حق پاک حق آایش است گفت آ موسی و  
 خوشی و در پیشانی تو جانم سوختی و جامه را بدید و آست که در دشت و سر نهاد اندر بیابان  
 برفت و وحی آمد سو موسی از خدا و بنده ما را زنا کردی جدا و تو بر لے وصل کردی آمدی  
 فی بر لے فصل کردی آمدی و هر کس را سیر تو بنهاد و ایم و هر کس را اصطلاح و اده ایم و  
 ما بری از پاک ناپاک هر و از گران جانی و چالاک هر و هر چه **سپاس** تیر چه حسن تو ب است  
 کا که گس پر مولوی روم کا و راهین موسی فر دیکھا اک شبان و حق سے یہ کہتا تھا با آہ و  
 فغان و تو کجاں ہو تاکر ہوں چاکر تیرا و شا کد کش ہوں اور سیون میں کفش پا و مولوں  
 جامہ اور نکالوں سہ سے جوں و دودہ لاؤں رہو و آؤں نمون و لو اگر بیمار ہو یا سینہ زین  
 و ہوں تیرا انوار و دلش شل خویش و ماتھ چو ہوں اور لون تیرے قدم و ہوں بکجاں قوت  
 خشن و دم ہم و تو کجاں ہے تاکر میں خدمت کروں و تیرے جامہ کو بیولت الخ ایک  
 و ہر مجھے معلوم کرتی اتمام و خیر و ندمن لاؤں میں ہر صبح و شام و شہدایوم و کل آن  
 و مسکہ و خمرات و شیر و انگبین و لاؤں تیرے رہ برو ہر صبح و شام و نشاین و شیریں و فراط  
 تمام و اس طرح کہتا تھا و ہر زہ و راہ کس سے کہ کہتہ موسی نے کہ تے اور تیرے راتیا  
 پیدا کیا جسے یہ ظاہر کیا ارض و سما و بر لا موسی ما خیر و مرندی تو ب **سپاس** تیرے آیت

五

بسیار معرفت ذات و صفات الہی بیگاہ جاہل نبوده اند فقط اپنی کتابوں میں لکھا کہ کلامی  
 مطابق انبیاء و شطح پر بیان ذات پروردگار کیا ہے اور کس بات پر وارد مدارا نہیں ہے اگر کوئی  
 ثابت ذات و صفات حقانی ہوتا تو کس واسطے بانی مبنائی نافروانی ہوتا اگر ابراہیم کثر ذات و صفات  
 سے آگاہ ہوتا تو کیونکر ذریعہ حسابت ستارہ و خورشید و ماہ ہوتا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کس واسطے چالیس برس تک تابع رسم و عادت قوم بت پرست ہوتے بلکہ خدا سے محمد بھی قاصر  
 مطابق ذات نہیں ہوا کہ کاشفت و قاضی صفات نہیں اگر وہ اپنی ذات و صفات سے خبردار  
 ہوتا تو لازماً جسمیت اسکے لئے باعث عار ہوتا حالانکہ وہ لوازم جسمیت اپنی طوین منکر کلامی  
 اور اپنی خدائی آپ سچو بہ چنانچہ شیخ محمد الحق نے وایح النبوت میں حیات الیہوان سے نقل کیا  
 کہ ایک شخص صومعین عبادت کرتا تھا اور روز و شب ریاضت جبکہ مینہ برتاؤ سبزہ او کا عابد  
 بلون غفرار ایک ملہ رو چکا کہ سبزہ چتا ہے پس کہا کہ اسے پروردگار میرے کرتیبے پاس کوئی  
 حکام کو برو تو او کو اپنے حاکم کے ہمراہ چار دین اودنی خدمت بجالاؤں جسوقت پیغمبر تھے یہ مذکر  
 ملہ رہنا سخن بلادر کی اور دعا بلدر پس دس پیغمبر کے پاس جمیل آیا اور تمیز لایا کہ میں بعد عقل  
 بندہ کے جزا و پناہوں مولوی روم مالک ہے کہ خدا سے اسلام ترمیم سے شاکل ہر مینی خود روم  
 شفق صوفی حنفی میں اس مضمون کی حکایت نقل کر کہ خدا محمدیہ ترمیم سے نہایت ملول ہوا چکا  
 کہ کوئی معنی ابیتا انتخاب کرتا ہوں اور اہل کتاب اجتناب اہل بیات پر وہی یکشانے راہ  
 کہ کوئی نالید دے گفت الہ کہ کوئی گاہی ناشوم سن چاکرت و چارقت و دوزم کرم شانہ سدرت  
 ہدایت نوشوم پیشہ کشا کشم پیشہ پر شیت آدم اسے تھشم ہر درتر پیاوے آید پیشہ دس تہا



